مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ

مترجم اردو

مُصَنَّفَ

حضرت شاہ وَلی اللہ محدّث دہلوی رَحِمَہُ اللّٰہُ

مترجم

مَولانا عَابِدُ الرَّحمٰن صدیقی کاندہلوی

نَاشِر

قرآن محل، مُقَابِل مَولَوی مُسَافِر خَانہ کراچی

Marfat.com

۲۹۷۴۶
۸۶۹
۱۴۱۷۹

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

باہتمام:۔ محمد سعید اینڈ سنز

ناشر:۔ قرآن محل، مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی

مطبوعہ:۔ مطبع سعیدی، کراچی،

قیمت:۔ چھ روپے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کی مایۂ ناز تصنیف "خیر کثیر" کا اردو ترجمہ مع متن پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں،

اہل علم حضرات، شاہ صاحبؒ کے مقام اور ان کی علمی دسترس اور کمال سے اچھی طرح واقف ہیں، اور اس حقیقت کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے تمام علوم وہبی تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہر علم و فن میں وہ کمال عطا فرمایا تھا، جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے.

زیر نظر تصنیف میں بھی حضرت شاہ صاحبؒ کا یہ وصف نمایاں طور پر نظر آرہا ہے جس میں آپ نے معرفت و طریقت کے وہ علوم ظاہر فرمائے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نے ظاہر نہیں کئے، تصوف کا مذاق و سلیقہ رکھنے والے اور اس کی اصطلاحات سے واقف حضرات ہی اس کا صحیح اندازہ لگا سکیں گے کہ ان غامض اور دقیق مسائل کو اس نئے انداز سے حل کرنے کا حصہ صرف شاہ صاحبؒ ہی کا تھا،

اصل کتاب چونکہ عربی زبان میں تھی جس سے اس کی افادیت ایک مخصوص طبقہ تک محدود ہو کر رہ گئی تھی، کتاب کی نافعیت کے اعتبار سے اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اسے سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جائے تاکہ اردو دان تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس سے مستفید

Marfat.com

ہو سکے۔ اس لئے ہم اس بے نظیر کتاب کو ایک کالم میں عربی متن مع اعراب اور دوسرے مقابل کالم میں سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس ناچیز کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور علوم دینیہ کی اشاعت کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔

طالب دعا

محمد سعید عفی عنہٗ

Marfat.com

فہرست ابواب خیر کثیر مترجم اردو

شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ	۱۴
۲	مقدمۂ کتاب	۲۳
	پہلا خزانہ	۲۶
۳	وجود اور وجوب کی حقیقت	//
۴	جعل بسیط اور مرکب	۲۸
۵	ذات اقدس کلی اور جزئی سے بری ہے۔	۳۰
۶	واجب اور ممکن میں افتراق	۳۲
۷	عالم علوی میں دنیا کی اشیاء کی مثال موجود ہے۔	۳۵
۸	صادر اول دراصل اسم مقدس ہے۔	۳۷
۹	صادر اول کی حد	۴۰
۱۰	صفات مقدسہ کا طریقہ تعبیر	۴۵
	دوسرا خزانہ	۵۲
۱۱	معرفت الٰہی اور تقدس	//
۱۲	اسماء وصفات کے مراتب	۵۵

Marfat.com

۱۳	طبقات اسمائے پاک	۶۵
۱۴	اسماء حادثہ	۶۹
۱۵	ملائکہ کا مقام قرب اور ان کے اسماء	۷۰
۱۶	صفت علم	۷۳
۱۷	صفت ارادہ	۷۷
۱۸	حدوث عالم	۸۴
۱۹	کلام الٰہی	۸۶
۲۰	اقسام وحی	۸۸
۲۱	الہام اور وحی میں فرق	۹۰
۲۲	اسماء متجددہ	۹۲
۲۳	مسئلہ وحدت الوجود	۹۵
۲۴	شیخ صدر الدین قونوی کا نظریہ	۹۹
۲۵	وجود اور ماہیت ایک ہیں	۱۰۴
	تیسرا خزانہ	۱۰۶
۲۶	انبجاس کی حقیقت اور اس کے معانی	"
۲۷	عرش اور ماء	۱۰۸
۲۸	زمان اور مکان	۱۱۱
۲۹	حدوث عالم	۱۱۳
۳۰	ملائکہ کی حقیقت	۱۱۷

Marfat.com

۳۱	آدم علیہ السلام کو کون سے ملائکہ نے سجدہ کیا۔	۱۱۹
۳۲	لوح وقلم	//
۳۳	اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کی حقیقت	۱۲۱
۳۴	سورج عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے	۱۲۴
۳۵	تمثلات کی تقسیم	۱۲۶
۳۶	مثال اور اس کے اقسام	۱۲۹
۳۷	وجود دنیوی واخروی میں باہم امتیاز	۱۳۰
۳۸	عوالم مختلفہ	۱۳۲
۳۹	کون وفساد	۱۳۸
۴۰	حوادثات یومیہ اور اس کے اسباب	۱۳۹
۴۱	اعمال کی حفاظت علیحدہ عالم کی حاجت ہے	۱۴۱
۴۲	تقدیر کے اقسام	۱۴۴
۴۳	عین ثابتہ کے متعلق بعض صوفیوں کی غلطی	۱۴۵
۴۴	مومن کی موت میں تردد کا باعث	۱۵۰
۴۵	کیا خیر سے بھی شر پیدا ہوتا ہے۔	۱۵۱
۴۶	خصوصیات نوعیہ سے جدا ہونے کے اسباب	۱۵۶
	چوتھا خزانہ	۱۵۹
۴۷	نشاۃ عامیہ اور نشأۃ کمالیہ کے متعلق اصول کلیہ	//
۴۸	اجسام کے اقسام	۱۶۲

Marfat.com

۴۹	مرنے کے بعد کی حالت	۱۶۴
۵۰	وجود ذہنی	۱۶۶
۵۱	اختلاف نشئات	۱۶۹
۵۲	علوم حاصلہ کی قسمیں	۱۷۳
۵۳	نشاۃ اخرویہ کی مخلوق	۱۷۸
۵۴	انبیاء کرام اور حکماء ربانیین	۱۸۰
۵۵	انسلاخ فنا اور صفا	۱۸۲
۵۶	نور نبوت کے طبقات	۱۸۴
۵۷	قرب اور اس کے اقسام	۱۸۷
۵۸	قرب وجود	۱۹۱
۵۹	قرب نوافل اور اس کی توضیح	۱۹۴
۶۰	قرب فرائض	۱۹۶
۶۱	فضیلت کلی قرب فرائض کو حاصل ہے۔	۲۰۲
۶۲	شیطان اور شیطنت	۲۰۴
۶۳	جنایت اور امیت	۲۰۵
	پانچواں خزانہ	۲۰۷
۶۴	انبیاء کرام کے تعینات کے مبادی اور ان کے فطری وکسبی کمالات کی شرح اور ان کا طریقہ سلوک	〃
۶۵	نبی کی حقیقت	〃

Marfat.com

۶۶	انبیاء کے اقسام	۲۰۹
۶۷	مزاج نبوت کے اقسام	۲۱۳
۶۸	انبیاء کرام کی اعیان	۲۱۵
۶۹	آدم علیہ السلام اور انکا مبدء تعین	۲۱۸
۷۰	حضرت شیث و ادریس علیہما السلام	۲۲۰
۷۱	نوح علیہ السلام	۲۲۱
۷۲	ہود علیہ السلام	۲۲۲
۷۳	صالح علیہ السلام	۲۲۳
۷۴	ابراہیم علیہ السلام	۲۲۴
۷۵	اسماعیل علیہ السلام	۲۲۵
۷۶	یعقوب اور یوسف علیہما السلام	۲۲۷
۷۷	ایوب اور شعیب علیہما السلام	۲۳۱
۷۸	حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام	۲۳۲
۷۹	حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام	۲۳۵
۸۰	حضرت عیسےٰ علیہ السلام	۲۳۶
۸۱	سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳۷
۸۲	کلام اللہ کی قسمیں	۲۴۳
۸۳	اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَتِهٖ	۲۴۴
۸۴	محدث کے اقسام	۲۴۵

Marfat.com

	چھٹا خزانہ	۲۴۹
۸۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات	〃
۸۶	قطب باطنی	۲۵۱
۸۷	آفتاب نبوت	۲۵۵
۸۸	اسرار دعوت الی اللہ	۲۵۹
۸۹	آغاز جہاد	۲۶۱
۹۰	آفتاب نبوت کے باطنی ستارے	۲۶۷
۹۱	اقسام وحی	۲۷۳
۹۲	قرآن مجید کے منازل ارتقاء	۲۷۶
۹۳	علوم قرآن	۲۷۷
۹۴	حروف مقطعات	۲۷۹
۹۵	کلام نفسی	۲۸۷
۹۶	انبیاء کرام کی ذات شعر و شاعری سے منزہ ہے۔	۲۹۱
	ساتواں خزانہ	۲۹۶
۹۷	عالم ولایت کے احکام	〃
۹۸	فیض نبوت سے مستفیض ہونے والوں کے تین طبقے ہیں۔	۳۰۱
۹۹	نجباء اور رقباء	۳۰۵
۱۰۰	طریقۂ حکماء	۳۰۹
۱۰۱	طریقۂ حکماء کی خصوصیات	۳۱۲

Marfat.com

۱۰۲	توسل با الاسماء کا طریقہ	۳۱۵
۱۰۳	حقیقت قبض و بسط	۳۲۰
۱۰۴	فناء کی قسمیں	۳۲۲
۱۰۵	کمالات نبوت صحابیت ولایت اور حکمت میں وجوہ امتیاز	۳۲۷
۱۰۶	ابرار کا طریقہ	۳۳۲
۱۰۷	اہل صفا کے طریقے	۳۳۷
۱۰۸	فوائد مختلفہ	۳۴۲
	آٹھواں خزانہ	۳۴۸
۱۰۹	احکام نشئاً شرعیہ۔	"
۱۱۰	بعض اعمال کا عاملوں کے ساتھ لزوم ہوتا ہے۔	۳۴۶
۱۱۱	خصائص عبادات	۳۵۰
۱۱۲	تحریم و تحلیل اسم پاک ہی کے حکم سے ہے	۳۵۶
۱۱۳	نزول احکام میں عادات کا دخل	۳۵۹
۱۱۴	نسخ احکام	۳۶۱
۱۱۵	اعمال کا انسلاخ	۳۶۳
۱۱۶	کلمۂ شہادت	۳۶۵
۱۱۷	نماز کی حقیقت	۳۶۶
۱۱۸	روزہ کی حقیقت	۳۶۷
۱۱۹	زکوٰۃ کی حقیقت	۳۶۹

Marfat.com

۱۲۰	حج اور اس کی حقیقت	۳۶۹
۱۲۱	تلاوت اور اذکار	۳۷۱
۱۲۲	صلہ رحم کی حقیقت	۳۷۲
۱۲۳	کفارات اور حدود	۳۷۳
۱۲۴	ذبح کی اصلیت	۳۷۴
۱۲۵	کبائر	۳۷۵
	نواں خزانہ	۳۸۰
۱۲۶	احکام عالم معاد	〃
۱۲۷	پہلی منزل مرنے کے بعد لوگوں کے مختلف طبقات	۳۸۱
۱۲۸	انسان کے اقسام	۳۸۴
۱۲۹	میت کو چار طریقوں سے نفع پہنچایا جا سکتا ہے	۳۸۷
۱۳۰	دوسری منزل قیامت کبریٰ اور بعث بعد الموت	۳۹۰
۱۳۱	مسیح دجال اور مہدی علیہ السلام	〃
۱۳۲	تیسری منزل یوم جزا و سزا	۳۹۶
۱۳۳	صفت علم تمیزی	۳۹۷
۱۳۴	مقام شفاعت	۴۰۰
۱۳۵	حوض کوثر اور پلصراط	۴۰۱
۱۳۶	چوتھی منزل جنت اور دوزخ	۴۰۳
۱۳۷	شہادتین کا فائدہ	۴۰۴

۱۳۸	نماز بصورت حور و قصور	۴۰۶
۱۳۹	روزہ کے تمثلات	۴۰۸
۱۴۰	زکوٰۃ اور صدقات	۴۱۰
۱۴۱	اذکار کے تمثلات	۴۱۲
۱۴۲	احوال جزا و سزا	۴۱۳
۱۴۳	علم حضوری اور علم حصولی	۴۱۷
۱۴۴	آخرت میں معرفت تفصیلی ہوگی	۴۲۲
۱۴۵	حقیقت رؤیت	۴۲۴
	وسوال خزانہ	۴۲۸
۱۴۶	فوائد متفرقہ	//
۱۴۷	ابوالحسن اشعریؒ اور ان کا مسلک	//
۱۴۸	روایت حدیث میں اختلاف صحابہ	۴۳۵
۱۴۹	ایمان کی حقیقت	۴۳۹
۱۵۰	منافق کی حقیقت	۴۴۰
۱۵۱	نسخ کی حقیقت	۴۴۴
۱۵۲	تفسیر و حدیث کے اقسام	۴۵۱
۱۵۳	حقائق حروف	۴۵۳
۱۵۴	وصیت	۴۵۹

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث

دھلویؒ

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ سرزمین ہند کے ان اکابر میں سے ہیں، کہ جن کی نظیر نہ صرف اپنے عصر اور ہندوستان میں بلکہ بہت سے قرون اور ممالک اسلامیہ میں ڈھونڈھنے سے نہیں ملتی،

حضرت موصوف بقول حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کے ان افراد امت میں سے ہیں، کہ سرزمین ہند میں اگر صرف شاہ ولی اللہ ہی پیدا ہوتے تو ہندوستان کے لئے یہی فخر کافی تھا،

حضرت شاہ صاحب کی زندگی اور علمی وعملی کمالات کے اتنے گوشے ہیں، کہ ان میں سے ہر ایک مستقل تصنیف کا محتاج ہے، مثلاً حضرت ممدوح کی جامعیت، تبحر، دقت نظر اور ظاہری و باطنی علوم کا حیرت انگیز اجتماع مکاشفات وکمالات، تصنیف و تالیف، ترجمۂ قرآن کی بنیاد، نصاب حدیث کی تاسیس، درس کی اصلاح اسرار شریعت کی دلنشین تشریح، کلام تصوف فلسفہ اخلاق اور نظام حکومت میں ان کے خاص خاص امور قابل قدر نظریات، اصول تفسیر و اصول حدیث میں خصوصی تحقیق جہاد کا

Marfat.com

جوش حکومت اسلامیہ کی خلافت راشدہ کے اصولوں پر تشکیل وغیرہ وغیرہ اتنے کمالات وخصائص ہیں، جو اہل نظر وفکر کے لئے اور اہل دل واہل ذوق اور ارباب قلم کے لئے کافی جولانگاہ تحقیق و تدقیق ہیں، حضرت موصوف کیا تھے؟ خدا تعالے کی ایک حجت قاطعہ، جو بارہویں صدی میں ہندوستان میں ظاہر ہوئی، اس مترجم کی بساط ہی کیا ہے، کہ ارباب نظر کے لئے شاہ صاحب کے کمالات کے کسی شعبہ پر قلم اٹھا سکے، اسلام کے جس فن کے بھی اعاظم رجال کی تاریخ لکھی جائے، حضرت شاہ صاحب کا تذکرہ اس میں خاص امتیاز کے ساتھ کرنا مصنف کا فرض ہوگا، جس میں کوتاہی اس کی نا قابلیت یا تصنیفی بددیانتی سمجھی جائے گی، مثلاً اگر مفسرین قرآن کی تاریخ لکھی جائے، تو شاہ صاحب کی خاص تفسیری تصانیف کا تقاضا ہوگا، کہ ان کے نام نامی کو ان میں نمایاں حیثیت دیجائے، علی ہذا اگر محدثین اور شارحین حدیث نبوی پر کوئی کتاب تیار کی جائے، تو اس کے لئے ضروری ہوگا، کہ اس میں بھی اُن کا ذکر نمایاں کیا جائے، اور اگر فقہاء اسلام کی کوئی تاریخ مرتب ہو تو تفقہ میں حضرت شاہ صاحب کو جو ید طولی حاصل ہے، اور جو بیش بہا اور نادر الوجود علمی ذخائر ہیں، ان کی قدر وقیمت سمجھنا ہوگی اور اگر علم کلام کی کوئی تاریخ بدون ہو، تو امام ابوالحسن اشعری اور امام غزالی اور امام ابن تیمیہ کے زمرہ میں شاہ ولی اللہ کا ذکر کرنا

Marfat.com

مورخ پر فرض ہوگا، اور اگر صوفیہ وائمہ سلوک و معرفت کی کوئی جامع تاریخ لکھی جائے، تو اس باب کی شاہ صاحب کی مستقل تالیفات خیر کثیر، القول الجمیل، الطاف القدس وغیرہا کی بنا پر امام غزالی اور مجدد الف ثانی کے ساتھ ان کا بھی ذکر کرنا مورخ کا فرض ہوگا،

ایسے ہی اگر امت محمدیہ میں حقائق و اسرار الٰہی پر کلام کرنے والوں کی فہرست تیار کی جائے، تو حضرت شبلی اور شیخ ابن عربی کے ساتھ شاہ صاحب کے اس فن کے رسائل بھی نمایاں جگہ پر ہونگے،

بہر حال شاہ صاحب کا سب سے بڑا امتیازی کمال ان کی یہی جامعیت ہے، جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے جد اعلےٰ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے انہیں میراث میں ملی ہے،

مقام مجددیت اور شاہ صاحب

حضرت شاہ صاحب کے اوصاف و کمالات کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا کہ حضرت شاہ صاحب اسلام کے بہترین مفکر حکیم اور زبردست عالم ربانی اور اسلامی فلاسفر تھے،

حضرت شاہ صاحب نے تفہیمات، الخیر الکثیر اور حجۃ اللہ البالغہ کے شروع میں جو کچھ اپنے متعلق لکھا ہے، ایک طرف آپ اسے دیکھئے، اور دوسری جانب آپ نے اپنی تصنیفات میں شریعت و طریقت کی تطبیق کی جو کوشش کی ہے، اس کو ملاحظہ فرمائیے

Marfat.com

توصاف عیاں ہوجائیگا، کہ بے شک آپ اس مقام رفیع پر سرفراز تھے، جو مجددیت کا مرتبہ کہلاتا ہے،

حضرت شاہ صاحب خود اپنے اس مقام کا تفہیمات میں اس طرح اظہار کرتے ہیں "مجھ کو میرے رب نے یہ سمجھایا ہے کہ ہم نے تم کو اس طریقہ کا امام بنا دیا، اور حقیقت قرب تک پہونچنے کے تمام راستوں کو بند کر کے صرف ایک راستہ کھلا رکھا ہے، اور وہ تمہاری محبت اور اطاعت کا راستہ ہے، جو شخص تمہارا دشمن ہے، اس کے لئے آسمان آسمان نہیں، اور زمین زمین نہیں، پس اہل مشرق و مغرب تمہاری رعیت ہیں، اور تم ان کے بادشاہ اس غرض سے نہیں، کہ یہ لوگ جانتے ہیں، یا نہیں، اگر جانتے ہیں تو کامیاب ہوں گے ورنہ نقصان اٹھائیں گے، چنانچہ ہر زمانہ کے مفاسد کے لحاظ سے دین کے مجدد دین کا ہر عرصہ میں ظہور ہوتا رہا ہے، اور انہوں نے خداداد قوت عمل اور ربانی محبوبیت اور انسانی مقبولیت پاکر زمانہ کی مشکلوں کا پورا مقابلہ کر کے اصل دین کے چہرے سے زمانہ کے گرد و غبار کو صاف کیا ہے، اور پھر دین کی حقیقت کو بے غبار کر کے اس زمانہ سے رخصت ہو گئے سب سے پہلے حضرت امام احمد حنبلؒ نے پہلی صدی کے خاتمہ کا مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ المتوفی سنہ ۱۰۱ھ اور دوسری صدی کا مجدد امام شافعیؒ المتوفی سنہ ۲۰۴ھ کو مانا ہے اور اسی زمانہ کے مجدد لؤلؤیؒ

Marfat.com

اصحاب امام ابو حنیفہ نعمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں، تیسری صدی میں امام ابوالحسن اشعری رض اور پھر امام الحرمین، اور پھر امام غزالی کو بہتوں نے اس منصب کے قابل قرار دیا۔ اس کے بعد اہل حدیث نے حافظ ابن تیمیہ رض کو بھی ساتویں صدی کا مجدد بنایا (فیض القدیر)

ہندوستان میں دسویں صدی کے خاتمہ پر حضرت شیخ احمد سرہندی پھر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے بعد ایک جماعت نے مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید رح کو مجدد تسلیم کیا ہے، یہاں ایک بات اہل نظر کو صاف نظر آئے گی، وہ یہ کہ دینی قطبیت کا مرکز دوسرے اسلامی ملکوں سے ہندوستان کو منتقل ہو گیا چنانچہ دینی و مذہبی خدمت علوم و فنون کی خدمت حدیث و تفسیر کی خدمت اور ہدایت خلق واحیائے سنن اور رد بدعات کے لحاظ سے ہندوستان تمام دوسرے اسلامی ملکوں سے سبقت لے گیا ہے، چنانچہ ان صدیوں میں جو ہستیاں ہندوستان میں نمایاں ہوئیں ان کی نظیر دوسرے ممالک میں نہیں، مثلاً گیارہویں صدی کے آغاز پر حضرت شیخ احمد سرہندی المتوفی ۱۰۳۴ھ اور بارہویں صدی کے وسط میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور تیرہویں صدی کے وسط میں شاہ اسماعیل شہید رح شاہ ولی اللہ رح کے کارنامے سب کے سامنے ہیں، اور انہوں نے اپنے متعلق خود بھی اس چیز کا اشارہ کیا ہے، اور ایسے ہی شاہ اسمٰعیل شہید سے دین اسلام نے جو قوت اور توانائی پائی، اور عقائد

Marfat.com

اسلام جس طرح رسوم اور بدعات سے پاک ہوئے اور بہت سی مردہ سنتیں جس طرح ان کے دم قدم سے زندہ ہوئیں، اور اب تک ہیں وہ محتاج دلیل نہیں،

بہرحال کسی مجدد کا مجدد ہونا یہ یقینی بات نہیں، مگر خواص امت کو اس کے دینی کارناموں کی بنا پر یا اس شخص کو اپنی کوششوں کی مقبولیت کے بنا پر یہ گمان ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے اسے اس صدی کا مجدد بنا کر بھیجا ہے تفصیل بالا اسی چیز کی شہادت دیتی ہے،

فلسفہ تشریع کی تدوین

حضرت شاہ صاحبؒ کی ایک اور امتیازی خصوصیت فلسفہ تشریع کی تدوین بلکہ اس کی ایجاد ہے۔ امت محمدیہ میں آپ پہلے وہ شخص ہیں، جنہوں نے کل نظام شریعت کا فلسفہ مدون فرمایا، اور شریعت اسلامیہ کے تمام کلی وجزئی احکام کو باہمد گر اس فلسفہ کے ساتھ اس طرح مرتبط اور منظم کر دیا، کہ دیکھنے والا، اب آپکی رہنمائی میں اسلام کی پوری شریعت کو ٹھیک اس طرح دیکھ سکتا ہے کہ گویا وہ ایک مشین ہے اور ہر ہر حکم اس کا ایک پرزہ ہے اور ان پرزوں کے ساتھ اس مشین کا تعلق ایسا جچا تلا ہے کہ نہ تو وہ کسی ایک پرزہ کی علیحدگی ہی کو قبول کر سکتا ہے اور نہ کسی اجنبی پرزہ کے اضافہ کی اس میں گنجائش ہے،

Marfat.com

نئی روشنی کے اس دور میں جبکہ ہر مسئلہ کی حکمت اور لم دریافت کی جاتی ہے اور فلاسفی دریافت کئے بغیر لقمہ بھی توڑا نہیں جاتا شاہ صاحب کی کتابوں کے ذریعہ مذہبی دنیا کے میدان مسابقت میں صرف مسلمان ہی بازی لے جا سکتے ہیں، شاہ صاحب کا یہ وہ کارنامہ ہے جس کی وجہ سے اسلام کے علمی خادموں میں ان کو بلاشرکت غیر ایک امتیازی خصوصیت حاصل ہے،

حجۃ اللہ البالغہ کے دیباچہ میں خود بھی تحریر فرماتے ہیں

اور اللہ تعالے کی تمام نعمتوں میں عظیم ترین نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ اس نے مجھے اس علم (اسرار دین یا فلسفہ شریعت کا وافر حصہ عطا فرمایا ہے"

حجۃ اللہ البالغہ اور بدور بازغہ اس فن کی مستقل کتابیں ہیں اور آپ نے تمام ابواب شریعت اور احکام اسلام کے صالح کا کافی حصہ ان میں درج فرمایا ہے،

خیر کثیر اور اس کی اہمیت

شاہ صاحب کی تالیفات کا ایک خیر خیر ہے جس میں انہوں نے مشائخ زمانہ صوفیائے عصر اور متکلم وقت کو چونکانے کی کوشش کی ہے تصوف کے خالص اسلامی حصہ میں زمانہ کی ضرورتوں سے مجبور ہو کر حضرات صوفیہ نے جن غیر چیزوں کو شریک کر لیا تھا، شاہ صاحب

نے اس کو کانٹ چھانٹ کر صاف کر دیا، اور مسائل تصوف کی ایسی توضیح اور تشریح فرمائی جو اساس اسلامی کے خلاف نہ ہو اور شرائع واحکام الٰہی کے اسرار اس قدر محکم دلائل سے بیان فرمائے، کہ اب اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہی، الخیر الکثیر کتاب خاص اسی مقصد کے لئے لکھی گئی ہے،

اسی سلسلہ میں اپنے زمانہ کے معقولی علماء کی اصلاح کو پیش نظر رکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ شاہ صاحب کی یہ کتاب تصوف اور علم اسرار حقائق میں ایک بہت ہی بلند پایہ کتاب ہے خیر کثیر کے شاہ صاحب نے دو حصے کئے ہیں پہلے حصہ میں مسائل تصوف اور بعض ماوراء الطبیعاتی مسائل سے بحث کی ہے چنانچہ ان بحثوں میں شاہ صاحب نے تصوف کی اصلی حقیقت کو واضح کر دیا۔ تصوف کے بعض مشہور اختلافی مسائل پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے، مثلاً ولایت کی حقیقت طریقہ اولیاء کا بیان اور ولایت کے اقسام وغیرہ اور اہل صفا کے مختلف طریقے اور پھر ان کے بعد عبادات کے اسرار وحقائق سے بحث کی گئی ہے مثلاً نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ کی حکمتیں نہایت عجیب وغریب انداز میں بیان کی ہیں، خلاصہ یہ کہ الخیر الکثیر میں شاہ صاحب نے قرآن وحدیث کی کلیات سے خود ایک فلسفہ تیار کیا ہے، جسے اسلامی فلسفہ کہنا درست ہوگا، اور اس کتاب میں مسلمانوں کے

Marfat.com

غور و خوض کے لئے ایک وسیع میدان پیش کر دیا ہے، غرضکہ تفاصیل بالا کو ملحوظ رکھتے ہوئے ناظرین کرام خود کتاب کی اہمیت سے بہرہ ور ہو جائیں گے، شاہ صاحب خود اس کتاب کے خاتمہ پر اپنی وصیت میں تحریر فرماتے ہیں،

کہ جو کچھ ہم نے اپنی اس تصنیف خیر کثیر میں لکھ دیا ہے اس کا انکار نہ کیا جائے، نہیں تو دنیا و آخرت میں ذلیل ہو گے، اس کا مضمون سراسر علم ربانی ہے جو باطل کی تمام برائیوں سے محفوظ ہے، اور مقدمہ کتاب میں فرماتے ہیں، کہ جو کچھ ہم نے اس کتاب میں لکھ دیا ہے وہ سراسر علوم حکمت ہیں، چنانچہ جسے حکمت سے بہرہ ور کیا گیا اسے خیر کثیر عطا کیا گیا اور آخر میں فرماتے ہیں یہ کتاب حکمت ربانیہ قدسیہ پر مشتمل ہے اس لئے اس کی غلطیوں کو معمولی سمجھنا چاہیئے، ضرورت تھی کہ اس عظیم الشان کتاب کا اردو ترجمہ ہو جائے تاکہ ہمہ قسم کے حضرات منتفع ہو سکیں سو الحمد للہ رب العزت نے اس احقر کو اس کے ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی۔ فللہ الحمد اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً وصلی اللہ علی رسولہ سیدنا و مولانا محمد

عابد الرحمن صدیقی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ کتاب

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا عَزَّتْ
ذَاتُكَ فَتَعَالَيْتَ
فَلَكَ الْحَمْدُ جَلَّتْ
اَسْمَائُكَ فَتَبَارَكْتَ
فَلَكَ الْحَمْدُ عَمَّ
جُوْدُكَ فَبَرَأْتَ الْخَلْقَ
فَلَكَ الْحَمْدُ تَمَّ
نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ
الْحَقَّ فَلَكَ الْحَمْدُ
كُلُّهُ الْاَمْرُ وَالْخَلْقُ
لَكَ الْمُلْكُ وَالْمَلَكُوْتُ
لَكَ الْعَظَمَةُ وَالْقُدْرَةُ
وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْجَبَرُوْتُ
اَنَاصِيْكَ وَاِلَيْكَ
وَالْخَيْرُ
كُلُّهُ

اے ہمارے پروردگار تیری ذات
عزیز ہے اور تو ہی برتر و عظیم ہے اور
حمد و ثنا کا مستحق ہے تیرے اسماء
پاکیزہ اور بزرگ ہیں اسی لئے تو بابرکت
ہے اور حمد و تعریف تیرے ہی لئے ہے
تیرا جود عام ہے اسی وجہ سے تو نے
کائنات کو پیدا کیا لہذا تو ہی ہر ایک
قسم کی حمد و ثنا کے لائق ہے تیرا نور
کامل ہے تو نے (اپنے بندوں کو) حق
کا راستہ بتلایا تیرے ہی لئے حمد و ثنا
ہے تو ہی حکم کرنیوالا اور پیدا کرنیوالا ہے
ظاہر و باطن کی بادشاہی سب تیرے
ہی لئے ہے عظمت قدرت اور کبریائی
اور تصرف کامل سب تیرے ہی شایان
شان ہے میرا سب کچھ تجھ سے ہے اور میرا رجوع تیری ہی طرف
ہے ہمہ قسم کی خیر و بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے

Marfat.com

بَيْدَيْكَ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُوْنَكَ

تو ہی اول ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے کہ جس کے بعد کوئی چیز نہیں تو ہی ایسا ظاہر وغالب ہے کہ جس سے بالا کوئی ہستی نہیں اور تیری ہی ذات اس قدر باطن ہے کہ کوئی چیز بھی اس کے قریب نہیں۔

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ يَوْمَ الدِّيْنِ صَلٰوةً تَكُوْنُ لِاِنْفِرَادِهٖ مَنْ فِيْ جَلَالَتِهٖ كِفَاءً وَلِاسْتِغْرَاقِنَا فِيْ لُجَّةِ مِنَنِهٖ جَزَاءً وَعَلٰى اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْكَامِلِيْنَ الْمُكَمَّلِيْنَ وَاَشْيَاعِهِ الْمُهْتَدِيْنَ الْهَادِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - اٰمِيْنَ +

میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو اس ذات پر درود اور رحمت نازل فرما کہ جسکا اسم گرامی محمدؐ ہے، اور جو اولین اور آخرین کا سردار ہے اور قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کرنیوالا ہے یہ رحمت ایسی ہو جو اس کی یکتائی کی جلالت اور اسکی شان کے مناسب ہو اور اسکے احسانات میں ہمارے مستغرق ہونیکی جزا ہو سکے نیز دوسرے انبیاء اور مرسلین پر جو کہ اسکے بھائی ہیں، اپنی رحمتیں نازل فرما اور اسکی طیب و طاہر اولاد اور کامل و مکمل اصحاب اور ہدایت یافتہ اور دوسروں کے رہنماؤں کو بھی اپنی رحمت اور مہربانی سے اس میں شامل فرما، برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین

Marfat.com

اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمَدْعُوُّ بِعَبْدِ الْحَقِّ اللّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهُ الْكُبْرٰى وَ رَحْمَتَهُ الْعُظْمٰى هٰذِهٖ عُلُوْمُ الْحِكْمَةِ الَّتِيْ مَنْ اُوْتِيَهَا فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا وَالَّتِيْ هِيَ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَمَنْ لَمْ يُرْزَقِ الذِّهْنَ الْوَقَّادَ جِبِلَّةً وَلَا الْاِدْرَاكَ الْاَشْرَفَ مِنَ التَّعَقُّلِ كَسْبًا فَلْيَكُنْ مِنْ مُطَالَعَتِهَا عَلٰى حَذَرٍ حَاذِرٍ لِئَلَّا يَخْبِطَهَا وَاِنَّمَا هِيَ حِكْمَةٌ رَبَّانِيَّةٌ قُدِّسَتْ فَيُخْطِئُ ؛

اما بعد بندہ عاجز ولی اللہ دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ ہی اسکے حصّہ میں آئے اور اپنی بڑی نعمتیں اور عظیم رحمتیں اس کے لئے کامل کرے یہ بیان کرنا ہے کہ جو کچھ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے وہ سراسر علوم حکمت ہیں، چنانچہ جسے حکمت سے بہرہ ور کیا گیا، یقیناً اسے خیر کثیر عطا کیا گیا، اور یہی حکمت حکیم (مومن) کی گم شدہ چیز ہے جہاں اسے پائے وہی اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے، لیکن جس شخص کو فطرۃً ذہن وقاد نہ ملا ہو اور نہ ہی اس نے اپنی قوت تعقل کو صرف کر کے اکتسابی استعداد حاصل کی ہو اسے اس کتاب کے مطالعہ سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ غلطیوں میں مبتلا ہو جائے، یہ کتاب حکمت ربانیہ قدسیہ پر مشتمل ہے اس لئے اس کی غلطیوں کو معمولی نہ سمجھنا چاہیئے (مشہور شعر ہے)

وَمَنْ وَضَعَ الْجُهَّالَ عِلْمًا اَضَاعَهٗ نااہل کے سامنے علم و حکمت

Marfat.com

وَمَنْ مَنَعَ الْمُسْتَوْجِبِيْنَ فَقَدْ ظَلَمَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَسَمَّيْنَا الْكِتَابَ بِالْخَيْرِ الْكَثِيْرِ وَلَقَّبْنَاهُ بِخَزَائِنِ الْحِكْمَةِ صَانَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ فِتْنَةِ الْمُتَعَسِّفِيْنَ الْاَغْبِيَاءِ وَمُكَابَرَةِ الْمُكَابِرِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاَنْحَاءِ

کے حقائق بیان کرنا اضاعت علم ہے اور اہل استحقاق کو علم سے محروم رکھنا ظلم ہے، حسبی اللہ ونعم الوکیل لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسی بنا پر ہم نے اس کتاب کا نام خیر کثیر رکھا اور لقب خزائن الحکمت اللہ تعالیٰ اسے کند ذہن کجروؤں کے فتنہ اور نامعقول جھگڑالوؤں کے تنازعہ سے محفوظ رکھے، آمین۔

اَلْخَزَانَةُ الْاُوْلٰى پہلا خزانہ

(وجود اور وجوب کی حقیقت)

اَلَمْ يَقْرَعْ سَمْعَكَ مَا سَسَهُ اَهْلُ النَّظَرِ بِاَنْ قَضٰى هِمَمِهِمْ مِنْ اَنَّ الْوُجُوْدَ اَمْرٌ اِنْتِزَاعِيٌّ مُدْرَكُهُ

کیا کبھی تمہارے کانوں نے یہ بات نہیں سنی ہے کہ اہل نظر نے اپنی پوری ہمتیں صرف کرکے یہ اصول معین کیا ہے کہ وجود امر انتزاعی ہے اور تم اس مفہوم کا ادراک صرف اپنی

Marfat.com

يَرُدُّعِكَ إِنَّمَا كُنْهُهُ
ذٰلِكَ الْإِدْرَاكُ ثُمَّ
إِنَّ لِإِذَائِهِ أَمْرًا مُتَحَقِّقًا
فِي الْوَاقِعِ خَدِ اصْطَلَحَ
عَلَى التَّعْبِيرِ عَنْهُ بِفِعْلِيَّةِ
الْمَاهِيَّةِ وَتَقَرُّرِ الذَّاتِ وَأَنَّهُ
قَدِ انْحَصَرَ التَّقْسِيمُ فِي مَوْجُودٍ
مِنْ نَفْسِهِ إِنَّمَا مِصْدَاقُ
حَمْلِ الْوُجُودِ وَمَنْشَأُ
انْتِزَاعِهِ فِي ذَاتِهِ الصِّرْفَةِ
الْمَحْوِضَةِ مِنَ الْحَيْثِيَّاتِ
وَالْاِعْتِبَارَاتِ بِأَسْرِهَا
فَلَا جَرَمَ إِنَّهُ نَفْسُ
التَّحَقُّقِ وَعَيْنُ الْمَاهِيَّةِ
وَمَوْجُودٌ مِنْ غَيْرِهِ إِنَّمَا
مِصْدَاقُ حَمْلِ الْوُجُودِ
وَمَنْشَأُ انْتِزَاعِهِ فِيهِ
اسْتِنَادُهُ إِلَى مَا هُوَ التَّحَقُّقُ
فِي نَفْسِهِ فَلَا تَخْرُجُ أَنَّهُ

قوت عاقلہ کے ساتھ کر سکتے ہو اور
یہی ادراک اسکی حقیقت ہے، پھر
اس مفہوم انتزاعی کے بالمقابل عالم
خارجی میں اسکا مصداق امر متحقق ہوتا
ہے جس کو اصطلاح میں فعلیت اور
ماہیت کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے،
اور تقرر ذات سے بھی اسے موسوم
کرتے ہیں، بہرحال وجود کے مفہوم کی
تقسیم کو (ان دونوں قسموں میں) منحصر
کیا گیا ہے (۱) سو وجود فی الذات جسکا
منشاء یہ ہے کہ وجود کا اطلاق اس پر
بذاتہ ہوتا ہو اور مفہوم انتزاعی کا منشا
صرف اس وجود کی ذات ہوتی ہے کسی
خاص حیثیت اور اعتبار کو ملحوظ نہیں رکھا
جاتا۔ لہذا اس کا مفہوم ہی نفس تحقیق
اور عین ماہیت سمجھا جاتا ہے۔ اور
دوسرا موجود من غیرہ اس قسم پر وجود
کا اطلاق براہ راست اور مفہوم انتزاعی
کا منشا کسی دوسرے موجود متحقق فی

Marfat.com

فَاقِدُ الذَّاتِ اِنَّمَا وُجُوْدُهٗ لِنَفْسِهٖ وُجُوْدُهٗ لِعِلَّتِهٖ ۔

نفسہ کے ساتھ منسوب ہوتا ہے اسے فاقد الذات کہنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں ہوتا۔ اس کا وجود بذات خود اس کی علت ہی کا وجود ہوتا ہے

وَاِنَّ الْفَصْلَ فِیْ بُقْعَةِ الْاِمْكَانِ بَيْنَ الْمَاهِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ اَنَّ الشَّیْءَ اِذَا لُوْحِظَ اِلَيْهِ مِنْ حَيْثُ هُوَ هُوَ فَقَدْ لُوْحِظَ تِلْقَاءَ الْمَاهِيَّةِ وَاِذَا لُوْحِظَ اِلَيْهِ مِنْ حَيْثِيَّةِ اِسْتِنَادِهٖ فِیْ نَفْسِهٖ اِلَى الْجَاعِلِ فَقَدْ لُوْحِظَ تِلْقَاءَ الْفِعْلِيَّةِ ۔

عالم امکان میں ماہیت اور فعلیت میں یہ فرق ہے کہ اگر کسی چیز کو اس حیثیت سے ملحوظ رکھا جائے، کہ کوئی حیثیت بھی ملحوظ نہ ہو تو گویا کہ اس کی ماہیت کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور اگر کسی شئے کو اس حیثیت سے دیکھا جائے کہ وہ فی نفسہ اس کیطرف منسوب ہے کہ جس نے اسے ہستی بخشی ہے تو اسے مفہوم فعلیت سے تعبیر کیا جاتا ہے،

(جعل بسیط اور مرکب)

وَاِنَّ الْجَعْلَ الْبَسِيْطَ اَثَرَهُ الشَّیْءُ بِنَفْسِهٖ لَوْلَاهُ لَكَانَ بَاطِلَ الذَّاتِ مَسْلُوْبًا حَرْفًا وَاِنَّ الْجَاعِلَ لَهٗ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَجْعُوْلِهٖ

اور جعل بسیط کا شئے میں اثر خود بخود ہوتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کی ذات باطل اور معدوم محض ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ چیز بھی ہے کہ جاعل کو بالنسبت اپنے مجعول

Marfat.com

خُصُوصِيَّةٌ فَلَا يَتَوَجَّبُ إِلَّا ذٰلِكَ وَالْمَجْعُولُ لَهُ بِالنِّسْبَةِ إِلَى جَاعِلِهِ خُصُوصِيَّةٌ فَلَا يَصْدُرُ إِلَّا مِنْهُ فَلَا جَرَمَ أَنَّ لِلْجَاعِلِ جِهَةً هِيَ نِسْبَةُ الْمَجْعُولِ وَكُنْهِهِ كُلِّهَا بِكُلِّهِ وَإِنَّمَا هُوَ تِمْثَالُهَا وَإِنَّهُ تَامٌّ بِنَفْسِهِ فِي دَرَجَتِهِ وَإِنَّمَا يَقْتَضِي الْمَجْعُولُ جِهَةً تَامَّةً وَإِنَّهُ لَمَّا كَانَ فِي طِبَاعِ الْمُمْكِنِ اِسْتِنَادُهُ إِلَى جَاعِلِهِ فِي أَصْلِ فِعْلِيَّتِهِ وَفِي طِبَاعِ كُلِّ مَجْعُولٍ أَنْ يَكُونَ لَهُ جِهَةٌ رَاسِخَةٌ فِي جَاعِلِهِ اِمْتَنَعَ أَنْ يَكُونَ فِي بُقْعَةِ التَّحَقُّقِ وَأَقْلِيمِ الْفِعْلِيَّةِ أَيُّ تَحَقُّقٍ كَانَ وَأَيَّةُ فِعْلِيَّةٍ كَانَتْ أَمْرٌ مَا لَا يَكُونُ

کے ساتھ ایک خصوصیت ہوتی ہے جس کی بنا پر جاعل ہی اس کے ظہور کا موجب ہوتا ہے، اور اسی طرح مجعول کو اپنے جاعل کے ساتھ خصوصیت ہوتی ہے اسلئے وہی اس سے صادر ہو سکتا ہے دوسرے الفاظ میں یہ سمجھو کہ جاعل (پیدا کرنیوالا) میں ایک ایسی جہت ہے جو مجعول کے ظہور میں آنے کی بنیاد ہے اور اسکے تمام امور کی کنہ اور حقیقت ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے پر یکسر منطبق ہوتے ہیں، اگرچہ اپنے درجہ وجود میں کامل بنفسہ ہوتا ہے اور مجعول کی تکمیلی حیثیت اپنے جاعل کی مقتضی ہوتی ہے اور چونکہ ہر ممکن کی طبیعت اور حقیقت میں موجود ہے کہ وہ اپنی فعلیت میں اپنے جاعل اور خالق کا محتاج ہو اور ہر ایک مجعول کی طبیعت یہ ہے کہ جاعل ہی کی ایک حیثیت اس کے ظہور میں آنے کی بنیاد ہو اسلئے عالم تحقق اور عالم فعلیت میں خواہ کسی قسم کا تحقق اور کسی قسم کی فعلیت ہو کسی ایسی چیز

لَهُ جِهَةٌ فِي الْوَاجِبِ جَلَّ مَجْدُهُ ظہور میں نا ممتنع اور نا ممکن ہے جسکی حیثیت
ایجاد کی بنیاد واجب الوجود جل مجدہ کی ذات اقدس میں نہ ہو،

تَرَاتَ سَبِيلَ تَبْجِيدِهِ اور اللہ تعالیٰ کی تمجید اور تقدیس
سُبْحَانَهُ اَنْ يُقَالَ هُوَ مُحِيطٌ کے اظہار کا طریقہ یہ ہے کہ وہ غیر
بِمَا لَا يَتَنَاهٰى اِحَاطَةً غَيْرَ تناہی پر محیط ہے کہ اسکا احاطہ لاتناہی
مُتَنَاهِيَةٍ اِلَّا اَنَّهُ اَمْرٌ مَا يَسْتَنِدُ ہے اس بات کے کہنے میں کوئی مضائقہ
اِلَى الْمُمْكِنَاتِ بِاَسْرِهَا نہیں کہ برہان (منطقی) کا ضروری
بِالضَّرُوْرَةِ الْبُرْهَانِيَّةِ بَعْدَ اقتضاء یہ ہے کہ تمام ممکنات اپنی
اَنْ فَرَضَ الْعَقْلُ خِلَافَ ہستی میں اس کے محتاج ہیں چاہے
ذٰلِكَ وَهُوَ عَيْنُ التَّقَرُّرِ وَلَا عقل نے اس کی نقیض کو ذہن میں
يُقَالُ اِنَّ وَرَاءَهُ مَفْهُوْمًا فرض کر لیا ہو یہ تو عین تقرر ہے،
مِنَ الْمَفْهُوْمَاتِ وَمَعْلُوْلِيَّةً اور اسی طرح یہ بھی نہ کہنا چاہیئے کہ
مَا مِنَ الْفِعْلِيَّاتِ اِذْ كُلُّ اَمْرٍ ذات اقدس کے علاوہ مفہومات میں سے کوئی مفہوم
لَيْسَتْ جِهَتُهُ مُنَاطَ جِهَةٍ فَهُوَ اور فعلیات میں سے کوئی فعلیت ہے کیونکہ ہر
مُمْتَنِعٌ اِمْتِنَاعًا ذَاتِيًّا سِرْمَدِيًّا ۔ وہ چیز جس کی حیثیت ذات اقدس
میں نہ ہو تو وہ ممتنع بالذات اور اسکا موجود ہونا ناممکن ہے۔

ذات اقدس کلی اور جزئی سے بری ہے

وَهُوَ مُنَزَّهٌ مِنْ اَنْ نیز اس کی ذات اقدس کلی اور

Marfat.com

يَكُونُ كُلِّيًّا أَوْ جُزْئِيًّا أَمَّا أَنَّهُ
لَيْسَ كُلِّيًّا فَلِمَا أَنَّهُ لَا لَيْسَ
فِيهِ وَلَا خِدَاجَ أَصْلًا إِنَّمَا
هُوَ لَيْسَ بَحْتٌ وَتَمَامُ
مَحْضٌ وَاللَّيْسُ وَالْخِدَاجُ
أَمْرٌ يَتَعَمَّلُهُ الْعَقْلُ إِذَا
لَاحَظَ مَا لَيْسَ لَهُ وُقُوعٌ
قَطُّ أَعْنِي عَدَمَ الْاِسْتِنَادِ
إِلَى الْجَاعِلِ فِي مَا يَعْقِلُ
وَيُعْلَمُ

وَأَمَّا أَنَّهُ لَيْسَ جُزْئِيًّا
فَلِمَّا أَنَّهُ لَا أَعَمَّ مِنْهُ وَلَا
شَيْءَ يَنْدَرِجُ مَعَهُ فِي
أَمْرٍ مَا لِأَنَّهُمَا الْوَاحِدُ الْحَقُّ
جَلَّ جَلَالُهُ وَأَنَّ الْوَاحِدَ
مِنْ كُلِّ جِهَةٍ لَا
يَصْدُرُ عَنْهُ وَلَا يَلْزَمُهُ إِلَّا
الْوَاحِدُ كَيْفَ وَلَا مَعْنَى
لِلْوَاحِدِ إِلَّا مَا

جزئی ہونے سے بری ہے کلی کا اطلاق
تو اسلئے نہیں ہوسکتا کہ عدم اور نقص
کو اسکی ذات میں دخل نہیں اور یہ سراسر
عدم اور نقص ہے اور عدم اور نقص تو
ایسے امور ہیں کہ جنہیں عقل نے پیدا کر
رکھا ہے جس وقت وہ ایسی چیز کا تصور
کرتی ہے جو کہ کبھی وقوع میں نہ آئے،
یعنی جہاں تک تعقل اور علم کا تعلق ہے
وہ کسی جاعل کی طرف منسوب نہ ہو
(تو اسے ہم عدم اور نقص سے تعبیر کرتے ہیں اور
اسی طرح ہم اس ذات کو جزئی
بھی نہیں کہہ سکتے اسلئے کہ جزئی کو
عموم نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی چیز
کسی بھی امر میں اسکے ساتھ مندرج
ہوسکتی ہے وہ تو واحد حق جل جلالہ
ہے، اور جو ہر حیثیت سے واحد ہو
اس سے ایک ہی چیز صادر اور اسے
ایک ہی چیز لازم ہوسکتی ہے کیونکہ
واحد کے معنیٰ ہی یہ ہیں، کہ اس کا

Marfat.com

يَصْدُرُ عَنِ الْوَاحِدِ الْبَسِيْطِ مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ وَاحِدٌ فَتَدَبَّرْ +

صدور واحد بسیط سے ہو اس حیثیت کے ساتھ کہ وہ واحد ہے اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو،

واجب اور ممکن میں افتراق

اَوَلَمْ يَتَّضِحْ لَكَ مِنْ فَلْسَفَتِهِمْ اَنَّ الْعَوَارِضَ كُلَّهَا مَدْفُوْعَةٌ اِلٰى مَا يَلْزَمُ الشَّيْءَ مِنْ حَيْثُ اِقْتِضَائِهٖ فِيْ جَوْهَرِهٖ وَسِلْسِلَةُ اللَّوَازِمِ تَنْصَرِمُ عِنْدَ لَازِمٍ وَاحِدٍ وَهُوَ كُلُّ مَا يَقْتَضِيْهِ الشَّيْءُ وَتُمَثِّلُ جِهَتِهٖ وَاَنَّ التَّقَرُّرَ اَوَّلُ تَمَثُّلِ اَمَاهِيَّةِ الَّتِيْ اِنَّمَا تَقَدَّمَ مَا عَلَيْهِ بِالذَّاتِ وَالْاَشْيَاءُ الْمُتَاَخِّرَةُ عَنْهُ تَمَثُّلَاتٌ لَهٗ بِشَرْطِهٖ +

کیا ان کے فلسفہ سے تم پر یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ کسی شئے کے تمام عوارض کا مرجع اس کا لازم ذاتی ہے جو کہ اس کے جوہر کا تقاضہ ہے اور تمام لوازم کا سلسلہ ایک ہی لازم پر ختم ہوتا ہے جو کہ اس کی ذات کا مقتضی ہو اور اس کی حیثیت ایجاد کا تجسم ہو، بیشک کسی چیز کا تقرر ماہیت کا اول ترین تمثل ہے، ماہیت پر اس کو تقدم صرف اس کی ذات کی وجہ سے اور جو اشیاء اس ماہیت کی اس سے متاخر ہیں وہ اسکے تمثلات بشرط ہیں

وَاِنَّ الْفَصْلَ بَيْنَ الْمَاهِيَةِ الْاِمْكَانِيَةِ وَالْحَقِيْقَةِ الْوَاجِبَةِ

ممکن کی ماہیت اور واجب الوجود کی حقیقت میں بڑا فرق ہے،

Marfat.com

مَعَ اشْتِرَاكِهِمَا فِي وَحْدَةِ
اللَّازِمِ الْأَوَّلِ وَهُوَ فَاعِلِيَّةُ
اللَّوَازِمِ وَالْعَوَارِضِ إِلَيْهِ
هُوَ ذَاتُ الْمُمْكِنِ إِنْفِعَالِيَّةٌ
إِنَّمَا الْمَانِعُ فِي الدَّرَجَةِ
الْمُتَقَدِّمَةِ بِالذَّاتِ عَنْ
تَمَثُّلِ فَرَائِضِ الْكَمَالَاتِ
وَنَوَافِلِهَا نَفْسُ الْجَبْرِ فِي
نَفْسِهِ وَفُقْدَانُهُ فِي ذَاتِهِ
وَانْتِظَارُهُ الَّذِي هُوَ أَشَدُّ
مِنَ الْمَوْتِ وَإِنَّ الْوَاجِبَ
فِعْلِيٌّ إِنَّمَا الْمَانِعُ فِي
الدَّرَجَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ عَنْ
فَرَائِضِ الْكَمَالَاتِ وَنَوَافِلِهَا
هُوَ امْتِلَاؤُهُ وَسَبْقُهُ وَكِبْرِيَاؤُهُ
وَعِزُّهُ وَأَنَّهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ
وَاسْتِسْلَامُ كُلِّ خَيْرٍ لَهُ وَ
إِنْتِمَامُ كُلِّ فِعْلِيَّةٍ بِهِ
وَإِنَّ الْكُلِّيَّةَ وَالْجُزْئِيَّةَ

گویا کہ یہ چیز ان دونوں میں مشترک ہے
کہ لازم ذاتی دونوں کا ایک ہوتا ہے
اور دیگر تمام لوازم اور عوارض کا
مرجع وہی ہوتا ہے، فرق اتنا ہے کہ
ممکن کی ماہیت انفعالی ہے درجہ تقدم
میں اس کے ضروری اور غیر ضروری
کمالات کے ظہور میں آنے سے خود اس
کی ذات مانع ہے کیونکہ وہ بذات
خود ناقص اور فاقد الذات ہے
اور اس کی یہ محتاجی اور دوسرے کا
انتظار موت سے بھی زیادہ سخت ہے
اور واجب الوجود کی حقیقت فعلی ہے
اسکے درجہ تقدم میں اسکے ضروری اور غیر
ضروری کمالات کے ظہور میں آنے سے
اسکا علو سبقت کبریائی اور عزت مانع
ہے اور وہ ہر ایک چیز سے پہلے ہے
ہر ایک قسم کی خیر و برکت اس کے
سامنے جھکتی ہے اور ہر ایک فعلیت
اس کی اقتدا کرتی ہے اور کلی اور جزئی

Marfat.com

مِنْ بِدَعَاتِ نَعَمِّلِ الْعَقْلِ وَصُنْعِ الْاَدْرَاكِ وَاَمَّا الشَّيْءُ فِي نَفْسِهٖ فَبَرِيٌّ مِنْهُمَا اِذْ كُنْهُ الْاَمْرِ وَدُخْلَةُ السِّرِّ جِهَةُ الْمَجْعُوْلِ فِي جَاعِلِهٖ وَهِيَ كُلُّهَا بِكُلِّهٖ لَا الْمَجْعُوْلُ اَعَمُّ مِنْهَا وَلَا اَخَصُّ وَلَا يَقَعُ هُنَالِكَ بِحَسْبِهَا اَمْرٌ مَا غَيْرُهٗ وَلَا مَفْهُوْمٌ مَا سِوَاهُ وَاِنَّ الْجِنْسَ وَالْفَصْلَ وَالتَّعَيُّنَ كُلَّهَا اِنَّمَا يَتَمَيَّزُ فِي الْعَقْلِ الْمَقْطُوْعِ عَمَّا هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ؛

وَاِنَّ الْوُجُوْدَ خَيْرٌ صِرْفٌ وَكُلُّ مَعْقُوْلٍ خَلِيَّةٌ مَحْضَةٌ وَالشَّرِّيَّةُ وَالْعَدَمِيَّةُ اِنَّمَا تَتَسَانَ فِي الْمُلَاحَظَةِ الْمُضَيِّعَةِ اَحْوَجَ الْاِسْتِنَادِ

کا مفہوم عقل کی اختراع ہے اور ما قلہ و مدرکہ کی صناعی ہے، کوئی بھی شئے ہو وہ فی نفسہ ان دونوں سے بری ہے کیونکہ کسی امر کی حقیقت اور اسکا راز مجعول کی وہ حیثیت ہے جو جاعل میں اسکے کلیات کے ظاہر ہونے کا باعث ہے یا اس طور کہ یہ مجعول نہ تو اس سے عام تر ہے اور نہ اس سے اخص ہے، موطن جعل میں کوئی امر اور کوئی مفہوم اس حیثیت مذکورہ سے قطع نظر کرکے نہیں آتا، جنس اور فصل و تعینات ان سب کا مفہوم عقل انسانی کی اختراع ہے، جنکا تعلق ان امور سے منقطع ہے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہیں

جو چیز بھی موجود ہے وہ خیر محض ہے اور جو چیز عقل میں آتی ہے وہ محض فعلیت ہے اور کسی شئے کا شر کا مصداق ہونا اور اسکا معدوم ہونا اس لئے کہ اسے جاعل کی طرف

Marfat.com

إِلَّا الْجَاعِلُ فَلَا جَرَمَ أَنَّهَا
لَيْسَ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۔

منسوب ہونیکا فخر حاصل نہیں اسی لیے وہ دعوت حق سے محروم ہے۔

وَرُبَّ التَّفَارُقِ بِالْعَدَدِ
إِنَّمَا هُوَ نَصِيبُ الْجَاعِلِ ذَاتِ
الذَّنَبَيْنِ وَأَمَّا الْكَائِنَاتُ
الْقُدْسِيَّةُ فَإِنَّمَا مَبْدَأُ
التَّفَارُقِ فِيهَا الْمَاهِيَّةُ
بِنَفْسِهَا ۔

عدد کی وجہ سے دو چیزوں کا آپس میں مختلف ہونا، یہ حدوث کے ساتھ آلودہ ہونیکا ثبوت ہے برخلاف ان کے جو کائنات قدسیہ ہیں ان میں افتراق اور اختلاف کا مبداء خود انکی ماہیت ہوتی ہے،

عالم علوی میں دنیا کی اشیاء کی مثال موجود ہے

وَلِكُلِّ الشَّيْءِ الْمُمَثَّلِ
فِي النَّشْأَةِ الدُّنْيَا يَجُوزُ
أَنْ يَكُونَ لَهُ إِمَامٌ فِي
النَّشْأَةِ الْعُلْيَا تَكُونُ
قُدْوَتُهُ بِهِ فِي أُصُولِ
الْكَمَالِ وَفُرُوعِهِ حَتَّى عَايَنُوا
لِلْأَفْلَاكِ أَئِمَّتَهَا وَاسْتَرَبَتْ
أَشْرَاقِيَّتُهُمْ بِعِبَادَةِ النُّورِ
وَالنَّارِ عَمْدًا وَجَهْلًا

ہر شئے اس نشاۃ دنیا میں ظہور اور معرض وجود میں آنی ہے ممکن ہے کہ اس کی اصل جسکا وہ اپنے کمال کے اصول اور فروع میں اقتداء کرتی ہے، عالم بالا میں موجود ہو، حتی کہ فلاسفہ نے افلاک یعنی سورج چاند اور ستاروں کیلئے یہ نظریہ تسلیم کیا ہے اور اشراقیین نے اپنی جہالت اور دشمنی میں کچھ ایسے وجوہات پیش نظر رکھکر نور اور نار

وَاِنَّ السُّؤَالَ بِلِمَ فِي انْضِمَامِ اللَّوَازِمِ وَالذَّاتِيَّاتِ بِشَيْءٍ مَا هَذَرٌ مِنَ الْقَوْلِ لَا يَسْتَحِقُّ الْجَوَابَ اَصْلًا فَلَا يُقَالُ لِمَ كَانَ الْاِنْسَانُ نَاطِقًا اَوْ مُتَعَجِّبًا وَلِمَ كَانَتِ النَّارُ حَارَّةً اِذْ جِهَةُ الْمَجْعُوْلِ فِي جَاعِلِهٖ تَنْظِمُهَا فِي سِلْكٍ وَاحِدٍ وَيَاتِيَانِ مِنْ حَبَا الْعَدَمِ مُتَعَانِقَيْنِ مُتَلَاصِقَيْنِ

کی عبادت کرنا شروع کر دی کسی چیز کے لوازم اور ذاتیات کے متعلق کیوں کا لفظ استعمال کرنا اس قدر بیہودہ سوال ہے کہ وہ قطعاً اس لائق نہیں کہ اس سوال کا جواب دیا جائے بھلا یہ بھی کوئی معقول سوال ہے کہ انسان ناطق کیوں ہے؟ یا اس میں تعجب کرنیکی خاصیت کیوں رکھی گئی ہے؟ اور آگ جلاتی کیوں ہے؟ کیونکہ مجعول کی جو حیثیت جاعل میں موجود ہے وہ کسی مجعول اور اسکے لوازمات کو ایک دوسرے ساتھ ہو کر ظہور میں لاتی ہے،

وَاِنَّ اللَّازِمَ اِمَّا تَفْصِيْلُ لِاِجْمَالِ الْمَاهِيَّةِ وَشَرْحٌ لَهَا وَاِمَّا سَلْكُهُمَا فِي سِلْكٍ وَاحِدٍ جَاعِلُهُمَا لِاَمْرٍ يَجْمَعُهُمَا ۔

اور کسی چیز کا لازم اجمال ماہیت کی تفصیل اور اسکی شرح ہوتا ہے اور جاعل ان دونوں کو ایک ہی لڑی میں پرو کر اسلئے ظہور میں لاتا ہے کہ ان میں کوئی امر جامع ہوتا ہے

وَاِنَّ الْجَوْهَرَ وَالْعَرَضَ اِنَّمَا سُلْطَانُ افْتِرَاقِهِمَا فِي مَخِيْمِ التَّمَثُّلِ وَاَمَّا الْجِهَةُ فَكِلْتَا الطَّبِيْعَتَيْنِ سَوِيَّتَانِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهَا اِمَّا تَذَكُّرُ

اور جوہر و عرض میں جو فرق ہے وہ صرف تمثیل کے میدان میں ہے لیکن جس حیثیت کو ہم نے جاعل اور مجعول کی حیثیت قرار دیا ہے اسکے لحاظ سے دونوں کی نوعیت ایک ہے کیا تمہیں فلاسفہ کا وہ نظریہ معلوم

Marfat.com

حَتَّیٰ یَتَمَکَّنَ فِی اِلْزَامِ الْحَرَکَۃِ الدَّوْرِیَّۃِ لِلْفَلَکِ ۔

فَتِلْکَ مَسَائِلُ یَرْتَضِیْهَا وَیُبْصِرُهَا الْحَکِیْمُ الرَّبَّانِیُّ مِنْ مَذْهَبِ اَهْلِ الْعَقْلِ وَحِزْبِ الْبُرْهَانِ تَاَمَّلْ وَلَا تَغْفُلْ ۔

نہیں جو افلاک کیلئے حرکت دوریہ لازم قرار دینے کیلئے وہ یہاں کیا کرتے ہیں،
یہ وہ مسائل ہیں جو اگرچہ اہل عقل و برہان کا مذہب ہیں مگر حکیم ربانی انکو پسند کرتا اور انکی تنقیح و تخصیص کرتا ہے کما حقہٗ ان مسائل کو سمجھ لو،

صادر اول در اصل اسم مقدس ہے

ثُمَّ اِنَّا نَذْکُرُ لَکَ مَسْئَلَۃً هِیَ اَصْلُ الْحِکْمَۃِ وَبَذْرُ التَّحْقِیْقِ اَمَا تَعْرِفُ الْاِسْمَ مَا کَانَ عُنْوَانًا لِلشَّیْءِ وَلَا یَنْفَرِزُ عَنْهُ اِلَّا بِالرَّتْبَۃِ الشَّرْحِیَّۃِ وَالْخُصُوْصِیَّۃِ التَّفْصِیْلِیَّۃِ ۔

اب اسکے بعد ہم ایک مسئلہ بیان کرتے ہیں جو حکمت کی جڑ اور تحقیق کا تخم ہے یہ تو تم جانتے ہوگے کہ کسی چیز کا نام اسی شیئ کا نام ہوتا ہے۔ ہیئت شرح اور خصوصیت تفصیل کے علاوہ اور کوئی فرق نہیں،

فَاعْلَمْ اَنَّ الصَّادِرَ الْاَوَّلَ اِنَّمَا هُوَ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَائِہٖ تَعَالٰی لِوَجْهَیْنِ الْاَوَّلُ اَنَّ التَّفَارُقَ بِالْاِجْمَاعِ بَیْنَ الْوَاجِبِ وَالصَّادِرِ الْاَوَّلِ اِنَّمَا هُوَ بِالْمَاهِیَّۃِ ثُمَّ

اب اسکے بعد یہ سمجھ لو کہ (فلاسفہ کا) صادر اول اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم ہے اور اسکی دو وجہیں ہیں (۱) اس پر اتفاق ہے کہ واجب جواد اور صادر اول کے درمیان صرف ماہیت کا فرق ہے اسکے

Marfat.com

نَقُوْلُ اَلَيْسَ هُوَ عُنْوَانًا يُفْضِيْ بِبَصَرِ رَايِهٖ اِلَى الْحَقِيْقَةِ الْوَاجِبَةِ وَالْاِنْسِلَاخُ عَنْ ذٰلِكَ يُبَايِنُ طَبَائِعَ الْاِمْكَانِ لَا سِيَّمَا فِي الْمُنَزَّهَاتِ اَلَيْسَتْ جِهَةٌ مُنْدَرِجَةٌ فِي الْوَاجِبِ جَلَّ مَجْدُهٗ وَاِنَّمَا هُوَ شَرْحُهَا وَتِمْثَالُهَا فَلَا جَرَمَ اَنَّهٗ اِسْمٌ

بعد ہم کہتے ہیں کہ کیا یہ صادر اول ایک عنوان نہیں ہے کہ جسے دیکھکر دیکھنے والے کی نظریں واجب الوجود کی حقیقت تک نہ پہنچ جاتی ہوں اس سے علیحدہ اور جدا رہنا یہ امکان کی طبیعت کے خلاف ہے خصوصاً منزہات میں (اور) کیا اسکی حیثیت واجب الوجود جل مجدہ میں مندرج نہیں ہے؟ اور کیا وہ اس کی شرح اور تمثال نہیں ہے تو پھر اسکے (باری تعالیٰ کے) اسم ہونے میں کیا مضائقہ ہے،

اَلثَّانِيْ اَلَيْسَ اَنَّ الْوَاجِبَ لَيَنْدَرِجُ فِيْ وَحْدَتِهِ الصِّرْفَةِ جِهَاتٌ قَاطِبَةُ الْمُمْكِنَاتِ مَوْجُوْدِهَا وَمَفْرُوْضِهَا وَكَذٰلِكَ الصَّادِرُ الْاَوَّلُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ كُلَّهٗ بِكُلِّهَا وَنَحْنُ نُعَبِّرُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْاِطْلَاقِ +

دوسرے کیا یہ صحیح نہیں کہ واجب وجود کی خالص وحدت میں جملہ ممکنات کی حیثیتیں پنہاں ہیں؟ خواہ انکا وجود ہو یا نہ محض فرضی ہوں، صادر اول کی بھی یہی کیفیت ہے اسکا اور واجب کا وجود ایک دوسرے پر یکسر منطبق ہے جسے ہم اطلاق کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں،

وَكُلُّ مَا سِوَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ فَاِنَّ وُجُوْدَهٗ مُسْتَهْلَكٌ فِي اللّٰهِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ مُحِيْطٌ بِكُلِّ فِعْلِيَّةٍ

اور ماسوی اللہ کا وجود اللہ تعالیٰ کی ذات میں مستہلک ہے اور یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک حیثیت سے

Marfat.com

مِنْ كُلِّ حَيْثِيَّةٍ وَالْاِمْتِيَازُ
اِنَّمَا هُوَ بِالْخُصُوصِيَّاتِ
اللَّازِمَةِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى ۞
وَكُلُّ مُسْتَهْلَكٍ فِيْ
شَيْءٍ اِذَا كَانَ مُطْلَقًا يَصِحُّ
اَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ وَيَكُوْنُ
عُنْوَانًا لَهُ لَا مُمْتَازًا اِلَّا
بِالْخُصُوصِيَّةِ وَاٰنَّهُ
غَيْرُ مُقَابِلٍ لَهُ فِيْ اِطْلَاقِهِ
وَلَا فِيْ تَحَقُّقِهِ خَاذِنٌ
اِنَّمَا هُوَ التَّفْصِيْلُ لِلْجِهَةِ
وَشَرْحٌ لَهَا ۞
وَيَمْتَازُ عَنْ سَائِرِ
اللَّوَازِمِ بِاَنَّهُ كُلُّهَا يَجِبُ
وَكُلُّهُ بِكُلِّهَا لَا يُغَادِرُ
صَغِيْرَةً وَلَا كَبِيْرَةً اِلَّا
اَحْصَاهَا مَا كَانَ فِيْ بُقْعَةِ
التَّحَقُّقِ فِيْ مَرْتَبَةِ اللُّزُوْمِ
اِلَّا هٰذَا الْخُصُوْصَ نَقُوْلُ

ہر ایک فعلیت پر محیط ہے، امتیاز تو
صرف خصوصیات لازمہ کی بنا پر ہے
جو مرۃً بعد اُخریٰ ظہور پذیر ہوتی ہیں،
اور ہر ایک مستہلک چیز جو کسی میں
ہو جبکہ وہ مطلق ہو وہ اس پر محمول ہو
سکتی ہے اور اسکا عنوان بن سکتی ہے،
خصوصیت کے علاوہ اور کوئی امتیاز
باقی نہیں رہتا۔ اور بحالت اطلاق
دونوں میں کسی قسم کا تقابل نہیں پیدا
ہوتا اور نہ اسکے تحقق میں ہاں یہ اس
جہت کی (جو کہ جاعل اور مجعول میں)
ہوتی ہے) شرح اور تفصیل ہوتی ہے
اور یہ دوسرے لوازم سے اسمیں
ممتاز ہے کہ وہ اصل پر کلیتہً منطبق ہوتا
ہے اور اسکا اصل اس پر یکسر منطبق ہوتا
ہے، صغیرہ اور کبیرہ ہر ایک کا اس میں
احاطہ ہوتا ہے عالم تحقق اور مرتبہ لزوم
میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا،
خواہ ہم اسکے خصوص کے قائل ہوں یا اسکے

Marfat.com

أَوْ بِعُمُومِهِ لَيْسَ هُنَاكَ خُصُوصٌ وَلَا عُمُومٌ لَكِنَّا يَتَوَهَّمُ بَعْضُهُمْ أَنَّهُ يَتَقَدَّمُ لِأَنَّهُ يَلْزَمُ الْخَيْرَاتُ ثُمَّ أَنَّهُ جُزْئِيٌّ أَمَامَ الْكُلِّيَّاتِ مِنْ قَبِيلِ الْمَاهِيَّةِ وَذٰلِكَ هَذَرٌ مِنَ الْقَوْلِ بَاطِلٌ فِي حَقِّهِ مُمْتَنِعٌ مِنْ طَبِيعَتِهِ فَلَيْسَ لَهُ كُنْهٌ وَلَا حَقِيقَةٌ إِلَّا تِلْكَ الْجِهَةُ فَحَسْبُ وَلَا يَمْتَازُ عَنْهَا إِلَّا بِالْمَيْزَةِ التَّفْصِيلِيَّةِ وَالْخُصُوصِيَّةِ الشَّرْعِيَّةِ فَإِذَنْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

عموم کے اس مقام پر نہ خصوص ہے اور نہ عموم اور نہ بعض کے اوہام کا وہاں دخل ہے کہ اصل کو تقدم حاصل ہے، اسلئے کہ اسے تمام خیرات لازم ہیں پھر انکا وہم یہ بھی ہے کہ صادر اول باعتبار ماہیت کے جزئیات میں سے ایک جزئی ہے تو یہ خیال بیہودہ اور بکواس ہے اسکے حق میں یہ خیال کرنا طبعاً باطل اور ممتنع ہے کیونکہ اس حیثیت کے علاوہ اس کی اور کوئی کنہ اور حقیقت نہیں اور یہ اس سے تفصیلی ہیئت اور خصوصیت شرع کے علاوہ کسی اور طرح ممتاز نہیں، سو اب یہ نتیجہ یہ ہوا کہ جَاءَ الْحَقُّ الخ

صادر اول کی حد

وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ مُسْتَحِبُّ الذَّيْلِ فِي إِيجَادِ الثَّانِي وَالثَّالِثِ وَهَلُمَّ

اسکے بعد یہ بھی جان لو کہ اسمائے پاک کے دوسرے اور تیسرے ظہور کا بھی یہی حکم ہے اور اسی طرح سلسلہ

Marfat.com

جَدًّا اَمَّا عَرَضًا فَلَا نِهَايَةَ لَهٗ
بِحَذَاءِ لَانِهَايَةَ الْوَاجِبِ جَلَّ
مَجْدُهٗ فِيْ ذَاتِهٖ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ
سَلَّمَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ
هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ
نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ
كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا
مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ
بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ
عِنْدَكَ وَاَمَّا طُوْلًا فَاِلٰى
اَنْ يَّنْتَهِيَ التَّمْثِيْلَاتُ
الْمُجَرَّدَةُ الْاَصْلِيَّةُ وَتَتَوَحَّدُ
وَتَنْشَاُ الْاِرَادَةُ وَمِنْ
هُنَاكَ يَنْشَاُ الْعَالَمُ
الْحَادِثُ الْمَقْهُوْرُ تَحْتَ
الْاِرَادَةِ فِيْ تَخَالِيْطِ اَحْكَامِ
الْاَسْمَاءِ لَا يَكَادُ يُوْجَدُ
هُنَالِكَ كُلٌّ بِكُلٍّ

چلتا رہتا ہے اور کیونکہ واجب الوجود
کی ذات میں قطعاً تناہی نہیں اسی لئے
صادر اول کا عرض بھی غیر متناہی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
دعا کے یہ الفاظ منقول ہیں میں تیری
جناب میں ہر ایک ایسے اسم کا واسطہ لاتا
ہوں جو تیرا اسم مقدس ہے اور تو نے
اسے اپنے لئے مقرر کیا یا تو نے اسے
اپنی کتاب میں نازل کیا، یا اپنی
مخلوق میں سے کسی کو اس کا علم دیا یا
اپنے علم میں اسکا جاننا اپنے لئے مخصوص
فرمایا اور اسکے طول کی یہ حد ہے کہ
جہاں پر تمثیلات مجردہ اصلیہ منتہی ہو
کر ان میں وحدت پیدا ہوتی ہے،
اور ارادہ ظاہر ہوتا ہے اور اسی مقام
پر عالم حادث ظہور میں آتا ہے جو کہ
اسماء پاک کے احکام کے خلط ملط
ہونے میں ارادہ قاہر کے تابع ہے اس
مقام پر انطباق کلی مفقود ہو جاتا ہے

Marfat.com

وَلَا تَقْدِيْسَ وَلَا عُنْوَانِيَّةَ فَلَا جَرَمَ اَنَّهُ الْغَيْرُ الْمُحْدَثُ الْمَعْلُوْلُ ثُمَّ يَثْبُتُ فِيْ جَانِبٍ مُضِيِّ الْعَالَمِ تَمَثُّلَاتٌ مُجَرَّدَةٌ وَاِنِّيَّاتٌ مُقَدَّسَةٌ كَامِلَةُ الْاِفْضَاءِ تَامَّةُ الْعُنْوَانِيَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ - اَلَا اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ فَتِلْكَ اَسْمَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْعَدَدِيَّةُ وَمَنْ وُفِّقَ لِاِدْرَاكِ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ الدَّوْرِيَّةِ بِاَحْكَامِهَا فَقَدْ وُفِّقَ لِلْخَيْرِ كُلِّهِ ۔

اور تقدیس اور عنوانیت کچھ باقی نہیں رہتی چنانچہ اسی بنا پر یہ مغایر اور حادث اور معمول ہے، پھر تصرفات عالم میں تمثلات مجردہ اور حقائق مقدسہ کا اثبات کیا جاتا ہے جنکا افضاء اور عنوان کامل اور تام ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، الی اللہ المصیر انا للہ وانا الیہ راجعون، الا الی اللہ ترجع الامور، چنانچہ یہ اللہ تعالےٰ کے وہ اسماء ہیں جنہیں عددیہ کہا جاتا ہے کہ جسے اس سلسلہ دوریہ کی اس کے احکام کے ساتھ سمجھنے کی توفیق ہوئی تو ہمہ قسم کے خیر کے دروازے اس کے لئے کھل گئے۔

وَالْكَلِمَةُ الْجَامِعَةُ عِنْدَ حِزْبِ الْحِكْمَةِ هِيَ اَنَّ الْعَالَمَ كُلَّهُ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ لَا بِالْمَعْنَى الَّذِيْ يَتَصَوَّرُهُ الْعَامَّةُ مِنْ اِسْتِقْلَالِ الْفِعْلِيَّةِ وَانْحِيَازِ التَّحَقُّقِ

حکمت والوں کے نزدیک جامع کلمہ یہ ہے کہ تمام عالم غیر اللہ ہے اس معنی کے اعتبار سے نہیں جو عوام کے دماغ میں پیوست ہیں جنہیں وہ استقلال فعلیت اور اسکے مقابلے میں تحقق کے جمع ہو جانیکو تعبیر کرتے ہیں، حاشا وکلا

Marfat.com

بِحَيَاةِ لِهٖ كَلَّا بَلْ هُوَ مِثَالٌ لِجُمْلَةِ الْوَاجِبِ وَشَرْحٌ لِكَمَالِهٖ ۔

بلکہ یہ ذات واجب الوجود کی تخلیق کی تصویر اور اس کے کمال کی شرح اور تفصیل ہے،

وَاِنَّمَا مَنَاطُ الْغَيْرِيَّةِ اِنْوِجَادُهٗ فِيْ نَفْسِهٖ وَتَعَيُّنُهٗ فِيْ ذَاتِهٖ اِنْ اِنْتَهَاءُ هُمَا مِنْ سِعَةِ الْاِنْتِهَاءِ وَتَعَرِّي الْاِطْلَاقِ سِتَّةُ الْاِحَاطَةِ وَلَوْ لَمْ يَشْمَلْهُ لَهُمَا كَانَ مِنْ غَيْرِ التَّنَاهِيْ فِيْ شَيْءٍ وَلَيْسَ فِيْ جَوْهَرِهٖ وَتَكَوُّنِهٖ فِيْ طَبِيْعَةِ الْكَيْنُوْنِيَّةِ اِنَّمَا هُمَا مِنْ كَمَالِ الْقُدُّوْسِيَّةِ وَتَمَامِ السُّبُّوْحِيَّةِ وَلَوْ لَمْ يَتَضَمَّنْهُ لَمَا كَانَ مِنَ الْقُدُّوْسِ فِيْ شَيْءٍ وَلِسَنَادِ الْعُنْوَانِيَّةِ وَالْعِدَامِ الْاِفْنَاءِ الْكَوْنَيْنِ صُدُوْرُهُمَا مِنْ شِدَّةِ شُعَاعِ الظُّهُوْرِ وَلَوْ لَمْ يُطْلَقْ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ مِنَ الظُّهُوْرِ فِيْ شَيْءٍ

غیریت کا مدار اس پر ہے، کہ وہ چیز اپنے نفس کے اعتبار سے متناہی اور باعتبار ذات کے متعین ہو، اور ان دونوں کا منشاء کامل درجہ کی وسعت ہے اور اسکا مطلق ہونا اور احاطہ کا ہمہ گیر ہونا ہے اور اگر یہ مشمول نہ ہو تو پھر کسی وجہ سے اسے غیر متناہی کہہ سکتے ہیں اور وہ چیز باعتبار اپنے جوہر و طبیعت کے بہرہ ور ہو کمال قدوسیت اور سبوحیت کے یہی معنیٰ ہیں اور اگر یہ نہ ہو تو پھر قدوسیت کا کیا مفہوم باقی رہ جاتا ہے عنوان اور افناء کا معدوم اور ختم ہو جانا یہ ان دونوں کے شدت ظہور کا ثمرہ ہے اگر انکا اس پر اطلاق نہ کیا جائے، تو پھر اس پر ظہور کا اطلاق کرنا بے سود ہے

Marfat.com

لَيْسَ مِثْلُهُمَا إِلَّا مِثْلُ
الْحَيَوَانِ الْمُطْلَقِ لَا بِشَرْطِ
شَيْءٍ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْحَيَوَانِ
الْكُلِّيِّ بِشَرْطِ لَا شَيْءٍ وَالْحَيَوَانِ الْجُزْئِيِّ
بِشَرْطِ شَيْءٍ فَإِنَّهُمَا إِنَّمَا اشْتَمَلَهُمَا
بِشِدَّةِ إِطْلَاقِهِ وَأَمَّا
ذَانِكَ فَإِنَّهُمَا قَدْ سَدَّ
مَسَاهِمِهِمَا خَصَّتَيْ نُسُبُهُمَا
عَنِ الْعُنْوَانِيَّةِ وَأَنْ يَكُونَ
كُلُّهُمَا بِكُلِّهِ فَيَجْعَلُكَ بَعْدَهَا
حَكَمًا هَلْ يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ
الصَّادِرُ الْأَوَّلُ بِطَبِيعَتِهِ تِلْكَ
غَيْرًا لَيْسَمِّي بِالْعَقْلِ حَاشَاهُ
عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ حَاشَاهُ +
سَتِّيرٌ كَهْ كَرْ عَقْلِ اوَّلِ مَوْسُومٍ كَرْ
وَلَا يَهُولَنَّكَ صُدُورُ
النَّاقِصَاتِ الدَّنِيَّةِ مِنْ
سَنْخِ الْقُدْسِ وَسِيَّتِهِ عَلَى
سَبِيلِ الظُّهُورِ وَالتَّمَثُّلِ

ان دونوں کی مثال حیوان مطلق کے طریقہ پر ہے جو لا بشرط شیئ کے ساتھ موسوم ہے، اب اسکے ساتھ حیوان کلی بشرط لا شیئ اور حیوان جزئی بشرط شیئ کا موازنہ کرو، لیکن حیوان مطلق اپنی شدت اطلاق کے ساتھ ان دونوں کے مفہوم کو شامل ہے برخلاف اس کے (کہ حیوان کلی اور حیوان جزئی) کا مفہوم متناہی اور متدنس ہونیکی وجہ سے اس قابل نہیں کہ اسے عنوان قرار دیا جائے اور پھر دونوں ایک دوسرے پر یکسر منطبق ہوں اب ہم یہ فیصلہ تم پر ہی چھوڑتے ہیں، کہ کیا صادر اول کو اس کی طبیعت کے لحاظ سکتے ہیں۔ حاشا وکلا ثم حاشا وکلا، اور رہی یہ بات کہ متدنس اور غیر مقدس کائنات ظہور اور تمثل کے طریقہ پر قدوسیت سے وجود میں آئی نہیں ناگوار نہ ہونی چاہیئے کیونکہ ہر

Marfat.com

فَاِنَّهٗ لِكُلِّ مُتَدَنِّسٍ قُدْوَةٌ هِيَ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَهُوَ اَبْعَدُ مِنْهَا بِمَا هُوَ هُوَ كَبُعْدِ الْمَشْرِقَيْنِ فَعَلَيْكَ بِالْمَثَلِ الَّذِيْ ضَرَبْنَاهُ ۔

ایک متدنس کی قدوسیت ہے اگرچہ وہ اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اسکے قریب ہے لیکن وہ اس ذات سے پھر بھی اس قدر دور ہے، جسے بعد المشرقین سے تعبیر کرتے ہیں. اسلئے ہماری بیان کردہ بات پر ہی کاربند ہونا چاہیئے۔

صفات مقدسہ کا طریقہ تعبیر

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لَا يَعْلَمُ اَحَدًا وَلَا يُرِيْدُهٗ وَلَا يَخْلُقُ اِلَّا مِنْ حَيْثُ هُوَ هُوَ اَيْ مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ خَيْرٌ مَحْضٌ وَوُجُوْدٌ صِرْفٌ مِنْ عُلُوْمِ حَضَرَاتِ الْاَسْمَاءِ وَهٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ مِنْ عَمِيْقَاتِ الْمَسَائِلِ لَا يُدْرِكُهَا اِلَّا مَنْ جُبِلَ لَهَا وَلَمْ يُمْلَ عَلَيْكَ شَيْئًا فِيْهِ اُسْوَةٌ لِتَصْنِيْفَاتِنَا فِي الْمُشَاجَرَاتِ بِاَجْمَعِهَا

یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ اپنے علم اور ارادہ کے مطابق جس کسی کی بھی تخلیق فرماتا ہے تو وہ تخلیق اسکی ذات کی حیثیت سے ہوتی ہے جسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسکا وجود خیر محض ہے، اور ذات اقدس کے اسماء پاک کا پرتو ہے یہ ایک دقیق مسئلہ ہے جسے وہی سمجھ سکتا ہے جو کہ اس سے فطری مناسبت رکھتا ہو پھر بھی ہم اسکی کچھ وضاحت کئے دیتے ہیں جس سے اور دیگر تمام مسائل بھی حل ہو سکیں،

اَلَيْسَ اَنَّ لِلزَّوْجِ اَرْبَعَةَ

کیا کبھی تم نے غور کیا ہے کہ زوج

Marfat.com

اِعْتِبَارَاتٌ اَوَّلُ حِيْنَ تَقُوْلُ الزَّوْجُ كُنْ اَوْ تَعْنِيْ بِهٖ اَرْبَعَةً وَتَجْعَلُهٗ عُنْوَانًا لِمَا فَالزَّوْجُ فِيْ هٰذَا اللِّحَاظِ تَجَلٰى لِلْاَرْبَعَةِ وَاسْمٌ لَهَا لَيْسَ يُمْكِنُ اَنْ يُقَالَ هُوَ هُوَ مِنْ شِدَّةِ الْوَحْدَةِ لِاعْتِبَارٍ اَحَقِّ الْاِعْتِبَارَاتِ وَاَحْكَامِهَا فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ وَهُوَ مَذْهَبُ الْحُكَمَاءِ الرَّبَّانِيِّيْنَ فِي الْاِلٰهِيَّاتِ عِنْدَهُمْ اَنَّ الْعَلِيْمَ قَبْلَ الْعَلِيْمِ وَالسَّمِيْعَ قَبْلَ السَّمِيْعِ وَاَحَقُّ الْكَلَامَيْنِ عِنْدَهُمْ اَنْ يُقَالَ الْعَلِيْمُ وَالسَّمِيْعُ وَالْحَكِيْمُ وَالْقُرْاٰنُ وَارِدٌ عَلٰى اَحَقِّ الْكَلَامَيْنِ عِنْدَهُمْ وَاَحَقُّ الْحِكَايَاتِ عِنْدَهُمْ اَنْ يُقَالَ الْاِسْمُ عَيْنُ الْمُسَمّٰى بِاعْتِبَارٍ وَالْاِسْمُ لَا عَيْنُ الْمُسَمّٰى وَلَا غَيْرُهٗ بِاعْتِبَارٍ اٰخَرَ

(جو فرد کے مقابل ہے) کیلئے چار اعتبارات ہیں (۱) تم زوج کی تعریف کرو اور تمہارے پیش نظر چار کا عدد ہو اور تمہارا زوج کی تعریف کرنا اس کا عنوان ہو تو زوج اس اعتبار سے چار کے عدد کا مظہر اور اسکی تجلی ہے اور اسی کا اسم ہے شدت اتحاد کی بنا پر اس قسم کا اطلاق کرنا ناممکن ہے زوج کے مفہوم کی یہ حیثیت تمام حیثیات سے افضل اور حقیقت نفس الامر کے زائد مطابق ہے حکماء ربانیین الہیات میں اسی کے قائل ہیں اور انکے نزدیک علیم علم سے مقدم اور سمیع سمع سے مقدم ہے اور انکا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق بہترین یہ کلام ہے کہ وہ سمیع علیم اور حکیم ہے اور بقول ان کے قرآن کریم نے بھی یہی طریقہ تعبیر اختیار کیا ہے اور انکے مذہب کی بنا پر ایک لحاظ سے تو اسم کو عین مسمی کہنا جائز ہے دوسرے لحاظ سے کہیں کہ اسم نہ عین مسمی ہے اور نہ غیر مسمی۔

Marfat.com

اَلثَّانِی حِیْنَ تَقُوْلُ الْاَرْبَعَۃُ زَوْجٌ فَاِنَّکَ قَدْ اَخَذْتَ الزَّوْجَ مَفْھُوْمًا یَصْدُقُ عَلَی الْاَرْبَعَۃِ وَمَعْنٰی قَوْلِکَ حِیْنَئِذٍ اَنَّ الْاَرْبَعَۃَ وَالزَّوْجَ وَاِنْ کَانَا مَفْھُوْمَیْنِ فَاِنَّھُمَا مُتَّحِدَانِ فِیْ لِحَاظِ تَعَلُّقِ حِیْنَ ھٰذَا الْحُکْمِ عِلْمًا غَیْرَ شَیْءٍ وَھٰذَا الْاِعْتِبَارُ اَوْکَسُ مِنَ الْاَوَّلِ ۔

وَھُوَ مَذْھَبُ الْمُتَکَلِّمِیْنَ فِی الْاِلٰھِیَّاتِ وَعِنْدَھُمْ اَنَّ الْعِلْمَ قَبْلَ الْعَلِیْمِ وَالْحِکْمَۃَ قَبْلَ الْحَکِیْمِ وَاَحَقُّ الْکَلَامَیْنِ عِنْدَھُمْ اَنْ یُّقَالَ صِفَۃُ الْعِلْمِ لَہٗ وَصِفَۃُ الْحِکْمَۃِ لَہٗ لَا اَنَّہُ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ وَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الْعَلِیْمَ وَالْحَکِیْمَ اِلَّا عِلْمًا غَیْرَ شَیْءٍ ۔

اَلثَّالِثُ حِیْنَ تُلَاحِظُ مَفْھُوْمِیَّۃَ الْاَرْبَعَۃِ فِیْ خُصُوْصِیَّۃِ الزَّوْجِ وَتَجْعَلُ الْوَحْدَۃَ السَّابِقَۃَ الَّتِیْ اِنْشَاءُ

دوسری شکل یہ ہے کہ جس وقت تم اس بات کے قائل ہو کہ چار کا لازم زوج ہے تو تم نے اسکا یہ مطلب سمجھا کہ زوج کا مفہوم مختلف ہے لیکن دونوں اس حیثیت سے متحد ہیں کہ چار کا مفہوم زوج کے مفہوم میں شامل ہے یہ حیثیت پہلے کی نسبت سے ناقص ہے ۔

اور یہی متکلمین کا مذہب ہے الٰہیات میں اور انکے نزدیک علم کا درجہ علیم سے مقدم ہے اور اسیطرح حکمت کو حکیم پر تقدم حاصل ہے انکے نزدیک بہترین تعبیر یہ ہے کہ باری تعالےٰ صفت علم اور صفت حکمت کیساتھ موصوف ہے یہ وجہ نہیں کہ وہ علیم اور حکیم ہے وہ علیم اور حکیم کو عین علم اور عین حکمت کہتے ہیں ۔

تیسری صورت یہ ہے کہ ہم چار کے مفہوم کو زوج کے خصوصی مفہوم میں اس سے پہلے جو اتحاد تھا اور جسکا منشاء

Marfat.com

لِانْتِشَاوُهَا مِنْ مُلَاحَظَةِ النَّظَرِ وَ
وَسُرْعَةِ نُفُوذِهَا ظَاهِرًا وَتُنْصَبُ
دُونَهَا سُرَادِقُ هِيَ عُنْوَانُ تِلْكَ
الْوَحْدَةِ فِي تَخَالِيطِ الذِّهْنِ وَ
هُوَ مَذْهَبُ الصُّوفِيَّةِ وَاَحَقُّ
التَّعْبِيرَاتِ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ
تَعَيُّنٌ لِلْاَرْبَعَةِ وَمَظْهَرٌ لَهَا
وَهُوَ بَرْزَخٌ بَيْنَ الْاِعْتِبَارَيْنِ
السَّابِقَيْنِ ؛

الرَّابِعُ حِيْنَ تَقُوْلُ الْاَرْبَعَةُ
وَتَحْفَظُ مَعْنَاهَا فِي ذِهْنِكَ
ثُمَّ تَقُوْلُ الزَّوْجَ وَتَحْفَظُ
مَعْنَاهُ فِي جَانِبٍ اٰخَرَ مِنْ
ذِهْنِكَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا النِّسْبَةُ
بَيْنَهُمَا فَتُدْرِكُ اَنَّ
الْاَوَّلَ عِلَّةٌ لِلثَّانِي وَالثَّانِيَ
مَعْلُوْلٌ لَهُ وَلَا يَكُوْنُ فِي بُقْعَةِ
الذِّهْنِ اَصْلًا ؛

وَهُوَ مَذْهَبُ الْفَلَاسِفَةِ

نفوذ نظر کی سرعت بھی اسے نظر انداز کریں اور تخلیات ذہن کی بنا پر اس وحدت کا جو عنوان تھا اس پر موٹے موٹے پردے ڈال دیں یہ صوفیہ کا مذہب ہے اور انکے نزدیک تعبیر کی بہترین شکل یہ ہے کہ زوج کا عدد چار کا ایک تعین اور اسکا مظہر ہے اور یہ حیثیت پہلی دونوں حیثیتوں کے بین بین ہے

چوتھی شکل یہ ہے کہ چار کا عدد بول کر اسکے معنیٰ اپنے ذہن میں محفوظ کر لو اور پھر زوج کے مفہوم کو ذہن کے کسی اور کونہ میں محفوظ کر لو پھر دیکھو کہ ان دونوں میں کونسی نسبت ہے تو غور کے بعد معلوم ہوگا کہ پہلا مفہوم علت اور دوسرا اسکا معلول ہے اگر یہ علت نہ ہو تو معلول کا معرض وجود میں آنا محال ہے،

اور فلاسفہ کا یہی مذہب ہے اور

وَعِنْدَهُمْ اَنَّ الْعِلْمَ مَعْلُوْلٌ لَهٗ وَمُحْتَاجٌ اِلَيْهِ وَاَحَقُّ التَّعْبِيْرَاتِ عِنْدَهُمْ اَنْ يُقَالَ الْعِلْمُ لَوْلَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنِ الْوَاجِبُ لَمْ يَكُنْ وَاِنَّمَا كَانَ بِسَبَبِهٖ وَاقْتِضَائِهٖ

بقول انکے اسکا علم اسکا معلول اور محتاج ہے اور بہترین تعبیر کا طریقہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ اگر واجب نہ ہوتا تو علم بھی نہ ہوتا، یہ تو سراسر اس کے سبب اور اقتضاء کی بنا پر ہے،

فَاِذَا قِيْلَ لَكَ اَيُّهَا الْفَطِنُ اِنَّ الْعَالَمَ مُسْتَنِدٌ اِلَى الْعَقْلِ الْفَعَّالِ فَصَدِّقْهُمْ فِيْمَا حَكَمُوْا وَخَطِّئْهُمْ فِيْ مَا عَنْوَنُوْا بِهٖ مَوْضُوْعَ قَضِيَّتِهِمْ وَحَقِيْقَةَ كَلَامِهِمْ بَعْدَ الْاِنْسِلَاخِ مِنَ الْمَلَابِسِ الْمُبْتَدِعَةِ هُوَ اَنَّ الْوَاحِدَ الْفَيَّاضَ الْخَلَّاقَ الْجَوَادَ اَفَاضَ الْعَالَمَ وَاَوْجَدَهٗ وَاَخْرَجَهٗ مِنَ الْعَدَمِ وَمِثْلُ ذٰلِكَ حَيْثُ يَقُوْلُوْنَ الْوَحْيُ مِنْ تَعْلِيْمِ الْعَقْلِ الْفَعَّالِ الَّذِيْ هُوَ اِصْطِلَاحٌ

اور اے سمجھدار جس وقت تم سے یہ کہا جائے کہ عالم حادث کی تخلیق عقل فعال کی طرف منسوب ہے تو اسے غلط نہ سمجھو۔ لیکن اس قضیہ کا جو عنوان دیا گیا وہ باطل ہے ابدعت کا لباس اتارنے کے بعد انکے کلام کی حقیقت کو دیکھا جائے، تو اس کا مفہوم یہی ہے کہ واحد فیاض تعالے وتقدس نے جو خلاق جواد ہے عالم پر اپنا فیض نازل کر کے اس کو نیست سے ہست کیا اور اسی طرح (یہ فلاسفہ) اپنی فلسفیانہ اصطلاح میں کہتے ہیں کہ وحی عقل فعال کی تعلیم

Marfat.com

كَلَامِهِمْ اَنْ يُقَالَ الْوَحْيُ مِنْ اَفَاضَةِ الرَّبِّ الْمُتَكَلِّمِ الْجَوَادِ ۔

ہے اسکے برخلاف یہ کہا جائے کہ وحی اس پروردگار عالم کی جو متکلم جواد ہے افاضہ ہے،

وَبِالْجُمْلَةِ فَاعْلَمْ اَنَّ خَبِيْثَ الْعُقُوْلِ مِنْ بِدْعَاتِ الْعُقُوْلِ وَاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ مَنْصَبِ الْاِيْجَادِ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِاَسْمَائِهٖ وَهٰذَا الْبُرْهَانُ الْمُبِيْنُ كَافٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

خلاصہ یہ کہ عقول عشرہ کا مسئلہ عقل کی ایک بدعت ہے حقیقت یہ ہے کہ منصب ایجاد و تخلیق سوائے باری تعالےٰ کے اور کسی کے شایان شان نہیں یہی اسکے اسماء پاک کا جلوہ اور ظہور ہیں باقی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ اس کیلئے یہ برہان قوی و قطعی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے،

وَيَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّا لَا نُرِيْدُ بِالْاَسْمَاءِ مَفْهُوْمَاتٍ اِنْتِزَاعِيَّةً حَاشَا وَكَلَّا مِنْ ذٰلِكَ بَلْ اِنِّيَّاتٌ مُقَدَّسَةٌ وَهُوِيَّاتٌ مُنَزَّهَةٌ وَتَجَلِّيَاتٌ وَاجِبِيَّةٌ وَاَنَّ

اور تم پر اس چیز کا جاننا بھی واجب ہے کہ حاشا وکلا ہماری مراد اسماء سے مفہومات انتزاعیہ نہیں بلکہ ہماری مراد ان کے حقائق مقدسہ اور منزہ ماہیات اور واجب الوجود تعالیٰ وتقدس کی تجلیات ہیں۔ اور ان تجلیات مقدسہ کیلئے

Marfat.com

الْعَدَمَ الَّذِیْ اَثْبَتَہٗ بَعْضُ
اَھْلِ الْکَشْفِ وَبَعْضُ
اَھْلِ النَّظَرِ لِلْاِثْبَاتِ
الْمُقَدَّسَۃِ لَیْسَ لِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ
اِذَا اُثْبِتَ الْاَسْمَاءُ حَقٌّ
اَثْبَاتِھَا فَلَیْسَ ھُنَاکَ عَدَمٌ
اِلَّا بِحَسَبِ الْحِکَایَۃِ
الْعَقْلِیَّۃِ الْغَیْرِ الْوَاقِعِیَّۃِ
اِلَّا فِیْ اَوْھَامِ الْعَقْلِ وَاِذَا
جُعِلَتْ صِفَاتًا اَوْ عُقُوْلًا
فَالْعَدَمُ اِنَّمَا تَنْشَاُ لِاِنْقِطَاعِھَا
عَنِ الْوَاجِبِ فِیْ نَظَرِ تِھِمْ
تِلْکَ وَلِلّٰہِ دَرُّ الْحُکَمَاءِ فِیْمَا
اِصْطَلَحُوْا مِنْ قَضِیَّۃٍ
وِجْدَانِھِمْ عَلٰی اِنْبِجَاسِ
الْاِثْبَاتِ الْمُقَدَّسَۃِ مَسَّتْ
بِالْاِنْصَافِ وَالْوُسُوْمِیَّۃِ اِنْبِجَاسٌ
الْاِنْسَانِ الْمَلْوَثَۃِ حَقِیْقٌ
بِاَنْ یُسَمّٰی بِالْخَلْقِ وَیُوْصَفَ

بعض اہل کشف اور بعض اہل نظر
جس عدم کا اثبات کرتے ہیں وہ قطعًا
باطل ہے کیونکہ اگر اسماء پاک کا کما
حقہٗ اثبات کیا جائے تو اس مقام پر
عدم باقی ہی نہیں رہتا مگر یہ کہ عقل
کسی امر غیر واقع کا تصور باندھتے ہوئے
اس کا بھی تصور کرے جو کہ اوہام عقل
کا نتیجہ ہے اور اگر ان کو صفات اور
عقول سمجھ لیا جائے تو عدم انذرین
صورت انکی نظروں میں اسکا تعلق
واجب الوجود سے منقطع ہو جائے گا
حکماء کی یہ اصطلاح جو ان کی قضیہ
وجدان پر مبنی ہے قابل تعریف ہے
کہ یہ حقائق مقدسہ کے ظہور کو انصاف
ذات کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں یا اس
بات کے قائل ہیں کہ باری تعالےٰ
اس سے موسوم ہے، اور غیر مقدس
حقائق کے ظہور میں آنیکو خلق کیساتھ
موسوم کرنا زیادہ بہتر ہے اور حادث

Marfat.com

بِالْحُدُوْثِ لِاِنْقِهَارِهَا تَحْتَ الْاِرَادَةِ وَاخْتِلَاطِ اَحْكَامِ الْاَسْمَاءِ فِيْهَا بِحَيْثُ لَا يُوْجَدُ كُلٌّ بِكُلٍّ وَفِيْ اِخْتِلَافِ الْمُدْرَكِ دُوْنَ الْاِدْرَاكِ اِذَا اُقِيْمَتِ الْبَرَاهِيْنُ غَيُوْشَكُ اَنْ يَصْطَلِحُوْا وَاَمَّا اِخْتِلَافُ الْاِدْرَاكِ فَاَعْسَرُ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يُّنَبِّهُوْا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۔

کیساتھ بھی اسے موسوم کرتے ہیں، کیونکہ اسکا ظہور ارادۂ قاہرہ کے ماتحت ہوا ہے اور اسماء پاک کے احکام اس میں مختلط طور پر پائے جاتے ہیں اور انطباق کلی اس میں نہیں ہوتا اور ندرک کے اختلاف کی شکل میں جبکہ نفس ادراک میں کوئی اختلاف نہ ہو، تو براہین کے قائم ہونے کے وقت ان اقوال میں تطبیق ممکن ہے اور اگر نفس ادراک میں اختلاف ہو تو یہ مرحلہ بہت مشکل ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو مطلع کردے، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

اَلْخِزَانَةُ الثَّانِيَةُ دُوسرا خزانہ

(معرفت الٰہی اور تقدس)

مِلَاكُ الْحِكْمَةِ عِرْفَانُ ذَاتِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ

حکمت ربانی کی اصل اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی معرفت اسی کی

بِنَا اِلَيْهِ ثُمَّ عِرْفَانُ اَسْمَائِهٖ
بِخُصُوْصِيَّتِهَا وَاَحْكَامِهَا ثُمَّ
عِرْفَانُ النَّشْاَةِ الثَّانِيَةِ وَالْمُنْشَئَةِ
وَظُهُوْرُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى
سُبْحَانَهٗ فِيْهَا بِوَجْهٍ خَاصٍّ
ثُمَّ عِرْفَانُ الْاَسْمَاءِ الْعُوْدِيَّةِ
بِاَحْكَامِهَا وَاِفْضَائِهَا اِلَى
اللّٰهِ تَعَالٰى فَتِلْكَ السِّلْسِلَةُ
الذَّوْرِيَّةُ مَنْ اُوْتِيَ عِلْمَهَا
بِالذَّوْقِ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا
كَثِيْرًا وَنَحْنُ نَفْصِّلُهَا عَلٰى مَا
وَفَّقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ ؛

ذات کیساتھ کرتا ہے اس کے بعد اسکے
اسماء پاک کی انکی خصوصیات اور
احکام کے ساتھ معرفت حاصل کی جائے
اس کے بعد اس عالم ثانی کی حقیقت
کا علم کیا جائے اور یہ کہ اسماء پاک نے
کن خاص خاص حیثیتوں سے ظہور کیا
اسکے بعد اسماء عودیہ کے احکام
اور ایصال الی اللہ تعالےٰ کی
معرفت کا درجہ ہے، سو یہ سلسلہ دوریہ
ہے کہ جس کسی کو اس کا علم ذوق اور
وجدان کے طور پر عطا کیا گیا فَقَدْ
اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا اور ہم اللہ تعالےٰ
کی حسن توفیق کے مطابق اس کی تفصیل کرتے ہیں،

اَمَّا ذَاتُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
فَاَجَلُّ مِنْ اَنْ يُّحِيْطَ بِهَا
الْاِدْرَاكُ اِنَّمَا يُوْصَلُ اِلَيْهِ
بِالتَّجَلِّي الذَّاتِيِّ الَّذِيْ لَيْسَ
مِنَ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ شَيْءٌ
اِنَّمَا هُوَ حَيْرَةٌ حَائِرَةٌ

اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ کی ذات اس
سے بہت بلند ہے کہ کوئی اپنے ادراک
سے اسکا احاطہ کر سکے اللہ تعالےٰ
تک پہونچنے کا ذریعہ صرف تجلی ذاتی
ہے کہ جس میں کچھ بھی درجہ ادراک نہیں
وہ تو سراسر حیرت ہی حیرت ہے اور

Marfat.com

وَاَنْ يُوْصَفَ بِالتَّعَيُّنِ اَیْ تَعَيُّنٍ كَانَ اِنَّمَا هِیَ اِطْلَاقٌ مَحْضٌ وَوَحْدَةٌ صِرْفَةٌ وَ لَا نَعْنِیْ بِالْاِطْلَاقِ كَوْنَهَا كُلِّيًّا فَنَحْنُ قَدْ اَبْطَلْنَا الْكُلِّيَّةَ وَاَسْبَلْنَا كَوْنَهَا بِحَيْثُ يَنْدَرِجُ فِيْهَا كُلُّ الْاِعْتِبَارَاتِ وَيَنْطَمِسُ فِيْهَا كُلُّ الْجِهَاتِ اِنْدِرَاجًا صِرْفًا لَا يُبْقِيْ كَلِمَةً وَلَا حَرْفًا وَ يَكُوْنُ سَادًّا لِاُفُقِ الْفَعَلِيَّةِ غَاشِيًا لِاِقْلِيْمِ التَّحَقُّقِ وَ لَا بِالْوَحْدَةِ مَا يُقَابِلُ الْكَثْرَةَ اِذِ الْكَثْرَةُ مِنْ بَدَعَاتِ التَّجَلِّيَاتِ الْمُتَاَخِّرَةِ فَكَانَ هٰذِهٖ ضَابِطَةٌ كُلِّيَّةٌ اَجْمَعَ عَلَيْهَا الْحُكَمَاءُ مِنْ اَنَّ التَّضَادَّ بَيْنَ كُلِّ الْمُتَضَادَّيْنِ

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کو کسی بھی تعین کیساتھ موصوف کیا جائے، مگر وہ تو اطلاق محض اور وحدت صرفہ ہے اور لفظ اطلاق سے ہمارا مقصود اسکا کلی ہونا نہیں کیونکہ کلیہ کا تو ہم سرے ہی سے ابطال کر چکے بلکہ اطلاق تو اسلئے بولا جاتا ہے کہ تمام اعتبارات اور جہات اس ذات اقدس میں شامل ہو کہ ختم ہو جاتے ہیں بایں طور کہ نہ کلمہ باقی رہتا ہے اور نہ کوئی حرف اور وہ فعلیت کے افق پر ایک سرے سے دوسرے تک چھا جاتا ہے، اور اقلیم تحقق کو ہر طرف سے گھیر لیتا ہے اور اسی طرح وحدت سے وہ مراد نہیں کہ جس کے مقابلہ میں کثرت ہے کیونکہ کثرت مابعد کی تجلیات کی تراشیدہ بدعت ہے چنانچہ یہ ایک ضابطہ کلیہ ہے کہ جس پر تمام حکماء کا اتفاق ہے کہ اضداد کے درمیان جو تضاد پایا

Marfat.com

مُسْتَنِدٌ اِلٰی خُصُوْصِیَّتِہِمَا
کَا اِلَی النَّفْسِ الرَّحْمَانِیِّ بَلْ
خَدِ اصْطَلَحْنَا عَلٰی اَنَّ کُلَّ
مَا تَنَزَّہَ عَنِ الْوَحْدَۃِ وَالْکَثْرَۃِ
کَلَیْہِمَا اِنَّمَا ھُوَ وَاحِدٌ اَیْ
سِنْخٌ لِکُلِّ وَاحِدٍ وَھِیَ بِمَا
ھِیَ ھِیَ مَنْفِیٌّ عَنْھَا الضِّدَّانِ
مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ
یَجْمَعُہُمَا عَلٰی اَنَّھُمَا مَرَاتِبُ
خُصُوْصِہِمَا وَھِیَ تَقْبَلُھَا فِیْ
مَرَاتِبِ الْاِتِّصَافِ بِجَمِیْعِھَا

جاتا ہے وہ ان دونوں کی خصوصیات
کا نتیجہ ہے ذات رحمانی کا اس میں
کوئی دخل نہیں، ہم سب نے متفقہ طور
پر یہ اصطلاح متعین کی ہے کہ جو ذات
اقدس وحدت اور کثرت دونوں کے
مفہوم سے بالاتر ہے وہی واحد حق
کہلانے کی مستحق ہے اور ہر ایک واحد
کی اصل وہی ہے اس کی ذات پاک
ہر ایک دو اضداد سے منزّہ اور منزّہ
ہے دونوں کے مفہوم اور حقیقت میں
جو اختلاف نظر آتا ہے وہ انکی خصوصیات
کا نتیجہ ہے اور اس سے قبل یہ دونوں مراتب اتصاف میں برابر ہیں،

اسماء و صفات کے مراتب

وَاَمَّا الْحَقَائِقُ الْاِمْکَانِیَّۃُ
فَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ یَجِلُّ عَنْھَا بِمَا
ھِیَ تِلْکَ الْحَقَائِقُ وَکَوْنُھَا تِلْکَ
الْحَقَائِقَ مِنْ بَدَعَاتِ عَالَمِ
الْاِرَادَۃِ وَمِنْ مَقْدُوْرَاتِہَا وَھِیَ بِمَا

اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکت
حقائق امکانیہ سے بہت بلند ہے،
یہ حقائق سراسر عالم ارادہ کا ظہور اور
تمام کائنات اسکے ماتحت مقہور
ہے ان ممکنات کو الوہیت محض کے

هِيَ تِلْكَ مَسْلُوبَةٌ عَنِ الْاِلٰهِيَّاتِ بِاَجْمَعِهَا سَلْبًا بَسِيْطًا صِرْفًا لَا اَنَّهَا حَقَائِقُ اَوْ اَشْيَاءُ يَجِبُ سَلْبُهَا مِنْ تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ الْمُنَزَّهَةِ اِنَّمَا هٰذَا الْاِدْرَاكُ مِنْ تَعَمُّلِ الْعَقْلِ فَقَطْ وَلٰكِنْ لَهَا اُصُوْلًا وَ اَتِمَّةً هِيَ ظِلَالُهَا وَمُؤْتَمَّةٌ بِهَا اِذَا اَمْعَنَ فِيْ مَا وَرَاءَ الْاِرَادَةِ يَتَّصِفُ بِهَا الْبَارِيُ الْحَقُّ فِيْ مَرَاتِبِ الْاِتِّصَافِ۔

مرتبہ سے بہت دور سمجھیں اور سادہ طور پر اسکی نفی کریں، یہ خیال کرنا درست نہیں کہ وہ ایسے حقائق اور موجودات ہیں کہ جنکا اس مرتبہ منزہہ سے نفی کرنا لازم ہے اس قسم کا ادراک تو فقط عقلی تعامل ہے البتہ ان ممکنات میں سے ہر ایک کی اصل اور بنیاد ہے، کہ جس کیساتھ اس ممکن کو سایہ کی نسبت ہے اور اسکا مقتدی ہے اسکے متعلق اگر ارادہ سے آگئے امعان کے ساتھ غور کیا جائے، تو معلوم ہوگا کہ باری تعالےٰ کی ذات اقدس مرتبہ اتصاف میں اس کے ساتھ موصوف ہے

وَبِاِزَاءِ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَمَّا اَللّٰهُ فَمَوْضُوْعٌ لَهَا بِاِعْتِبَارِ لَا اِنْتِهَائِهَا وَاِنَّمَا سُلْطَانُ الْاِعْتِبَارِ فِي الْعُنْوَانِ دُوْنَ الْمَعْنُوْنِ وَاَمَّا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَمَوْضُوْعٌ

اور اسی مرتبہ کے بالمقابل اللہ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ہے اللہ تعالےٰ کا اسم مقدس اس مرتبہ کیلئے اس لحاظ سے وضع کیا گیا ہے کہ وہ لا متناہی ہے اور اعتبار کی اصلیت عنوان ہی میں ہوا کرتی ہے معنون میں نہیں اور لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کو اس مرتبہ کے لئے

Marfat.com

لَهَا بِاعْتِبَارِ اَزْمَاهِيَ هِيَ
وَاَحَقُّ النَّاسِ بِمَعْرِفَةِ
الذَّاتِ رَجُلٌ مُقَرَّبٌ غَايَةَ
الْقُرْبِ سَلِيْمُ الْقَلْبِ مُسَلِّمٌ
الصُّوْرَةِ مُؤَيَّدٌ بِاسْمِ الْمُطْلَقِ
نَشَأَ مِنْ صَدْرِهٖ وَهٰذَا الرَّجُلُ
هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِمَامُ
الْمُرْسَلِيْنَ وَاَمَّا سَائِرُ الْاَنْبِيَاءِ
فَبِحَسْبِ اِسْتِعْدَادَاتِهِمْ
وَالْاَوْلِيَاءُ بِحَسْبِ صُوَرِهِ
الْمِزَاجِيَّةِ لَا يَتَحَيَّرُوْنَ فِيْ
قَامُوْسِ اِطْلَاقِهٖ وَصَرَاحِ تَعَرِّيْهِ
وَالْحُكَمَاءُ يَقِفُ عِلْمُهُمْ فِيْ
مَيَادِيْنِ قُرْبِ الْوُجُوْدِ ۔

وضع کیا گیا ہے تاکہ اعتبار کیا جائے
کہ اسے من حیث ھی ھی لیا گیا ہے
اور ذات اقدس کی معرفت سب سے
زیادہ اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو
غایت درجہ کا مقرب ہو اور قلب سلیم
رکھتا ہو اس کی صورت ختم ہو چکی
ہو اور اسے اس اسم مطلق کی تائید
حاصل ہو کہ جسکا منشاء اس کا سینہ
مبارک ہے یہ شخص محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین
امام المرسلین ہیں اور دیگر انبیاء کرام
کو یہ دولت استعداد کے موافق نصیب ہوتی ہے
اور اولیا اپنی صورت مزاجیہ کے مطابق اس سے
بہرہ ور ہوتے ہیں اور وہ اطلاق اور عدم تقیید
کے دریا میں غوطہ زن ہو کر متحیر نہیں
ہوتے برخلاف انکے حکماء کا علم قرب وجود کے میدان تک محدود ہوتا ہے

اَلثَّانِيْ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
اَلْحَقُّ النُّوْرُ وَهُوَ بِرَزَاءِ
اَوَّلِ التَّجَلِّيَاتِ وَاَعْظَمِهَا

دوسرا مرتبہ الحی القیوم
الحق النور کا ہے سب سے پہلی
اور سب سے بڑی گرامی ترین تجلی کا

Marfat.com

وَاَكْرَمِهَا وَاَبْسَطِهَا هُوَ كُلُّ
اللَّازِمِ لِلْمَرْتَبَةِ الْمُمَايِّزَةِ
وَشَرْحُهَا بِجَمِيعِهَا وَقَدْ
غَلِطَ فِيهِ كَثِيرُونَ حَزَعَمُوهُ
ذَاتًا وَاِنَّمَا هُوَ شَرْحٌ لَهَا
يَتَمَيَّزُ مِنْهَا بِالْهَيْئَةِ
التَّفْصِيلِيَّةِ اِذْ هُوَ عُنْوَانُ التَّقْرِيرِ
الَّذِي هُوَ اَوَّلُ تَمَثُّلٍ
لِلْمَاهِيَّةِ وَاِنَّمَا صَدَرَ عَنْهَا
اَيُّمَا صُدُورٍ كُلُّ خَيْرٍ لَهَا ۔

اَلثَّالِثُ الْمَجِيدُ الْعَظِيمُ
الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْجَلِيلُ وَهُوَ
شَرْحٌ لِجِهَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ
جِهَاتِ التَّقْرِيرِ وَحَقِيقَتُهُ
خُصُوصِيَّةُ التَّحَقُّقِ بِنَحْوٍ
مِنَ الْكِبْرِيَاءِ الَّذِي هُوَ
رِدَاؤُهُ ۔

اَلرَّابِعُ الْغَنِيُّ الْوَاسِعُ
الْقَوِيُّ ذُو الطَّوْلِ الْمُبَارَكُ

مظہر بھی اسماء پاک ہیں اور سب سے
سادہ اور بسیط ہیں اور مرتبہ ذاتیہ کا
یہ لازم کل اور اس کی پوری شرح
اور تفصیل ہے بہت سے لوگوں نے غلطی سے
اسے عین ذات سمجھ لیا، بلکہ یہ تو اسکی
شرح ہے جو کہ ہیئت تفصیلیہ کیساتھ
اسے ممتاز کر دیتی ہے اور تقرر کا وہ
عنوان ہے جو کہ ماہیت کا اول
ترین تمثل ہے اور ہر ایک قسم کی
خیر کی اقتداء کا اسی سے صدور ہوتا ہے

تیسرا مرتبہ المجید العظیم العلی الکبیر
الجلیل کا ہے اور یہ عالم تقرر کی مختلف
جہات میں سے ایک جہت کی شرح
اور تفصیل ہے اور اسکی حقیقت یہ ہے
کہ نفس تحقق کبریاء کی ایسی خصوصیت
پیدا ہو گئی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے
اپنی چادر بنایا،

اور چوتھا مقام الغنی الواسع
القوی، ذوالطول المبارک ہے یہ

وَهُوَ شَرْحٌ لِجِهَةٍ مِنْ جِهَاتِ الْكِبْرِيَاءِ ۞

الْخَامِسُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْبَرُّ الْقَادِرُ وَهُوَ تَمَثُّلُ الْفَنَاءِ مِنْ حَيْثُ الْاِفَاضَةِ الْاِضَافِيَّةِ ۞

السَّادِسُ اِسْمُ الْمُرِيْدِ وَ لَهُ جُزْئِيَّاتُ الْبَارِئُ الرَّازِقُ الْمُصَوِّرُ الْهَادِيُ الْغَفَّارُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِ الْمُمِيْتُ ۞

وَبِالْجُمْلَةِ فَلِكُلِّ نَوْعٍ جِهَةٌ مُقَدَّسَةٌ يَتَضَمَّنُهَا اِسْمٌ مِنْ حَيْثُ الْاِفَاضَةِ الْاِضَافِيَّةِ وَهِيَ كُلُّهَا مِنْ جُزْئِيَّاتِ الْاِسْمِ الْجَامِعِ الْاِضَافِيِّ الْمُعَبَّرِ عَنْهُ بِالْمُرِيْدِ وَبِهَا تَمَّتِ السِّلْسِلَةُ الْبَدْئِيَّةُ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ مَثَلًا

کبریا کی جہات میں سے ایک جہت کی شرح اور تفصیل ہے،

پانچواں مرتبہ، الرحمٰن الرحیم البر القادر کا ہے اس میں افاضت کی شکل کو فنا کی صورت میں بتایا گیا ہے،

چھٹا اسم مرید ہے، جس کی جزئیات، الباری۔ الرازق المصور الہادی، الغفار القابض، الباسط الخافض۔ الرافع۔ المبدی المعید المحیی الممیت ہیں،

خلاصہ یہ کہ ہر ایک نوع کی ایک مقدس حیثیت ہوتی ہے، کہ جس پر کوئی اسم پاک باعتبار افاضۂ اضافیہ کے مشتمل ہوتا ہے اور یہ سب کے سب ایسے اسم پاک کی جزئیات ہیں جو ان سب کا جامع ہے یعنی المرید اسی پر سلسلہ بدئیہ تام ہو جاتا ہے میں یہ نہیں کہتا الحی القیوم مثلاً

Marfat.com

إِنَّمَا شَرْحُهُ بِجَمِيعِ فِي أَطْوَارِهَا
الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ بَلْ هُوَ شَرْحٌ
لِجِهَةٍ مِنْ جِهَاتِهِ وَتَضْيِيقُ
حَدَقَةِ الْعَقْلِ عَنْ إِكْتِنَاهِ
كُنْهِهَا بِأَسْرِهَا وَتَحَقُّقُ أَعْدَادِهَا
فِي أَطْوَارِهَا بِرُمَّتِهَا وَقِسْ
عَلَى هٰذَا حُكْمَ الْأَسْمَاءِ
بِجَمِيعِهَا فِي طَبَقَاتِهَا وَلْتَرْسُخْ
قَدَمُكَ فِي مَوْقِفِ الْعِلْمِ
فَتُدْرِكَ أَنَّ لِكُلِّ اسْمٍ
خُصُوصِيَّةً شَرْحِيَّةً وَهَيْئَةً
تَفْصِيلِيَّةً بِالنِّسْبَةِ إِلَى مَا
تَقَدَّمَ عَنْهُ فَالتَّقْرِيرُ الَّذِي
يُعَبَّرُ عَنْهَا بِالْحَيْثِيَّةِ
الَّتِي هِيَ حُضُورُ ذَاتٍ لِذَاتٍ
بِذَاتِهَا فَلَا تَعَدُّدَ أَصْلًا وَبِالْعِلْمِ
الْحُضُورِيِّ فِي لِسَانِ الصُّوفِيَّةِ
وَبِالتَّقَوُّمِ وَالتَّحَقُّقِ فِي لِسَانِ
الْحُكَمَاءِ وَبِالنُّورِيَّةِ الَّتِي هِيَ هَيْئَةٌ

تمام اطوار سے العلی العظیم اسکی شرح ہے، بلکہ یہ اسکی جہات میں سے کسی ایک جہت کی شرح اور تفصیل ہے لیکن عقل دوربین کی آنکھ اس کی کنہ اور حقیقت سمجھنے سے قاصر ہے اور اس کے تحقق اعداد کو تمام اطوار میں کماحقہٗ نہیں سمجھ سکتی اور تمام اسماء کے احکام کو انکے طبقات کے مطابق اسی پر قیاس کرو تمہیں مقام علم میں ثابت قدم رہ کر یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر ایک اسم اسکے مقدم کی نسبت کے لحاظ سے ایک خصوصی شرح اور تفصیلی ہیئت ہوتی ہے چنانچہ وہ تقریر جسے اس حیات سے تعبیر کیا گیا جسکے معنی بغیر کسی قسم کے تعدد کے اسکی ذات کیلئے ذات کیساتھ حضور ذاتی کے ہیں اور جسے صوفیا کی زبان میں علم حضوری کہتے ہیں اور حکما کی اصطلاح میں تقوم اور تحقق اور کبھی نوریت سے تعبیر کرتے ہیں کہ جسکا

Marfat.com

اَلْكِنَايَةُ تُمَثِّلُ لِلْمَرْتَبَةِ الذَّاتِيَّةِ
وَشَرْحُ لَهَا كُلُّهَا بِجُمْلَةٍ وَكُلٌّ بِجُزْئِهَا
لَا يَمْتَازُ عَنْهَا إِلَّا بِالْهَيْئَةِ التَّحْقِيقِيَّةِ
مَعَ شِدَّةِ الْإِجْمَالِ وَغَايَةِ الْخَلَاصِ
الْجِهَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ بِأَسْرِهَا۔
وَالْأَمْرُ الْمَكْنُونُ عَنْهُ
بِالْعَظَمَةِ وَالْعُلُوِّ وَالْكِبْرِيَاءِ
تَمَثَّلَ لِجِهَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ
جِهَاتِ الْحَيِّ وَتِلْكَ إِطْلَاقُهُ
مِنْ حَيْثُ التَّعَرِّي تَمَثَّلَتْ
عَظَمَةً وَعُلُوًّا وَكِبْرِيَاءً
مِنْ حَيْثُ التَّمَثُّلِ وَ
الْخُصُوصِيَّاتِ الْمُسَمَّاةِ
بِالْغِنَاءِ وَالسَّعَةِ وَالْبَرَكَةِ وَ
الْفُيُوضِ شَرْحُ لِجِهَةٍ وَاحِدَةٍ
مِنْ جِهَاتِ الْعَظِيمِ وَهِيَ شَامِلَةٌ
فِي نَفْسِهِ تَمَثَّلَتْ بَرَكَةً وَغِنَاءً
غَيْرَ أَنَّ الْغِنَاءَ وَالْبَرَكَةَ

مفہوم انکشافیہ ہے یہ مرتبہ ذاتیہ کا تمثل
اور اسکی شرح ہے دونوں ایک دوسرے
پر یکسر منطبق ہوتے ہیں باوجود شدت
اجمال کے ہیئت تحقیقیہ کے علاوہ ان
دونوں میں کوئی امتیاز نہیں اور یہاں
آکر تمام حیثیات اور اعتبارات کلی طور پر ختم ہو جاتے ہیں،
اور وہ امر کہ جسکا عنوان عظمت
علو اور کبریا رہے اسم پاک الحیّ
کی ایک ہی حیثیت کا تمثل ہے اس
کا اطلاق ایک خاص حیثیت کیساتھ
مقید ہو کر عظمت اور علو و کبریا کی
شکل میں متمثل اور نمودار ہوتا ہے اسی
طرح وہ خصوصیات جن کو غنی سعۃ
رحمت برکت اور اعطاء سے تعبیر کیا
جاتا ہے وہ اسم عظیم کی جہات میں
سے ایک جہت کی شرح اور تفصیل
ہے اور اسکا مفہوم بذات خود شامل
ہے کہ جس سے غنا اور برکت متمثل
ہوتی ہیں اگرچہ غنا اور برکت ہر ایک

مَنْبَعٌ لِلْاِفَاضَاتِ وَجَامِعٌ لِشُئُوْنِهَا وَانْطَمَسَتِ الْمَنْبَعِيَّةُ فِي الشَّامِلِيَّةِ وَالرَّحْمَةُ وَالْقُدْرَةُ شَارِحَتَانِ لِجِهَةٍ مِنْ جِهَاتِ الْمُتَبَارِكِ وَهِيَ هَيْئَةٌ اِسْتِعْدَادِيَّةٌ لِكَمَالَاتِ الْاِفَاضِيَّةِ تَمَثَّلَتْ مَلَكَةً لَهَا مَعَ التَّعَرِّيْ عَنِ الْاِفَاضَةِ بِالْفِعْلِ الْمُمْتَدَّةِ بِالذَّاتِ وَالرَّحْمَةُ وَالْقُدْرَةُ وَاحِدَةٌ وَكُلُّ مَقْدُوْرٍ اِنَّمَا قَدَرَ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهٖ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ رَاعٰى حَقَّ التَّمَثُّلِ فَكَتَبَهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ وَيُسَمّٰى مَا وَرَآءَ ذٰلِكَ بِالْقُدْرَةِ فَسُلْطَانُ الْفَرْقِ فِي الْعُنْوَانِ وَمَوْطِنِ التَّمَثُّلِ دُوْنَ الْمَعْنُوْنِ وَحَيِّزِ الْاِطْلَاقِ +

قسم کے فیض کا منبع اور اسکے مختلف احوال کی جامع ہے لیکن اس کا منبع ہونا شمولیت میں آکر مٹ جاتا ہے اور رحمت اور قدرت یہ دونوں المتبارک کی جہات میں سے ایک جہت کی شرح اور تفصیل کرنیوالی ہیں اور یہ کمالات افاضیہ کیلئے بمنزلہ ہیئت استعدادیہ کے ہیں جو کہ ملکہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں مگر افاضہ بالفعل ممتد بالذات سے عاری ہیں اور رحمت وقدرت واحد ہیں اور ہر ایک چیز پر قادر ہونا یہ رحمت کا نتیجہ اور ثمرہ ہے ورحمتی وسعت کل شئے اس کے بعد اس کے تمثل کے حق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس چیز کو ان لوگوں کے لئے جو کہ نبی امی کی اتباع کرتے ہیں متعین کردیا۔ اور اس کے علاوہ تمام چیزوں کو قدرت سے تعبیر کیا جاتا ہے، تو فرق صرف عنوان اور تمثل میں ہے معنون۔ اور حیز اطلاق میں کوئی فرق نہیں،

ثُمَّ اِنَّ الرَّحْمَةَ تَمَثَّلَتْ

پھر جب رحمت میں افاضہ بالفعل

Marfat.com

افاضة بالفعل وتسمى بالارادة
وهي هيئة وحدانية كانها
ختام مسك للانتهاء و
الاطلاق وليس بحق بطامع ان
يطمح غيرها اولا وبالذات
لانما الحق ارجاع الكل
اليها بالقصد الاولي و
انعكست صور الاسماء
فيها وذلك لان الاسماء
لشدة اطلاقها وسعتها لا
انتهاء لها يصير كالمرآة
الصيقلية لكل ما فوقها
من انفسها واستعداد اظاهرها و
المنطبسة والظاهرة و
هذه مطردة في الاسماء
اجمعها غير ان عرفان العباد
ينتهي عند الصورة
المنعكسة في الارادة ٭

وما ايسر ان تستبينها

کی شکل نمودار ہوتی ہے تو اسے ارادہ
کیساتھ موسوم کیا جاتا ہے اور یہ ایک
ہیئت وحدانیہ ہے جو انتہاء اور اطلاق
کیلئے ختام مسک ہے کسی بلند ارادہ
کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ اولاً اور بالذات
کسی دوسری طرف نظر اٹھائے اسکے
لئے مناسب یہی ہے کہ تمام امور کا مرجع
مقصد اول ہی کو قرار دے جس میں اسماء
حسنی کی صورتیں منعکس ہیں اور یہ اس
وجہ سے کہ اسماء پاک میں شدت اطلاق
اور وسعت لاانتہا ہی پائی جاتی ہے
تو اسکی مثال صیقل کردہ آئینہ کے
طریقہ پر ہو جاتی ہے کہ اس میں تمام
مافوق نفوس اور استعداد ظاہرہ وغیرہ
ظاہر ہوتی ہیں اور تمام اسماء کیلئے
یہ نظریہ مسلم ہے، لیکن لوگوں کی معرفتیں
اپنی تک محدود رہتی ہیں جو ارادہ
کے ضمن میں منعکس ہوتی ہیں،

اگر اطلاق اور اس کی حقیقت ظاہر

Marfat.com

لَوْ دَرَيْتَ مَعْنَى الْاِطْلَاقِ وَ
كُنْهَهُ لَيْسَ اَنَّ الْكَاتِبَ فِي
مَتْنِ الْوَاقِعِ اِنْعَكَسَ فِيْهِ
صُوَرٌ مُتَصَادِقَةٌ بِاَسْرِهَا
فَمِنَ الْكَاتِبِ النَّاطِقُ وَ
الْحَيَوَانُ وَالْجِسْمُ وَالْجَوْهَرُ
وَمِنَ الْكَاتِبِ الْمُتَعَجِّبُ
وَالضَّاحِكُ وَالْمَاشِي وَهَلُمَّ
جَرًّا عَلٰى اَنَّ لِكُلِّ مُتَصَادِقٍ
حَقِيْقَةً مُسْتَقِلَّةً قَدِ اتَّحَدَتْ
اِتِّحَادًا عَرَضِيًّا بِهٰذَا الَّذِيْ
نَحْنُ فِيْهِ فَبِهٰذَا صَدَرَتْ
جِهَاتُ الْاَنْوَاعِ بَلِ الْاَشْخَاصِ
وَهِيَ الَّتِيْ تُسَمّٰى بِالْاَعْيَانِ
الثَّابِتَةِ وَبِاِزَاءِ كُلِّ
جِهَةٍ اِسْمٌ جُزْئِيٌّ وَتُسَمّٰى
بِالصِّفَاتِ الْفِعْلِيَّةِ كَمَا اَنَّ الَّتِيْ
سَبَقَ ذِكْرُهَا تُسَمّٰى بِالصِّفَاتِ
الذَّاتِيَّةِ لِشِدَّةِ اِطْلَاقِهَا وَكَوْنِ

ذہن نشین ہو چکی تو اسکا سمجھنا تمہارے
لئے بہت آسان ہے کیا نفس واقع
میں کاتب کے مفہوم کے اندر وہ تمام
صورتیں عکس انداز نہیں ہوتیں کہ جن
کیساتھ اسے تصادق کی نسبت ہے
چنانچہ کاتب ہی کی شکلوں میں سے
ناطق حیوان جسم اور جوہر متعجب ضاحک
اور ماشی وغیرہ ہیں کہ جن پر اسکا اطلاق
ہوتا ہے، حالانکہ ان میں سے ہر
ایک کا مفہوم ایک مستقل حقیقت ہے
اور کاتب کے مفہوم کے ساتھ جو اسے
اتحاد حاصل ہے وہ اتحاد عرضی ہے سو
اسی وجہ سے جہات انواع بلکہ اشخاص
صادر ہو گئیں اور انہیں کا نام اعیان
ثابتہ رکھا جاتا ہے اور ہر ایک جہت
کے مقابلہ میں ایک اسم جزئی ہے جو کہ
صفات فعلیہ کہلاتی ہیں جیسا کہ ہم نے
بیان کیا کہ مقدم الذکر صفات کو
بوجہ شدت اطلاق صفات ذاتیہ

كُلُّهَا بِكُلِّ الذَّاتِ فَهٰذَا اَصْلُ
التَّكْوِيْنِ وَبَدْءُ الْحِكْمَةِ ۔

کہا جاتا ہے اور ان کا مفہوم یکسر ذات اقدس پر منطبق ہوتا ہے یہ تکوین کی اصل اور حکمت جڑ ہے

ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
لَمَّا كَانَ مُحِيْطًا بِالْعَالَمِ
مِنْ جَانِبِ اِتْيَانِ الْعَالَمِ
وَمُعِيْطٌ بِكُلِّ مَا ثَبَتَ
لَهٗ اِتْيَانٌ عَوْدِيَّةٌ
مُقَدَّسَةٌ اَزَلِيَّةٌ اَبَدِيَّةٌ
تَامَّةُ الْاِطْلَاقِ ۔

اس کے بعد یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالےٰ اس عالم پر ہر طرح محیط ہے خواہ اتیان عالم کو ملحوظ رکھا جائے یا مصنی عالم کو غرضکہ یہ سب کچھ حقائق مقدسہ ازلیہ ابدیہ کامل الاطلاق کا نتیجہ ہے جو آنیات عودیہ کہلاتی ہیں

طبقات اسمائے پاک

فَالطَّبَقَةُ الْاُوْلٰى اَلْعَلِيْمُ
اَلسَّمِيْعُ الْخَبِيْرُ الْبَصِيْرُ
الشَّهِيْدُ وَكُنْهُهَا حُضُوْرُ
الْعَالَمِ بِتَخَالِيْطِهٖ وَاَحْكَامِهٖ
وَاٰثَارِهٖ رَاجِعًا اِلَى
اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْاِحَاطَةِ غَيْرِ
الْاِحَاطَةِ الْاُوْلٰى عَلٰى
اَنَّهَا غَيْرُ اللّٰهِ بَعْدَ نَحْوٍ

پہلا طبقہ العلیم، السمیع، الخبیر البصیر، الشہید ہے اور انکی حقیقت یہ ہے کہ تمام عالم اپنی تخلیط احکام اور آثار کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے علم میں حاضر ہیں، اور وہ اس پر محیط ہے لیکن یہ احاطہ پہلے احاطہ سے مختلف ہے علاوہ ازیں کسی قدر تحلیل کے بعد یہ احاطہ غیر اللہ قرار پاتا ہے اور

مِنَ التَّحْلِيلِ حَتّٰى صَارَ ذَا نُهُودٍ شَفَّافًا بَرَّاقًا ۔

شفاف و براق دکھائی دیتا ہے جس کے آس پاس نظریں نفوذ کرتی ہیں

اَلثَّانِيَةُ اَلْمَلِكُ الدَّائِمُ الْمُتَعَالِي الصَّبُورُ الشَّكُورُ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ الْحَمِيدُ الْبَاقِي الْوَاحِدُ الْوَارِثُ وَكُنْهُهَا تَمَثُّلُ الطَّبَقَةِ الْاُولٰى فِي جَانِبِ التَّعَرِّي لَا اَقُولُ بَقَاءُهَا مُتَعَرِّيًا مُطْلَقًا كَمَا كَانَتْ اَوَّلًا اِذْ هِيَ بِعَيْنِهَا اَسْمَاءُ اللّٰهِ الْبَدَائِيَّةُ فَنَشَأَ بِإِزَاءِ كُلِّ تَخْلِيطٍ تَقْدِيسٌ هُنَالِكَ بِاقْتِضَاءِ التَّقْدِيسَاتِ بِتَفَاصِيلِهَا ۔

دوسرا طبقہ، الملک، المتعالی الصبور، الشکور الحلیم، الرشید الحمید، الباقی، الواحد، الوارث کا ہے ان کی حقیقت طبقہ اولی کا تمثل ہے کہ جس میں تعری کا پہلو ملحوظ ہو اس سے میرا مقصود یہ نہیں کہ وہ اپنے پہلے اطلاق اور تعری پر باقی ہوں اسلئے کہ یہ تو بعینہ اللہ تعالے کے اسماء بدیہ ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک تخلیط کے بالمقابل تقدیس ظہور میں آتی ہے تقدیسات کے اپنی تفاصیل کے ساتھ مائل ہونیکی وجہ سے،

اَلثَّالِثَةُ اَلْقُدُّوسُ السَّلَامُ الصَّمَدُ السُّبُّوحُ وَكُنْهُهَا التَّقَدُّسُ التَّامُّ الْاِحْتِضَاءُ الْعَمِيقُ وَاِنَّمَا بَعْدَهَا ذَاتُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَهِيَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءُ

تیسرا طبقہ ان اسماء حسنیٰ کا ہے، القدوس، السلام، الصمد، السبوح ان کی حقیقت تقدس تام اور افضاء عمیق ہے اور انکے بعد ذات اقدس سبحانہ وتعالے کا مقام ہے اور ان

Marfat.com

يَنْحَلُّ اِلَيْهَا التَّجَلِّي الذَّاتِيُّ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِيْ اَشَرْنَا اِلَيْهِ بِحَسَبِ الْعَوْدِ كَمَا اَنَّ الْاَسْمَاءَ الَّتِيْ مَرَّ ذِكْرُهَا يَنْحَلُّ اِلَيْهَا التَّجَلِّي بِحَسَبِ الْبَدْءِ اَمَّا الطَّبَقَةُ الْاُوْلٰى فَحَضْرَةٌ جَامِعَةٌ لِصُوَرِ الْعَالَمِ كُلِّهَا وَذٰلِكَ يَكُوْنُ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ تَفْصِيْلِ الْاِفَاضَةِ الْاِضَافِيَّةِ وَسَيَرِدُ عَلَيْكَ مُلَقَّبًا بِالْكَلَامِ وَمَرَّةً عِنْدَ اِنْعِكَاسِ النِّظَامِ الْمُرَتَّبِ فِي الْاِسْمِ الَّذِيْ حَمَلَهُ اللَّوْحُ وَهُوَ الْمُرَادُ هٰهُنَا وَسَنُسَمِّيْهِ بِالْعِلْمِ الْاِنْفِعَالِيِّ وَاَمَّا الْقُدُّوْسُ فَتَمَثُّلٌ لِجِهَةِ التَّعَرِّيْ عَنْ كُلِّ التَّمَثُّلَاتِ الْمَنْطَوِيَةِ فِي الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَاَمَّا الْمَلِكُ الدَّائِمُ

ہی اسماء کیساتھ تجلی ذاتی کی اسی طرح پر تحلیل کی جاتی ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بھی اشارہ کر دیا کہ اس میں عود کا پہلو ملحوظ ہوتا ہے برخلاف ان اسماء کے جن کا ذکر ہو چکا ان میں تجلی باعتبار بدء کے ظاہر ہوتی ہے یا پہلا طبقہ تو وہ تمام عالم کی مختلف صورتوں کا جامع ہوتا ہے اور یہ دو مرتبہ ہوتا ہے ایک افاضۂ اضافیہ کی تفصیل کے وقت اس کی تشریح عنقریب آئے گی اور اسکا لقب کلام ہے دوسرے اسوقت جبکہ وہ نظام انعکاس کے طور پر ظاہر ہوتا ہے جسکی ترتیب اس اسم پاک میں ہے کہ جسکا متحمل لوح محفوظ ہے اس مقام پر یہی مقصود ہے اور ہم اسے علم انفعالی کہتے ہیں، اور اسم قدوس کے تمثل کی حقیقت یہ ہے کہ جو تمثلات الحی القیوم کے ضمن میں منطوی تھے ان سب سے اس کی تجرید کی گئی ہو اور الملک الدائم کا

Marfat.com

فَشَرَحَ لِلْقُدُّوسِ بِحَسَبِ
التَّنَزُّلَاتِ النَّازِلَةِ فِي كُلِّ
مَرْتَبَةٍ مَرْتَبَةٌ وَالْحِكْمَةُ
تَبْتَدِئُ مِنَ الْحَيْرَةِ فِي الذَّاتِ
وَعِرْفَانِ الْأَسْمَاءِ الْبَدْئِيَّةِ
وَتَنْتَهِي إِلَى الْأَيْبَةِ مَآلًا إِلَى
الْأَسْمَاءِ الْعَوْدِيَّةِ وَيَحِقُّ لَهَا
ذٰلِكَ إِذَا الْعَالَمُ عَلَى شَرَفِ
الْمَحْقِ وَلِأَجْلِ ذٰلِكَ تَرَى
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجْعَلُ اسْمَ الْأَعْظَمِ تَارَةً اَللّٰهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بِحَسَبِ
الْبَدْءِ وَتَارَةً الْأَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَ
لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ بِحَسَبِ
الْعَوْدِ وَتَرَى أَكْثَرَ الْأَدْعِيَةِ
النَّبَوِيَّةِ آئِبَةً إِلَى الْأَسْمَاءِ
الْعَوْدِيَّةِ وَتَسْبِيحًا وَتَقْدِيسًا
لَيْسَ إِلَّا مِنَ الْأَسْمَاءِ

مفہوم مراتب مختلفہ کے تنزلات کے
مطابق ہر ایک مرتبہ میں القدوس کی شرح ہے
حکمت کی ابتداء ذات اقدس کی معرفت
کی حیرانی سے ہوتی ہے اور یہ کہ اسماء
بدیئہ کی معرفت سے حاصل ہو اور انتہا
اس طریقہ پر ہوتی ہے کہ اسماء عودیہ
کی طرف منکسرانہ رجوع کیا جائے کہ جسکا
وہ مستحق ہے کیونکہ عالم خاتمہ کے قریب ہے
اسی بنا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کبھی تو بدء کو ملحوظ رکھکر اللہ لا
الٰہ الا ھو الحی القیوم کو اسم
اعظم بناتے اور کبھی حالت عودیہ کو پیش
نظر رکھکر الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یکن لہ کفوا احد
کو اسم اعظم قرار دیتے چنانچہ تو دیکھے
گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر
دعاؤں میں اسماء عودیہ کی جانب
انکسار اور ابتہال پایا جاتا ہے اور
آپکی تسبیح و تقدیس میں بھی یہ اسماء عودیہ

Marfat.com

الْعَوْدِيَّةِ

رہتے تھے،

اسماء حادثہ

وَمِنَ الْاَسْمَاءِ اَسْمَاءٌ حَادِثَةٌ بِهَا نِظَامُ الْحَوَادِثِ وَتَحْقِيْقُ الْقَوْلِ فِيْهَا عَلٰى مَا خَصَّنِيَ اللّٰهُ بِتَعْلِيْمِهٖ مِمَّا سَتَعْرِفُ اَنَّ مِنْ اَنْوَاعِ الْقُرْبِ قُرْبُ الْفَرَائِضِ وَكُنْهُهٗ تَجَلَّى اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِيْ اَعْيَانِ الْعِبَادِ بَعْدَ اقْتِرَابِهِمْ بِقُرْبِ الْوُجُوْدِ فَاِذَا تَجَلّٰى فِيْهَا تَحَقَّقَ تَحَقُّقًا نِمَا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ اَصْلُ التَّحْقِيْقِ وَسُنْخُهٗ وَمِثْلُ هٰذَا التَّحْقِيْقِ مُعْتَمَدٌ عَلَى الْعَيْنِ فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ وَعَلَى النَّفْسِ النَّاطِقَةِ فِيْ عَالَمِ الشَّهَادَةِ مِثْلُ تَحَقُّقِ الرُّوْحِ مُعْتَمِدًا عَلٰى اَمْشَاجِ الْبَدَنِ

اور بعض اسماء حادث ہیں، جو کہ نظام حوادث کا موجب ہیں اور اس قول کی حقیقت جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص طور سے تعلیم فرمائی ہے یہ ہے کہ قرب کے اقسام میں سے ایک قسم قرب بالفرائض ہے اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ اسکے بندوں کو جسوقت قرب وجود حاصل ہوتا ہے تو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اعیان عباد میں تجلی فرماتے ہیں اس تجلی کے بعد ایک قسم کا تحقق ہوتا ہے اسلئے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ تحقق کی اصلیت اور اسکی بنیاد ہیں اور اس تحقق کے تمثل کا انحصار عالم غیب میں عین پر ہوتا ہے اور عالم شہادت میں نفس ناطقہ پر جیسا کہ روح انسانی کے تحقق کا دارومدار اخلاط جسم پر ہوتا ہے

Marfat.com

وَمِثْلُ تَعَلُّقِ هٰذَا الْاِسْمِ الْمُسْتَحَقِّ مِثْلُ تَعَلُّقِهٖ بِالنَّفْسِ بِالْبَدَنِ فَكَمَا اَنَّ النَّفْسَ شَیْءٌ مُجَرَّدٌ بَسِیْطٌ لَا یَمْنَعُهَا تَعَلُّقُهَا بِالْبَدَنِ مِنْ تَجَرُّدِهَا وَلَا بَسَاطَتِهَا كَذٰلِكَ هٰذَا الْاِسْمُ اَمْرٌ اِلٰهِیٌّ غَیْبِیٌّ لَا یَمْنَعُهٗ تَعَلُّقُهٗ بِالْعَیْنِ وَالنَّفْسِ مِنْ تَاَلُّهِهٖ وَتَقَدُّسِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ وَمَعْنَی الْاٰیَةِ فِیْ مَذْهَبِ الْبَطْنِ الرَّابِعِ هٰذَا الْاِسْمُ الَّذِیْ حَقَّقْنَاهُ ۔

اس اسم پاک کے تحقق کی مثال بعینہٖ نفس انسانی کے بدن کیساتھ تعلق رکھنے کی ہے سو جیسا کہ نفس شئے مجرد اور بسیط ہے لیکن اسکا یہ تجرد اور بساطت بدن سے تعلق پیدا کرنیکے لئے مانع نہیں اسی طرح یہ اسم پاک باوجودیکہ امر الٰہی غیبی ہے مگر یہ عین ثابت اور نفس ناطق سے تعلق پیدا کرنے میں مانع نہیں اور اس سے اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب ہونے اور تقدس میں فرق نہیں آتا، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق اس آیت کے معنی بطن رابع کے مطابق یہی اسم پاک ہے کہ جس کی ابھی ہم نے تحقیق بیان کی ہے،

ملائکہ کا مقام قرب اور اُن کے اسماء

وَمِنَ الْمَلَائِكَةِ قَوْمٌ تَرَقَّوْا تَقَرَّبُوْا قُرْبَ الْوُجُوْدِ

ملائکہ کی ایک جماعت کو قرب وجود کا درجہ حاصل ہوا ہے اور ان کے

سَبَغَتْ اَعْيَانُهُمْ فَاقْتَرَبُوْا بِقُرْبِ الْفَرَائِضِ فَتَجَلَّى اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَحَقَّقَ تَحَقُّقًا اِلٰهِيًّا فَاقْتَضٰى مِنْ قَبْلِ هٰذَا التَّحْقِيْقِ تَاثِيْرًا وَتَكْوِيْنًا فَانْقَادَتْ لَهٗ نُفُوْسُهُمُ الْمُجَرَّدَةُ وَاَرْوَاحُهُمُ الْاَمْشَاجِيَّةُ فَخَلْقٌ وَكَوْنٌ بِوَسَاطَةِ نُفُوْسِهِمْ وَاَرْوَاحِهِمْ

اعیان میں کمال آگیا تو انہوں نے قرب فرائض کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ تعالےٰ نے ان پر تجلی فرمائی اور اسکی الوہیت متحقق ہوئی یہ تحقق تکوین اور اثر انداز ہونے کا مقتضی ہوا جسکے سامنے انکے نفوس مجردہ اور ان کے جسم پذیر روحیں طاعت کے طور پر جھک گئیں چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس کے تحقق کے ذریعہ نفوس اور ارواح کو پیدا فرمایا

مِنْهُمْ مِيْكَائِيْلُ وُكِّلَ عَلَى الْاَرْزَاقِ وَعَلٰى كُلِّ تَكْوِيْنٍ تَكْوِيْنٌ وَانْقَادَ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهُمُ التَّصْوِيْرُ فِي الرَّحِمِ وَاِنْبَاتُ الْاَشْجَارِ وَغَيْرِهِمَا وَعِزْرَائِيْلُ وُكِّلَ عَلٰى قَبْضِ الْاَرْوَاحِ وَاِسْرَافِيْلُ يَعُمُّهُمَا وَكَاَنَّهُمَا مِنْ تَفَاصِيْلِهٖ وَمِنْهُ الْاِيْجَادُ الْكُلِّيُّ وَالْاِعْدَامُ الْكُلِّيُّ تُنْسَبُ النَّفْخَتَانِ اِلَيْهِ نَفْخَةُ الْاِعْدَامِ

انہیں ملائکہ میں سے ایک میکائیل علیہ السلام ہیں جنہیں ہر ایک قسم کی تکوین اور ایصال رزق کا کام سپرد کیا گیا ہے بہت سے ملائک ان کے منقاد اور مطیع ہیں رحم میں جنین کی تصویر اور درخت وغیرہ اگانے کے کام انکے سپرد ہیں اور عزرائیل ع قبض ارواح کے فرائض انجام دینے پر مقرر کئے گئے ہیں اور اسرافیل ع کے کام ان دونوں سے عام ہیں گویا کہ ان دونوں کے کام ان کے کام کی شرح اور تفصیل ہے اور اسی سے ایجاد کلی اور

Marfat.com

وَنَفْخَةُ الْاِیْجَادِ اعدام کی چنانچہ دونوں نفخات اسی کی
طرف منسوب ہیں نفخۃ الاولیٰ اعدام کیلئے اور نفخۃ ثانیہ ایجاد کیلئے ہے،
وَجِبْرِیْلُ هُوَ صَاحِبُ اور جبرئیل علیہ السلام کے تربیت
التَّرْبِیَةِ الْکَمَالِیَّةِ وَمِنْ کمالیہ کے کام سپرد کئے گئے ہیں اسکے
جُنُوْدِهٖ اَقْوَامٌ مِنْهُمُ لشکر میں ہونے سے ملائکہ شامل ہیں
اللِّمَّةُ الْمَلَکُوْتِیَّةُ وَکُلُّ جو بنی آدم کے دلوں میں القاء خیر
رَسُوْلٍ فَاِنَّ لَهٗ اِسْمًا کرنے میں مشغول ہیں اور تمام رسل ان
یَتَجَلّٰی فِیْ صَدْرِهٖ بِهٖ میں سے ہر ایک کیلئے ایک اسم پاک
کَمَالَهٗ وَلَهٗ مَالَهٗ ہوتا ہے جو اسکے قلب پر تجلی انداز
وَاَعْنِیْ بِتَحْیِیْزِ الْاَنْبِیَاءِ ہوتا ہے غرضکہ یہ تمام اسی کے کمال در
فِیْ کَمَالِهِمْ عُمُوْمَ ایصال سے فیض یاب ہیں، اس اسم
الْاِسْرَاءِ وَاِطْلَاقَهٗ وَسَاَرْوِیْ پاک کے دامن عاطفت میں جسکی
عَلَیْكَ بَعْضَ التَّفْصِیْلِ بعض تفصیلات میں تم سے عنقریب
لِهٰذَا الْاِسْمِ فَتَعْرِفُ مِنْهُ بیان کروں گا تمام انبیاء کرام پناہ
دُوْنَ مُکْرَانَّ مَا اَسْلَفْنَا گزیں ہوئے جسکا باعث اس اسم پاک
لَكَ مِنْ اَنَّا کَانَ نُرِیْدُ کا عموم اور اطلاق ہے اور جو کچھ ہم پہلے
بِالْاَسْمَاءِ مَفْهُوْمَاتٍ بیان کر چکے وہ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ ہماری
اِنْتِزَاعِیَّةٍ وَاِنَّمَا نُرِیْدُ مراد اسماء پاک سے اسکا مفہومات انتزاعیہ
اِثْبَاتَ الْمُسَمّٰی سَتَرٰی وَ نہیں ہوتا، ہمارے پیش نظر تو حقائق

Marfat.com

وَتَجَلِّيَاتٍ أَزَلِيَّةٍ وَاعْلَمْ أَنَّ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ الَّتِي عَيَّنَّاهَا أُمُورًا انْتِزَاعِيَّةً أَشَرْنَا إِلَيْهَا أُمُورٌ غَيْبِيَّةٌ هِيَ أُصُولُ التَّجَلِّيَاتِ وَأَنَّا قَدْ ذَكَرْنَا كُلَّ انْتِزَاعِيٍّ وَظُهُورِنَا حِينَ خُضْنَا فِي بِحَارِ الْأَسْمَاءِ لٰكِنَّ اللِّسَانَ يَسْتَقِلُّ فِي بَيَانِهَا فَاضْطَرَرْنَا إِلَى مَفْهُومَاتٍ انْتِزَاعِيَّةٍ۔

مقدسہ اور تجلیات ازلیہ ہوتی ہے، اور یاد رکھو کہ ان ہی جہات میں جنکا ہم نے تم سے تذکرہ کیا ہے، بعض کا مفہوم انتزاعی ہے کہ جسکو ہم نے امور غیبیہ کے مقابلے میں تعبیر کیا ہے جو تجلیات کی اصل ہیں جسوقت ہم اسمار پاک کے متعلق گفتگو کرنے لگتے ہیں تو ہر ایک مفہوم انتزاعی کو پس پشت ڈالدیتے ہیں لیکن زبان اسکے بیان کرنے سے عاجز ہوتی ہے اسلئے ہمیں مجبوراً مفہومات انتزاعیہ کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے،

صفت علم

وَلِنَتَكَلَّمْ فِي الْعِلْمِ عَلَى حِدَّةٍ فَقَدْ كَثُرَتِ الْآيَاتُ فِيهِ وَفِي الْإِرَادَةِ فَإِنَّهَا الْمُخْتَصُّ عِرْفَانُهَا بِالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِالْحُكَمَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَالْكَلَامُ فَإِنَّهُ أَصْلُ الشَّرْعِ وَسَنَدُ الْوَحْيِ

صفت علم کے متعلق ہمارا خیال علیحدہ بحث کرنیکا ہے جسکے متعلق کثرت سے آیات قرآنیہ وارد ہوئی ہیں اور ارادہ جسکی خصوصی معرفت انبیاء علیہم السلام اور حکماء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو حاصل ہوتی ہیں اور مثلاً کلام جو کہ شریعت اور وحی کی اصل اور بنیاد ہے اور وحدت الوجود کے متعلق بھی بحث

Marfat.com

وَفِي وَحْدَةِ الْوُجُودِ ذِكْرٌ
النِّزَاعُ فِيهِ
أَمَّا الْعِلْمُ فَيُطْلَقُ
بِالِاشْتِرَاكِ عَلَى مَعْنَيَيْنِ
الْأَوَّلُ تَجَلِّي اللهِ سُبْحَانَهُ
بِمَا تَجَلَّى بِهِ وَهُوَ مِنَ
السِّلْسِلَةِ الْبَدِيَّةِ وَكُنْهُهُ
اِنْدِرَاجُ الْفِعْلِيَّاتِ تَحْتَ
فِعْلِيَّتِهِ سُبْحَانَهُ فَلَمَّا كَانَتْ
ذَاتُهُ حَاضِرَةً عِنْدَهُ سُبْحَانَهُ
اِسْتَلْزَمَ ذٰلِكَ حُضُورَ الْكُلِّ
عِنْدَهُ بِتَمَايُزَاتِهِمْ وَخُصُوصِيَّاتِهِمْ
وَأَحْكَامِهِمْ وَآثَارِهِمْ وَإِنَّمَا
عِلْمُهُ نَفْسُ نَفْسِهِ بِحَسَبِ
ذٰلِكَ الْحُضُورِ الْمُقَدَّسِ
وَلَا يَمْتَازُ عِلْمُهُ بِوَاحِدٍ
مِنْهُمْ لَا بِذٰلِكَ الْوَاحِدِ
بِعَيْنِهِ وَعَلَيْكَ بِالتَّأَمُّلِ
الصَّادِقِ فَإِنَّهُ

کریں گے اسلئے کہ یہ ایک معرکۃ الآراء
بحث ہے
اشتراک کے طور پہ علم کا اطلاق دو
معنیٰ پہ ہوتا ہے ایک تو اللہ سبحانہ و
تعالےٰ کی تجلیات میں سے وہ تجلی جس کا
تعلق سلسلۂ بدیہ سے ہے اور اس کی
حقیقت یہ ہے کہ تمام فعلیتیں اللہ
سبحانہ وتعالےٰ کی فعلیت میں مندرج
ہیں اور کیونکہ اسے اپنی ذات اقدس کا
علم حضوری حاصل ہے اسلئے یہ ضروری ہے
کہ تمام اشیاء کا علم حضوری اسے حاصل ہو
انکے تمام امتیازات اور خصوصیات
اور احکام اور آثار ہر وقت اسکے علم میں
حاضر رہتے ہیں اسکا علم ایک حضور مقدس
ہے جسکا تعلق اس کی ذات اقدس کے
نفس علم کے لحاظ سے یکساں ہے اور ان
میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی اسکا علم
اس واحد بعینہ کے علاوہ ممتاز نہیں ہوتا
اس پر خوب اچھی طرح سے غور کرنا

الْمَسْئَلَةَ عَمِيقَةٌ وَهِيَ مَفْوَضَةٌ
إِلَى ذَوْقِ الْحَكِيمِ لَا تَنَالُ
فِي الْوَحْيِ لِمَا سَبَقَ مِنَّا
الْإِشَارَةُ إِلَيْهِ آنِفًا إِلَى
الْإِحَاطَةِ الْعَوْدِيَّةِ عَلَى أَنَّهَا
حَاضِرَةٌ عِنْدَ اللهِ وَمُشْرِفَةٌ
عَلَى الْاِنْحِلَالِ فَهُوَ مِنْ
سِلْسِلَةِ الْعَوْدِيَّةِ وَ
كُنْهُهُ أَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ
مُحِيطٌ بِكُلِّ فَعْلِيَّةٍ مِنْ
كُلِّ حَيْثِيَّةٍ تُفْرَضُ
سِتْرًا فِي ذٰلِكَ الْمَبْحَثِ
وَالْمُضِيِّ وَرَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ حَلَّ الْعُقْدَةَ
فِي مَسْئَلَةِ الْقَدَرِ بِمَا
قَالَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ
كَائِنٌ وَاعْتَذَرَ آدَمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ بِعِلْمِ اللهِ سُبْحَانَهُ فِيهِ

چاہیئے کیونکہ یہ ایک دقیق مسئلہ ہے اور
جسے صحیح طور پر حکیمانہ ذوق سلیم حاصل
نہ ہو وہ اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتا
جسکی طرف ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں
علم کے دوسرے معنیٰ احاطہ عودیہ کے
ہیں بایں شرط کہ سب اشیاء اللہ تعالےٰ
کے علم میں حاضر ہیں لیکن وہ عنقریب
زائل ہونیوالی ہیں اسکا تعلق سلسلہ
عودیہ سے ہے اور جسکی حقیقت یہ ہے
کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک حیثیت سے
ہر ایک فعلیت پر محیط ہے قطع نظر
اس سے کہ وہ حیثیت مفروضہ ہو کسی
فعلیت کا ظہور میں آنا اور اسکا زائل
ہونا اس میں برابر ہے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تقدیر کا مسئلہ
حل کرتے ہوئے یہ الفاظ فرمائے تھے
کہ جو کچھ ہونیوالا ہے قلم اسے لکھ کر خشک
ہو گئے اور آدم علیہ السلام نے یہی
بات بیان کی کہ اللہ تعالےٰ کو انکے

Marfat.com

إِنَّهُ يُذْنِبُ فَارْجِعَا الْكُلَّ
إِلَى الْمَبْدَأِ بِصِيغَةِ الْمَاضِي
عَلَى سَبِيلِ الْوُجُوبِ فَلَا
جَرَمَ أَنَّهُ الْمُبْدِئُ وَقَالَ
اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ
فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ
صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ
فَجَعَلَهُ السَّبَبَ الْغَائِيَّ فِي
ذٰلِكَ بِصِيغَةِ الْمُسْتَقْبَلِ عَلَى
سَبِيلِ التَّعْقِيبِ فَلَا جَرَمَ
أَنَّهُ الْعَوْدِيُّ وَقَدْ أَشَارَ
اللّٰهُ سُبْحَانَهُ إِلَى انْتِهَاءِ
لُقْمَانَ فِي حِكْمَتِهِ بِمَا حَكَى
عَنْهُ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ
مِثْقَالَ حَبَّةٍ الْآيَةَ وَبِالْجُمْلَةِ
فَكُلَّمَا نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ
ذِكْرِ الْعِلْمِ فَإِنَّمَا هُوَ الْعَوْدِيُّ
وَهٰذِهِ ضَرُورَةٌ مِنْ طَبِيعَةِ
بِحَسَبِ دَلَالَتِهِ دُونَ نَفْسِهِ

گناہ کرنیکا علم تھا، غرضکہ ہمارے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آدم علیہ السلام
نے مبدأ کی طرف رجوع کرنے کے لئے
وجوبی طور پر ماضی کا صیغہ استعمال کیا
کہ جس سے یہ بات ثابت ہوگئی، کہ
اسی وحدہٗ لاشریک کی ذات مبدی ہے
اور اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے قرآن عظیم
میں فرمایا فلیعلمن اللہ الخ یعنی
اللہ تعالےٰ جھوٹوں اور سچوں کو ضرور
جان لے گا اس آیت میں فاء تعقیب
کے بعد مستقبل کا صیغہ استعمال فرمایا ہے
اور ذات اقدس کو علت غائیہ قرار دیا
ہے تو اسے عودی تعبیر کرنے میں کسی
قسم کا کوئی مضائقہ نہیں اور اللہ تعالےٰ نے لقمان
علیہ السلام کی حکمت کے کمال کو بیان کرنے کیلئے
جو اشارہ فرمایا ہے اس میں ہے یا بنی انہا ان تک
مثقال حبۃ الخ خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن
کریم میں جہاں بھی علم کا ذکر آیا ہے اس سے
عودی مراد ہے اور یہ ضرورت وحی کے

Marfat.com

مِنْ حَيْثُ اِنْجَاسِهٖ فَتَعْرِفُ وَ تَاخُرَ الْعِلْمِ الْاِنْفِعَالِيِّ هُوَ التَّاخُرُ الْاَنْطِبَاعِيُّ فَلَا يُنَافِي اَزَلِيَّةً ؕ

اقتضار کی وجہ سے باعتبار اس کی دلالت کے نفس کے ظاہر ہونے کی بنا پر نہیں بعد میں تم اس کی مراد سمجھ لوگے۔ اور علم انفعالی کا تاخر یہ تاخر انطباعی ہے جو اس کی ازلیت کے منافی نہیں۔

صفت ارادہ

وَاَمَّا الْاِرَادَةُ فَنَشَاَتْ مِنْ تَوَحُّدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بِذٰلِكَ النِّظَامِ الْمُقَدَّمِ عَلَيْهَا مِنْ حَيْثُ الْاِفَاضَةِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ كُلَّ حَالَةٍ سَابِقَةٍ تَقْتَضِي الْحَالَةَ اللَّاحِقَةَ فَكُلُّ حَالَةٍ لَاحِقَةٍ تَتَوَحَّدُ فِيْهَا السَّابِقَةُ وَهٰلُمَّ جَرًّا حَتّٰى اِنْتَهٰى ذٰلِكَ اِلَى الْاِرَادَةِ الَّتِيْ هِيَ الْاِفَاضَةُ بِالْفِعْلِ فَلَا جَرَمَ اَنَّهَا تَتَوَحَّدُ فِيْهَا كُلُّ النِّظَامِ وَاَنَّهَا لَا تَقْتَضِي اِلَّا الْمُرَادَ

اور صفت ارادہ کا ظہور اللہ سبحانہ تعالےٰ کے اس نظام مقدم میں اس افاضہ کی بنا پر ہوا جو کہ وحدت کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور یہ اس لئے کہ ہر حالت سابقہ حالت لاحقہ کی مقتضی ہے اور ہر حالت لاحقہ میں حالت سابقہ متوحد ہو کر رہ جاتی ہے اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے تا آنکہ یہ سلسلہ ارادہ ہی پر منتہی ہو جاتا ہے، جسکا مفہوم افاضہ بالفعل ہے تو اب ہر نظام میں وحدت پیدا ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں اب اس سے جو اشیاء ظہور میں آتی ہے وہ قید امکان سے

Marfat.com

الْمُقَيَّدَ الْمَعْلُوْلَ الَّذِيْ لَيْسَ	مقید اور ارادہ قاہرہ کی معلول ہوتی ہیں
كُلُّهُ بِكُلِّ الْمُتَدَنِّسِ	متدنسات متراکمہ میں سے ہر اس
بِالْمُتَدَنِّسَاتِ الْمُتَرَاكِمَةِ الَّتِيْ	تدنس کیساتھ جو لہ اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع
صِدْقُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى اللّٰهِ	کرنے سے مانع ہو اور ارادہ کا اصل
سُبْحَانَهُ وَاِنَّهَا يَسْتَلْزِمُ مِنْ	جوہر اس بات کا مقتضی ہے کہ سلسلہ
جَوْهَرِهَا انْتِهَاءُ السِّلْسِلَةِ	افاضیہ کا اختتام اس پر ہو جائے اس
الْاِطْلَاقِيَّةِ بِهَا لَا بِمَا اَنَّهَا	بنا پر نہیں کہ وہ انتہاء واحد اور اسکے
اِنْتِهَاءٌ وَاحِدٌ وَمُتَغَايِرٌ بَلْ	متغائر ہے بلکہ اس کا شمول اور نفوذ
بِمَا اَنَّهَا شَامِلَةٌ نَافِذَةٌ	ایسا ہی رہتا ہے جسطرح دوسری صفات
نُفُوْذُ الْاِلٰهِيَّاتِ الْاِطْلَاقِيَّةِ	الٰہیہ اطلاقیہ کا شمول اور نفوذ تعین
فِي الْكَائِنَاتِ الْمُتَعَيِّنَةِ	پذیر کائنات میں پہنچ کر قائم رہتا ہے
اَمَا تَرٰى اَنَّ الْاِنْسَانَ	کیا یہ چیز نہیں دیکھی کہ انسان
يَحْصُلُ لَهُ اَوَّلًا صُوْرَةٌ	کے ذہن میں اولاً کوئی صورت ذہنیہ
ذِهْنِيَّةٌ بِتَزَيُّنِهَا فَتَتْبَعُ	حاصل ہوتی ہے جو اسکے حسن اور زینت
كَيْفِيَّةٌ شَوْقِيَّةٌ عَلٰى	کو قائم کر دیتی ہے پھر اسکے بعد لازمی
سَبِيْلِ الْوُجُوْبِ ثُمَّ	طور پر کیفیت شوقیہ پیدا ہوتی ہے
تُحْدِثُ صِفَةً وُحْدَانِيَّةً	اور اسکے بعد صفت وحدانیہ
هِيَ الْاِرَادَةُ وَهِيَ الْاِفَاضَةُ	جو کہ ارادہ ہی ہوتا ہے جسکا مفہوم افاضہ
بِالْفِعْلِ وَهِيَ مَنْبَعُ	بالفعل کے مرادف ہے اور یہی (ارادہ)

Marfat.com

الْحَرَكَةِ الْقَوْلِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ
فَاعْلَمْ اَنَّ هٰذِهِ الصِّفَةَ
الْاَزَلِيَّةَ الْاِفَاضِيَّةَ الْفَائِضَةَ
مِنَ الْاَسْمَاءِ الْمُتَقَدِّمَةِ عَلَيْهَا
يَحِقُّ لَهَا اَنْ تُسَمّٰى بِالْاِرَادَةِ
فِي التَّمْثِلَاتِ النَّازِلَةِ الْكَلَامِيَّةِ
وَاَنْ لَا يُسْتَنَدَ مُسْتَنَدٌ اَوَّلًا
وَبِالذَّاتِ اِلَّا اِلَيْهَا وَاَمَّا ثَانِيًا
وَبِالْعَرَضِ فَاِنَّمَا اِسْتِنَادُهٗ اِلَى
الْاَسْمَاءِ الْمُتَقَدِّمَةِ بِاِزَاءِ اِسْتِنَادِ
هٰذَا الْمَجْعُوْلِ اِلَى الصُّوَرِ الْمَعْلُوْمَةِ
فِي الْمَثَلِ الَّذِيْ ضَرَبْنَاهُ ۔

حرکات قولیہ اور فعلیہ کا منبع ہے،
اسلئے یاد رکھو کہ اس صفت ازلیہ
افاضیہ کو ان اسماء پاک کا فیض ہے
اس سے متقدم ہیں یہ حق حاصل ہے کہ
اسکو تمثلات کلامیہ میں ارادہ سے موسوم
کیا جائے اور اولاً بالذات اسکے علاوہ
کسی اور کی جانب منسوب نہ کیا جائے
البتہ ثانیاً ان کی نسبت ان اسماء
متقدمہ کی طرف کی جاسکتی ہے جو کہ
اس نسبت کے موافق ہوں جو اس
مجعول کو صور معلومہ کیساتھ ہے جسکی مثال
ہم پہلے بیان کر چکے ۔

وَلِذٰلِكَ لَمَّا كَانَ عِلْمُ الْاِمْكَانِيِّ
حُضُوْرَ صُوَرَةٍ اِنْطِبَاعِيَّةٍ
عَلٰى سَبِيْلِ الْاِحَاطَةِ مِنْ
شَيْءٍ لِغَيْرِهٖ حُقَّ اَنْ يُسَمّٰى
الطَّبَقَةُ الْاُوْلٰى مِنَ الْاَسْمَاءِ
الْعَوْدِ تَيْرِهٰذَا الْاِسْمِ فِي التَّمْثِلَاتِ
الْكَلَامِيَّةِ وَلٰكِنْ هٰذَا

اور جبکہ علم انفعالی کا مفہوم یہ ہے کہ
کسی چیز کی صورت انطباعیہ اسطرح
حاضر ہو کہ وہ حضور اس پر محیط ہو کہ
جسطرح کوئی چیز کسی کو گھیرے ہوئے
ہوتی ہے اسلئے مناسب ہے کہ اسماء عودیہ
کے پہلے طبقہ کو تمثلات کلامیہ میں اسی نام
سے موسوم کیا جائے یہ ایک لطیف

Marfat.com

السِّرُّ اللَّطِيفُ مَحْفُوظًا عِنْدَكَ فَسَيَنْفَعُكَ فِي مَا يَأْتِيكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى ۔

ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ بِمَا هُمْ أَنْبِيَاءُ قَدْ زَالَتْ عَنْهُمُ الْجِنَايَةُ الْمُبَدِّدَةُ وَصَارُوا قَدْ تَوَحَّدَ لَهُمُ الْمَلِكُ سُبْحَانَهُ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ فَلَا جَرَمَ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمْ مَطْمَحٌ دُونَ الْإِرَادَةِ فِي سِلْسِلَةِ الْمَبْدَإِ وَلَا دُونَ الطَّبَقَاتِ الثَّلَاثِ الْعُوذِيَّةِ وَإِنَّهُ يُلْقَى مِنْ حَيْثُ طَبِيعَةُ كَلَامِهِمْ تَفَاصِيلُ الْعِلَلِ الْفَاعِلِيَّةِ وَالْعِلَلِ الْقَابِلِيَّةِ أَمَّا الْعِلَّةُ الْفَاعِلَةُ فَظَاهِرٌ أَنَّ التَّوَحُّدَ بِإِيَّاهُ وَأَمَّا الْقَابِلَةُ فَتَفَاصِيلُهَا إِنَّمَا تُشَنَّعُ كَلَا سِيَّمَا فِي نَظَرِ الْحَكِيمِ مِنَ الْعِلَّةِ الْفَاعِلَةِ

راز ہے اسے اپنے پاس محفوظ رکھو مابعد کے مباحث میں اس سے تم کو بڑا فائدہ حاصل ہوگا ۔

پھر اسکے بعد یہ بھی سمجھو کہ انبیاء کرام علیہم السلام انبیاء ہونے کی وجہ سے عقل کی بدعتوں سے محفوظ ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالےٰ کی توحید اسماء اور صفات کیساتھ انکے سامنے جلوہ گر ہوتی ہے اس لئے سلسلہ بدیہ میں ارادہ کے علاوہ انکا اور کوئی مطمح نظر نہیں ہوتا اور سلسلہ عودیہ میں ان کی نظر طبقات ثلثہ پر بھی نہیں ہوتی اور انکے فطری کلام کا تقاضا یہ ہے کہ وہ علت فاعلیہ اور علت قابلیہ کی تفاصیل کو بھی ملحوظ نہیں رکھتے یہ بات تو ظاہر ہے کہ علت فاعلیہ کو ملحوظ رکھنے سے تو توحید مبانی ہے اور علت قابلیہ کی تفاصیل کو اسلئے کہ نظر انداز کر دیتے ہیں کیونکہ درحقیقت حکیم کی نظر میں وہ بھی علت فاعلیہ

وَمِنَ الْاِرَادَةِ اِرَادَةٌ مُتَجَدِّدَةٌ
اَلَيْهَا تُسْتَنَدُ الْحَوَادِثُ
الْيَوْمِيَّةُ وَكُنْهُهَا اِفَاضَةُ
الْاَسْمَاءِ الْحَادِثَةِ بِالْفِعْلِ مِنْ
صُدُوْرِ تَمَامِ الْمُقَرَّبِيْنَ
وُكِّلُوْا عَلٰى تَدْبِيْرِ الْخَلْقِ
فَاِذَنْ مَا حَقُّهُ يَتَقَضَّى بِهِ
الْاِمَامُ اَبُو الْحَسَنِ الْاَشْعَرِيُّ
فِي الْمَضَائِقِ مِنَ
الْاِعْتِصَامِ بِالْاِرَادَةِ
لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ
وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ اَلْآيَةُ
وَيَقُوْلُ اِنَّ الْاِرَادَةَ
مُخَصِّصَةٌ بِنَفْسِهَا
وَلَيْسَتْ اَفْعَالُ اللّٰهِ
سُبْحَانَهٗ مُعَلَّلَةً بِالْاَغْرَاضِ
يَعْنِيْ اَنَّ التَّخْصِيْصَ
اِنَّمَا يَصْدُرُ مِنْ نَفْسِهَا
مِنْ حَيْثُ اَنَّهَا جَامِعَةٌ

وہ بستہ ہے ارادہ کی ایک قسم ارادہ متجددہ
ہے جس کی جانب حوادث یومیہ منسوب
ہوتے ہیں اس کی حقیقت یہ ہے کہ
وہ ملائکہ مقربین کہ جنہیں تدبیر کائنات
سپرد کی گئی ہے انکے سینوں میں اسماء
حادثہ بالفعل کا افاضہ ہوتا ہے،
اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جسوقت امام ابو
الحسن اشعری رح اعتراضات سے تنگ آ
گئے تو انہوں نے صفت ارادہ کو
مضبوطی کے ساتھ پکڑ کر خصم سے پیچھا
چھڑایا اور یہ سند استدلال کیا دلا یسئل
عَمَّا یَفْعَلُ الخ کہ اللہ تعالے سے اس
کے افعال کے متعلق کوئی دریافت نہیں
کرسکتا اور ان سے پوچھا جاتا ہے،
امام موصوف فرماتے ہیں، کہ ارادہ
بذات خود مخصص ہوتا ہے اور نیز یہ کہ
اللہ تعالے کے افعال معلل بالاغراض
نہیں ہوتے یعنی تخصیص کا منبع بذات
خود ارادہ کی صفت ہے جو کہ دیگر

Marfat.com

لِلْاَسْمَاءِ اَجْمَعِهَا وَاَهْلُ
الْحَقِّ يَعْنُوْنَ بِالْقَدْرِ اِقْتِضَاءَ
الْاِرَادَةِ الْقَدِيْمَةِ وَبِالْقَضَاءِ
اِقْتِضَاءَ الْاِرَادَةِ الْمُتَجَدِّدَةِ
وَفِي الْحَدِيْثِ اِذَا قَضَى اللّٰهُ
تَعَالٰى فِي السَّمَاءِ اَمْرًا ضَرَبَتِ
الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا
خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهَا
سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ
فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ
قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ
قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيْرُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ
وَالتِّرْمِذِيُّ فَالَّذِيْ
رِيْمَ بِهٖ اِسْتِنْزَالُ
الْمُقَرَّبِيْنَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
صُوَرٌ قَضَائِيَّةٌ مِنْ
مَنْبَعِ الْقَدَرِ كَمَا
يَسْتَنْزِلُ الْاَنْبِيَاءُ عُلُوْمًا

تمام اسماء پاک کی جامع ہے، اور
اہل حق اقتضاء ارادۂ قدیمہ کو قدر
اور اقتضاء ارادۂ متجددہ کو قضا سے
تعبیر کرتے ہیں، حدیث نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آسمانوں
میں کسی امر کا فیصلہ فرما لیتا ہے تو ملائکہ
اسکے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو اس کے
سامنے اپنے پروں کو پھیلا دیتے ہیں
اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی صاف
پتھر پر لوہے کی زنجیر گر پڑی ہے جب
انکے دلوں کی گھبراہٹ ختم ہو جاتی ہے
تو آپس میں کہتے ہیں تمہارے پروردگار نے
کیا حکم صادر فرمایا تو جواب میں کہتے ہیں
اسکا حکم اور ارشاد حق ہے وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيْرُ (بخاری - ترمذی)
مطلب یہ ہے کہ جسطرح انبیاء کرام
علیہم السلام اپنے علوم کو وحی شرعی کے
منبع سے اخذ کرتے ہیں اسی طرح ملائکہ
مقربین صور قضائیہ کے احکام۔ قدر

Marfat.com

مِنْ مَنْبَعِ الشَّرْعِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ وَیَشْتَبِهُ عَلَی الْاَذْهَانِ الْمَشْهُوْرَةِ تَفْسِیْرُهَا مِنْ حَیْثُ اِنَّهُمْ مَا دَرَوْا سِرَّ التَّکْوِیْنِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ التَّکْوِیْنُ هُوَ الْاِرَادَةُ وَتَعَلُّقُهَا اَزَلِیٌّ اِذَا الْاَزَلُ لَیْسَ بِحَدٍّ یَکُوْنُ بَعْدَهٗ اللَّازْمَانُ وَاِنَّمَا هُوَ ظَرْفٌ مَفْرُوْضٌ لِلْکَائِنَاتِ الْعَالِیَةِ مِنَ الزَّمَانِ وَالْمَکَانِ بِتَجَرُّدِهَا وَتَقَدُّمِهَا وَاِنَّمَا الزَّمَانُ بِطُوْلِهٖ شَخْصٌ وَاحِدٌ حَاضِرٌ عِنْدَهٗ یَفْعَلُ فِیْهِ فِعْلًا مُقَدَّسًا مَا یَشَاءُ

کے منبع سے اخذ کرتے ہیں، اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اکثر لوگوں کے اذہان اس آیت کی تفسیر سمجھنے سے قاصر ہے، کیونکہ وہ تکوین کے راز کو نہ سمجھ سکے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ تکوین تو ارادہ ہی ہے اور اسکا تعلق ازلی ہے اسلئے کہ ازل کسی محدود وقت کو نہیں بولتے کہ جسکے بعد زمان کا مفہوم ظہور میں آئے وہ تو کائنات کے لئے ایک ظرف مفروض کے طور پر مستعمل ہوتا ہے جنکا وجود بلحاظ انکے تجرد اور قدامت کے متعالی عن الزمان والمکان ہوتا ہے، زمان کے مفہوم میں وسعت ہے اور وہ ایک واحد شخصی ہے جو ہمہ وقت اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہے اور اسمیں اپنے حسب ارادہ اپنا مقدس تصرف فرماتا

Marfat.com

فَلَا تُجَدِّدُ وَلَا تَقْضِیْ اِلَّا بِنِسْبَتِنَا فَانْمَحَقَ الْمُحَالُ مِنْ حَیْثُ حُدُوْثِ الْعَالَمِ۔

رہتا ہے تجدد اور فنا کا مفہوم اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم اسکی نسبت اپنے ساتھ کرتے ہیں اسلئے حدوث عالم کو مستلزم محال سمجھنا غلط ہے،

حدوث عالم

وَنَحْنُ نَقُوْلُ الْعَالَمُ مَعَ زَمَانِہٖ وَمَکَانِہٖ وَھَیُوْلَاہُ حَادِثٌ بِمَعْنٰی اَنَّہٗ مَعْلُوْلٌ بِالْاِرَادَۃِ مُتَدَنِّسٌ بِالْاَدْنَاسِ یَقْتَضِیْ بِنَفْسِہِ الْاِنْتِقَالَ وَالْحَرَکَۃَ وَالزَّمَانِیَّۃَ وَالْمَکَانِیَّۃَ مَسْبُوْقٌ بِبُعْدٍ مَوْھُوْمٍ مُمْتَدٍّ اِنَّمَا تَوَھَّمَہٗ بِاِزَاءِ الْبُعْدِیَّۃِ الْمُقَدَّسَۃِ فِیْ تَمَثُّلَاتِ الْوَھْمِ فَانْدَفَعَ النِّزَاعُ وَفَصْلُ الْخِطَابِ اَنَّ الْحُدُوْثَ حُدُوْثَانِ حُدُوْثٌ اِنَّمَا

ہم تو اس بات کے قائل ہیں کہ تمام عالم اپنے زمان و مکان اور ہیولیٰ سمیت حادث ہے بایں معنی کہ وہ ارادہ کا معلول اور متدنس بالادناس ہے اس کی ذات میں حرکت و انتقال اور ایسی ہی زمانیت اور مکانیت کا اقتضاء موجود ہے کہ جس سے پہلے ایک موہوم بعد کا تصور کیا جاتا ہے وہ بعد جو اس عالم کو ذات اقدس سے حاصل ہوا ہے اسکا تصور قوت واہمہ کے تمثلات میں سے ہے اب اسکے بعد کوئی نزاع باقی نہیں رہتا،

اور قول فیصل یہ ہے کہ حدوث کی دو قسمیں ہیں ایک حدوث تو وہ ہے

Marfat.com

مَنَاطَهُ التَّقْيِيدُ وَالتَّعْيِينُ
وَيَسْتَدْعِي حُدُوثًا لِأَنَّهُ
فِي سِلْسِلَةِ الْكَوْنِ عَنِ
الْإِلٰهِيَّاتِ وَهُوَ عَامٌّ عَلَى
قَاطِبَةِ الْمُمْكِنَاتِ وَ
الْحُدُوثُ الزَّمَانِيُّ إِنَّمَا
يُحِيطُ بِمَا فِي الزَّمَانِ لَا
الزَّمَانُ وَلَا الْأَشْيَاءُ الْمُعَاصِرَةُ
مَعَهُ وَأَهْلُ السُّنَّةِ لَا
يُمَارُونَ فِيهَا تَلَوُّنًا إِذَ
الْحُدُوثُ عِنْدَهُمْ أَمْرٌ مَا
مِنْ تَمَاثِيلِ الْأَوَّلِ وَلِذٰلِكَ
جَعَلُوا ظَرْفَهُ الْوَهْمَ
فَإِدْرَاكُهُمْ ذٰلِكَ يُشَابِهُ
إِدْرَاكَ الْفَلَاسِفَةِ الْمَاهِيَاتِ
فَإِنَّهَا بَيِّنَةٌ وَاتِّهَا وَهُمِيَّاتٌ
وَلٰكِنَّهَا بِإِزَاءِ الصُّوَرِ النَّوْعِيَّةِ
وَالْجِنْسِيَّةِ الْمُتَحَقِّقَةِ فِي
الْوَاقِعِ أَوْ بِإِزَاءِ خُصُوصِيَّاتِ

کہ جسکا مدار تعین اور تقیید ہے اس کو
حدوث اسلئے کہتے ہیں کہ تکوین کے سلسلہ
میں اسکا درجہ الٰہیات سے متاخر ہے
اور اس حدوث کا مفہوم تمام ممکنات
کو شامل ہے اور دوسرا حدوث زمانی
ہے اسکا وجود کیونکہ زمان کو محیط ہوتا
ہے اسلئے نفس زمان اور وہ اشیاء جو
اسکے معاصر ہیں اس سے خارج ہیں،
اہل سنت اس سے کسی قسم کا اختلاف
نہیں کرتے اسلئے کہ انکے نزدیک
حدوث کا مفہوم اول ترین تمثلات
میں شامل ہے اسلئے وہ وہم کو اسکا
ظرف قرار دیتے ہیں ان کا یہ ادراک
فلاسفہ کے ادراک ماہیات کے مشابہ
ہے کیونکہ ماہیات بھی اپنی ذات کے
اعتبار سے واہمہ ہیں مگر انواع اور
اجناس کی صور مختلفہ پر جنکو واقع
اور نفس الامر میں تحقق حاصل ہے صادق
آتی ہیں یا انکو اطلاق ان خصوصیات

Marfat.com

الْمَفْعُلِيَّاتِ مُسَدَّدًا سَبِيلُهَا
إِلَى حَقَائِقِ الْمَفْعُلِيَّاتِ
فَتَدَبَّرْ فَإِنَّ الْمَسْئَلَةَ
دَقِيقَةٌ وَاكْسِرْ سُورَةَ
إِنْكَارِكَ بِأَنَّ أَئِمَّةَ
أَهْلِ السُّنَّةِ تَجَشَّمُوا
أُمُورًا كَرِيهَتِهَا الصَّحَابَةُ
وَالتَّابِعُونَ وَمَا
صَدَّ ذٰلِكَ عَنْ
سُنَّتِهِمْ فَكَذٰلِكَ
نَجَشَّمُنَا بِحَسَبِ
الذَّوْقِ أُمُورًا سَكَتُوا
عَنْهَا أَوْ أَجْمَلُوهَا لِمَا
لَمْ يَأْنِ لَهُمْ أَنَّ
التَّحْقِيقَ لَا يُصَادِمُ
سُنَّتَنَا ۔

فعلیات پر موقوف ہے جنکا حقائق فعلیات
کے کوچہ میں گزر نہیں اسے اچھی طرح
سمجھ لو یہ ایک دقیق مسئلہ ہے،
اب اگر کسی قسم کا انکار تمہارے ذہن میں
پیدا ہو تو اسطرح زائل کر دو، کہ
علماء اہل سنت نے بہت سی ایسی
باتیں بیان کی ہیں کہ جن کے متعلق صحابہ
اور تابعین سے کچھ منقول نہیں اور یہ
چیز انکے اہل سنت ہونیکے معارض نہیں
سو اسی طرح ہم نے باعتبار ذوق کے
ایسی باتیں بیان کی ہیں کہ جنکے متعلق
قرون اولی نے سکوت اختیار کیا ہے
یا اجمال سے کام لیا ہے کیونکہ ابھی
تک ایسی باتوں کے بیان کا موقع
نہیں آیا تھا تو اس سے ہماری سنیت
میں کوئی فرق نہیں آتا،

کلام الٰہی

وَأَمَّا الْكَلَامُ فَخَصَّرَهُ

کلام مقدس بھی صفت ارادہ

Marfat.com

مِنْ حَضَرَاتِ الْاِرَادَةِ الْاِجْمَالِيَّةِ مِنْ حَيْثُ الْاِفَاضَةِ فِيْ مَوْطِنِ الْعِلْمِ وَفِيْهَا بِاِزَاءِ كُلِّ فِعْلِيَّةٍ سَابِقَةٍ عَلَيْهَا صُوْرَةٌ مُقَدَّسَةٌ وَبِاِزَاءِ كُلِّ فِعْلِيَّةٍ لَاحِقَةٍ اَيْضًا غَيْرَ اَنَّهٗ اِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ اِنْدِرَاجِهٖ تَحْتَ الْفِعْلِيَّاتِ السَّابِقَةِ وَهِيَ الْحُرُوْفُ وَ الصُّوَرُ بِمَعْنٰى اَنَّ الْحُرُوْفَ تَمَاثِيْلُهَا فِيْ مَوَاطِنِ التَّخَالِيْطِ تَسَبَّبَتْ فِيْمَا بَعْدُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ اللِّسَانَ حَاكِيًا لِمَا فِي النَّفْسِ مِنَ الصُّوَرِ الْعِلْمِيَّةِ بِحِكَايَةٍ لَا يُكَنِّهُهَا اِلَّا الْحَكِيْمُ وَمِنَ الْكَلَامِ كَلَامٌ مُتَجَدِّدٌ بِاِزَاءِ مَا حَقَّقْنَاهُ فِي الْاِرَادَةِ وَالشَّرْعِ وَغَيْرِهِمَا بِهٖ نِظَامُ الْوَحْيِ وَفِيْهِ تَمَثُّلُ الْحُرُوْفِ

کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے مواطن علم میں افاضہ کے لحاظ سے ارادہ مجمل ہوتا ہے اور افاضہ کلامیہ میں ہر ایک فعلیت کی ایک صورت ہوتی ہے خواہ وہ فعلیت اس سے سابق ہو یا لاحق ہو مگر یہ فعلیتیں فعلیات سابقہ میں مندرج ہوا کرتی ہے اور یہ حروف اور صور ہوا کرتی ہیں، جیسا کہ تم عنقریب جان لوگے کہ مواطن تخلیط میں یہ کلام نفسی انکی اشکال میں ظاہر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے زبان کو اسلئے پیدا کیا کہ وہ نفس انسانی کے تصورات کی صورت علمیہ میں نقل اتارے حکیم اور دانا کے علاوہ اسکی حقیقت کا اور کوئی ادراک نہیں کر سکتا اور کلام کی ایک قسم کلام متجدد ہے جیسا کہ ارادہ اور شریعت وغیرہ کی اس تحقیق کے مقابلہ میں جو کہ ہم نے بیان کی ہے اسی کیساتھ نظام وحی ہے اور اس میں الوہی حروف کی صورت متمثل

Marfat.com

نَتَمَثَّلُ عَيْنِيًّا وَجَدَانِيًّا
فَتَأَمَّلْ جِدًّا ۔

ہوتی ہے جسکا مفہوم وہ وجدانی طور پر محسوس کرتے ہیں،

فَاعْلَمْ اِذًا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
اِنَّمَا يَتَكَلَّمُ بِاِفَاضَةِ تِلْكَ
الصُّوَرِ الْمَعْنَوِيَّةِ فَيُمَثِّلُ
فِيْ نَفْسِ السَّامِعِ كَلَامًا
سَوِيًّا وَحُرُوْفًا مَسْمُوْعَةً وَ
هٰذَا مَعْنٰى كَلَامِ الشَّيْخِ اَبِي
الْحَسَنِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ كَلَامَ
اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ هُوَ الْكَلَامُ النَّفْسِيُّ

یہ بات بھی سمجھ لو کہ اللہ تعالےٰ کے کلام کا یہ مفہوم ہے کہ وہ صور معنویہ کا اسطرح افاضہ فرماتا ہے کہ وہ سامع کے نفس میں اسکے کلام مستوی کے ساتھ متمثل ہوتا ہے جو حروف سے مرکب ہو کر مسموع ہوتا ہے اور یہی معنی ہیں شیخ ابوالحسن اشعری کے کلام کے کہ اللہ تعالےٰ کا کلام درحقیقت کلام نفسی ہے،

اقسامِ وحی

ثُمَّ يَسُوْغُ اِطْلَاقُ كَلَامِهٖ
سُبْحَانَهٗ عَلٰى هٰذِهِ الْاَصْوَاتِ
وَالْحُرُوْفِ الْمَلْفُوْظَةِ لِلْوَحْيِ
التَّمْثِيْلِيَّةِ وَيَخْتَلِفُ الْوَحْيُ
بِاخْتِلَافِ الْمُخَاطَبِ ۔
وَاِنَّمَا نَعْنِيْ بِالْوَحْيِ تَمَثُّلَ
الْكَلَامِ الْمُقَدَّسِ تَمَثُّلًا

پھر اللہ تعالےٰ کے کلام کا اطلاق ان آیات اور حروف ملفوظ پر جو کہ وحی تمثیلیہ کے لئے ہیں جائز ہے اور وحی بھی مخاطب کے اختلاف کی بنا پر مختلف ہو جاتی ہے،
وحی سے ہماری مراد یہ ہے کہ کلام مقدس کو تمثل حاصل ہو، اور کسی حکیم کو جو ذوق

Marfat.com

سُنْبُلِهَا وَالَّذِیْ لِلْحَکِیْمِ ذَوْقٌ لَیْسَ فِیْهِ تَمَثُّلٌ وَالَّذِیْ لِلْوَلِیِّ مَثَلٌ مُتَرَاکِمٌ شَدِیْدُ التَّرَاکُمِ وَلَا یُوْحٰی اِلَّا اِلَی النَّبِیِّ لِاَنَّهٗ فَرْعُ الْاِنْسِلَاخِ التَّامِّ وَذَالِکَ الْجِنَایَةِ الْمُبْتَدِعَةِ وَنُفُوْذُ الْعِرْفَانِ الْاَعَمِّ ۔

(القاء) حاصل ہوتا ہے اس میں تمثل نہیں ہوتا اولیاء کے الہام میں اگرچہ تمثل پایا جاتا ہے لیکن اسمیں سخت ترین کثافت ہوتی ہے وحی کا ہو رتبہ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا اسلئے کہ اسے کامل انسلاخ حاصل ہوتا ہے بدرجہ اعلیٰ عقل کی جنایت سے وہ محفوظ ہوتا ہے اور اسکی معرفت شامل تر ہوتی ہے،

وَمِنْهُمْ مَنْ یُّوْحٰی اِلَیْهِ فِی الْمَنَامِ وَهُمْ فِی التَّمَثُّلِ کَصَفِیْرِ التُّرْسُلِ ۔

رسول کے علاوہ بھی بعض حضرات کو وحی ہوتی ہے لیکن اسکا تمثل ضعیف ہوتا ہے،

وَمِنْهُمْ مَنْ یُّوْحٰی اِلَیْهِ عَلٰی صَلَابَةٍ فِیْهِ وَهُمُ الرُّسُلُ ۔

اور ان میں سے بعض کو وحی آتی ہے لیکن اسمیں صلابت ہوتی ہے اور وہی رسول ہیں،

وَمِنْهُمْ مَنْ یُّوْحٰی اِلَیْهِ عَلٰی مَلَاسَةٍ بَعْدَ الصَّلَابَةِ وَهُمُ الَّذِیْنَ اُنْشِئُوْا کَمَا لَهُمْ نَشْاَةً اُخْرٰی کَمَا سَیَاْتِیْكَ ۔

اور بعض افراد ایسے بھی ہیں کہ جن کی وحی میں صلابت کے بعد ملایمت ہوتی ہے یہ وہ اصحاب ہیں کہ جنہیں اپنے درجہ کمال میں دوبارہ ارتقاء حاصل ہوتا ہے،

وَمِنْهُمْ مَنْ يُوحٰى اِلَيْهِ عَلٰى
فَصَاحَةٍ بَعْدَ السَّلَامَةِ
وَهُوَ رَسُوْلُنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ
وَاِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ وَقَدْ مَنَّ
اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلٰى عِبَادِهٖ بِالْاٰيَاتِ
الْبَيِّنَاتِ الْمُحْكَمَاتِ الْبَلِيْغَاتِ
الْمُعْجِزَاتِ غَيْرِ الْمُخْتَلِفَاتِ وَ
فَرَّعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَوَامَ شَرْعِهٖ وَعُمُوْمَ
دِيْنِهٖ عَلٰى مُعْجِزَتِهٖ قُرْاٰنًا
مَتْلُوًّا اَيْ بِذٰلِكَ مَلْزُوْمَهٗ
وَهُوَ سِعَةُ الْاِرْشَادِ وَخَاتِمِيَّةُ
الرُّسُلِ وَهٰكَذَا اِيْرَادُ بِاللَّازِمِ
مَلْزُوْمَهٗ فِيْ اَكْثَرِ الْاٰيَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ
فَلْيَكُنْ عَلٰى ذِكْرٍ مِنْكَ ۔

اور ان میں سے بعض افراد ایسے بھی ہیں
کہ جن کی وحی میں صلابت اور سلامت
کے علاوہ فصاحت بھی ہوتی ہے اور یہ
ہمارے رسول خاتم النبیین امام المرسلین ہیں
اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں
پر آیات بینات محکمات کے نازل
کرنے کیساتھ احسان فرمایا ہے، جن کی
فصاحت اور بلاغت حد اعجاز تک
پہنچی ہوئی ہے کیونکہ قرآن کریم آپ کا
متلو والمی اور زبردست معجزہ ہے یعنی
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
شریعت اور دین کو بھی دوام اور عموم حاصل ہوا جن
سے لازمی طور پر ہدایت اور ارشاد میں وسعت پیدا
ہوئی اور آپ خاتم الرسل قرار پائے اور اکثر آیات
و احادیث میں لازم کو ذکر کرکے
ملزوم مراد لیا جاتا ہے اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے

الہام اور وحی میں فرق

وَفَرْقٌ فَارِقٌ بَيْنَ الْاِلْهَامِ

الہام اور وحی میں یہ بڑا فرق

Marfat.com

وَالْوَحْيِ اَنَّ تَعَيُّنَاتِ الْكَلِمَاتِ
بَلْ تَعَيُّنَاتِ الْمَلَابِسِ
الْمَعْنَوِيَّةِ مِنْ بِدْعَاتِ
الصُّوَرِ الْمِزَاجِيَّةِ فِي الْاَوَّلِ
دُوْنَ الثَّانِيْ وَالْوَحْيُ حَقٌّ
كُلُّهُ لَا يَشُوْبُهُ بَاطِلٌ دُوْنَ
الْاِلْهَامِ وَعَسٰى اَنْ يَتَقَدَّحَ
عَمَّا ذَكَرْنَا لِذِيْ فِطْنَةٍ سِرٌّ
الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ رُخْصَةٌ مِنَ
اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى
لِسَعَةِ قَلْبِ مَنْ
اُفِيْضَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَاتُ
وَنُفُوْذِ نَظَرِهٖ فِيْ
فُنُوْنِ التَّمَثُّلَاتِ وَمِنَ
الْوَحْيِ مَا يَتَنَزَّلُ بِهٖ
جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لِلْاِعْتِلَاقِ بِالْمَلَكُوْتِ
وَالْوَحْيُ قَدْ يُطْلَقُ بِاِزَاءِ مَا
هُوَ اَعَمُّ مِنْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ

ہے کہ اول الذکر تو مصنوعی لباس پہنایا
جاتا ہے اور جو یقین اسے کلمات کی
مشکل میں حائل ہوتا ہے وہ صورت
مزاجیہ کا اختراع ہے برخلاف دوسری
قسم کے اور وحی تو سراسر حق ہے اور
باطل اس تک پہنچنے سے قاصر ہے
برخلاف الہام کے ایک ذی عقل سمجھ دار
انسان اس کی تہ تک پہنچ سکتا
ہے کہ جس میں قرآن کریم کو سات
مختلف طریقوں میں پڑھنے کی اللہ
سبحانہ وتعالے کی طرف سے اجازت
دی گئی ہے کہ جس پر آیات قرآنی نازل
ہوئی سکے قلب میں وسعت ہوتی ہے اور
آپکی نظر نافذ فنون تمثلات پر چھا دی تھی
وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے کہ جسکے
ایما سے جبرئیل علیہ السلام ہوتے ہیں
جسکو عالم ملکوت سے تعلق حاصل ہے
اور کبھی اوقات وحی کا اطلاق اسکے
مقابلہ میں عام ہوتا ہے خواہ اس میں

Marfat.com

نَتَمَثَّلَ اَمْرًا وَمِنْ هٰذَا الْاِصْطِلَاحِ وَحَیُ مَرْیَمَ فِیْمَا نَرٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَعَمُّ مِنْ ھٰذَا اَیْضًا سَوَآءٌ کَانَ مُسْتَلْزِمًا اَمْرًا وَمِنْ ھٰذَا الْاِصْطِلَاحِ وَحَیُ النَّحْلِ وَوَحْیُ اُمِّ مُوْسٰی ۔

مثل ہو یا نہ ہو ہمارے خیال میں اسی اطلاق کی بنا پر مریم علیہا السلام کیلئے وحی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور بسا اوقات وحی کا مفہوم اس سے بھی عام تر ہوتا ہے عام ازیں کہ اس میں انسلاخ (عن المادہ) ہو یا نہ ہو چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور شہد کی مکھی کے حق میں وحی کا لفظ اسی اصطلاح کی بنا پر آیا ہے

اسماء متجددہ

وَنُکَرِّرُ لَکَ التَّنْبِیْہَ عَلٰی حَقِیْقَۃِ الْاَسْمَاءِ الْمُتَجَدِّدَۃِ اَلَمْ تَرَ اَنَّ فِیْ کُلِّ نَشْاَۃٍ کُلِّیَّۃٍ اَوْ جُزْئِیَّۃٍ تَمَاثِیْلَ فَاطِرَۃَ الْاِلٰہِیَّاتِ فَذَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحَرِیَّۃُ اَوْلٰی بِذٰلِکَ وَاِنْ لَّمْ یُمْکِنْ اِدْرَاکُہَا بِلَوْنٍ مَّا کَانَتِ النَّشْاَۃُ مِنْ

ہم دوبارہ تمہیں اسماء متجددہ کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہر ایک نشاۃ میں خواہ وہ کلی ہو یا جزئی تمام الٰہیات کا تمثل پایا جاتا ہے تو محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات تو اس کی زیادہ مستحق ہے اگرچہ یہ ضروری ہے کہ یہ تجلی ذاتی اس تمثل کے رنگ میں جلوہ گر ہو کہ جس سے

Marfat.com

تَمَاثِيلِهِ وَاَنَّ مِنَ النَّشْاَةِ
مَاهِيَ مُطْلَقَةٌ مُنَزَّهَةٌ وَ
مِنْهَا مَاهِيَ مُقَيَّدَةٌ
مُتَدَنِّسَةٌ وَاَنَّ التَّمَثُّلَ
فِي النَّشْاَةِ الْمُطْلَقَةِ اِذَا
كَانَ تَجَلِّيًا ذَاتِيًّا فَمَا
اَحَقَّ اَنْ يُسَمّٰى بِالْاِسْمِ
دُوْنَ التَّمَثُّلِ فِي النَّشْاَةِ
الْمُتَمَثِّلَةِ الْمُتَدَنِّسَةِ
كَالْخَيَالِ وَالْوَهْمِ وَ
الْاِدْرَاكِ وَاَنَّهُ مَعَ
اِنْسِلَاخِهِ عَنِ الْاِسْمِيَّةِ
اِذَا كَانَ ذَا بِهٖ لَائِذٌ وَجَبَ
الرَّحْمَةُ الْاِلٰهِيَّةُ اَقْرَبَ
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ وَرِيْدِهٖ
اَيْضًا فَاِذَنْ مَا اَيْسَرَ اَنْ
تَجْزِمَ بِاَنَّ التَّجَلِّيَ الذَّاتِيَ
فِي النَّشْاَةِ الْعَيْنِيَّةِ لَا
بِدَ اَنْ يَكُوْنَ اِسْمًا مِنَ الْاَسْمَاءِ

یہ ارتقاء تخلیقی ظہور میں آیا بجز اسکے
اسکا ظہور ناممکن ہے اور یہ نشاۃ یعنی
ارتقاءِ تخلیقی یا تو مطلق اور منزہ ہوگی
یا مقید اور متدنس۔ اور تمثل نشاۃ
مطلقہ میں جبکہ وقت تجلی ذاتی ظہور پذیر
ہوتی ہے اسے بجا طور پر ہم پاک
سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن جو تجلی متمثل
اور متدنس ہو کر اس درجہ ارتقاء میں
خیال اور وہم کے طور پر ادراک میں
آتی ہے تو وہ اس قابل نہیں کہ اسم
پاک سے اسے تعبیر کیا جائے لیکن باوجود یکہ
اس پہ اسم پاک کا اطلاق نہیں کیا جاتا
مگر پھر بھی اگر کوئی اسکا دامن تھام
لے تو یقیناً وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت
کو شہ رگ سے زائد قریب پائیگا،
(یہ سمجھنے کے بعد) اب تمہارے لئے
یقین کرنا بہت آسان ہے کہ ارتقاء
عینی میں جو تجلی ظہور میں آتی ہے
وہ باری تعالےٰ کا اسم پاک ہے جس

يَصْدُرُ مِنْهُ آثَارٌ إِلٰهِيَّةٌ فِي كَوْنٍ مِنَ الْحُدُوْثِ وَذٰلِكَ لِأَنَّ إِنْسَاعَهَا مِنْ تَحْتِ كَمَا أَنَّ إِنْسَاعَ النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ تَحْتِ وَهٰذَا مَا رُمْنَاهُ بِالتَّجَدُّدِ لَا التَّجَدُّدِ الزَّمَانِيِّ وَلَعَلَّ السَّلَفَ إِنَّمَا لَمْ يَخُصُّوْهَا إِمَّا لِضَمِّهَا بِالْأَسْمَاءِ الْفِعْلِيَّةِ أَوْ لِلِاكْتِفَاءِ بِتَأْثِيرِ الْعِبَادِ بِمَا هُمْ عِبَادٌ وَلٰكِنْ أَعْمَالُ هٰذَا التَّحْقِيقِ يُبْلِمُ الْفَصِيحَ وَيُعْجِمُ الْبَلِيغَ عِنْدَ مُحَاوَلَةِ تَفْتِيشِ الْحَقَائِقِ كَمَا هِيَ ۔

وَشَيْخُ السُّنَّةِ قَدْ شَهِدَ بِهِ عِنْدَ قَاضِي الْحِكْمَةِ حَيْثُ حَكَمَ بِالْكَلَامِ النَّفْسِيِّ وَحُدُوْثِ تَعَلُّقَاتِ الْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا فَعَلَيْكَ بِالتَّأَمُّلِ

سے حدوث کے رنگ میں آثار الٰہیہ صادر ہوتے ہیں کیونکہ اسکے ماتحت اتنی وسعت پائی جاتی ہے جیسا کہ نفس ناطقہ کے ماتحت وسعت ہے تجدد سے ہمارا یہی مفہوم ہے تجدد زمانی سے ہمیں کوئی سروکار نہیں سلف صالحین نے اسکے متعلق کوئی جامع تصریح نہیں بیان کی ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ وہ انکو اسماء فعلیہ کے ضمن میں شامل سمجھتے تھے یا انہوں نے خاص افراد کے افراد ہونے کیوجہ سے ان کی تاثیر پر اکتفا کیا ہے لیکن اس تحقیق کے اعمال جبکہ کماحقہ حقائق کی خوب تفتیش کی جائے تو وہ فصیح اور بلیغ پر گرہ لگا دیتے ہیں۔

شیخ السنۃ (امام ابوالحسن اشعریؒ) نے حکمت کی عدالت میں اسکی گواہی دی ہے یہاں آکر وہ کلام اللہ سے کلام نفسی اور ارادہ وغیرہ کا تعلق حادث کیساتھ حادث ہونے کو بیان کرتے ہیں اس کو خوب اچھی

Marfat.com

الصادق ۔ طرح سمجھ لو،

مسئلہ وحدت الوجود

اَمَّا وَحْدَةُ الْوُجُوْدِ عَلٰی ذَوْقِ الْحَکِیْمِ فَغَیْرُهَا عَلٰی رَأْیِ غَیْرِهٖ فَعِنْدَهٗ اَنَّ کُلَّ مُمْکِنٍ مَوْجُوْدًا کَانَ اَوْ مَفْرُوْضًا لَهٗ فِعْلِیَّةٌ وَمَاهِیَّةٌ اَمَّا فِعْلِیَّتُهٗ فَنَحْوُ تَقَرُّرِهٖ وَهَیْئَةُ تَحَقُّقِهٖ وَهِیَ الَّتِیْ امْتَازَ بِهَا عَنِ الْعَدَمِ الصِّرْفِ الْبَسِیْطِ فِیْ نَفْسِ الْاَمْرِ وَاَمَّا الْمَاهِیَّةُ فَاَمْرٌ یَعْتَبِرُهُ الْوَهْمُ الظُّلْمَانِیُّ مُنْسَلِخًا عَنِ التَّقَرُّرِ بِهَا یَمْتَازُ عَنِ الشَّیْءِ الْمُغَایِرِ لَهٗ قَبْلَ الْعِلْمِ بِرَبْطِهٖ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَالْحَکِیْمُ یَقْضِیْ

رہا مسئلہ وحدت الوجود تو ایک حکیم کے ذوق اور وجدان کے مطابق اس کا جو مفہوم ہے وہ دوسروں کے عندیہ سے مختلف ہے چنانچہ حکیم کے نزدیک ہر ایک ممکن خواہ وہ موجود ہو یا مفروض ایک فعلیت اور ایک ماہیت ہے فعلیت سے مراد اسکا تقرر اور ہیئت تحقق ہے اسی حیثیت سے وہ نفس الامر میں عدم صرف بسیط سے امتیاز حاصل کر لیتا ہے اور ماہیت کا مفہوم وہ امر ہے جسکو ملحوظ رکھکر انسان کی ظلمانی قوت واہمہ اس سے تحقق کے قطع نظر کرنیکا تصور باندھتی ہے جسکی بنا پر وہ اپنے مغائر سے ممتاز ہو جاتا ہے لیکن یہ اللہ تعالےٰ کے علم کیساتھ ارتباط سے قبل ہوتا ہے حکیم کا فیصلہ یہ

Marfat.com

بِاَنَّ الْمَاهِيَةَ لَا تَلْبَثُ بِهَا
وَلَيْسَتْ مُطَابِقَةً لِلْوَاقِعِ
وَيَتْرُكُهَا وَرَاءَ ظَهْرِهٖ
ثُمَّ اِنَّ كُلَّ فِعْلِيَّةٍ لَا
يَكُوْنُ جِهَةُ صُدُوْرِهَا
وَقُدْرَةُ تَكْوِيْنِهَا فِي الْوَاجِبِ
جَلَّ ذِكْرُهٗ فَرْيَ مُمْتَنِعَةٌ
خَارِجَةٌ عَنْ دَائِرَةِ
الْفِعْلِيَّةِ تُشْبِهُ الشَّيْءَ
الْمَسْلُوْبَ عَنْهُ ذَاتِيَاتُهٗ
فَاِذَنْ كُلُّ فِعْلِيَّةٍ
لَهَا جِهَةٌ فِي الْوَاجِبِ
كُلُّهَا بِكُلِّهَا اِنَّمَا
هِيَ شَرْحٌ لِاِجْمَالِهَا
وَتِمْثَالٌ لِعَيْنِهَا فَاِنْتُمْ
اِنَّا لَا نَشُكُّ اَنَّ
هُنَاكَ اُمُوْرًا شَكَّاكَةً
اَحَدُهَا الْاَمْرُ الْمُشْتَرَكُ
الْجَامِعُ بَيْنَ

ہے کہ ماہیت میں ثبات نہیں ہوتا
اور وہ واقع کے مطابق نہیں اسلئے
وہ اسے پس پشت ڈال دیتا ہے اب
یہ بھی یاد رکھو کہ جس فعلیت کے صادر
ہونے کی حیثیت اور اسکی تکوین پر قدرت
رکھنے کی اصل واجب تعالےٰ کی ذات
اقدس میں رہی تو وہ ممتنع الوجود ہے
فعلیت کے دائرہ سے خارج ہے اور
اسے ایک ایسی چیز کے مشابہ کہا جا سکتا
ہے جس سے اس کی تمام ذاتیات سلب
کر لی جائیں خلاصہ یہ کہ ہر ایک فعلیت
کی حیثیت واجب تعالےٰ کی ذات اقدس
میں ہے جن میں ہر ایک دوسرے پر
کلی طور پر منطبق ہے اتنی بات ہے
کہ اول الذکر اسکے اجمال کی شرح
ہے یا اسکے عین کا تمثل ہے،
پھر اس میں بھی شک نہیں کہ اس مقام
پر تین باتیں ہوتی ہیں ایک تو وہ امر
مشترک ہے کہ جو اس حیثیت اور اس

Marfat.com

الْوَجْهِ وَالصَّادِرَ كَوْلَاهُ لَكَانَ خُصُوصُ الصَّادِرِ بِهٰذَا الْوَجْهِ دُوْنَ غَيْرِهٖ رُجْحَانًا بِلَا مُرَجِّحٍ وَهُوَ الْمُسَمّٰى بِالنَّفْسِ الرَّحْمَانِيِّ إِذَا كَانَ هٰذَا الصَّادِرُ مَخْلُوْقًا مَعْلُوْلًا وَبِالنَّفْسِ الْعَيْنِيِّ إِذَا كَانَ هٰذَا الصَّادِرُ اِسْمًا وَاجِبًا ۔

وَثَانِيْهِمَا الْاَمْرُ الْمُخْتَصُّ بِالْوَجْهِ فِيْ نِظَامِهَا وَتَعَرِّيْهَا عَنِ التَّمَثُّلِ وَلَمَّا لَمْ يَعْرِضْ لَهَا حُكْمٌ بِخُصُوْصِهَا اَعْرَضْنَا عَنْ تَعْيِيْنِهَا بِاسْمٍ

وَثَالِثُهَا الْاَمْرُ الْمُخْتَصُّ الصَّادِرِ فِيْ اِعْتِبَارِهٖ وَتَلَبُّسِهٖ بِالصُّوْرَةِ الصَّادِرِ فِيْهَا وَهٰذَا الْاَمْرُ الْاِخْتِصَاصِيُّ مُسَمًّى بِخُصُوْصِيَّاتِ الْمَوْطِنِ ۔

صادر ہونیوالی شئی کا جامع ہوتا ہے اگر یہ بیچ میں نہ ہوتا تو اس چیز کے خصوصیت کیساتھ اس خاص جہت سے صادر ہونا کسی اور چیز کا صادر نہ ہونا ترجیح بلا مرجح ہوتا یہ صادر اگر مخلوق اور معلول ہے تو اس وجہ جامع کو نفس رحمانی کیساتھ موسوم کیا جاتا ہے اور اگر وہ صادر واجب تعالیٰ کا کوئی اسم پاک ہے تو اس کو نفس عینی کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں،

دوسرا وہ امر ہے جو اس حیثیت کے ساتھ اسلئے مخصوص ہے کہ وہ حیثیت تمثل سے عاری ہے کیونکہ اس امر کا کوئی خاص حکم نہیں تو اسلئے ہم اسے کسی خاص نام کے ساتھ موسوم نہیں کرتے،

اور تیسرا وہ امر ہے جو اس صادر کیساتھ مخصوص ہے کہ جس سے اسکی صورت صادرہ کا اظہار ہوتا ہے اس امر خصوصی کو ہم خصوصیات موطن کے ساتھ موسوم کرتے ہیں،

Marfat.com

ثُمَّ اِنَّ تَعَدُّدَ الْجِهَاتِ فِیْ صُدُوْرِ الْعَالَمِ عِنْدَهَا لِتَعَدُّدِ الْاَسْمَاءِ وَهِیَ اِنِّیَّاتٌ مُقَدَّسَةٌ فَلَاجَرَمَ اَنَّ لَهَا جِهَاتٍ وَاللَّوَازِمُ تَنْصَرِمُ عِنْدَ لَازِمٍ وَاحِدٍ وَالْجِهَاتُ تَنْقَرِضُ عِنْدَ جِهَةٍ وَاحِدَةٍ لَا تَمْتَازُ عَنِ الْوَاجِبِ اِلَّا فِی الْعُنْوَانِ وَالْحِكَايَةِ دُوْنَ الْمَعْنُوْنِ وَالْمَحْكِیِّ عَنْهُ فَاِذَنْ كُلُّ فِعْلِیَّةٍ يُحِيْطُ هَا مِنْ كُلِّ حَيْثِيَّةِ الْوَاحِدِ الْبَسِيْطِ الْوَاجِبِ جَلَّ مَجْدُهٗ وَذٰلِكَ لِاَنَّ تَشَخُّصَهَا مُسْتَنِدٌ اِلَيْهِ كَمَا عَلِمْتَ وَكَذٰلِكَ نَوْعِيَّتُهَا اَمَّا فِیْ جِهَةِ الْعِلَّةِ الْقَابِلَةِ وَقَدْ سَتَّرْنَاهَا بِالْوَاقِعِ فِیْ كِتَابِنَا هٰذَا مَرَّةً وَبِالْمِرْاٰةِ اُخْرٰی فَلَاجَرَمَ اَنَّ

عالم کے صدور کی جہتیں اسلئے متعدد ہیں کہ اسماء حسنیٰ بے شمار ہیں اور یہ مقدس حقائق ہیں اسلئے انکی جہتیں مختلف ہیں اور لوازم ایک ہی لازم پر منتہی ہوتے ہیں اور تمام جہات کی انتہا ایک ہی جہت پر ہوتی ہے جو کہ واجب الوجود سے عنوان اور حکایت ہی کے اعتبار سے مختلف ہے معنون اور محکی عنہ کی وجہ سے کوئی اختلاف نہیں تو واحد بسیط واجب الوجود جل شانہٗ ہر ایک فعلیت پر ہر ایک حیثیت سے احاطہ کئے ہوئے ہے، اور یہ اسلئے کہ ان فعلیتوں کا تشخص اسی ذات اقدس کی طرف ہے جیسا کہ تم جانتے ہو اور اسی طرح ان کی نوعیت کا موجب علت قابلہ کی حیثیت میں پنہاں ہے جیسے ہم نے اپنی کتاب میں کبھی واقع اور کبھی مرآۃ سے موسوم کیا ہے ان فعلیتوں کے انتساب کو بھی

لَهَا اِسْتِنَادٌ اَكْمَلُ اِسْتِنَادٍ
اَلشَّخْصُ وَقِسْ عَلَيْهَا
جِنْسِيَّتَهَا وَجَوْهَرِيَّتَهَا
اَلْهَيْئَةُ الْجَامِعَةُ فَاِذَ
سِوَى اللهِ زُوْرٌ وَبَاطِلٌ
وَمِنْ هٰذِهِ الْحِكْمَةِ يَنْقَدِ
اَلتَّجَلِّي الذَّاتِيُّ فَتَدَبَّرْ

شخص کے انتساب پر قیاس کریں،
اسی طرح ان کی جنسیت اور جوہریت
درہیئت جامعہ کی بھی یہی کیفیت ہے
خلاصہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا جو بھی ہے
وہ سب جھوٹ اور باطل ہے" اسی حکمت
سے تجلی ذاتی کا ظہور ہوتا ہے خوب
اچھی طرح سمجھ لو،

شیخ صدرالدین قونوی کا نظریہ

قَالَ الشَّيْخُ صَدْرُ الدِّيْنِ
اَلْقُوْنَوِيُّ اَلْحَقُّ سُبْحَانَهٗ مِنْ
حَيْثُ وَحْدَةِ وُجُوْدِهٖ لَمْ
يَصْدُرْ مِنْهُ اِلَّا الْوَاحِدُ
لِاِسْتِحَالَةِ اِظْهَارِ الْوَاحِدِ
وَاِيْجَادِهٖ مِنْ حَيْثُ كَوْنِهٖ
وَاحِدًا غَيْرَ الْوَاحِدِ وَ
ذٰلِكَ الْوَاحِدُ عِنْدَنَا هُوَ
الْوُجُوْدُ الْعَامُّ الْمُفَاضُ عَلٰى
اَعْيَانِ الْمَوْجُوْدَاتِ مَا وُجِدَ

شیخ صدرالدین قونوی فرماتے ہیں
کہ اللہ تعالےٰ کی وحدت وجود کو ملحوظ
رکھتے ہوئے ہم اس بات کے قائل ہیں، کہ
احد حق سے واحد ہی صادر ہو سکتا ہے
کیونکہ واحد کی حقیقت کو پیش نظر رکھتے
ہوئے یہ تصور کرنا ناممکن ہے کہ اس سے
سوائے واحد کے اور کچھ صادر ہو،
اس احد حق کا مفہوم ہمارے نزدیک
"وجود عام" ہے جو اعیان کائنات پر
فائض ہوا کیا خواہ وہ موجود ہو گئے

Marfat.com

مِنْهَا وَمَالَمْ يُوجَدْ مِنْهَا
سَبَقَ الْعِلْمُ بِوُجُودِهِ
وَهٰذَا الْوُجُودُ مُشْتَرَكٌ
بَيْنَ الْعِلْمِ الْأَعْلٰى الَّذِي
هُوَ اَوَّلُ مَوْجُودٍ اَلْمُسَمّٰى
بِالْعَقْلِ الْاَوَّلِ اَيْضًا وَ
بَيْنَ سَائِرِ الْمَوْجُودَاتِ
لَيْسَ كَمَا بَيْنَ كُرَةِ اَهْلِ
النَّظَرِ مِنَ الْفَلَاسِفَةِ
فَاِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّةَ عِنْدَ
الْمُحَقِّقِيْنَ اِلَّا الْحَقُّ وَالْعَالَمُ
لَيْسَ بِشَيْءٍ زَائِدٍ عَلٰى مَعْلُومِهِ
لِلّٰهِ تَعَالٰى اَوْ لَا الْمُتَّصِفُ
بِالْوُجُودِ ثَانِيًا اِنْتَهٰى كَلَامُهُ
ثُمَّ اَبْطَلَ مَجْعُولِيَّةَ
الْمَاهِيَّاتِ فِي اَنْفُسِهَا وَمَعَ
كَلَامِهِ اَنَّ الْوُجُودَ عَامٌّ
مُشْتَرَكٌ بَيْنَ الْمَوْجُودَاتِ
وَهِيَ تَمْثُلُ لِلْحَقِيقَةِ

ول یا ابھی تک موجود نہ ہوئے ہوں
بشرطیکہ انکا موجود ہو جانا اسکے علم میں ہو
اس وجود عام کا مفہوم اس علم اعلیٰ تک کو
شامل ہے جو سب سے پہلے وجود میں آیا اور
جسے عقل اول سے تعبیر کیا جاتا ہے نیز تمام
موجودات اسی کے مفہوم میں داخل ہیں وحدت
وجود کا وہ مفہوم نہیں جسکا ذکر اہل نظر
فلاسفہ نے کیا ہے کیونکہ محققین کے نزدیک
سوائے واجب حق شانہٗ کے اور کوئی بھی
ہستی ہے ہی جلوہ گر نہیں اور عالم کا مفہوم
اس سے زائد نہیں کہ وہ پہلے اللہ تعالےٰ
کے علم میں داخل تھا پھر اسے وجود
کیساتھ متصف کیا گیا۔ انتہی کلامہ،
پھر اسکے بعد اس نے اس چیز کا ابطال
کیا کہ ماہیات کو فی نفسہا مجعولیت
سے موصوف کیا جاتا ہے اور اسکے کلام
کا حاصل یہ ہے کہ وجود کا مفہوم عام
تمام موجودات کے درمیان مشترک ہے
اور یہ کائنات کی حقیقت واجب تعالےٰ

الْوَاجِبَةِ وَصَادِرٌ مِنْهَا ۔
قَالَ مَوْلَانَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
الْجَامِیُّ بَعْدَ مَافَصَّلَ الْقَوْلَ
فِیْ تَسْوِیَةِ کَوْنِ الْوُجُوْدِ
الْعَامِّ الْمُنْبَسِطِ عَلٰی
هَیَاکِلِ الْمَوْجُوْدَاتِ عَیْنَ
الْوَاجِبِ جَلَّ مَجْدُهٗ بِهٰذِهِ
الْاَلْفَاظِ الصُّوْفِیَّةِ الْقَائِلُوْنَ
بِوَحْدَةِ الْوُجُوْدِ لَمَّا ظَهَرَ
عِنْدَهُمْ اَنَّ حَقِیْقَةَ الْوَاجِبِ
هُوَ الْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ لَمْ یَحْتَاجُوْا
اِلٰی اِقَامَةِ الدَّلِیْلِ عَلٰی تَوَحُّدِهٖ
وَنَفْیِ الشَّرِیْکِ عَنْهُ فَاِنَّهٗ لَا یُمْکِنُ
اَنْ یَتَوَهَّمَ فِیْهِ اثْنَیْنِیَّةٌ تَعَدُّدٌ
مِنْ غَیْرِ اَنْ یُعْتَبَرَ فِیْهِ تَعَیُّنٌ وَ
تَقَیُّدٌ فَکُلُّ مَا یُشَاهَدُ اَوْ یُتَعَقَّلُ
اَوْ یُتَخَیَّلُ مِنَ الْمُتَعَدِّدِ هُوَ الْمَوْجُوْدُ
بِالْوُجُوْدِ الْاِضَافِیِّ لَا الْمُطْلَقِ
نَعَمْ یُقَابِلُهُ الْعَدَمُ وَهُوَ

کامل اور اسی حیثیت سے صادر ہوتی ہے
مولانا عبدالرحمن جامی نے اس
مسئلہ پر بہت تفصیل کے ساتھ
بحث کی ہے کہ وجود عام کہ جسکا
مفہوم تمام کائنات کو شامل ہے وہ
عین واجب جل مجدہ ہے اس کے بعد
لکھتے ہیں کہ یہ صوفیاء وحدت الوجود کے
قائل ہیں جس وقت انکے سامنے یہ حقیقت
ظاہر ہوئی کہ واجب تعالیٰ بعینہ وجود مطلق ہے
تو پھر انہیں اس بات کی حاجت نہ پیش
آئی کہ وہ اس کی وحدانیت اور نفی شریک
پر دلائل قائم کرتے اسلیے اس میں ثنینیت
اور تعدد کے تصور تک کا بھی امکان نہیں
بجز اسکے کہ تعین اور تقید کو ملحوظ رکھا
جائے سو جس چیز کا بھی تم مشاہدہ کرتے
ہو یا عقل و فکر متخیلہ میں لا سکتی ہے
اور جسکے تصور سے تمہارے ذہن میں تعدد
کا مفہوم پیدا ہوتا ہے تو ایسی چیز وجود
اضافی کیساتھ موجود ہے وجود مطلق سے
نہیں

Marfat.com

لَيْسَ بِشَيْءٍ اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ
وَهُوَ كَالنَّتِيْجَةِ لِمَا
مَهَّدَهٗ وَمَفَادُ كَلَامِهٖ اَنَّ
الْوُجُوْدَ عَامٌّ مُشْتَرَكٌ بَيْنَ
الْمَوْجُوْدَاتِ وَهُوَ عَيْنُ حَقِيْقَةِ
الْوَاجِبِيَّةِ وَنَفْسُ ذَاتِهَا وَلَا
يَنْبَغِيْ اَنْ يُظَنَّ بِهٰؤُلَاءِ الْاَعْلَامِ
اَنَّهُمْ يَحْكُمُوْنَ بِكُلِّيَّتِهٖ سُبْحَانَهٗ وَ
تَعَالٰى بَلْ مَرَامُهُمْ بِذٰلِكَ مَا قَدْ
اَسْلَفْنَا مِنْ اَنَّهٗ سَادٌّ لِاُفُقِ
الْفِعْلِيَّةِ غَاشٍ لِاَقْلِيْمِ التَّحَقُّقِ
اَعْنِيْ بِهٖ اَنَّ التَّحَقُّقَ لَا يَسَعُ
طَبِيْعَتُهٗ اِلَّا الْوَاجِبَ اَوِ الْمُمْكِنَ
مُسْتَنِدًا اَوَّلًا اَوْ ثَانِيًا اِلَى الْوَاجِبِ
فَجِهَةُ اِيْجَادِهٖ وَقُدْرَةُ تَكْوِيْنِهٖ اَوْ
مَا شِئْتَ فَسَمِّهٖ مُنْدَرِجَةٌ فِيْ
حَقِيْقَتِهٖ بِالْفِعْلِ وَاِنَّمَا تَحَقُّقُهٗ
مُسْتَنِدٌ اِلَيْهِ سُبْحَانَهٗ لَا يَشُكُّ فِيْهِ
شَاكٌّ وَتَحَقُّقُ الْمُمْكِنِ لَا جَرَمَ اَنَّ

ہے اور وہ لاشئ محض ہے۔ انتہی کلامہ
یہ اسکے کلام ماقبل کا نتیجہ ہے
جسکا خلاصہ یہ ہے کہ وجود عام کا مفہوم
تمام کائنات میں مشترک ہے اور وہ حقیقت
واجب تعالےٰ کا عین اور اسکا نفس ذات
ہے ایسے علماء اعلام کے متعلق یہ خیال
نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ذات اقدس باری
تعالےٰ کو کلی سمجھتے ہیں بلکہ ان کا مقصود
اس سے جیسا کہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے
ہیں وہ یہ ہے کہ اس کا مفہوم افق فعلیت کو گھیرے
ہوئے اور اقلیم تحقق کو ہر طرف سے محیط ہی
میرا مقصود یہ ہے کہ تحقق اور اسکا وجود
اولاً اور ثانیاً ذات اقدس ہی کیطرف
منسوب ہے پس اسکے ایجاد کی جہت اور اس کے
تکوین کی قدرت یا جن الفاظ کے ساتھ
تم تعبیر کرنا چاہو وہ بالفعل واجب
تعالےٰ کی حقیقت میں مندرج ہیں اور
اسکا تحقق باری تعالےٰ کیطرف منسوب
ہے، اس میں کسی شک کرنیوالے

Marfat.com

كُنْهَهٗ تَمَثُّلُ تِلْكَ الْجِهَةِ ۔ کے لیے شک کی گنجائش نہیں تحقق
ممکن کی حقیقت یقیناً اسی جہت کا تمثل ہے،
فَاِذَنْ اَصْلُ التَّحَقُّقِ تو تحقق کی اصل اور اسکا منبع واجب
وَسَنْخِهٖ هُوَ الْوَاجِبُ لَا تعالےٰ کی ذات ہے اس طور پر نہیں
اَنَّهٗ مِمَّا اكْتَنَفَهُ التَّحَقُّقُ کہ تحقق نے اسے فوق کی جانب سے گھیر
مِنْ فَوْقٍ وَهُوَ مُرْتَدٍ رکھا ہے اور کبریاء کی چادر اوڑھے ہوئے
بِرِدَاءِ الْكِبْرِيَاءِ بَرِيٌّ عَنْ ہر قسم کے تمثل سے بری ہے، پھر تمام
كُلِّ تَمَثُّلٍ ثُمَّ اِنَّ التَّمَثُّلَاتِ تمثلات اسکے مظاہر کمال اور آئینہ ہائے
مَظَاهِرُ كَمَالِهٖ وَتَمَاثِيلُ جمال ہیں اسکی عظمت اور جلال کی
جَمَالِهٖ وَشُرُوحُ جَلَالِهٖ وَ شرح اور تفصیل ہیں یہ ایسی بات ہے
هٰذَا مِمَّا لَا يُنَازِعُ فِيْهِ کہ جسمیں کوئی حکیم بھی اختلاف نہیں کرتا،
الْحَكِيْمُ وَاَمَّا اَنَّ الْمَاهِيَاتِ یہ بات قابل تسلیم نہیں کہ ماہیات مجعول
غَيْرُ مَجْعُوْلَةٍ وَاَنَّ الصَّادِرَ نہیں یا یہ کہ صادر اول اس وجود کا تمام
الْاَوَّلَ هُوَ الْوُجُوْدُ الْمُنْبَسِطُ ہے جو تمام کائنات کو اپنے مفہوم میں
عَلٰى هَيَاكِلِ الْمَوْجُوْدَاتِ لئے ہوئے ہے اور وجود بسیط صرف
وَاَنَّ الْوُجُوْدَ الْبَسِيْطَ هُوَ اللہ تعالےٰ کی ذات ہے اور وجود ایسی
اللّٰهُ وَاَنَّ الْوُجُوْدَ شَيْءٌ يَلْحَقُ چیز ہے جو ماہیات سے آکر ملحق ہے ان
الْمَاهِيَاتِ فَاَمْرُهُمْ مَنُوْعَةٌ قَدْ نظریوں کی تردید کے متعلق ہم پہلے
سَبَقَ تَاَسُّسُ مَنْعِهَا بحث کر چکے ہیں یا یہ کہ ان کے اقوال

Marfat.com

اَوْ هِيَ مُاَوَّلَةٌ وَاَرٰى اَنَّهُمْ	تاویل پر مبنی ہیں میرے خیال میں انہوں
اِكْتَفَوْا بِالتَّغَايُرِ الْاِعْتِبَارِيِّ	نے اس تغایر اعتباری کو ملحوظ رکھنے پر
الَّذِيْ بَيْنَ الْمَاهِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ	اکتفاء کی ہے جو ماہیت اور فعلیت
وَلَمْ يَنْكَشِفْ لَهُمْ اَنَّ	کے درمیان پایا جاتا ہے مگر ان پر یہ
سُلْطَانَ الْفَرْقِ اِنَّمَا هُوَ فِيْ	عقدہ نہ کھل سکا کہ یہ فرق صرف حیثیت
مَوْطِنِ اللِّحَاظِ فَقَطْ ۔	اور جہت ملحوظ رکھنے تک ہے ،

وجود اور ماہیت ایک ہیں

وَالْحَقُّ اَنْ يُقَالَ	اور حق بات یہ ہے کہ وجود اور
اَلْوُجُوْدُ هُوَ الْمَاهِيَّةُ وَ	ماہیت ایک ہی چیز ہے اور حقیقت
الْحَقِيْقَةُ هِيَ التَّقَرُّرُ كَمَا	بعینہ تقرر ہے جیسا کہ امام اہل سنت
ذَهَبَ اِلَيْهِ اِمَامُ اَهْلِ	نے اس کی تشریح کی ہے اور کیونکہ
السُّنَّةِ وَبِالْاِطْلَاقِ الْعَامِّ	وجود کا مفہوم بلحاظ اسکے اطلاق عام
الشَّامِلِ لِجَزَاءٍ لَا اِنْتِهَاءِ	کے واجب تعالےٰ کی لامتناہی کو شامل
الْوَاجِبِ فِيْ ذَاتِهٖ	ہے ، جس سے ان کو یہ غلطی ہوئی کہ
فَزَعَمُوْهُ مُؤَدِّيًا لِلْوَاجِبِ	وہ عین واجب ہے اور وہ دونوں
اَنْ يَكُوْنَ كُلَّهٗ بِكُلِّهٖ	ایک دوسرے پر کلی طور پر منطبق ہیں
وَلَمْ يَتَفَطَّنُوْا بِاَنَّ	اور اس نکتہ کو نہ سمجھ سکے کہ تمام عالم
الْعَالَمَ بِاَسْرِهٖ مُتَعَيِّنٌ	کلی طور پر متعین ہے اس میں ہر چند کہ

Marfat.com

لَا نِسْبَةَ لِاِطْلَاقِهٖ اِلَى اِطْلَاقِ الْوَاجِبِ اِلَّا نِسْبَةً شُعْرِيَّةً تَكْوِيْنِيَّةً ؛

اطلاق کا تصور کیا جائے مگر واجب تعالےٰ کے اطلاق سے اسے کوئی نسبت نہیں۔ مگر صرف اتنی نسبت

لہ اس کے علم اور تکوین سے معرض وجود میں آیا۔

وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ الْوُجُوْدَ الْمُنْبَسِطَ بِعَيْنِهِ الْوَاجِبُ فَقَدِ اشْتَبَهَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَتَمَيَّزِ الظَّاهِرُ مِنَ الْمَظْهَرِ ؛

اور جس شخص کا یہ خیال ہے کہ وجود جو اس عالم میں پھیلا ہوا ہے وہ عین واجب ہے تو اسے بڑا اشتباہ پیش آیا ہے کہ جس سے وہ ظاہر اور مظہر میں تمیز نہ کر سکا،

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا وَلِلْحُكَمَاءِ عِصَامًا ؛

اے اللہ تعالےٰ میں تجھ سے ہر ایک اسم پاک کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے متقیوں کا امام اور حکماء ربانیین کے لئے جائے پناہ بنائے؛

Marfat.com

اَلْخِزَانَةُ الثَّالِثَةُ تیسرا خزانہ

ابتجاس کی حقیقت اور اسکے معانی

اَتَعْرِفُ کُنْہَ الْاِبْتِجَاسِ هُوَ اَنَّ الْجَاعِلَ یَجِبُ مِنْہُ مَجْعُوْلٌ بِخُصُوْصِہٖ کَمَا یَقْتَضِیْہِ اَصْلُ تَحَقُّقِہٖ مِنْ هَیْئَۃٍ مُخْتَصَّۃٍ بِذٰلِکَ وَهٰذِہِ الْجِهَۃُ کَثِیْرًا الْمَجْعُوْلِ وَقَوَامُہٗ فِیْ نَفْسِہٖ وَ تَسْتَتْبِعُ هٰذَا الْوُجُوْبَ تَحَقُّقُہٗ وَتَجَوُّهَرُہٗ وَتَقَرُّرُہٗ وَالْفَحْصُ یَکْشِفُ اَنَّ تَحَقُّقَہٗ هُوَ تَحَقُّقُہٗ لِلْجَاعِلِ وَاَنَّ تَجَوُّهَرَہٗ هُوَ اِسْتِنَادُہٗ اَزَلًا وَاَبَدًا اِلٰی فَاعِلِہٖ وَاَنَّ تَقَرُّرَہٗ اِنَّمَا هُوَ سُبُوْتٌ مِنْ مَبْدَئِہٖ فَلَا جَرَمَ اَنَّہٗ شَرَحَ لِتِلْکَ الْجِهَۃِ تَفْصِیْلًا لِاِجْمَالِهَا وَاِنَّمَا لَمْ یَتَمَیَّزْ قَبْلَ هٰذَا فِی الْاَمْرِ الْاَبْتَرِ

ابتجاس کی حقیقت یہ ہے کہ جاعل اپنے مجعول خصوصی کے لئے وجود طور پر ظہور کا باعث ہو جیسا کہ ہیئت مخصوصہ کا اصل تحقق اس بات کا تقاضا کرتا ہے یہی جہت کسی مجعول کی حقیقت اور اسکا فی نفسہ قوام ہوتی ہے اور اسکا تحقق وجوب مذکور کا نتیجہ جوہر اور تقرر ہوتا ہے تحقیق اور تفتیش کے بعد یہ بات واضح ہوئی ہے کہ تحقق مجعول کے یہ معنی ہیں کہ اسکا تحقق جاعل کیلئے ہے اسکی ذات کا انحصار اس پر ہے کہ وہ ازل سے ابد تک اپنے فاعل کی طرف منسوب ہے اور اسکے تقرر کا منبع اسکا مبدا ہوتا ہے، اور اسکا وجود اس جہت

Marfat.com

لِلْجُزْئِيَّةِ هٰذَا التَّمْيِيْزُ لِشِدَّةِ اِعْتِلَائِهَا وَغَايَةِ تَسَبُّقِهَا وَالْاِنْبِجَاسُ نَوْعَانِ اَحَدُهُمَا اِنْبِجَاسٌ مُطْلَقٌ مِنْ مُطْلَقٍ وَحَقِيْقَتُهُ اِنْحِيَازُ مَفْهُوْمٍ بِرَأْسِهِ يَصِحُّ لَهُ التَّصَادُقُ وَالْعُنْوَانِيَّةُ كَالْمُتَعَجِّبِ بِالنِّسْبَةِ اِلَى النَّاطِقِ وَاِنْ كَانَ بِالْاِتِّحَادِ الْعَرَضِيِّ وَقَدْ عَرَفْتَ كَيْفِيَّتَهُ فِي الْخَزَائِنِ الثَّانِيَةِ ثَانِيْهِمَا اِنْبِجَاسٌ مُتَعَيِّنٌ مُقَيَّدٌ مِنَ الْمُطْلَقِ وَحَقِيْقَتُهُ اِنْتِهَاءُ الْاِنْبِجَاسِ الْاِطْلَاقِيِّ اِلٰى حَدٍّ لَا يَقْتَضِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا انْحِيَازَ الْمَفْهُوْمَاتِ الْمُتَضَمِّنَةِ جِهَاتُهَا فِيْهِ بِحَيْثُ لَا يَصِحُّ التَّصَادُقُ وَلَا الْعُنْوَانِيَّةُ كَالْحَيَوَانِ بِشَرْطِ شَيْءٍ وَالْحَيَوَانِ بِشَرْطِ لَا شَيْءَ)

خصوصی کی شرح اور اسکے اجمال کی تفصیل ہوتی ہے اور اس مرتبہ جہت سے پہلے عدم امتیاز کی وجہ اس جہت کا علو شان اور اسکی انتہائی سبقت ہے، انبجاس کی دو قسمیں ہیں ایک تو مطلق سے مطلق کا ظہور میں آنا اور اسکی حقیقت کسی مفہوم کا اسطرح متمثل ہونا ہے کہ دونوں کا تصادق اور عنوانیت صحیح ہو سکے جیسا کہ تعجب ناطق کیطرف نسبت کیساتھ اگرچہ اسکا اتحاد عرضی ہے جیسا کہ اسکی کیفیت تتمہ خزانہ دوم میں معلوم کر چکے ہو دوسرے متعین اور مقید کا مطلق سے ظہور میں آنا اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ انبجاس اطلاقی ختم ہو کر ایسی حد تک پہنچ جائے کہ جس کے بعد صرف یہی رہ جاتا ہے کہ مختلف مفہومات اپنی اپنی جہات میں اسطرح تمثل حاصل کریں کہ اس مقام پر نہ تو تصادق صحیح ہوتا ہے اور نہ عنوانیت جیسا کہ حیوان بشرط شئ اور حیوان بشرط لا شئ۔ اس حیوان مطلق

بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْحَيَوَانِ الْمُطْلَقِ الَّذِيْ هُوَ نَفْسُ الْحَيَوَانِ فَقَطْ ۔

کی طرف نسبت کرنے کے ساتھ جو کہ فقط نفس حیوان ہے،

عرش اور ماء

وَنَحْنُ نُرِيْدُ اَنْ نُفِيْدَكَ فِيْ هٰذِهِ الْخِزَانَةِ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُتْلٰى عَلَيْكَ بِصِمَاخِ يَقِيْنِكَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اَفَاضَ اَدَقَّ مِنْ حَرْفِ التَّجَرُّدِ وَعَيْنِ الْاِطْلَاقِ وَاِنَّمَا عَنَيْنَا بِهٖ جِسْمًا تَامًّا مُحْدَثًا قَابِلًا لِلْجِهَاتِ غَيْرَ قَابِلٍ لِلْخَرْقِ وَالْاِلْتِيَامِ وَهُوَ الْعَرْشُ الْعَظِيْمُ وَهُوَ وَاِنْ كَانَ جِسْمًا نِيًّا وَلٰكِنَّهٗ رُوْحَانِيٌّ مِنْ حَيْثُ الْاِقْتِرَابُ الْاَتَمُّ وَالتَّدْبِيْرُ الْاَعَمُّ وَلَهٗ رُوْحٌ تَامٌّ كُلِّيٌّ قَدْ حَقَّ لَهٗ اَنْ يُّقَالَ اَنَّهٗ اسْتَوٰى

ہم چاہتے ہیں کہ اس خزانہ میں اس امر کی تشریح کریں اسلئے جو تمہارے سامنے بیان کیا جائے اسے گوش ہوش سے سنو، جب اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نے خالص تجرد اور عین اطلاق سے عرش عظیم کو پیدا کیا اور ہمارے نزدیک اسکا مفہوم ایک جسم کامل ہے کہ جس نے تمام جہات کو گھیر رکھا ہے اور اس میں خرق والتیام نہیں (یہی وہ عرش عظیم ہے) اور اسے اگرچہ ہم نے جسم سے تعبیر کیا ہے، لیکن وہ اقتراب اتم اور تدبیر اعم کا مظہر ہونے کی وجہ سے روحانی ہے اور اسمیں ایک روح کلی ہے جس کی بنا پر یہ کہنا مناسب ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالےٰ

عَلَيْهِ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَ
جِسْمًا غَيْرَ تَامٍ مُحَدَّدًا مِنَ
الْجِهَاتِ عَلٰى صِيْغَةِ اسْمِ
الْمَفْعُوْلِ قَابِلٌ لِلْخَرْقِ وَالْاِلْتِيَامِ
مُطْلَقًا وَاِنَّمَا اَعْنِىْ بِهٖ اَنَّهٗ
قَابِلٌ لِكُلِّ مَا يَطْرَءُ عَلَيْهِ وَ
لَا يَأْبٰى اَىَّ صُوْرَةٍ طَرَءَتْ
وَهُوَ الْمَاءُ وَهُوَ جِسْمَانِىٌّ
مَحْضٌ لَا اقْتِرَابَ لَهٗ وَلَا تَدْبِيْرَ
وَلَا رُوْحَ وَلَا اسْتِيْلَاءَ وَقَدْ
عَبَّرَ عَنْهُ بِالْمَاءِ لِمُشَابَهَتِهٖ
اِيَّاهُ فِى الْاِطْلَاقِ وَالْقَابِلِيَّةِ
كَمَا عَبَّرَ عَنِ الْعَرْشِ بِهٖ
لِمَعْنَى الْاِسْتِيْلَاءِ وَالتَّحَدُّدِ
التَّامِّ هٰذَا ذَوْقُ الْحَكِيْمِ وَلَا تَحِيْدَ
عَنْهُ فِى التَّحْقِيْقِ وَمَا اخْتَلَفُوْا اِلَّا
عَنْ جَهْلٍ بِحَقِيْقَةِ الْاَمْرِ ۞
وَقَدْ تَظَاهَرَتِ الْاٰيَاتُ وَ

عرش پر مستوی ہے اور اسکے بعد یک جسم
غیر تام ہے جو محدود من الجہات ہے
اور قابل خرق والتیام ہے اور ہمارا
مقصود یہ ہے کہ جو حالت بھی اس پر طاری
ہوتی ہے اسے قبول کر لیتا ہے اور جن
سی بھی صورت اسکے لئے فرض کی جائے
اس سے انکار نہیں اور یہ ثانی جسم پانی
ہے اور یہ وہ جسم محض ہے کہ جسے کسی
قسم کا قرب حاصل نہیں اور تدبیر الٰہی
اور روح کا مظہر نہیں اور نہ اس پر استولاء
ثابت آتا ہے اور اس جسم کو پانی کیساتھ
اسلئے تعبیر کیا گیا کہ یہ اطلاق اور قابلیت
میں اسی کے مشابہ ہے جیسا کہ عرش سے
تعبیر کرنا اللہ تعالیٰ کے استیلاء اور
استوی اور تحدد تام کے معنی کو شامل
ہے یہ ایک حکیم کا ذوق ہے کہ جس کی
تحقیق میں کوئی شائبہ نہیں اور اس
میں وہی اختلاف کر سکتا ہے جو اس رائے کی حقیقت سے ناواقف ہے
آیات اور احادیث اس سلسلہ میں بکثرت

Marfat.com

الْاَحَادِيْثُ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ
سُبْحَانَهٗ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ وَ
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَ
كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ
اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَفَسَّرَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ
قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ
قَبْلَهٗ شَيْءٌ وَكَانَ عَرْشُهٗ
عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ
شَيْءٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَخَلَقَ مِنَ الْمَاءِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَهٰذَا الْمِقْدَارُ
ذَوْقُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْحُكَمَاءِ ۔
وَاَمَّا الْفَلَاسِفَةُ الَّذِيْنَ يَشْتَغِلُوْنَ
بِمَا لَا يَعْنِيْهِمْ فَاِذَا نَحْنُ جِئْنَا
النَّظَرَ بِخِلَافِ اُولٰئِكَ فَلَنَا

وارد ہوئی ہیں اللہ سبحانہ وتعالےٰ فرماتا ہے
کہ یہ وہ خدائے قدوس ہے کہ جس نے
آسمانوں کو اور زمین کو چھ دن میں پیدا
کیا اور اسکا عرش عظیم پانی پر تھا، تاکہ
آزمائے کہ کون تم میں سے بلحاظ عمل
کے سب سے بہتر ہے اور امام بخاریؒ نے
عمران بن حصینؓ سے جو روایت نقل کی
ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسکی تفسیر بیان کی ہے کہ اللہ تعالےٰ
موجود تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی
اور اسکا عرش پانی پر تھا کہ جسکے بعد اس
نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور
لوح محفوظ میں ہر ایک چیز لکھدی اور
ایک روایت میں ہے کہ آسمانوں کو
اور زمین کو پانی سے پیدا کیا، انبیاء کرام
اور حکماء کا ذوق بس اتنا ہی ہے،
لیکن فلاسفہ جو لایعنی مباحث میں
مصروف رہتے ہیں جب ہم انکی نظر
کی طرف غور کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں

Marfat.com

اَنْ نَقُوْلَ الْعَرْشُ مَوْجُوْدٌ کہ عرش موجود ہے اسکا ہیولی اسکی صورت
کَمَا هُوَ هَيُوْلَاهُ يَقِفُ عَلٰى پر اور اسکی صورت اسکے ہیولی پر موقوف
صُوْرَتِهٖ وَصُوْرَتُهٗ يَقِفُ ہے اور پانی ایسا جسم ہے جو ہیولی اور
عَلٰى هَيُوْلَاهُ وَالْمَاءُ جِسْمٌ اس صورت حامہ سے مرکب ہے جو کہ ہر
مُرَكَّبٌ مِنَ الْهَيُوْلٰى وَالصُّوْرَةِ اس صورت کو قبول کرتی ہے جو اس
الْعَامَّةِ الْقَابِلَةِ لِكُلِّ صُوْرَةٍ پر پیش آتی ہے جیسا کہ یہ لوگ ہیولیٰ
تَاْتِيْ عَلَيْهَا كَمَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْهَيُوْلٰى ثانیہ اور صورت نباتیہ کے متعلق بیان
الثَّانِيَةِ وَالصُّوْرَةِ النَّبَاتِيَّةِ۔ کرتے ہیں،

زمان اور مکان

وَقَدْ اَحَاطَ الْجِسْمَانِيَّةَ تمام جسمانی اشیاء پر ایک ایسا
بِجَمِيْعِ مَا جَوْهَرٌ مُمْتَدٌّ جوہر احاطہ کئے ہوئے ہے جو امتداد
بِذَاتِهٖ وَهُوَ الزَّمَانُ وَجَوْهَرٌ ذاتی کیساتھ موصوف ہے اور وہ زمان
مُتَشَيِّعٌ بِذَاتِهٖ وَهُوَ الْمَكَانُ ہے اور ایک جوہر ہے جو متشیع بذاتہ
وَهُوَ اَمْرَانِ مُشْتَرَكَانِ فِي ہے اس کو مکان بولا جاتا ہے، ان
الْجِسْمَانِيَّاتِ فَاطِبَةً حَالَّانِ دونوں کا تمام جسمانیات کیساتھ ایسا
فِيْهَا فَتَحَقُّقُ الزَّمَانِ هُوَ تعلق ہے کہ ایک دوسرے کو علیحدہ نہیں
تَحَقُّقُهٗ فِي الْجِسْمِ وَ کر سکتے اور دونوں کا وہ محل کہ جسمیں وہ
تَحَقُّقُ الْمَكَانِ هُوَ تَحَقُّقُهٗ حلول کئے ہوئے ہیں ہر ایک ایسی چیز

فِی الْجِسْمِ وَإِنْ اَزْعَمُوْا اَنَّهُمَا عَرَضَانِ وَلٰكِنْ ذَوْقُ الْحُكَمَاءِ اَبٰى عَنْهُ ۔

ہے کہ جسکی بنا پر زمان اور مکان دونوں کا تحقق جسم میں ہے اسی لئے بعض حضرات نے یہ خیال کیا کہ یہ دونوں عرض ہیں لیکن حکماء کا ذوق اس کے تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے،

وَالزَّمَانُ كَمَا كَانَ لِمُتَدَاوَلَةٍ غَيْرُ مَأْلُوْفِ التَّصَوُّرِ عِنْدَهُمْ عُسِّرَ عَلَيْهِمْ تَصَوُّرُهُ ۔

اور کیونکہ زمان میں اس قدر امتداد ہے کہ اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا اسلئے اسکے تصور کو مشکل سمجھا گیا ہے،

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ جَعَلَ كُلًّا مِنْ هٰذِهٖ مُتَعَانِقًا مَعَ الْاٰخَرِ وَلَوْلَا التَّعَانُقُ لَذَهَبَ الْمَيْلُ اِلَى الْاِطْلَاقِ الصِّرْفِ الَّذِیْ هُوَ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَذَهَبَ الصُّوْرَةُ اِلٰى رَسْمٍ هِیَ تُمَاثِلُهَا لِكَلِمَةِ الْبَاهِرَةِ عَلَقَ كُلًّا مِنْهُمَا بِالْاٰخَرِ فَبِذٰلِكَ ثَبَتَ الْعَالَمُ ۔

یاد رکھو کہ ان میں سے اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کو ایک دوسرے کیساتھ وابستہ پیدا فرمایا ہے اگر یہ توافق اور وابستگی نہ ہو تو میلان اطلاق صرف کے ساتھ مل جاتا جو اللہ تعالےٰ کے اسمائے پاک میں سے ایک اسم ہے اور صورت اس حکمت کیساتھ ملجاتی جسکا وہ تمثل ہے اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے ساتھ دونوں کو ایک ساتھ اسطرح پیدا فرمایا کہ جسکی وجہ سے عالم ثابت ہے،

Marfat.com

حدوث عالم

وَالْعَالَمُ حَادِثٌ كُلُّهُ
اَمَّا الزَّمَانُ وَمُعَاصِرَاتُهُ
فَبِالْحُدُوْثِ التَّقْيِيْدِيِّ وَاَمَّا
غَيْرُهَا فَبِالْحُدُوْثَيْنِ كِلَيْهِمَا
وَمَنْ تَجَشَّمَ اِثْبَاتَ
الْحُدُوْثِ الزَّمَانِيِّ لِلزَّمَانِ
وَاَخَوَاتِهِ فَقَدْ رَكِبَ
شَطَطًا وَلَا يَكَادُ يَجِدُ
مِنَ الْاٰيَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ
عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۔
ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ لِكُلِّ
خُصُوْصِيَّةٍ مِنَ الْاَسْمَاءِ
تَسْتَتْبِعُ صُوْرَةً بِخُصُوْصِهَا
فِيْ عَالَمِ الْاِمْكَانِ بِخُصُوْصِيَّةٍ
بَيْنَهُمَا وَاقِعَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ
تَعَالٰى كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تمام عالم حادث ہے، زمان
اور اسکے معاصرات کا حدوث تو تقییدی
ہے لیکن دوسری اشیاء حدوث کے
دونوں معانی کی بنا پر حادث ہیں،
جنہوں نے زمان اور اسکے معاصرات
کے لئے حدوث زمانی کے ثابت کرنے
میں سعی لاطائل کی ہے اور وہ ایک
ناممکن چیز کو ممکن بنانا چاہتے ہیں
آیات قرآنی اور احادیث نبوی میں
ان کیلئے کوئی دلیل نہیں،
ہر ایک اسم پاک کی خصوصیت سے
عالم امکان میں صورت خصوصیہ ظہور
میں آتی ہے کیونکہ ان دونوں کے
درمیان ایک قسم کی خصوصیت ہوتی ہے
جو اللہ تعالے کے نزدیک ایک امر
واقع ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے

Marfat.com

خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ۔

نے انسان (آدم) کو اس کی صورت پر پیدا کیا،

فَهٰذِهٖ صُوْرَةُ الْاَفْلَاكِ وَ الْعَنَاصِرِ بِصُوَرِهَا وَمِنَ النَّشْاَةِ الْجُزْئِيَّةِ فِيْ مُحَلِّ عُنْصُرٍ عُنْصُرٌ وَفَلَكٍ فَلَكٌ ۔

سو اسی طرح افلاک و عناصر کی بھی صورتیں ہیں اور ارتقاء جزئی میں ہر ایک عنصر کیلئے عنصر اور فلک کیلئے فلک موجود ہے،

اَلْمَعْدِنُ وَهُوَ اَمْرٌ جِسْمَانِيٌّ مَحْضٌ لَهٗ رُوْحٌ ضَعِيْفٌ اِنَّمَا شَاْنُهٗ حِفْظُ صُوْرَتِهٖ وَطَبِيْعَتِهٖ غَيْرَ وَاَنَّ مَعْدَنَ الْاَفْلَاكِ اَتَمُّ مِنْ مَعْدِنِ الْعَنَاصِرِ وَالْعَامَّةُ تَخُصُّهٗ بِالْاَرْضِ وَالْحُكَمَاءُ يُعَمِّمُوْنَهٗ مِنْ مُقْتَضٰى ذَوْقِهِمْ فِيْ كُلِّ الْمَاءِ ۔

معدن صرف جسمانی چیز ہے، جس کی روح نہایت کمزور ہے اسکا کام صرف اپنی صورت اور طبیعت کا محفوظ رکھنا ہے علاوہ ازیں معدن افلاک معدن عناصر سے کامل تر ہیں، اور معدن کو عام طور پر ارضیات سے مخصوص سمجھا جاتا ہے لیکن حکماء اپنے ذوق کے مطابق تمام معدنیات کیلئے پانی کی طرح عموم ثابت کرتے ہیں،

وَالنَّبَاتُ وَهُوَ جِسْمٌ لَهٗ رُوْحٌ شَاْنُهٗ التَّغْذِيَةُ وَالتَّنْمِيَةُ مَعَ الْحِفْظِ وَهُمَا

اور نبات ایک ایسا جسم ہے کہ جس میں روح ہے جسکا عمل یہ ہے کہ فقط صورت کے علاوہ تغذیہ اور نشوونما کے نظام کو بھی قائم رکھتی ہے حیوان

قَدْ يَتَلَبَّسَانِ بِاَحْكَامِ
الْحَيَوَانِ اَوِ النَّاطِقِ بِقَسْرٍ
وَلٰكِنَّ هٰذَا الْكَلَامَ فِي مُقْتَضَى
الطَّبَائِعِ وَالْحَيَوَانُ وَهُوَ
جِسْمٌ لَهُ رُوحٌ شَانُهُ
الشُّعُوْرُ مِنَ الْاَحْسَاسِ
وَالتَّخَيُّلِ وَالتَّوَهُّمِ وَالْاِدْرَاكِ
وَالرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَغَيْرِهَا
وَالنَّاطِقُ وَهُوَ جِسْمٌ لَهُ رُوحٌ
شَانُهُ التَّعَقُّلُ اَيِ الْحُكْمُ
بِاُصُوْلِ الْعَوَالِمِ مِنَ الْاَسْمَاءِ
لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ عِلْمًا وَعَمَلًا۔
وَالنَّاطِقُ الَّذِيْ غَلَبَ
عَلَيْهِ الْاَرْضُ كَمِّيَّةً
وَاعْتَدَلَتِ الْاَرْبَعُ
كَيْفِيَّةً لَا عَمَلًا
حَقِيْقِيًّا بَلْ مَشْهُوْرِيًّا
هُوَ الْاِنْسَانُ۔
وَالنَّاطِقُ الَّذِيْ غَلَبَ

بلکہ حیوان ناطق کے احکام کے ساتھ
بھی اس کو التباس حاصل ہے۔ گو
بعض حالتوں میں ہو لیکن اسوقت
ہم نفس طبائع سے بحث کر رہے ہیں،
اور حیوان ایسا جسم ہے کہ جسکے روح
ہے اس کا عمل احساس۔ تخیل توہم
ادراک و رضا اور غضب وغیرہ کے
احوال کو سمجھنا ہے اور ناطق ایسا روح
والا جسم ہے کہ جسکی شان اور حالت
تعقل یعنی بلحاظ علم اور عقل کے وہ
اصول عوالم یعنی اسماء حسنیٰ تک رسائی
حاصل کر سکتی ہے،
اور وہ ناطق کہ جسمیں بلحاظ مقدار کے
ارضی جزو غالب ہو لیکن کیفیت کے
لحاظ سے اسکے عناصر اربعہ میں اعتدال
حقیقی نہیں ہوتا بلکہ صرف اسکے نام
سے مشہور ہے اس قسم کا (حیوان ناطق)
انسان کہلاتا ہے
اور وہ ناطق کہ جسمیں بلحاظ کمیت کے

Marfat.com

عَلَيْهِ الْهَوَاءُ كَمِّيَّةً وَاسْتَوَتِ الْأَرْبَعُ كَيْفِيَّةً هُوَ الْمَلَكُ السِّفْلِيُّ وَمِنْهُمْ رِدْءُ الْمَلَائِكَةِ الْعُلْوِيَّةِ وَتَمَاثِيلُهُمْ وَهُمُ الْمُوَكَّلُونَ وَهُمْ أَقْرَبُ إِلَى الْعِفَّةِ مِنَ الْإِنْسَانِ وَغَيْرِهِ وَأَقْوَى نَفْسًا۔

سے ہوا کا عنصر غالب اور کیفیت کے لحاظ سے چاروں عناصر میں استواء اور برابری ہو، تو یہ ملائکہ سفلیہ ہیں جو ملائکہ علویہ کے اعوان ہیں اور ان کا تمثال ہیں اور یہی ملائکہ موکل ہیں اور یہ عفت و عصمت کے اعتبار سے انسان سے زیادہ قریب ہیں اور باعتبار نفس کے زیادہ قوی،

وَالنَّاطِقُ الَّذِي غَلَبَ عَلَيْهِ الْمَاءُ كَمِّيَّةً وَاسْتَوَتِ الْأَرْبَعُ كَيْفِيَّةً هُوَ الْإِنْسَانُ الْمَائِيُّ وَلَمْ يُسْمَعْ لَهُ ذِكْرٌ إِلَّا مَا يَسْرُدُهُ قَاصُّ الذَّوْقِ۔

اور وہ ناطق کہ جس پر باعتبار کمیت کے پانی کا عنصر غالب ہو اور کیفیت کے لحاظ سے عناصر اربعہ اس میں برابر ہوں وہ انسان آبی ہے، لیکن اہل ذوق واعظین کے علاوہ ان کا تذکرہ اور کہیں نہیں سنا،

وَالنَّاطِقُ الَّذِي غَلَبَ عَلَيْهِ النَّارُ كَمِّيَّةً وَاسْتَوَتِ الْأَرْبَعُ كَيْفِيَّةً هُوَ الْجِنُّ وَيَتَيَسَّرُ لَهُمْ مِنَ

اور وہ ناطق کہ جس پر باعتبار کمیت کے آتش اور آگ کا غلبہ ہو اور کیفیت کے لحاظ سے عناصر اربعہ اس میں برابر ہوں، تو یہ قوم جن ہے، نسمہ کے لحاظ سے جو اثرات ان سے ظہور پذیر ہوتے

Marfat.com

التَّاثِيْرَاتِ النَّسْمِيَّةِ مَا لَا يَتَيَسَّرُ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا بَعْدَ تَجَشُّمِ كَسْبٍ ثَقِيْلٍ ۔	ہیں انسان انکے اظہار سے قاصر رہتا رہتا ہے، البتہ سخت ریاضتوں کے بعد ممکن ہے کہ اس سے بھی کوئی کارنامہ ظاہر ہو،
وَالنَّاطِقُ الْمُتَكَوِّنُ مِنَ الْاَفْلَاكِ هُوَ الْمَلَكُ الْعُلْوِيُّ ۔	اور ایک وہ ناطق جس کا تکون عناصر فلکیہ سے ہوا یہ ملائکہ علویہ ہیں،

ملائکہ کی حقیقت

وَالْمَلَائِكَةُ تَمَاثِيْلُ الْاَسْمَاءِ فِيْ نُفُوْسٍ اَتَمَّ مِنْ نُفُوْسِ الْاِنْسِ وَ اَمْشَاجٍ اَلْطَفُ مِنْ اَمْشَاجِ الْاِنْسِ فَلَا جَرَمَ اَنَّهُمْ وَحْيٌ كُلُّهُمْ عِلْمٌ كُلُّهُمْ مُوْتَمُّوْنَ بِاُصُوْلِهِمْ اِيْتِمَامًا تَامًّا وَمِنْهُمْ كُلِّيُّوْنَ اَمْرُهُمْ كُلِّيٌّ وَتَاثِيْرُهُمْ كُلِّيٌّ اِمَّا فِي النَّشْاَةِ الطَّبِيْعَةِ وَاِمَّا	ملائکہ کی حقیقت یہ ہے کہ ان کے نفوس نفوس انسانیہ سے کامل تر ہوتے ہیں اس لئے ان میں اسماء پاک کا تمثل اور ظہور کامل تر ہے اور ان کا مادہ تخلیق انسان کے مادہ تخلیق سے لطیف تر ہوتا ہے جس کی بنا پر وہ سراپا وحی اور علم ہیں اور اپنے اصول کی کامل طور پر اقتداء کرنیوالے ہیں، بعض ملائکہ ان میں سے کلیین ہیں، جو تدبیر کلی کو انجام دینے پر مامور ہیں، اور اس تاثیر کلی کا اظہار کبھی تو نشأۃ طبعیہ

Marfat.com

وَاِمَّا فِی النَّشْاَةِ الْعِلْمِیَّةِ وَمِنْهُمْ جُزْئِیُّوْنَ وَکُلُّوْا عَلَی الْجِبَالِ وَالْبِحَارِ وَالسَّحَابِ وَکُلِّ شَیْءٍ وَبِالْجُمْلَةِ فَلَمَّا کَانَتْ حَقَائِقُهُمْ وَسِیْعَةً اَقْرَبَ مِنْ حَضْرَةِ الذَّاتِ فُوِّضَ اِلَیْهِمْ تَدْبِیْرُ الْخَلْقِ مِنْ بَعْدِهِمْ اَعْنِیْ اِلَی الْاَسْمَاءِ الْقَاهِرَةِ فِیْ صُدُوْرِهِمْ وَذَوْقُ الْحَکِیْمِ یُفَضِّلُهُمْ عَلَی الْاِنْسِ مُطْلَقًا اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ وَجْهٍ جُزْئِیٍّ وَمِنَ الْمَلٰئِکَةِ مَنْ لَمْ یَتَجَلَّ فِیْهِ اِسْمُ الْمُطْلَقِ فَالْاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُ مِنْهُمْ بِلَا مُشَاحَّةٍ وَاَمَّا الْمُطْلِقِیُّوْنَ فَهٰذَا الْوَجْهُ الْجُزْئِیُّ کَاَنْ یَّکُوْنَ شِعْرِیًّا بِنِسْبَتِهِمْ فَتَدَبَّرْ۔

ہیں ہوتا ہے اور کبھی نشاۃ علمیہ میں اور بعض ملائکہ جزئیین ہیں جو پہاڑوں دریاؤں، بادلوں اور ہر قسم کی اشیاء پر موکل ہیں، خلاصہ یہ کہ جب ان کے حقائق میں وسعت پائی جاتی ہے اور انہیں ذات اقدس سے قرب حاصل ہے اسلئے ان انبیاء پاک کے بعد جن کا ظہور ان کے سینوں میں سوا ہے انہیں کہ کائنات کی تدبیر سپرد کی گئی ہے اور ایک حکیم کا ذوق تو انہیں مطلقاً انسان پر فضیلت دیتا ہے ہاں جزئی فضیلت دیجائے تو اور بات ہے، اور بعض ملائکہ اسم مطلق کی تجلی سے محروم ہیں تو ان سے انبیاء کرام یقیناً افضل ہیں لیکن جن ملائکہ کو یہ شرف حاصل ہوا ہو کہ کوئی اسم پاک کلی ان میں جلوہ نما ہوا ہے تو ان کے لئے جزئی وجوہات تلاش کرنا استدلال شعری کی اقسام سے ہیں،

Marfat.com

آدم علیہ السلام کو کون سے ملائکہ نے سجدہ کیا

وَاَمَّا سُجُوْدُ الْمَلٰٓئِكَةِ لِاٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّمَا كَانَ مِنْ نَاسٍ مِنَ الْعُنْصُرِيِّيْنَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ اِبْلِيْسُ لَا الْفَلَكِيِّيْنَ وَبِهٖ يَفُكُّ الْعُقْدَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ وَالْاِسْتِثْنَاءُ مُتَّصِلٌ فَتَعَرَّفْ +

جن ملائکہ نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا وہ ہمارے نزدیک ان ملائکہ عنصریین میں سے تھے کہ جن میں سے ابلیس بھی تھا یہ ملائکہ فلکیین نہ تھے پس وہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے جو اس آیت کے پڑھنے سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ جن کی قوم سے تھا اسلئے اس نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے سرتابی کی تو الّا ابلیس میں استثناء متصل ہے،

لوح وقلم

اَلْقَلَمُ جَوْهَرٌ مُجَرَّدٌ اَوْ كَالْمُجَرَّدِ مِنْ نَمَاثِلِ الْعِلْمِ الْفِعْلِيِّ وَاللَّوْحُ مِنْ نَمَاثِلِ الْعِلْمِ الْاِنْفِعَالِيِّ وَالْقَلَمُ جَامِعٌ لِجِهَاتِ قَاطِبَةِ الْمُمْكِنَاتِ كَاللَّوْحِ وَعَبَّرَ فِيْ لِسَانِ الشَّرْعِ بِالْكِتَابَةِ

قلم ایک جوہر مجرد عن المادہ ہے یا علم فعلی کے تمثل میں سے مجرد کی طرح ہے اور لوح علم انفعالی کا تمثل ہے اور قلم لوح کی طرح تمام ممکنات کی جہات کو جامع ہے زبان شرع میں کتابت کا لفظ اسلئے استعمال کیا گیا کہ

تَنَاسِبُهُ لِحُرُوْفِ الْفِعْلِيَّةِ بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْاِنْفِعَالِيَّةِ ۞ وَمِنْ جُزْئِيَّاتِ الْقَلَمِ فِيْ عَالَمِ التَّخْلِيْطِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ بِالْكَتَبَةِ وَالْحَفَظَةِ وَمِنْ جُزْئِيَّاتِ اللَّوْحِ اُمُوْرٌ تُسَمّٰى بِالْاَلْوَاحِ وَصِفَةُ اللَّوْحِ اَنَّ كُلَّ اِسْمٍ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ اٰيَةٌ عَلٰى حِدَتِهَا رُسِمَتْ فِيْهَا صُوَرُهَا وَاُثْبِتَتْ فِيْهَا جِهَاتُهَا الْمُتَعَدِّدَةُ بِحَسَبِ الْقَابِلِ وَالْفَاعِلِ فَالصُّوْرَةُ وَاحِدَةٌ وَالْجِهَاتُ مُخْتَلِفَةٌ وَهُوَ جَامِعٌ لِتَمَيُّزِ الْكَائِنَاتِ اِلَّا اَنْ يَخْفٰى اَمْرٌ مِّنْ تِلْكَ الْجِهَاتِ عَلٰى رَجُلٍ وَشَاْنُ الصُّحُفِ اَنْ يُحْفَظَ فِيْهَا مَا يَجْرِيْ مِنْ كُلِّ قَوْلٍ وَفِعْلٍ صَدَرَ

انفعالیت کے بہ نسبت علم فعلی کیساتھ اسکے زیادہ مناسبت ہے، اور عالم تخلیط میں قلم ہی کی جزئیات میں سے ایک قوم ہے کہ جنہیں کتبہ اور حفظہ کہا جاتا ہے اور لوح کی جزئیات میں سے بعض امور کو الواح کیساتھ موسوم کیا جاتا ہے اور لوح کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہر ایک اسم پاک میں ایک جداگانہ آیت ہے کہ جسمیں اسکی صورت لکھی ہوئی ہے اور اسمیں قابل اور فاعل کی جہات متعددہ ظاہر کی گئی ہیں چنانچہ صورت ایک ہے اور اسکی جہتیں مختلف ہیں اور لوح کا مفہوم تمام کائنات کو شامل ہے مگر یہ ایک جدا بات ہے کہ کسی شخص پر ان جہات کا امر مخفی رہے اور صحیفوں کی شان یہ ہے کہ ہر وہ قول اور فعل جو کہ انسان سے صادر ہوتا ہے کہ اسمیں اسکی صورت محفوظ ہو

Marfat.com

مِنَ الْاِنْسَانِ صُوْرَةٌ تُبْدِئُ	جاتی ہے جسمیں جہات مختلفہ نشاءۃ
فِيْهَا جِهَاتُ نَشْأَةِ الْاُخْرَوِيَّةِ	اخرویہ کے لحاظ سے نمایاں ہو جاتی
وَعِلْمُ الْاَلْوَاحِ مِنْ اَذْوَاقِ	ہیں اور الواح کا علم فقط انبیاء کرام اور
الْحَكِيْمِ وَالْاَنْبِيَاءِ فَقَطْ ۔	حکماء ربانیین کے ذوق کا نتیجہ ہے،

اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِيْهِ کی حقیقت

وَاعْلَمْ اَنَّهٗ كَمَا اَنَّ بَدَنَ	یاد رکھو کہ جس طرح اولاد کا بدن
الْوَلَدِ مُتَوَلِّدٌ مِنْ بَدَنَيْ	انکے والدین کے بدن سے بنتا ہے،
وَالِدَيْهِ عَلٰى مَا تَكَرَّرَ صِفَتُهٗ	جیسا کہ کلام اللہ میں اسکا ذکر بار بار
فِيْ كَلَامِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَفَسَّرَهَا	آیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	نے ابن مسعودؓ اور ابن سلام رضؓ کی
وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثَيْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ	حدیث میں اس کی تشریح فرمائی ہے،
وَابْنِ سَلَامٍ فَلِذٰلِكَ نَفْسُ الْوَلَدِ	اسی طرح اولاد کا نفس بھی والدین کے
مُتَوَلِّدٌ مِنْ نَفْسَيِ الْوَالِدَيْنِ	نفسوں سے متولد ہوتا ہے۔ اور تولید
وَاَمْرُ الْمَوْلِدَةِ الرُّوْحَانِيَّةِ وَالْمُصَوِّرَةِ	روحانی اور قوت مصورہ قدسیہ بھی تولید
الْقُدْسَانِيَّةِ كَاَمْرِ الْمَوْلِدَةِ الْجِسْمَانِيَّةِ	جسمانی اور صورت جسمانی کی طرح ہے
وَالْمُصَوِّرَةِ الْجِسْمَانِيَّةِ وَقَدْ	اور اگر کسی مقام پر ان دونوں کا معاملہ
يَتَخَلَّفُ اَمْرُهُمَا عَنِ الْقِيَاسِ	از روئے قیاس مختلف نظر آئے تو
لِمَانِعٍ قُدْسِيٍّ اَوْ مَرَضٍ رُوْحِيٍّ ۔	وہاں مانع قدسی یا مرض روحی موجود ہوگا،

Marfat.com

وَقَدْ يَظْهَرُ فِي نَفْسِ الْمَوْلُودِ مَا كَانَ مُنْطَمِسًا تَحْتَ الْاِجْمَالِ فِي نَفْسِ الْوَالِدَيْنِ وَقَدْ يَنْقَلِبُ أَمْرٌ إِلَى أَمْرٍ مَعَ بَقَاءِ النَّفْسِ الرَّحْمَانِيِّ عَلَى صِفَتِهَا كَمَا أَنَّ الْوَالِدَيْنِ قَدْ يَكُونَانِ مِنْ أَصْلَبِ النَّاسِ فِي الْغَضَبِ وَالْجَرَاءَةِ وَيَكُونُ الْمَوْلُودُ مِنْ أَصْلِيهِمَا فِي الْحِكْمَةِ وَالْمَعْرِفَةِ مَثَلًا وَقَدْ يَكُونَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْوَقَاحَةِ الْخَيَالِيَّةِ أَوِ الْقَوْلِيَّةِ دُونَ الْفِعْلِيَّةِ ثُمَّ يَكُونُ الْوَلَدُ ذَا وَقَاحَةٍ فِعْلِيَّةٍ۔

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو بات نفس والدین میں اجمالاً پوشیدہ ہو جاتی ہے وہ نفس مولود میں ظاہر ہو جاتی ہے اور کبھی نفس رحمانی کے اپنی کیفیت پر باقی رہنے کی بنا پر ایک امر دوسرے امر کی صورت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان کے والدین غصہ اور جلال میں ترقی پذیر ہوتے ہیں، لیکن ان کی اولاد حکمت و معرفت کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہوتی ہے بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ والدین میں مخفی طور پر بے شرمی کا مادہ موجود ہوتا ہے جو صرف قول تک محدود رہتا ہے فعلی صورت نہیں اختیار کرتا لیکن ان کی اولاد میں بالفعل صفت خبیثہ نمایاں ہو جاتی ہے،

وَوَسِيعُ النَّفْسِ يَتَوَلَّدُ مِنْهُ وَسِيعُ النَّفْسِ وَكُلٌّ مِنْ صُلْبِ النَّفْسِ

اور جو شخص کہ وسیع النفس ہوتا ہے، تو اس کی اولاد بھی وسیع النفس ہوتی ہے اور علی ہذا القیاس غلیظ النفس

Marfat.com

وَلَطِيفُهَا يَتَوَلَّدُ مِنْهُ مَا يُمَاثِلُهُ وَمَنْ شَاءَ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَنْ يَجْعَلَ وَلَدَهُ مِنْ مَاثِلِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ فَلْيَجْعَلْ نَفْسَهُ مِنْ مَاثِلِهِ عَلٰى مَا يُوْضِحُهُ قَالُوْنُ الْمُحْكَمِ ثُمَّ لِيُوَلَّدْ فَالْوَلَدُ مِنْ مَاثِلِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

اور لطیف النفس سے اسی صفات کا حامل پیدا ہوگا اور جو حکیم بھی یہ پسند کرے کہ اسکا لڑکا الحی القیوم کی صفات کا مظہر ہو تو وہ پہلے اپنے آپ کو قانون حکمت مطابق ایسا کرنیکی کوشش کرے انشاء اللہ تعالےٰ اس کا لڑکا بھی ان ہی صفات کا مظہر ہوگا ،

وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذِهِ الصُّوَرَ الْجَوْهَرِيَّةَ تَسْتَتْبِعُ صُوَرًا اُخْرٰى عَرَضِيَّةً وَتَحْقِيْقُ الْقَوْلِ عِنْدَنَا اَنَّ الصُّوْرَةَ الْحَالَّةَ فِي الْجِسْمِ هُوَ الْاَبْيَضُ كَمَا يَتَوَهَّمُهُ الْمُتَوَهِّمُوْنَ وَالْاَبْيَضُ اِخْتَصَّ بِنَوْعٍ مِنَ التَّحَقُّقِ وَهٰذَا النَّوْعُ هُوَ اَمْرٌ مَا بِهِ امْتَازَ عَنِ الْجَوَاهِرِ وَهُوَ الْاِنْتِزَاعِيَّاتُ اَلَيْسَ اَنَّ الْجِسْمِيَّةَ اَمْرٌ اِخْتَلَطَ بِالشَّخْصِ اِخْتِلَاطًا

اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ صورت جو ہر یہ دوسری صور عرضیہ کی شکل میں آنے کی متقاضی ہوتی ہے ہمارے نزدیک تحقیقی بات یہ ہے کہ وہ صورت جو کسی سفید چیز میں حلول کئے ہوئے ہے اس کو اگرچہ واہمین بیاض کہتے ہیں مگر ہم اسے ابیض کہیں گے اور ابیض میں خصوصی طور پر ایک نوع کا تحقق پایا جاتا ہے اور یہی چیز اسے جواہر امور انتزاعیہ سے ممتاز بناتی ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ جسمیت کا مفہوم کسی شخص کے ساتھ تو اسطرح گھل ملجاتا ہے کہ اس پر اسکا

Marfat.com

يَصِحُّ بِهٖ حَمْلُهٗ عَلَيْهِ فَنَحْنُ
نُدْرِكُ اَنَّ الْبَيَاضَ اِخْتَلَطَ
مِثْلَ هٰذَا الْاِخْتِلَاطِ اِلَّا اَنَّهٗ
مُمْتَازٌ عَنِ الْجَوْهَرِيَّاتِ
بِاَمْرٍ يَخْتَصُّ بِهٖ *

محمول کرنا صحیح ہو جاتا ہے، سو ہم کہتے ہیں، کہ بیاض کا مفہوم بھی کسی چیز کے ساتھ اسی طرح مختلط ہو جاتا ہے مگر وہ اپنے امر تخصیصی کی بنا پر جوہریات سے ممتاز ہو جاتا ہے،

سورج عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے

وَالْمَذْهَبُ فِي الْفَلَكِيَّاتِ
اَنَّهَا عُنْصُرِيَّاتٌ وَاَنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَسَائِرَ السَّيَّارَاتِ
يَسْبَحُوْنَ فِيْهَا عَلٰى حِسَابٍ
قَدَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى سُبْحَانَهٗ
بِحَسْبِ طَبَائِعِهَا وَاَنَّهَا
ذَوَاتُ اَرْوَاحٍ وَعُلُوْمٍ
وَاَنَّ الشَّمْسَ تَسْجُدُ
تَحْتَ الْعَرْشِ سَجْدَةً
تُنَاسِبُهَا *

فلکیات کے بارے میں صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ عنصری ہیں سورج اور چاند اور جملہ اجرام فلکیہ اپنے اپنے مدار پر اس نظام کے مطابق گردش کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کی طبائع کیلئے مقدر فرما دیا ہے اور یہ بھی ذوات ارواح ہیں اور صاحب علوم ہیں اور اسی طرح سورج عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے مگر اس سجدہ کی نوعیت اسی کے مناسب حال ہے،

وَفِي الْمَعْدَنِيَّاتِ وَالْحَيَوَانِيَّاتِ
وَالنَّبَاتِيَّاتِ وَالْهَيُوْلِيَّاتِ اَنَّ

معدنیات، حیوانات، نباتات ہیولیات ان میں سے ہر ایک تعلق جوان فلاسفہ

كُلَّ مَافَصَّلَهُ الَّذِيْنَ يَشْتَغِلُوْنَ بِمَاكَا يَعْنِيْهِمْ فَاِنَّهُ صَادِقٌ بِحَسْبِ نِظَامِ الطَّبَائِعِ وَاِمَّا بِحَسْبِ الْاَسْمَاءِ الْمُتَعَلِّسَةِ فَاِنَّ لَهَا اَسْبَابًا اُخَرَ يَعْسُرُ تَفْصِيْلُهَا ۔

نے ذکر کیا ہے جو لایعنی مباحث میں مشغول رہتے ہیں وہ نظام طبائع کے لحاظ سے تو صحیح ہے، لیکن اسماء پاک کی تجلیات کے لحاظ سے تو انکے ظہور میں آنے کیلئے کچھ دوسرے اسباب ہیں کہ جن کی تفصیل مشکل ہے،

وَالْعُقُوْلَ بَاطِلَةٌ وَالْاَعْيَانُ عُكُوْسُ الْاَسْمَاءِ الْخَاصَّةِ النَّاشِئَةِ مِنَ الْاِرَادَةِ وَكُلُّ عَيْنٍ يَظْهَرُ فِي الْمَظَاهِرِ الْمُتَعَدِّدَةِ وَيَلْحَقُ لَهُ فِيْ كُلِّ مَظْهَرٍ اَحْكَامٌ عَلَيْحِدَتِهَا فَقَدْ يَكُوْنُ جَوْهَرًا وَقَدْ يَكُوْنُ عَرَضًا فَلِهٰذَا نَقُوْلُ الْعَوَالِمُ عَلٰى تَعَدُّدِهَا وَوُسْعَتِهَا مُتَحَاذِيَةٌ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ وَالْاَنْوَاعُ خُصُوْصِيَّاتٌ لَهَا اَعْيَانٌ وَالْاَعْيَانُ الظَّاهِرَةُ تُشَخِّصُهَا وَتَجْعَلُهَا اَفْرَادًا ۔

تمام عقول باطل ہیں، اور اعیان ان اسماء خاصہ کا عکس ہیں، جو کہ صفت الارادہ سے ظہور میں آنیوالے ہیں اور ہر ایک عین کا ظہور متعدد مظاہر میں ہوتا ہے اور ہر ایک مظہر کیلئے جداگانہ احکام ہوتے ہیں چنانچہ کبھی وہ جوہر اور کبھی عرض ہوتا ہے اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ عوالم اپنے تعدد اور وسعت کے لحاظ سے ایک دوسرے کے متحاذی ہیں اور انواع کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ان اعیان کی خصوصیات ہیں اور اعیان ظاہرہ ان میں تشخص پیدا کرتے اور ظہور افراد کا باعث ہوتے ہیں،

Marfat.com

تمثلات کی تقسیم

وَرَأَى الْحَكِيْمُ تَقْتَضِيْ تَقْسِيْمَ التَّمْثُلَاتِ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ قِسْمٌ هُوَ تَمَثُّلٌ فِيْ خُصُوْصِيَّةِ الْجَوْهَرِ تَتَرَمَّنُهَا الْمُطَابَقِيَّاتُ وَهِيَ النُّفُوْسُ وَالْاَجْسَامُ الْمُتَوَحِّدَةُ بِوَحْدَةٍ حَقِيْقِيَّةٍ كَهُنَ الْاِنْسَانِ وَذَالِكَ وَمِنْهَا اِنْدِرَاجِيَّاتٌ كَالْاَعْضَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَضْرِبْ وَجْهَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ رَجِيْمَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ وَهٰذَا الْبَصَرُ مِنْ تَمَاثِيْلِ الْبَصِيْرِ وَهٰذَا الْيَدُ مِنْ تَمَاثِيْلِ الصَّانِعِ وَقِسْمٌ هُوَ تَمَثُّلٌ فِيْ خُصُوْصِيَّةِ الْعَرْضِيَّةِ وَ

اور حکیم کی رائے تمثلات کی تین قسمیں کرنیکی مقتضی ہے ایک قسم کا تو وہ تمثل ہے جو کسی جوہر کی خصوصیت میں واقع ہوتا ہے اسی قسم میں سے انطباقیات ہیں اور وہ نفوس اور اجسام متوحدہ ہیں کہ جن میں وحدت حقیقیہ پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً یہ انسان اور وہ انسان اور ان ہی میں سے اندراجیات ہیں، جیساکہ اعضاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسوقت تم کسی سے لڑو تو اسکے منہ پر نہ مارو، کیونکہ اللہ تعالےٰ نے (آدمی) کے چہرہ کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا اور یہ بصر بصیر کا تمثل اور یہ ہاتھ صانع کا تمثل ہے،

اور دوسری قسم کا وہ تمثل ہے جو کسی عرض کی خصوصیت میں واقع ہو، اور

Marfat.com

مِنْهَا انْطِبَاقِيَاتٌ وَهِيَ اللَّوْنُ وَالشَّكْلُ وَالشَّجَاعَةُ وَالسَّخَاوَةُ فَمَا لَا يَخْتَصُّ بِعُضْوٍ وَاحِدٍ مِنَ الْأَعْضَاءِ إِنَّمَا طَرَيَانُهَا عَلَى الْكُلِّ مِنْ حَيْثُ أَنَّهُ هُوَ كُلٌّ مِنْهَا نَدِرَاجِيَاتٌ كَالصَّوْتِ فِي الْحَلْقِ وَالْبَصَرِيِّ الْبَاصِرَةِ وَالسَّمْعِ فِي السَّامِعَةِ وَقِسْمٌ هُوَ تَمَثُّلٌ فِي عَالَمِ الْوُجُودِ الذِّهْنِيِّ سَتَعْرِفُ أَنَّهُ عَالَمٌ وَرَاءَ الذِّهْنِ عِنْدَ حِزْبِ الْحِكْمَةِ وَمِنْهَا انْطِبَاقِيَاتٌ كَالْأَذْعَانِ وَمِنْهَا اِنْدِرَاجِيَاتٌ كَالتَّصْدِيقَاتِ الْجُزْئِيَّةِ فِي الْأَحْكَامِ الْخَاصَّةِ ۔ وَالْبَحْثُ عِنْدَنَا فِي أَحْكَامِ الْعَيْنِ مِنْ حَيْثُ عَيْنِيَّةٍ فَقَدْ يَكُونُ

اس قسم میں بھی انطباقیات ہیں جیساکہ رنگ، شکل، شجاعت اور سخاوت جن کو عضو میں سے کسی خاص عضو کے ساتھ خصوصیت حاصل نہیں وہ تو کل پر من حیث الکل طاری ہوتے ہیں اور انہیں میں سے اندراجیات ہیں جیساکہ حلق میں آواز اور باصرہ میں بصر اور قوت سامعہ میں سمع ہے،
اور تیسری قسم کا وہ تمثل ہے جو کہ عالم وجود ذہنی میں ظاہر ہوتا ہے، اور عنقریب تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ عالم اہل حکمت کے نزدیک ذہن کے پرے واقع ہے اور اس میں بھی انطباقیات ہیں جیساکہ اذعان اور اسی طرح اندراجیات جیساکہ تصدیقات جزئیہ کہ جنکا تعلق احکام خاصہ سے ہے،
اور احکام عین کے متعلق ہمارے نزدیک ان کی عینیت کی حیثیت سے بحث کرنا مناسب ہے سو کبھی یہ حیثیت

Marfat.com

جَمَالِيَّةٌ تَقْتَضِي طَبِيعَةُ
اَفَاضَةِ الْجَمَالِيَّاتِ فِي
اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَقَدْ يَكُوْنُ
جَلَالِيَّةً تَقْتَضِي اَفَاضَةَ
الْجَلَالِيَّاتِ وَسِمَةُ الْيُمْنِ
وَالشُّوْمِ ۞
وَالتَّمَثُّلُ الْاَقْرَبُ اِلَى
التَّعَرِّيْ هُوَ النَّفْسُ الْاِنْسَانِيُّ
وَالْحَيَوَانِيُّ وَالنَّبَاتِيُّ وَ
الْمَعْدَنِيُّ وَقَدْ طَوَى
ذِكْرَهَا فِيْ مَوَاطِنِ الْوَحْيِ
لِاَنَّهَا عِنْدَ الْاَنْبِيَاءِ وَ
الْحُكَمَاءِ صُوَرٌ جَامِعَةٌ
لِشَتَاتِ التَّمَثُّلَاتِ لَا يَتَعَلَّقُ
بِهَا حُكْمٌ شَرْعِيٌّ بِاسْتِقْلَالِهَا
وَلِاَنَّهَا خَلِيْفَةُ الْاَعْيَانِ فِيْ
عَالَمِ الْحُدُوْثِ فَصَمَتَ
عَنْهُ كَمَا صَمَتَ عَنِ

جمالی ہوتی ہے کہ جسکا طبعی اقتضاء
اہل واولاد اور مال واصحاب کے
بارے میں اس سے سراسر جمالیات
کا ظہور ہو اور کبھی یہ حیثیت جلالی
ہوتی ہے جو کہ جلالیات کے ظہور
کو مقتضی ہوتی ہے یمن اور نحوست کا
ظہور اسی سے ہوتا ہے،
اور جو تمثل تجرد کے زیادہ قریب ہے
وہ نفس انسانی حیوانی نباتی اور معدنی
ہے، وحی کے مقامات میں اسکے ذکر
سے اسلئے اعراض اختیار کیا جاتا ہے
کہ انبیاء کرام اور حکماء کے نزدیک یہ
متفرق تمثلات کی وہ صورت جامعہ
ہے کہ جن پر مستقل طور پر کوئی حکم
شرعی متعلق نہیں ہوتا اور نیز یہ صورتیں
عالم اعیان میں حدوث کے قائم مقام
ہیں، تو جیسا کہ اعیان سے سکوت
اختیار کیا گیا ان سے بھی سکوت اختیار
کرلیا اور پھر یہ کہ اسکا تعلق مسئلہ

Marfat.com

الْاَعْيَانِ وَلِاَنَّهَا مِنْ سِرِّ الْقَدْرِ ۔	تقدیر کے اسرار سے ہے (جسکا اظہار ممنوع ہے)

مثال اور اسکے اقسام

وَبَعْدَهَا عَالَمُ الْمِثَالِ وَلَفْظُ الْمِثَالِ عِنْدَنَا يَقَعُ عَلٰى ثَلَاثَةِ مَعَانٍ اَلْاَوَّلُ الْمِثَالُ الْمُقَيَّدُ وَهِيَ صُوْرَةٌ تَنْطَبِعُ اِمَّا فِي الْوَهْمِ وَاِمَّا فِي الْخَيَالِ وَاِمَّا فِي الْاِدْرَاكِ وَهِيَ نَشْأَةٌ جُزْئِيَّةٌ مِنَ النَّشْأَةِ الْعِلْمِيَّةِ يَنْطَبِعُ فِيْهَا صُوَرُ الْاَسْمَاءِ اَلثَّانِيْ اَلْمِثَالُ الْمُطْلَقُ وَهُوَ اَمْرٌ مِثْلُ الْاَجْسَامِ يَنْطَبِعُ فِي الْمَاءِ وَالْهَوَاءِ فَيَكُوْنُ اَمْرًا حَقًّا مِنَ الْاَسْمَاءِ وَهُوَ اَلْطَفُ مِنَ الْجِسْمِ حَيْثُ لَهٗ صُوْرَةٌ مُهَلْهَلَةٌ فَحَسْبُ اَلثَّالِثُ الْمِثَالُ الْمُتَحَقِّقُ وَهُوَ اَمْرٌ جِسْمَانِيٌّ يَظْهَرُ فِي الْخَارِجِ	اب اسکے بعد عالم مثال ہے اور مثال کا اطلاق ہمارے نزدیک تین معانی پر ہوتا ہے ایک تو مثال مقید ہے اس سے مراد وہ صورت ہے، جو وہم یا خیال یا ادراک میں منطبع ہو، یہ انطباع نشأۃ علمیہ کا ایک جزئی ارتقاء ہے کہ جس میں اسماء کی صورتیں منقوش ہوتی ہیں، دوسرا مثال مطلق ہے یہ قسم اجسام کی اصل ہے اسکا انطباع پانی اور ہوا میں ہوتا ہے، تو اسلئے اسے اسماء پاک میں سے امر متحقق سمجھا جاتا ہے یہ مثال جسم سے لطیف تر ہوتی ہے کیونکہ اس کیلئے صورت خیالی ہوتی ہے، اور تیسرا مثال متحقق ہے اور وہ ایک امر جسمانی ہے جو کہ خارج میں ظاہر ہوتا ہے یا میں

Marfat.com

يَحْيَثُ يَتَأَكَّدُ وَيَرْسَخُ وَيَسْتَقِلُّ ۔

طور کہ اسے تاکد ثبات اور استقلال حاصل ہوتا ہے،

وجود دنیوی واخروی میں باہم امتیاز

وَهُوَ الْجِسْمُ الْاُخْرَوِيُّ وَيَمْتَازُ عَنِ الْجِسْمِ الدُّنْيَاوِيِّ بِوَجْهَيْنِ الْاَوَّلُ اَنَّ السُّبُوْغَ فِيْهِ اَتَمُّ فَيَكُوْنُ مُتَجَسَّدُ الْوُجُوْهِ الْمَنْطَوِيَةِ فِيْهِ اَكْثَرَ وَالثَّانِيْ اَنَّ فِيْ هٰذَا الْعَالَمِ الْاَحْكَامُ الصَّادِقَةُ عَلَى الْاِنْسَانِ صِنْفَانِ صِنْفٌ يَسْتَقِلُّ بِهِ النَّفْسُ وَلَا حَظَّ لِلْبَدَنِ فِيْهِ كَالْاِدْرَاكَاتِ الْعَقْلِيَّةِ السَّاذِجَةِ وَصِنْفٌ يَسْتَقِلُّ بِهِ الْبَدَنُ وَلَا حَظَّ لِلنَّفْسِ فِيْهِ كَالْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالتَّحَيُّزِ وَتَفْتَرِقُ الصِّنْفَانِ بِاَنَّ الْاَوَّلَ لَا يَتَّصِفُ الْبَدَنُ

اور یہی جسم اخروی ہے جو کہ جسم دنیاوی سے دو طریقہ پر ممتاز ہوتی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اجسام اخرویہ کمال بدرجہ اتم ہوتا ہے اور وجوہ مشمولہ کا کمال اکثر ہوتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس عالم میں جو احکام انسان پر صادق آتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں ایک قسم تو وہ ہے جو صرف نفس کے ساتھ مستقل ہے، کہ اس میں بدن کا کوئی دخل نہیں جیسا کہ ادراکات عقلیہ سادہ طور پر اور دوسری قسم وہ ہے کہ جسکا تعلق صرف بدن کے ساتھ ہے نفس کا اس میں کوئی دخل نہیں جیسے کہ اٹھنا بیٹھنا اور تحیز اور دونوں قسموں میں فرق یہ ہے کہ پہلی قسم کو بدن کیساتھ

Marfat.com

بِهٖ قَطُّ لَا فِیْ مَذْهَبِ الْعَامَّةِ
وَلَا فِیْ مَذْهَبِ الْخَاصَّةِ فَلَا
يُقَالُ بَدَنِیْ يَعْقِلُ وَجِسْمِیْ
يَعْقِلُ بَلْ نَفْسِیْ يَعْقِلُ وَ
قَلْبِیْ يَعْقِلُ وَالثَّانِیْ يَتَّصِفُ بِهٖ
النَّفْسُ فِیْ كَلَامِ مَنْ هُوَ يُقَالُ
اَنَا قَائِمٌ بِمُهِجَتِیْ قَائِمَةٌ وَ
نَسَمَتِیْ قَائِمَةٌ كَمَا يُقَالُ بَدَنِیْ
قَائِمٌ وَجِسْمِیْ قَائِمٌ ۔

کسی بھی حالت میں موصوف نہیں کیا
جا سکتا نہ عوام کے مذہب اور نہ
خواص کے مسلک میں سو یہ نہیں کہا
جا سکتا ہے کہ میرا بدن تعقل کرتا ہے
اور میرا جسم ادراک کرتا ہے بلکہ یہ کہیں
گے کہ میرا نفس اور قلب تعقل اور ادراک
کرتا ہے دوسری قسم میں ہم ان دونوں مذہبوں
کی بنا پر نفس کو اس کے ساتھ موصوف کر سکتے ہیں کہا
جا سکتا ہے کہ میں کھڑا ہوں میرا نفس کھڑا ہے
اور میرا نسمہ قائم ہے جیسا کہ بدنی قائم وجسمی قائم بول سکتے ہیں،

وَاَمَّا فِیْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ الْاَعْلٰی
فَكُلُّ الْاَحْكَامِ سَوَاسِيَةٌ فِیْ
اَنَّهٗ يَصِحُّ اِتِّصَافُ اَحَدِهِمَا بِالْاٰخَرِ
فَيُقَالُ هُنَالِكَ بَدَنِیْ يَعْقِلُ كَمَا
يُقَالُ قَلْبِیْ يَعْقِلُ وَبَعْضُ
الصُّوْفِيَّةِ يُسَمِّیْ هٰذَا الْعَالَمَ مِثَالًا
عَلٰی حَذَاءِ مَا سَمَّتْهُ الْفَلَاسِفَةُ
مَتِيُوْلَا سَمَّا مُشْتَقًّا مِنْ لَفْظَةِ مَتْيَا
بِمَعْنَی الصُّوْرَةِ الْمَرْئِيَّةِ فَاِنَّ

اور عالم اعلیٰ میں سب احکام برابر ہیں
ایک کو دوسرے کیساتھ موصوف کرنا
صحیح ہے چنانچہ اس مقام پر جیسا کہ
قلبی یعقل کہہ سکتے ہیں بعینہٖ اسی طرح
بدنی یعقل بول سکتے ہیں بعض صوفیہ
اس عالم کو مثال بولتے ہیں، جیسا کہ
فلاسفہ نے اسکا نام میتو رکھدیا ہے جو
لفظ میتیا سے مشتق ہے اس شیشے کو
بولتے ہیں کہ جس میں منہ دیکھا جاتا ہے

Marfat.com

كَانَ مُرَادُهُمْ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ
فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَإِلَّا فَقَدْ
أَخْطَئُوا سَبِيْلَ الرَّشَادِ وَلَا
نَقُوْلُ إِنَّ الْمِثَالَ الْأَوْسَطَ
يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ كُلِّ جِسْمٍ
كَمَا يَتَبَادَرُ مِنْ كَلَامِ بَعْضِهِمْ
وَأَبْعَدُ الْمُثُلَاتِ عَنِ التَّعَرِّيْ
هُوَ الْجِسْمُ الْحَقِيْقِيُّ وَأَبْعَدُهَا
الْعَنَاصِرُ ثُمَّ الْأَفْلَاكُ ثُمَّ
الْمَعْدِنِيَّاتُ ثُمَّ النَّبَاتِيَّاتُ
ثُمَّ الْحَيَوَانَاتُ ثُمَّ الْإِنْسَانُ

اب اگر ان کی مراد یہی دو فریق ہیں
تب تو درست ہے ورنہ بھیڑ سیدھے
راستہ سے بھٹک گئے، بعض کے کلام
سے متبادر ہوتا ہے کہ مثال وسط کیلئے
یہ ضروری ہے کہ وہ ہر ایک جسم کیلئے
پائی جائے سو ہم اسکے قائل نہیں اور
وہ مثل جو سب سے زیادہ تجرد سے بعید ہے
وہ جسم حقیقی ہے چنانچہ ان میں سب سے
بعید عناصر ہیں ان کے بعد افلاک پھر
معدنیات پھر نباتات پھر حیوانات
اور اسکے بعد انسان کا درجہ ہے،

عوالم مختلفہ

وَاعْلَمْ أَنَّ حِزْبَ الْحِكْمَةِ
يَجْزِمُوْنَ بِأَنَّهُ كَمَا أَنَّ فِي الْخَارِجِ
عَالَمًا لَا يُدْرِكُهُ إِلَّا الْبَصَرُ
وَهُوَ الْأَضْوَاءُ وَالْأَلْوَانُ
وَالْأَشْكَالُ وَآخَرَ
يُدْرِكُهُ السَّمْعُ وَهُوَ

یاد رکھو کہ اہل حکمت یقین کے
ساتھ کہتے ہیں کہ جس طرح خارج میں
ایک عالم ہے جسکا ادراک صرف آنکھ
کر سکتی ہے یعنی روشنی رنگ اور
اشکال اسی طرح ایک اور عالم ہے کہ
جسکا ادراک کان تک محدود ہے،

Marfat.com

لاَصْوَاتُ وَاٰخَرُ لَا يُدْرِكُهُ اِلَّا
لْلَّمْسُ وَاٰخَرُ لَا يُدْرِكُهُ اِلَّا
لشَّمُّ وَاٰخَرُ لَا يُدْرِكُهُ اِلَّا
لذَّوْقُ كَذٰلِكَ هٰهُنَا عَالَمٌ
يَنَالُهُ اِلَّا الْحِسُّ الْمُشْتَرَكُ
عَالَمٌ لَا يَنَالُهُ اِلَّا الْوَهْمُ
عَالَمٌ لَا يَنَالُهُ اِلَّا الْاِدْرَاكُ
هُوَ كَاٰءِ الثَّلٰثَةِ مِنْ
خَصَائِصِ الْبَدَنِ الْهَوَائِيِّ
مَا سَتَعْرِفُ ؛

جیسا کہ اصوات ایک اور عالم ہے کہ
جسکا ادراک قوت لامسہ کیلئے مخصوص
اور اسی طرح قوت شامہ اور قوت
ذائقہ کیلئے بھی عالم ہیں اور اسی طرح
اس مقام پر ایک اور عالم ہے کہ جسکا
ادراک حس مشترک کے علاوہ اور کوئی
نہیں کر سکتا اور دوسرا عالم ہے کہ جس
کا ادراک وہم ہی کر سکتا ہے اور ایک
تیسرا عالم ہے کہ جسکا ادراک قوۃ مدرکہ
کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا، ان

ن عوالم کا بدن ہوائی کے خصائص سے ہے جیسا کہ عنقریب تمہیں معلوم ہوگا

حِزْبُ الْحِكْمَةِ لَمَّا اَدْرَكُوْا
تَ وَرَاءَ النَّفْسِ الْمُجَرَّدَةِ
وْحًا اٰخَرَ تَنْشَأُ مِنِ امْتِزَاجِ
لْبَدَنِ وَهِيَ حِجَابٌ وَسُتْرَةٌ
لَهَا وَخَبِرِ النَّفْسِ الْمُجَرَّدَةِ
لِبَاسٌ سَابِغٌ عَلَيْهَا فَلَا جَرَمَ
نَّهَا تَعُمُّ جَانِبَيِ الْعِلْمِ وَ
لْعَمَلِ كَمَا حَكَمُوْا بِاَنَّهَا

اہل حکمت کو جسوقت یہ معلوم ہوا، کہ
نفس مجرد عن المادہ کے علاوہ ایک اور
روح ہے جسکا ظہور اخلاط بدن سے
ہوتا ہے اور وہ نفس مجردہ کیلئے حجاب
اور پردہ اور اس پر لباس پڑا ہوا
ہے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ علم
اور عمل دونوں پہلوؤں کو شامل ہو تو
انہوں نے اس بات کا فیصلہ کر دیا

Marfat.com

مَوْجُوْدَةٌ فِی الْخَارِجِ کَوُجُوْدِ الْمَحْسُوْسَاتِ ۔

کہ وہ محسوسات کے وجود کی طرح خارج میں موجود ہے،

اَمَّا الْمَوْجُوْدَاتُ الَّتِیْ لَا یَنَالُھَا اِلَّا الْحِسُّ الْمُشْتَرَکُ فَمِنْھَا الْجِنُّ وَیَشْتَبِہُ عَلَی الْاَذْھَانِ الْمَشْھُوْرَۃِ فَیَخْبِطُ الْحِسُّ الْمُشْتَرَکُ وَیُصَوِّرُہٗ بِصُوْرَۃٍ مَخْزُوْنَۃٍ عِنْدَہٗ مِنَ الْمُبْصَرَاتِ وَاَمَّا الْاَقْوِیَاءُ فَیُدْرِکُوْنَہٗ کَمَا ھُوَ مِنْ غَیْرِ خَبْطٍ ۔

جن موجودات کو حس مشترک کے علاوہ اور کوئی چیز ادراک نہیں کر سکتی، تو ان میں سے جنات ہیں اور یہ بات اکثر اذہان مشہورہ پر مشتبہ ہو جاتی ہے اور ان کی حس مشترک میں خبط سا واقع جاتا ہے اور وہ ان کو ان صورتوں میں مشکل دیکھتے ہیں جو آنکھ سے ادراک کرنیکے ذریعہ ان کے پاس مخزون ہیں اور اقویاء تو بغیر ضبط کے ان کا ادراک کر لیتے ہیں،

وضو اور غسل کی اہمیت

وَمِنْ ھٰذَا الْعَالَمِ نُوْرُ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَظُلْمَۃُ الْحَدَثِ وَالْجَنَابَۃِ فَاِنَّا نَعْلَمُ اَنَّہٗ قَبْلَ نُزُوْلِ الشَّرْعِ کَانَ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ نُوْرٌ تَاَکَّدَ اَمَا نَزَلَ بِہِ الشَّرْعُ فِیْ عَالَمِ سَیَرِدُ عَلَیْکَ وَکَذٰلِکَ کَانَ لِلْحَدَثِ وَالْجَنَابَۃِ

وضو اور غسل کا نور اور بے وضو اور جنابت کی تاریکی اور ظلمت اسی عالم سے ہے، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ نزول شرع سے قبل بھی وضوء اور غسل کیلئے نور پایا جاتا تھا، کہ جسکی شرع نے اس عالم میں نازل ہو کر مزید تاکید کر دی اور اسی طرح بے وضو رہنے اور جنابت

Marfat.com

ظُلْمَةُ قَبْلَ الشَّرْعِ وَ
لِذٰلِكَ كَانَ حُكَمَاءُ ذٰلِكَ
الزَّمَانِ يَتَعَاطَوْنَ الْوُضُوْءَ
وَالْغُسْلَ وَيَتَقَيَّضُوْنَ عَنِ
الْحَدَثِ وَالْجَنَابَةِ مِنْ
مُقْتَضٰى عِصْمَتِهِمْ +
وَاَمَّا الْمَوْجُوْدَاتُ الَّتِيْ لَا
يَنَالُهَا اِلَّا الْوَهْمُ فِيْ اُمُوْرٍ
عَرَضِيَّةٍ وُجْدَانِيَّةٍ كَالْجُوْعِ
وَالْغَضَبِ وَالْمَحَبَّةِ وَكَطَرَائِقِ
الْاَبْرَارِ وَيُسَمّٰى كُلٌّ مِنْهَا نِسْبَةً
عِنْدَهُمْ وَاِذَا جَلَسَ الْمَذْكِيُّ
اِلٰى مَهْمُوْمٍ مَغْمُوْمٍ تَعَدَّاهُ
الْهَمُّ وَالْغَمُّ فَمِنْ ذٰلِكَ
السَّبِيْلِ ثَبَتَ اَمْرَانِ
اَحَدُهُمَا اَنَّ الْهَمَّ لَا
يَعْرِضُ عَلَى الْقُوَّةِ الْعَاقِلَةِ
فَقَطْ بَلْ عَلَى الْعَامِلَةِ
وَالْعَاقِلَةِ كَيْهِمَا

کی ظلمت نزول شرع سے قبل ہی ادراک
کی جاتی تھی، اسی بنا پر اس زمانہ جاہلیت
میں دانشمند اور حکماء وضو اور غسل کے
عادی تھے اور حدث اور جنابت سے
پرہیز کرتے تھے، یہ ان کی فطرتی عظمت
کا مقتضیٰ تھا،
اور جن موجودات کا ادراک قوۃ واہمہ
کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا وہ
امور عرضیہ وجدانیہ ہیں جیسا کہ بھوک
غصہ اور محبت اور طرائق ابرار کہ ان
کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کا
نام نسبت رکھا جاتا ہے اور جس وقت
ذکی مغموم اور پریشان انسان کے
پاس بیٹھتا ہے تو اس پر بھی غم اور پریشانی
کے اثرات نمایاں ہونے لگتے ہیں،
تو اس سے دو امر ثابت ہوئے ایک
تو یہ کہ صرف قوت عاقلہ پر پریشانی
کا اثر نہیں پڑتا بلکہ قوت عاملہ اور
اور عاقلہ دونوں پر اس کا اثر پڑتا ہے

Marfat.com

وَلِذٰلِكَ يَسْقُطُ شَهْوَتُهُ وَيَصْفَرُّ لَوْنُهُ وَثَانِيهِمَا اَنَّ هٰذَا الْعَرَضَ اَمْرٌ مَوْجُوْدٌ تُمَايِزُ رِكُهُ الْوَهْمُ فَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ هُنَاكَ عَالَمًا يَسْتَبِدُّ بِإِدْرَاكِهِ الْوَهْمُ هٰذَا بِحَسَبِ إِدْرَاكِ الْعَامَّةِ ۔

اسی بنا پر مغموم کی اشتہا ختم ہو جاتی ہے اور اس کا رنگ زرد ہو جاتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ یہ عرض ایک امر موجود ہے کہ جس کا ادراک قوت واہمہ ہی کر سکتی ہے سو اس مقام پر ایک عالم ہے جسکا ذریعہ ادراک وہم ہے اور یہ چیز عوام کے ادراک کے مطابق ہے۔

وَاَمَّا الْحُكَمَاءُ فَيَجِدُوْنَ فِيْهَا اَيْضًا اَنْوَارَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ يُمَيِّزُ الْحَكِيْمُ بَيْنَ اَنْوَارِ الْعِبَادَاتِ فَنُوْرُ التِّلَاوَةِ غَيْرُ نُوْرِ الصَّلٰوةِ وَنُوْرُ الصَّوْمِ غَيْرُ نُوْرِ التِّلَاوَةِ وَهٰكَذَا ۔

اور حکماء کو تو نماز اور روزہ وغیرہ ہی کے انوار کا تجدد حاصل ہوتا ہے اور حکیم روحانی عبادات اور تلاوت کے انوار میں فرق محسوس کر لیتا ہے چنانچہ جو وہ نماز کا نور محسوس کرتا ہے وہ روزہ اور تلاوت قرآن کریم کے نور سے مختلف ہوتا ہے اور علی ہذا۔

وَاَمَّا الْمَوْجُوْدَاتُ الَّتِيْ لَا يَنَالُهَا اِلَّا الْاِدْرَاكُ اَيِ الْقُوَّةُ الْمُدْرِكَةُ فَمِنْ هٰذَا الْعَالَمِ الْهُيُوْلٰى وَالصُّوْرَةُ الْعَامَّةُ وَالزَّمَانُ وَالْمَكَانُ فَهٰذِهِ اَرْبَعَةُ اَشْيَاءَ

اور جن موجودات تک ادراک یعنی قوت مدرکہ ہی کی رسائی ہوتی ہے تو ان میں سے عالم ہیولیٰ صورت عامہ زمان اور مکان ہیں عالم طور پر یہی سمجھا جاتا ہے، کہ یہی چار چیزیں ہیں

Marfat.com

يُدْرِكُهَا الْقُوَّةُ الْمُدْرِكَةُ فِي مَجَارِي الْعَادَاتِ بَلْ إِنْ شِئْتَ الْحَقَّ فَلَا يُدْرِكُ هٰذَا الشَّخْصُ الصِّرْفُ وَلَا الصُّورَةُ الْإِنْسَانِيَّةُ وَلَا الصُّورَةُ الْحَيَوَانِيَّةُ إِلَّا الْقُوَّةُ الْمُدْرِكَةُ وَإِنَّمَا يُدْرِكُ الْبَصَرُ أَضْوَاءً وَأَلْوَانًا لَا غَيْرَ ۔

کہ جن کا ادراک قوت مدرکہ کرتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے، کہ یہ شخص جزئی اور یہ صورت انسانیہ اور یہ صورت حیوانیہ ان سب کا ادراک قوت مدرکہ ہی کرتی ہے آنکھ تو صرف ان کی ظاہری شکل و صورت کا احساس کر سکتی ہے،

وَاعْلَمْ أَنَّ الشَّرْعَ لَمَّا بَلَغَ غَايَةَ التَّحَقُّقِ وَالتَّقَرُّرِ بِحَسَبِ الْاِسْمِ الْحَادِثِ الْمُجَرَّدِ ثَبَتَ لِدَعَائِمِهِ وُجُودٌ فِي هٰذَا الْعَالَمِ مِنْ حَيْثُ تَشْرِعِيَّتِهِ وُجُودًا عَرَضِيًّا وَهٰذَا أَصْلُ التَّحَقُّقِ بِإِزَاءِ التَّحَقُّقِ الرَّاسِخِ فِي الْبَدَنِ ثُمَّ نَشَأَ مِنْهُ التَّحَقُّقُ الْوَهْمِيُّ وَالتَّحَقُّقُ الْحِسِّيُّ كَمَا أَشَرْنَا إِلَيْهَا ۔

اور یاد رکھو کہ شرع کا تحقق اور تقرر اسم حادث مجرد کے مطابق جبکہ انتہاء درجہ پہنچ گیا تو اس عالم میں اسکو تشریع کی حیثیت سے ثبات اور قرار حاصل ہو چکا ہے کہ جسکا وجود عرضی ہے اور یہ اصل تحقق اس تحقق کے باالمقابل ہے کہ جسے بدن میں رسوخ حاصل ہے اور جیسا کہ ہم اس کی طرف اشارہ کر چکے ہیں کہ اسی سے تحقق وہمی اور تحقق حسی ظہور میں آئے ہیں،

Marfat.com

کون وفساد

وَمُطْلَقُ اَسْبَابِ الْكَوْنِ وَالْفَسَادِ مُنْحَصِرٌ فِيْ سَبَبَيْنِ اَحَدُهُمَا الْاِنْعِكَاسُ صُوَرِ الْاَسْمَاءِ فَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ فِيْ مَحَلِّ نَشْاَةٍ مُنْبَجِسَةٍ صُوْرَةٌ مُخْتَصَّةٌ لِكُلِّ اِسْمٍ اِسْمٍ لَا تُوْجَدُ لَهٗ فِيْ غَيْرِهَا وَثَانِيْهِمَا خُصُوْصِيَّةُ النَّشْاَةِ فَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ فِيْ كُلِّ نَشْاَةٍ اَمْرٌ مَوْجُوْدٌ يَخْتَصُّ بِخَوَاصَّ لَا تُوْجَدُ فِيْ غَيْرِهٖ كَالْجَوْهَرِ وَالْعَرَضِ بَلْ كُلُّ نَوْعٍ نَوْعٍ فَيَخْتَصُّ الْاَنْوَاعُ بِلَوَازِمِهَا وَخُصُوْصِيَاتِهَا بِتَشَخُّصَاتٍ شَتّٰى بِحَسَبِ الْاَسْمَاءِ فَهٰذَا سِرُّ انْتِشَارِ الْجُزْئِيَّاتِ بِتَشَخُّصَاتِهَا۔

کون وفساد کے مطلق اسباب کی دو قسمیں ہیں ایک تو صور اسماء کا منعکس ہونا تمہیں معلوم ہے کہ ہر وہ نشاۃ جو ظہور میں آئی اس کی صورت مخصوصہ کا تعلق ایک خاص اسم پاک سے ہوتا ہے کہ وہ صورت کسی اور اسم میں نہیں ہو سکتی دوسرے اس نشاۃ کی خصوصیت ہے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ ہر ایک نشاۃ میں ایک ایسا سبب ہوتا ہے جو کہ ایسے خواص کے ساتھ مختص ہوتا ہے جو کسی اور میں نہیں پائے جاتے جیسا کہ جوہر اور عرض بلکہ ہر ایک نوع نوع ہوتی ہے چنانچہ تمام انواع اپنی خصوصیات اور لوازمات کیساتھ اسماء کے مطابق مختلف طریقوں پر متشخص ہوتے ہیں جزئیات کا اپنے تشخصات کیساتھ منتشر ہونیکا یہی راز ہے،

Marfat.com

حوادثات یومیہ اور اس کے اسباب

وَاَمَّا الْحَوَادِثُ الْيَوْمِيَّةُ فَسَبَبُ مَا اُمُوْرٌ مِنْهَا ظُهُوْرُ اِسْتِعْدَادَاتٍ كَانَتْ مُنْطَوِيَةً فِي النَّوْعِ مَثَلًا النَّارُ قَدْ اُوْدِعَ فِيْهِ مَعْنَى الْاِحْرَاقِ فَلَا جَرَمَ اَنَّهَا تُحْرِقُ مَا تُمَاسُّهُ وَهٰذَا الْقِسْمُ يُسَمّٰى بِالْقُوٰى الطَّبِيْعِيَّةِ وَمِنْهَا خَوَاصُّ الْاِسْمِ الْمُتَمَثِّلِ مَثَلًا ظُهُوْرُ الْحَيِّ يَقْتَضِيْ اَنْ يَتَلَبَّسَ مَظْهَرُهٗ بِنَوْعٍ مِنَ الْحَيَاةِ كَمَا تَخُصُّهٗ بِنَوْعٍ وَظُهُوْرُ الْوَلِيِّ يَقْتَضِيْ اَنْ يَكُوْنَ مَظْهَرُهٗ مَوْدُوْدًا بِوُدٍّ مُقَدَّسٍ لَا بِحُسْنِ شَمَائِلَ وَفَضَائِلَ فَاِنْ اُبْتُلِيَ بِعَدَاوَةِ النَّاسِ فَلَا جَرَمَ اَنَّهُمْ

حوادثات یومیہ کے بھی چند اسباب ہوتے ہیں منجملہ ان کے ان استعدادات کا ظہور ہے جو کسی نوع میں موجود ہیں جیسا کہ آگ کہ اسمیں جلانیکا مادہ موجود ہے چنانچہ جو اسے ہاتھ لگائے اسے جلا دیتی ہے اس قسم کو قوی طبعیہ کیساتھ موسوم کیا جاتا ہے اور اسی میں سے اسم متمثل کے خواص ہوتے ہیں، جیساکہ الحیّ اسم پاک کے ظہور کا یہ تقاضا ہے کہ جو چیز اسکا مظہر ہو اسمیں کسی نہ کسی قسم کی حیات ضرور ہو گی جو کہ اس نوع کیساتھ خاص ہے اور اَلْوَلِیُّ کا ظہور اس بات کا مقتضی ہے کہ اس کے مظہر کو حب مقدس کیساتھ لوگ چاہتے ہوں، اسکے شمائل اور فضائل محبوب ہوں اگرچہ انسان اس سے عداوت بھی رکھتے ہوں، لیکن ان

Marfat.com

يَحْتَوِيهِ فِي تَجْوِيفِ مِنَ الْقَلْبِ وَيُعَادُ فِي تَجْوِيفٍ آخَرَ الْمُقْتَضِي لِلْإِسْمِ ۔

کے صمیم قلب میں اسکی محبت موجود ہو اور اس سے کسی اور نظریہ کے پیش نظر عداوت رکھتے ہوں جو کہ اس اسم کا تقاضا ہے،

وَمِنْهَا تَحْرِيكٌ قَاصِرٌ مِنْ ذَوَاتِ الْإِرَادَةِ أَوْ غَيْرِهَا نَفْسًا مُجَرَّدَةً كَانَتْ أَوْ غَيْرَهَا فَإِنْ كَانَ مِنَ النَّسَمَةِ وَهِيَ النَّفْسُ الْمُتَلَبِّسَةُ بِلِبَاسِ الْإِدْرَاكِ كَمَا سَيَأْتِي وَهِيَ الْهِمَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنَ النَّفْسِ مِنْ حَيْثُ تَخَلَّقَتْ بِأَخْلَاقِ اللهِ سُبْحَانَهُ فَهُوَ الْخَرْقُ ۔

منجملہ ان امور کے کسی صاحب ارادہ کی وہ تحریک قاصر ہے جو نفس مجرد یا غیر مجرد سے صادر ہو اگر اسکا ظہور نسمہ سے ہوا ہے جس سے مراد وہ نفس انسانی ہے جو لباس ادراک میں ملبوس ہو تو اسے ہمت کہیں گے اور اگر اس کا ظہور کسی ایسے نفس سے ہوا ہے جو متخلق باخلاق اللہ تعالے ہے تو اس کو خرق عادت کہتے ہیں،

وَمِنْهَا تَمَثُّلُ صُوَرَةٍ اِنْدَرَجَتْ فِي الصُّحُفِ مِنْ دُعَاءٍ أَوْ عَمَلٍ حَسَنٍ أَوْ سَيِّئٍ مَعَ رِعَايَةِ مَا تَمَثَّلَتْ فِيهِ مِنَ النَّوْعِ رِعَايَةَ الْمُعَدَّاتِ السَّابِقَةِ وَرِعَايَةَ سُلُوغِ الرَّجُلِ أَوْ لَا سُلُوغِهِ فَفِي تَمَثُّلِهَا اِمْتِزَاجَاتٌ

منجملہ ان امور کے کسی ایسی صورت کا تمثل جسکا اندراج صحیفہ اعمال میں ہو جیساکہ دعاء عمل صالح یا قبیح ساتھ ہی تمثل نوعی اور معدات سابقہ اور اس شخص کے کمال اور عدم کمال کی بھی رعایت کی جاتی ہے اس تمثل میں اس قسم کے امتزاجات پائے جاتے ہیں جیساکہ

Marfat.com

كَامْتِزَاجِ الرُّؤْيَا وَلِذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ نِيَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا ۔

عالم رؤیا میں ہوتے ہیں اسی بنا پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ سوئے ہیں جب وہ مریں گے تب بیدار ہوں گے ،

وَلَوْلَا اَنَّ السَّبَا كَانَتْ عَلٰى شَطِّ الْهِنْدِ لَمَا عُذِّبَتْ بِالْغَرَقِ بَلْ بِنَحْوٍ اٰخَرَ وَكَذٰلِكَ قَوْمُ لُوْطٍ وَشُعَيْبٍ وَغَيْرِهِمَا اِخْتَصُّوْا بِعَذَابٍ مَخْصُوْصٍ لِمُعَدَّاتٍ اُعِدَّتْ لَهٗ ۔

اور اگر قوم سبا ساحل بحر ہند پر آباد نہ ہوتی تو وہ غرق نہ ہوتے بلکہ اور کسی قسم کا عذاب ان پر آتا اور اسی طرح قوم لوط اور شعیب علیہما السلام کو جس عذاب مخصوص کیساتھ ہلاک کیا گیا، وہ انکی معدات ہی کا تقاضا تھا ،

اعمال کی حفاظت کے لئے علیحدہ عالم کی حاجت ہے

وَاِنْ اَرَدْتَ كَشْفَ السِّرِّ فَاعْلَمَنْ اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ عَالَمٍ هُوَ ظَرْفٌ حَافِظٌ لِاَعْمَالِ النَّاسِ مُجَرَّدًا اَوْ كَالْمُجَرَّدِ فَمِنْهُ مَا هُوَ حَافِظٌ لِاَعْمَالِ رَجُلٍ رَجُلٍ وَهِيَ الصُّحُفُ الَّتِيْ اَسْنَدَ اللّٰهُ كِتَابَتَهَا

اور اگر تم چاہتے ہو کہ اس بات کا راز تم پر منکشف ہو جائے تو یہ بات یاد رکھو کہ ایک ایسے عالم کا ہونا ضروری ہے کہ جس میں لوگوں کے اعمال محفوظ ہوں یہ عالم مجرد ہو یا مجرد کی طرح ہو تو اسی کا وہ جز ہے کہ جسمیں ایک ایک فرد کے اعمال محفوظ رہتے ہیں، یہ وہ

Marfat.com

إِلَى الْمَلَائِكَةِ لِأَنَّ لَهُمْ
مَدْخَلًا فِي ذٰلِكَ وَمِنْهُ وَلِهُوَ
حَافِظٌ لِأَعْمَالِ قَوْمٍ قَوْمٍ أَوْ
أَقْلِيمٍ أَقْلِيمٍ وَمِنْهُ مَا هُوَ حَافِظٌ
لِأَعْمَالِ النَّاسِ أَجْمَعِينَ

صحیفے ہیں کہ جن کی کتابت کو اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کے سپرد کیا ہے کیونکہ یہ کام ان ہی کے سپرد ہے اور اسی میں سے ایک وہ حصہ ہے جس میں ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے اعمال محفوظ کئے گئے ہیں اور اسی طرح ایک وہ حصہ ہے، جو انسانوں کے تمام اعمال کا محافظ ہے۔

دسواں جزء اعمال

فَمِنَ الْأَوَّلِ الْفِتَنُ الْجُزْئِيَّةُ
وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا
كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ
كَثِيرٍ وَمِنَ الثَّانِي عَذَابُ
قَوْمِ شُعَيْبٍ وَلُوطٍ وَصَالِحٍ
وَهُودٍ وَالثَّانِيَةُ فِي ثَمُودَ
كَانَتْ تِمْثَالًا لِشُرُورِهِمْ
فَلَمَّا قَتَلُوهَا تَرَوَّجَتْ
وَعَمَّ الْفَسَادُ وَمِنَ
الثَّالِثِ الدَّجَّالُ فَإِنَّهُ
كَانَ أَعْمَالُ قَوْمِ نُوحٍ
وَهُودٍ وَصَالِحٍ

پہلی قسم کے اعمال کا ثمرہ فتن جزئیہ ہیں کہ جن کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ جو مصیبت بھی تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے اور اللہ تعالےٰ بہت باتوں کو معاف بھی کر دیتا ہے، اور دوسری قسم کی مثال حضرت شعیب لوط صالح اور ہود علیہم السلام کی اقوام پہ عذاب کا نازل ہونا ہے قوم ثمود کی اونٹنی ان کی شرارتوں کا ایک مجسمہ تھی جب انہوں نے اس کو قتل کر دیا تو ان کی یہ بدترین حرکت فساد کے پھیل جانیکا باعث ہوئی تیسری قسم کی وضاحت وہ دجال کا

وَلُوطٍ وَشُعَيْبٍ وَغَيْرِهِمْ
مَحْفُوظَةٌ فِي الصَّحِيفَةِ الْعَلْقَمِ
فَلَمَّا كَثُرَتْ سَيِّئَاتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ وَهِيَ قَبِيلَةٌ كُلِّيَّةٌ
فِيهِمُ الْأَنْبِيَاءُ الْمُطْلَقِيُّونَ وَ
فِيهِمْ حَافِظٌ وَقَائِمٌ بِالْأَمْرِ
فِي كُلِّ زَمَانٍ فَسَاقَ السُّوءَ
وَتَمَثَّلَ رَجُلًا وَلَحِقَ بِهِ
الشُّرُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
ثُمَّ مَاتَ فَتَزَوَّجَ الْفَسَادُ
وَعَمَّ الشَّرُّ وَجَاءَتِ الْقِيَامَةُ
فَهٰذَا سِرُّ أَخْبَارِ نُوحٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ بِالدَّجَّالِ فَتَعْرِفُ
وَبِالْجُمْلَةِ فَلَمَّا نَشَأَ هٰذَا الْعَالَمُ
الْحَادِثُ نَشَأَ بِضَرُورَتِهَا
عَالَمٌ مُجَرَّدٌ بِإِزَائِهِ يَتَحَفَّظُ
فِيهِ أَعْمَالُهُمْ وَأَخْلَاقُهُمْ وَهٰذِهِ
الْمَسْئَلَةُ رُكْنٌ عَظِيمٌ مِنْ

واقعہ ہے اسلئے کہ قوم نوح، ہود، صالح
لوط اور شعیب اور دیگر اقوام معذبہ
کے اعمال ایک صحیفہ میں محفوظ کئے
گئے تو جسوقت بنی اسرائیل میں برائیاں
پھیل گئیں کیونکہ یہ ایک بہت بڑی
قوم تھی اور جن میں بکثرت انبیاء کرام
مبعوث ہوئے تھے اور ان کی قوم
میں ایک نے دوسرے میں حافظ شریعت اور قائم بالامر
آتے رہے تو اس لئے وہ شرور جمع ہو کر ایک آدمی
کی شکل میں متمثل ہو گئے اور قیامت کے فسادات اس
کے ساتھ ساتھ لاحق ہو گئے اسکے مرنے کے بعد فسادات
اور علامات وحوادثات قیامت برپا ہو
جائیں گی، سو نوح علیہ السلام نے جو
اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اس کا یہی راز ہے،
خلاصہ کلام یہ کہ جب عالم حادث
ظہور میں آیا تو اس کے ساتھ ضرورۃً
ایک عالم مجرد کا بھی ظہور ہوا، جس
میں اس عالم حادث کے لوگوں کے
اعمال اور اخلاق محفوظ کئے جاتے ہیں

Marfat.com

اَرْکَانِ التَّکْوِیْنِیَّاتِ وَالنَّاسُ عَنْهَا فِیْ غَفْلَةٍ عَرِیْضَةٍ ۔

یہ مسئلہ علم تکوینیات کا رکن عظیم ہے، مگر لوگ اس سے کلی طور پر غافل ہیں،

تقدیر کے اقسام

وَالتَّقْدِیْرُ تَقْدِیْرَانِ مُبْرَمٌ وَمُعَلَّقٌ اَمَّا الْمُعَلَّقُ فَاسْتِعْدَادُ کُلِّ عَیْنٍ بِحَسَبِهٖ یَنْفَعُ الدُّعَاءُ وَالتَّدْبِیْرُ وَاَمَّا الْمُبْرَمُ فَاسْتِعْدَادُ کُلِّ الْعَالَمِ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَهُوَ لَا یَتَخَلَّفُ قَطُّ وَعَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَیْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهَا مَلَکًا یُصَوِّرُهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ یَا رَبِّ

تقدیر کی دو قسمیں ہیں، مبرم اور معلق، تقدیر معلق کا موجب استعداد شخصی ہے اور اسی میں دعا اور تدبیر نافع ثابت ہوتی ہے اور تقدیر مبرم کا باعث تمام عالم کی مجموعی استعداد ہے کہ اس میں کسی قسم کا تخلف واقع نہیں ہوتا، حضرت حذیفہ بن اسید رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نطفہ پر چالیس دن گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسکے پاس اپنا ایک فرشتہ بھیجتا ہے تاکہ جنین کی تصویر بندی کرے اسکے کان اور آنکھیں اسکی گوشت پوست اور ہڈیاں بنائے جب وہ یہ فرائض انجام دے چکتا ہے، تو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے، خدایا یہ

أَذَكَرًا أَمْ أُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ وَ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى أَمْرِهِ وَلَا يَنْقُصُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ *

جنیس مذکر ہوگا یا مونث، اسکے متعلق اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے اور فرشتہ اسی کے مطابق لکھتا ہے پھر وہ عرض کرتا ہے کہ اسکی عمر کیا ہو گی تو اسکے متعلق بھی اللہ تعالےٰ اپنے ارادہ کے مطابق فیصلہ صادر فرماتا ہے اور فرشتہ اسے لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ اس لکھے ہوئے صحیفہ کو لے کر نکلتا ہے اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے مقدر فرمایا ہے اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کرتا (رواہ مسلم)

عین ثابتہ کے متعلق بعض صوفیوں کی غلطی

اِعْلَمْ اَنَّ الْعَيْنَ الثَّابِتَةَ وَاِنْ كَانَتْ مَنْطَوِيَةً عَلَى فَاطِبَةِ الْجِهَاتِ لٰكِنْ لَا يَظْهَرُ اِمْكَانُهَا اِلَّا بِحَسَبِ النَّشْأَةِ الظَّاهِرَةِ بِهَا خِلَافًا لِمَنْ يَقُولُ مِنَ الصُّوفِيَّةِ مِنْ اَنَّ كُلَّ مَا تَضَمَّنَهُ الْعَيْنُ كَانَ حَرَمَ اَنْ يَظْهَرَ لَيْسَ بِشَيْءٍ عِنْدَنَا

یاد رکھو کہ عین ثابتہ اگرچہ تمام جہات مختلفہ پر مشتمل ہے، مگر اس کے امکانات اسوقت نمایاں ہوتے ہیں جبکہ اسکا ظہور اس نشاۃ میں ہوتا ہے اسلئے ہمارے نزدیک بعض صوفیوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ جن باتوں پر عین ثابتہ کے احکام اسماء پاک کے آثار ہیں جو اس عین ثابتہ کے قوام کا موجب

Marfat.com

بَلْ لِلْعَيْنِ اَحْكَامٌ هِيَ اٰثَارُ وَ
اَسْمَاءِ تِلْكَ دَعَائِمُ الْعَيْنِ فَلَا
جَرَمَ اَنَّهَا تَتَوَقَّفُ عَلٰى اِسْتِعْدَادَاتٍ
حَادِثَةٍ وَمُعَدَّاتٍ لَاحِقَةٍ
تَظْهَرُ فِيْ كُلِّ مَظْهَرٍ مِنْ مَظَاهِرِ
الْعَيْنِ هٰذَا مَعَ اَنَّ الظُّهُوْرَ عَلٰى
طُرُقٍ شَتّٰى وَاَحْكَامٌ هِيَ اٰثَارُ
اَسْمَاءِ تِلْكَ الْمُنْطَوِيَةِ فِي الْعَيْنِ
لَمْ يَتَكَلَّمْ بِهَا اِلَّا بِالضَّرُوْرَةِ الْاِطْلَاقِيَّةِ
فَلَا جَرَمَ اَنَّهَا تَتَوَقَّفُ عَلٰى اِسْتِعْدَادَاتٍ
حَادِثَةٍ وَمُعَدَّاتٍ لَاحِقَةٍ ۔
فَاعْلَمْ مِنْ هٰذَا السَّبِيْلِ اَنَّ الدُّعَاءَ
مِنَ الْحُكَمَاءِ اِنَّمَا يَظْهَرُ مِنْ شِدَّةِ
شُرُوْقِ الْعِلْمِ وَلَوْ بِالْعَيْنِ الثَّابِتَةِ
مُفَصَّلًا لَا كَمَا يَتَبَادَرُ مِنَ النُّصُوْصِ
وَاعْلَمْ اَنَّ مِنَ الْاَشْيَاءِ مَا
تُعَيَّنُ صُوْرَتُهُ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ
وَمِنْهَا مَا يَكُوْنُ الْاَمْرُ فِيْهِ
اِلْتِفَاتًا اَيْ مُتَشَابِهًا لِلْمُسْتَأْنَفِ

ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ ان
احکام کا ظہور ان استعدادات حادثہ
اور معدات لاحقہ پر موقوف ہو، جو
عین ثابتہ کے ہر مظہر میں نمایاں ہوتے
ہیں، علی ہذا ظہور کے طریقے مختلف ہیں
اور وہ احکام جو اسماء پاک کے آثار
ہیں اور عین ثابتہ میں مخفی رہتے ہیں
یہ صورت اطلاقیہ کے مشمول کے علاوہ
اور کچھ نہیں اسی بنا پر ہم کہتے ہیں،
کہ ان کا ظہور استعدادات حادثہ
اور معدات لاحقہ پر موقوف ہے،
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکماء کی دعا
انکے اشراق علمی کا نتیجہ ہے اگرچہ اس
کی تفصیل کا درجہ عین ثابتہ ہے نصوص
کے متبادر کے طریقہ پر نہیں،
یاد رکھو کہ بعض اشیاء ایسی ہیں کہ ان
کی صورت کا تعین ان کے وجود سے پہلے
ہو جاتا ہے برخلاف اسکے کہ بعض
دوسری اشیاء میں ایسا نظر آتا ہے گویا

وَمِنْ هٰذَا السَّبِيْلِ يَحِلُّ الْعُقْدَةُ فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا يَوْمًا لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ فَالَّذِيْ يَنْبَغِيْ بِهٖ هُوَ اَنَّ خُرُوْجَ مَهْدِيٍّ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ وَاَمَّا وَقْتُ وُجُوْدِهٖ فَهُوَ مُفَوَّضٌ عَلَى الْمُمْكِنَاتِ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ لَا نَسْاَلِ اللّٰهَ مَا قَدْ فَرَغَ مِنْهُ وَاَسْاَلِيْهِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ ۞

کہ یہ امر متائق ہے اسی طرح وہ عقدہ بھی حل کیا جا سکتا ہے جو کہ اس حدیث کے سننے سے پیش آتا ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر بقاء دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو اس ایک دن کے اندر اللہ تعالےٰ میرے خاندان نبوت سے ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائیگا، جو زمین کو عدل و انصاف سے اسطرح بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و ستم سے لبریز ہو گئی تھی (سنن ابوداود) اس حدیث کا ماحصل یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور بہر حال ہونے والا ہے (یہ ایک ناگزیر واقعہ ہے) البتہ اس کے ظہور میں آنے کا وقت گردوپیش کے حالات اور معدات حاضرہ پر موقوف ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی جو آپ نے ام المؤمنین ام حبیبہ رضؓ سے فرمایا تھا اسی قبیل سے ہے کہ اللہ تعالےٰ سے ایسی باتوں کا سوال نہ کرو کہ جن سے وہ فارغ ہو چکا ہے اس سے تو درجات جنت مانگو۔

وَاِذَا تَمَهَّدَ هٰذَا نَقُوْلُ

اس تمہید کے بعد پھر ہم بیان

إِذَا مَضٰى عَلَى الْجَنِيْنِ هٰذِهِ
الْمُدَّةُ وَنَعَيَّنَ مِزَاجُ أَمْشَاجِ
بَدَنِهٖ أَمَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ
بِحَسَبِ تَجَلِّيْهِ فِيْ صَدْرِ
الْمَلَكِ أَنْ ذَكَّرَ إِنْ كَانَ
غَلَبَ عَلَيْهِ مَاءُ الرَّجُلِ
وَأَنَّثَهٗ إِنْ غَلَبَ عَلَيْهِ
مَاءُ الْأُنْثٰى وَلِوَحْظِ فِيْ
طَبِيْعَةِ الْجَنِيْنِ مِنْ شِدَّتِهَا
وَصَلَابَتِهَا وَلِيْنِهَا وَ
ضُعْفِهَا تَعْيِيْنُ اللّٰهِ الْمُتَجَلِّيْ
فِيْ صَدْرِ الْمَلَكِ لَهٗ عُمْرٌ
وَذٰلِكَ لِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ فَإِنَّ
لَهٗ وَزْنًا يَتَكَوَّنُ فِيْ وَقْتٍ ثُمَّ
يَتَرَقّٰى فِيْ مَعَارِجِ كَمَالِهٖ ثُمَّ
يَنْحَدِرُ ثُمَّ يَفْنٰى وَيَفْسُدُ،

کہتے ہیں کہ جسوقت جنین پر یہ مدت
گزر چکتی ہے اور اسکے اخلاط بدن کا
مزاج متعین ہوجاتا ہے تو اللہ سبحانہ
وتعالےٰ اس فرشتہ کے سینہ میں جسکے
متعلق اس جنین کی تدبیر ہے تجلی فرماتا
ہے مثلاً یہ کہ یہ بچہ مذکر ہو اور یہ اس
وقت ہوتا ہے جبکہ صحبت کے وقت
شوہر کا مادۂ تولید غالب ہو اور اگر بیوی
کا مادۂ تولید غالب ہو تو پھر جنین مونث
ہوتا ہے اور جنین کی طبیعت مادہ تخلیق
کی شدت اور ضعف اور صلابت اور
ملائمت کو ملحوظ رکھکر اللہ تعالےٰ فرشتہ
کے سینہ میں تجلی فرماکر اس کی عمر کا تعین
کرتا ہے یہ اسلئے کہ ہر ایک چیز ایک
خاص وقت میں مقدار مخصوصی پر ظہور
میں آتی ہے پھر معارج کمالیہ میں ترقی کرنیکے بعد
انحطاط شروع ہوتا ہے بالآخر فساد اور زوال کے مرحلہ کو پہنچ جاتی ہے،

وَهٰذَا الْوَزْنُ يَحْدُدُ حَدًّا
كُلِّيًّا فِيْ كُلِّ نَوْعٍ نَوْعٍ

اس مقدار مخصوص کو انواع میں سے
ہر ایک نوع کیلئے تحدید کلی کے طور پر

Marfat.com

وَحَدًّا جُزْئِيًّا فِي كُلِّ شَخْصٍ شَخْصٍ مُنْطَبِعٍ فِي مِرْاٰةِ النَّوْعِ فَاِذَا عُيِّنَ لِلْجَنِيْنِ عُمُرٌ فِي هٰذَا الْوَقْتِ فَهٰذَا الْاَجَلُ الْمُسَمّٰى الَّذِيْ يَبْلُغُهُ لَا مُحَالَةَ لَوْلَا الْبَوَاعِثُ فِي الْمَوَانِعُ الْخَارِجَةُ وَمِنَ الْبَوَاعِثِ الْبِرُّ وَالصِّلَةُ فَاِنَّهُمَا يَزِيْدَانِ فِي الْعُمُرِ كَمَا سَتَعْرِفُ وَمِنَ الْمَوَانِعِ الظُّلْمُ وَالْقَتْلُ فَاِنَّهُمَا يَنْقُصَانِ فِي الْعُمُرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ وَقَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۔

اور ایک نوع کے افراد کیلئے تحدید جزئی کے طور پر محدود کر دیا گیا ہے چنانچہ ہر ایک جزئیت میں ایک شخصیت نوع کے آئینہ میں عظیم ہوتی ہے سو جو عمر اس وقت جنین کیلئے متعین کیجاتی ہے تو وہ اَجَلٌ مُّسَمّٰی ہے اور اس عمر کو وہ لامحالہ پورا کر کے رہیگا، بشرطیکہ خارجی بواعث اور موانع اسکے مخالف نہ ہوں بواعث میں سے نیکی کرنا اور صلہ رحمی کرنا ہے چنانچہ یہ دونوں اس کی عمر میں اضافہ کرتے ہیں اور موانع میں سے ظلم اور قتل ہیں یہ دونوں اسکی تنقیص عمر کا باعث ہوتے ہیں، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اجل مسمی کا علم اس کے پاس ہے اور دوسرے مقام پر نوح علیہ السلام کا مقولہ نقل کیا کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اللہ تعالےٰ تم کو بخش دے گا اور میعاد مقررہ تک تم کو مہلت دے گا

ثُمَّ يُكْتَبُ اَنَّهٗ سَعِيْدٌ اَوْ شَقِيٌّ بِحَسَبِ الْاٰخِرَةِ

پھر اسکے بعد باعتبار آخرت جنین کی سعادت اور شقاوت لکھدی

Marfat.com

وَتَشْتَمِلُ هٰذِهِ السَّعَادَةُ الْاَعْمَالَ وَالْاَخْلَاقَ وَالْخَاتِمَةَ وَهٰذِهِ السَّعَادَةُ اَوِ الشَّقَاوَةُ الْمَكْتُوْبَةُ هُنَاكَ اَمْرٌ كُلِّيٌّ لَا يَتَشَخَّصُ اِلَّا بِالْمُعَدَّاتِ ثُمَّ يُكْتَبُ اَنَّهٗ وَاسِعُ الرِّزْقِ اَوْ ضَيِّقُهٗ لَا تَعَيُّنَ هُنَاكَ اِلَّا بِحَسَبِ النَّوْعِ الْكُلِّيِّ

جاتی ہے اور یہ سعادت اعمال اخلاق اور حسن خاتمہ کو شامل ہے، اور یہ سعادت مکتوبہ ہو یا شقاوت اس مقام پر اس سے امر کلی مراد ہے اور انکا تشخص معدات پر ہی منحصر ہے پھر اسکے بعد اسکے رزق کے متعلق لکھا جاتا ہے کہ یہ واسع الرزق ہے، یا ضیق الرزق اور یہ کتابت بھی ایک نوع کلی ہے،

مومن کی موت میں تردد کا سبب

وَاعْلَمْ اَنَّ مِنَ الْاُمُوْرِ مَا هُوَ سَهْلٌ بِتَكَوُّنٍ بِاَسْهَلِ الْاَسْبَابِ اَوْ صَعْبٌ اِنَّمَا يَتَكَوَّنُ بِاَصْعَبِ الْاَسْبَابِ فَهٰذَا مَعْنَى الْحَدِيْثِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ مِثْلَ

یاد رکھو کہ بعض باتیں ایسی آسان ہوتی ہیں کہ معمولی سے اسباب پیدا ہونے پر وہ پیدا ہو جاتی ہیں اور بعض امور کے تکوین کے اسباب بہ مشکل پیدا ہوتے ہیں چنانچہ اس حدیث کے یہی معنی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، میں نے کسی چیز میں اتنا تردد نہیں کیا جتنا کہ

Marfat.com

تَرَدُّدِیْ فِی الْعَبْدِ الصَّالِحِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ اِسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ مَعْنَاهُ عِنْدَنَا یَرْجِعُ اِلٰی تَصَادُمِ الْاَسْمَاءِ وَحَقِیْقَتُهٗ اَنَّ مُحَلَّ اِسْمٍ یَطْلُبُ فِیْ مَظْهَرِهٖ ظُهُوْرَ الْاَحْکَامِ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِیْ ضِمْنِ حُبِّ الْعَبْدِ کَمَا سَنَعْلَمُهٗ فِی الْوَجَاهَةِ وَالْمُوَافَقَةِ لِرَأْیِهٖ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ بِحَسَبِ الْاِسْمِ الْاَعَمِّ الشَّامِلِ لِنَوْعِ الْاِنْسَانِ

تردد مجھے کسی عبد صالح کی روح قبض کرنیکے متعلق پیش آتا ہے وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ ناخوش ہو اسکے معنی ہمارے نزدیک یہ ہیں کہ اسمائے پاک کے تقاضوں میں تصادم ہوتا ہے اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ ہر ایک اسم پاک کا تقاضا یہ ہے، کہ اسکے مظہر خاص میں اس کے احکام کا ظہور ہو اور چونکہ اللہ تعالےٰ کو اپنے عباد صالحین سے محبت ہے جیسا کہ ہم عنقریب تمہیں وجاہت اور موافقت کی بحث میں بتلا دیں گے، اسلئے وہ مومن کو اس کی مرضی کے خلاف موت دینا نہیں چاہتا لیکن اس کے اسم اعم کا تقاضا ہے کہ انسان کے تمام افراد موت کا ذائقہ چکھیں اس لئے موت دینا لازمی ہے۔

کیا خیر سے بھی شر پیدا ہوتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی فِیْمَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ

ابو سعید خدری رضی کی روایت سے جو صحیح بخاری میں حدیث منقول ہے فرماتے

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ
ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ
جَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا
اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ
مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَوَ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقِيْلَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ
فَرَاَيْنَا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ
فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ
وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ
وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ
فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِي
الْخَيْرُ بِالشَّرِّ
وَاِنَّ مِمَّا

ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر تشریف فرما تھے اور ہم آپ کو حلقہ میں لئے ہوئے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ خوف مجھے اس بات کا ہے کہ ملکوں کو فتح کر کے تم دنیا کی شادابی اور اس کی رونق پر اترانے لگو گے ایک شخص نے عرض کیا کیا خیر اور بھلائی سے بھی شر پیدا ہو سکتا ہے؟ یہ سن کر آپ خاموش ہو گئے صحابہ کرام نے اس شخص کو ملامت کی کہ تم نے یہ کیا حرکت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر خاموش ہو گئے اسی اثناء میں ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے چنانچہ آپ نے اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھتے ہوئے دریافت کیا کہ وہ سائل کہاں ہے گویا کہ آپ نے اسکے سوال کو بنظر استحسان دیکھا بہر حال آپ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ خیر سے شر پیدا نہیں ہوتا اور

يُنْبِتِ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ
أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ
أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ
خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ
عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ
وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ إِلٰى
آخِرِ الْحَدِيْثِ وَتَوْجِيْهُ
السُّؤَالِ وَالْجَوَابِ
كَمَا هُوَ حَقُّهُ لَا
يَتَأَتّٰى إِلَّا عَلٰى مَذْهَبِ
الْحِكْمَةِ وَأَمَّا السُّؤَالُ
فَمَعْنَاهُ كَيْفَ تَكُوْنُ
نِعْمَةُ اللّٰهِ الَّتِيْ لَا
تَجَرَّمُ آثَارُهَا مِنْ تَمَاثِيْلِ
الْجَمَالِيَّاتِ مُرْجِعًا
لِلْجَلَالِيَّاتِ بَاعِثًا
عَلَى الْخَوْفِ فَإِنَّمَا
التِّمْثَالُ عَلٰى صُوْرَةِ
ذِي التِّمْثَالِ

فرمایا (جیساکہ) جو سبزہ موسم بہار میں اُگتا ہے جانوروں کا اس سے چرنا وبال جان ہوجاتا ہے کہ جس سے وہ ہلاکت یا ہلاکت کے قریب ہوجاتے ہیں مگر وہ محفوظ رہتا ہے جو تر و تازہ سبزہ کھاتا ہے اور ہضم کرنا جانتا ہے وہ اسوقت تک چرتا ہے کہ اسکی کوکھیں باہر نکل آتی ہیں اس حالت پر پہنچ کر دھوپ سیکنے لگتا ہے جس سے اسے خوب کھل کر پاخانہ آجاتا ہے اور وہ پیشاب بھی کرلیتا ہے اسکے بعد وہ پھر چرنے لگتا ہے الخ یہ سوال اور جواب جسکا تذکرہ اس حدیث میں ہے اہل حکمت ہی کے مسلک پر ٹھیک بیٹھ سکتا ہے، سوال کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نعمت جو اسکی صفت جمال کا تمثل ہے کس طرح جلالیات کے ظہور میں آنے کا موجب ہوسکتی ہے اور خوف کا باعث ہوسکتی ہے کیونکہ تمثل ہمیشہ تمثل

Marfat.com

وَاَمَّا الْجَوَابُ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا
الْمُحَالُ اَنْ يَّصْدُرَ الْجَلَالُ
مِنْ صُلْبِ هٰذَا التِّمْثَالِ بَلْ
هُوَ خَيْرٌ كُلُّهٗ وَاِنَّمَا الشَّرُّ شَرَّةٌ
وَحِرْصُ هُمَا فِي الْقَابِلِ
بِحَسَبِ اِسْمٍ هُوَ مِنْ تَمَاثِيْلِهٖ
اَوْ بِحَسَبِ اُمُوْرٍ اُخَرَ وَكَذَا
حَكَمَ مَعَاشِرُ الْحُكَمَاءِ وَاَنَّ
الْوُجُوْدَ خَيْرٌ كُلُّهٗ لَا شَرَّ
فِيْهِ لِاَنَّهٗ مِنْ مَنْبَعِ
الْخَيْرَاتِ اِنَّمَا الشَّرُّ نَاشٍ
مِنْ تَرَاكُمِ الْعَدَمَاتِ فِي
الصُّوَرِ الْمِزَاجِيَّةِ وَعَالَمِ
التَّخْلِيْطِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ
عَلَيْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ
مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلٰى فِطْرَةِ
الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ

والے کے مطابق ہوتا ہے اور جواب یہ ہے
کہ یہ بیشک ناممکن ہے کہ عین اس جمالی
تمثل سے جلالیت کا ظہور ہو۔ بلکہ وہ
سراسر خیر ہے۔ لیکن جو حرص و شرارت
شخص قابل میں ہے۔ اس سے شرارت
کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ ظہور یا تو اس اسم پاک کے
تقاضا کے مطابق ہوتا ہے۔ کہ جس کا وہ تمثل
ہے۔ یا اور کوئی سبب ہوتا ہے جماعت حکماء
کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ سراسر خیر و برکت ہے
اس میں کسی قسم کی برائی نہیں۔ کیونکہ وجود ہی
ہر ایک طرح کی خیر کا منبع ہے۔ شر کا ظہور
تو ان عدمات کا نتیجہ ہے۔ جو صور مزاجیہ
میں پائی جاتی ہیں۔ اور عام تخلیق میں اللہ
تعالےٰ فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس فطرت
پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ کہ جس پر اس
نے تمام انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر
ایک بچہ فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے
اس کے ماں باپ ہی اسے یہودی اور عیسائی

Marfat.com

وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ ۔

اِعْلَمْ اَنَّ الصُّوْرَةَ الْاِنْسَانِيَّةَ تَقْتَضِيْ بِذَاتِهَا هَيْئَةً مُخْتَصَّةً فِي الْبَدَنِ الْعُنْصُرِيِّ فَلَا جَرَمَ اَنَّهُ مُسْتَوَى الْقَامَةِ بَادِيُ الْبَشَرَةِ عَرِيْضُ الْاَظْفَارِ مُدَوَّرُ الْهَامَةِ نَاطِقٌ ضَاحِكٌ مُبْصِرٌ لِلْاَلْوَانِ وَالْاَشْكَالِ سَمَّاعٌ لِلْاَصْوَاتِ ذُوْ جُوْعٍ وَعَطَشٍ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْخُصُوْصِيَّاتِ الَّتِيْ هِيَ بِحَسَبِ النَّوْعِ وَهَيْئَةٌ مُخْتَصَّةٌ فِي الْبَدَنِ النَّسَمِيِّ فَلَا جَرَمَ اَنَّهُ لَهُ غَضَبًا وَرِضَاءً وَتَدْبِيْرًا لِعَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ وَاِدْرَاكًا لِخَفِيَّاتِ الْاَسْرَارِ وَهٰذَا الْقَدْرُ يَنَالُهُ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ ۔

وَالْخَاصَّةُ تُدْرِكُ اَيْضًا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَذٰلِكَ اَوْدَعَ فِيْ نَسَمَةٍ عِفَّتَهُ وَفِرَاسَتَهُ وَ

اور آتش پرست بنا لیا کرتے ہیں۔

یاد رکھو کہ صورت انسانیہ کا اقتضاء ذاتی یہ ہے کہ جسم عنصری میں اس کی مخصوص ہیئت ہو اسکا مستوی القامت ہونا ناخنوں کی چوڑائی اور اس کی کھوپری کی گولائی اسکا نطق اور ضحک الوان اور اشکال کو دیکھنا آوازوں کا سننا بھوک اور پیاس وغیرہ کا لگنا اور اسکے علاوہ اس کی تمام وہ خصوصیات کہ باعتبار نوعیت اور ہیئت مخصوصہ کے انکا تعلق اسکے جسم سے ہے اب کوئی مضائقہ نہیں کہ اسکے لئے غضب اور رضا عاقبت بینی اور بواطن اشیاء کی کیفیت کا ادراک کرنا بھی ثابت ہو اور یہ قدر عوام اور خواص سب میں برابر ہے،

اور خواص یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اسی طرح ہر ایک نسمہ کے اندر عفت اور فراست اور تقرب الی اللہ

Marfat.com

وَتَقَرَّبَا وَهُوَ كَاءِ يَنْدَرِجُ فِيهَا فَاطِمَةُ الشَّرِعِيَّاتِ اِجْمَالًا وَاِنَّمَا قُرْبُ الْوُجُوْدِ سُبُوْغٌ لِهٰؤُلَاءِ مِنْ جِهَةِ الْقُدُسِ وَالْاِيْمَانُ سُبُوْغٌ لِهٰؤُلَاءِ مِنْ جِهَةِ النَّشْاَةِ التَّخْلِيْطِيَّةِ ؕ

تعالے کی قسم کے اوصاف بھی ودیعت رکھے ہیں اور تمام احکام شرعیہ بالاجمال اسی قسم میں داخل ہیں اور قرب الوجود کا مفہوم یہ ہے کہ قدوسیت کی جہات کو ملحوظ رکھکر ان امور کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے اور ایمان کا مفہوم یہ ہے کہ اس شاہ تخلیطیہ کی حیثیت سے اس میں کمال حاصل کیا جائے،

خصوصیات نوعیہ سے جدا ہونیکے اسباب

وَالْاِنْسِلَاخُ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْخُصُوْصِيَّاتِ النَّوْعِيَّةِ لَهٗ سَبَبَانِ اَحَدُهُمَا قُصُوْرُ الصُّوَرِ الْفَائِضَةِ بِسَبَبِ قُصُوْرِ الْمَادَّةِ كَمَا تَرٰى اَنَّ بَعْضَ النَّاسِ يُوْلَدُ اَكْمَهَ اَوْ اَصَمَّ اَوْ لَهٗ ذَنَبٌ اَوْ لَهٗ خُرْطُوْمٌ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ

ان خصوصیات نوعیہ سے جدا ہونے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ مادۂ قابلہ میں نقص پیدا ہو جائیگی ناقص صورتوں کا اس پر اضافہ ہو، جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ انسان کے بعض افراد ولادت کے وقت ماں کے پیٹ سے اندھے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں یا ان کے دم لگی ہوئی ہوتی ہے یا ناک کی بجائے لمبی سونڈ سی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح بلحاظ

Marfat.com

يُولَدُ مُنْغَمِسًا فِي اللَّذَّاتِ كَفَّارًا بِرَبِّهِ جَاهِلًا بِحَقِيقَةِ السِّرِّ وَمِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ السِّنَّةُ الَّتِي قَتَلَهَا الْخَضِرُ۔

صفات باطنہ کے پیدائشی طور پر لذات میں ڈوبے ہوئے اپنے رب کا انکار کرنیوالے اور اس راز کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں اور جس لڑکے کو خضرؑ نے قتل کیا تھا وہ اسی طریقہ کا تھا،

وَالثَّانِي مُعَاوَقَةٌ أُمُورٍ قَسْرِيَّةٍ كَمَا تَرَى أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ يَتْرُكُ الْمَاءَ قَطْعًا بِرِيَاضَةٍ يَتَجَشَّمُهَا وَيَعْتَرِيهِ مَرَضٌ فَيَعْوَجُّ قَامَتُهُ وَيَنْكَسِرُ رَأْسُهُ وَيَعْمَى عَيْنُهُ وَكَذٰلِكَ يَهَوِّدُ اَبَوَاهُ نَصْرَانِيًّا مَرَّةً أُودِعَ فِي ضَرُورَةٍ عِلْمِهِ۔

دوسرے یہ کہ اسکے اپنے افعال کج کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اسکے اقتضاء نوعی کو پورا نہیں ہونے دیتا جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ بعض آدمی ارادہ ریاضت کے طور پر پانی پینا قطعاً چھوڑ دیتے ہیں جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ اسکے مزاج میں غیر معمولی بے اعتدالی پیدا ہو کر وہ خمیدہ قامت ہو جاتا ہے اسکا سر بیک جاتا اور اس کی آنکھوں کی بصارت زائل ہو جاتی ہے اسی طرح ایک شخص کو اس کے والدین یہودیت کی تعلیم دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں ایک ایسی ذہنیت پیدا ہو جاتی ہے جو ضرورت علم سے سے پھیر دیتی ہے،

وَيُقَدِّمُ هٰهُنَا مُقَدِّمَتَانِ

اور اس مقام پر دو جلیل القدر مقدمے

Marfat.com

جَنِيْسَتَانِ اَنَّ طَرِيْقَ النَّظَرِ وَالْاِسْتِدْلَالِ بِدْعَةٌ اِبْتَدَعَهَا مُخْدِجُوا الْخِلْقَةِ وَتَصْدِيْقُ الْاَنْبِيَاءِ اِنَّمَا هُوَ بِاِلْهَامٍ بَاطِنِيٍّ مِزَاجِيٍّ كَمَا زَعَمَ اَهْلُ الْكَلَامِ اَنَّ مِنَ الْبَدِيْهِيَاتِ الْحَاضِرَةِ عِنْدَ النَّاسِ مَا يُنْكِرُوْنَهُ كَالْوُجُوْدِ وَالْعِلْمِ وَغَيْرِهِمَا

نکل سکتے ہیں ایک یہ کہ نظر اور استدلال کا طریقہ بدعت ہے، جسے ناقص الخلقت انسانوں نے ایجاد کیا ہے دوسرے یہ کہ انبیاء کرام کی تصدیق الہام باطنی اور نوعیت مزاج کا نتیجہ ہے متکلمین کا یہ کہنا غلط ہے کہ لوگ بعض ایسی بدیہات کا بھی انکار کر لیتے ہیں جو ان کے سامنے حاضر اور موجود رہتی ہیں، جیسا کہ وجود اور علم وغیرہ،

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ

Marfat.com

اَلْخِزَانَةُ الرَّابِعَةُ چوتھا خزانہ

فِی النَّشْاَةِ الْعَامِیَةِ وَالنَّشْاَةِ الْکَمَالِیَةِ بِالْقَوْلِ الْکُلِّی

نشأۃ عامیہ اور نشأۃ کمالیہ کے متعلق اصول کلیہ

اَلْعَامَّةُ حَصَرُوا مُطْلَقَ الْعِلْمِ فِی اَرْبَعَةِ اَقْسَامِ الْاَوَّلُ الْاِحْسَاسُ بِاِحْدَی الْحَوَاسِّ الْخَمْسِ وَهُوَ مِنَ اللَّطِیْفَةِ الْقَالِبِیَّةِ وَالثَّانِیْ اَلتَّخَیُّلُ وَهُوَ مِنَ اللَّطِیْفَةِ الْخَیَالِیَّةِ وَشَاْنُهَا الْاِلْتِفَاتُ اِلٰی اَمْرٍ مُتَلَوِّنٍ مُتَشَکِّلٍ غَائِبٍ وَالثَّالِثُ التَّوَهُّمُ وَهُوَ مِنَ اللَّطِیْفَةِ الْوَاهِمَةِ وَشَاْنُهَا اِدْرَاکُ مَعَانٍ جُزْئِیَّةٍ یَتَلَبَّسُ بِالْمَحْسُوْسَاتِ وَحِفْظُهَا وَرَائِعُهَا وَالرَّابِعُ اَلتَّعَقُّلُ وَهُوَ

عام طور پر مطلق علم کو چار اقسام میں منحصر سمجھا جاتا ہے (۱) حواس خمسہ میں سے کسی کے ذریعہ جو احساسات حاصل ہوں ان کا نام لطیفۂ قالبیہ رکھا جاتا ہے (۲) تخیل جسکا تعلق لطیفۂ خیالیہ سے ہے اسکا کام یہ ہے کہ کسی امر غالب کو رنگ و شکل کے قالب میں ظاہر کرنے کیطرف متوجہ ہو (۳) توہم اسکا تعلق لطیفۂ واہمہ سے ہے اسکا کام وہ جزئی ادراکات ہیں کہ جنکا تعلق محسوسات سے ہے ان کا ادراک اور اسکی حفاظت اسکے لئے ضروری ہیں (۴) تعقل اس کا

Marfat.com

مِنَ اللَّطِيفَةِ النَّفْسِيَّةِ وَشَأْنُهَا
إِدْرَاكُ الْكُلِّيَّاتِ الطَّبِيعِيَّةِ
وَالْأُمُورِ الْمُجَرَّدَةِ وَنَحْنُ نَجْحَدُ
أَنْ يَكُونَ هٰذَا التَّعَقُّلُ مِنَ
النَّفْسِ بَلْ هُوَ مِنْ لَطِيفَةٍ إِدْرَاكِيَّةٍ
هِيَ خَلِيفَةُ النَّفْسِ فِي عَالَمِ التَّحَيُّزِ
وَأَقْرَبُ الْجُسْمَانِيَّاتِ إِلَيْهَا وَ
الْبُرْهَانُ عَلَيْهِ أَنَّ التَّعَقُّلَ بِهٰذَا
الْمَعْنٰى قَدْ يَكْذِبُ وَلَا شَيْءَ مِنَ
الْمُجَرَّدَاتِ بِكَاذِبٍ ۔

وَكُلٌّ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ وَإِنْ
كَانَ مَخْصُوصًا بِمَكَانٍ مَخْصُوصٍ
وَلٰكِنَّهُ عِنْدَ التَّحْقِيقِ سَابِغٌ
يَعُمُّ النَّفْسَ كُلَّهَا فَلَا جَرَمَ
أَنَّهُ يَعُمُّ الْبَدَنَ كُلَّهُ وَالْبُرْهَانُ
عَلَيْهِ انْقِهَارُ جُيُوشِ الطَّبِيعَةِ
تَحْتَ الْخَيَالِ أَوِ الْوَهْمِ مَثَلًا
كَمَا فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا
وَالْحُبِّ وَالْفَرَحِ

تعلق لطیفۂ نفسیہ سے ہے اور اسکا کام
کلیات طبیعیہ اور امور مجردہ کا ادراک
ہے لیکن ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ تعقل کا تعلق
نفس سے ہے بلکہ اسکا تعلق اس لطیفہ
ادراکیہ سے ہے جو عالم تحیز میں نفس کا
خلیفہ اور تمام جسمانیات میں اسکے قریب تر
ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر تعقل
کے یہی معنی لئے جائیں تو بعض اوقات
اسکا مفہوم کاذب ثابت ہوگا حالانکہ مجرد
میں کذب کا دخل نہیں

اور علم کے یہ چاروں اقسام اگرچہ ایک
مکان خاص کے ساتھ اختصاص رکھتے
ہیں لیکن حقیقت میں وہ ایسی چیز ہے
جو تمام نفس کو گھیرے ہوئے ہے، تو
کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ تمام بدن کو
عام ہو جائے اسکا ثبوت یہ ہے کہ جیوش
طبیعہ خیال اور وہم سے مغلوب ہوتے ہیں
جیسا کہ غضب، رضاء اور حب اور گھبراہٹ
وغیرہ کے طاری ہونے کے وقت تم دیکھتے

Marfat.com

وَغَيْرِهَا وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى
أَنْكَرَ مَامُ أَهْلُ
السُّنَّةِ نَخْصُصَهَا
بِأَمْكِنَتِهَا۔

ہو اسی معنی کو ملحوظ رکھتے ہوئے امام اہل
سنت (ابوالحسن اشعری) نے اس بات
سے انکار کیا ہے کہ ان کا تعلق خاص
خاص مقامات سے ہو،

وَالْحَاصِلُ أَنَّهُمْ خَصُّوا
الْمُدْرِكَةَ وَالْوَهْمَ وَالتَّخَيُّلَ
بِالْقُوَّةِ الْعَاقِلَةِ وَنَحْنُ
عَمَّمْنَاهَا عَلَى الْعَاقِلَةِ وَالْعَامِلَةِ
كُلِّهَا وَلٰكِنَّهُمْ جَعَلُوا النَّفْسَ
الْمُجَرَّدَةَ عَاقِلَةً لِلْكُلِّيَّاتِ وَ
عِنْدَنَا لَا تُدْرِكُ النَّفْسُ لَا نَفْسَهُ
بِالْعِلْمِ الْحُضُورِيِّ لَا غَيْرُ
وَلٰكِنَّهَا أَمْرُ الْعَاقِلَاتِ وَ
الْعَامِلَاتِ بِأَسْرِهَا۔

خلاصہ یہ کہ انہوں (فلاسفہ) نے
مدرکہ وہم اور تخیل کو قوت عاقلہ کیساتھ
مخصوص سمجھا ہے لیکن ہم نے قوت
عاقلہ اور عاملہ دونوں کیساتھ اس کو عام
سمجھا ہے اسی طرح انکے نزدیک نفس
مجردہ تمام کلیات کا ادراک کر سکتا
ہے لیکن ہمارے نزدیک نفس کو علم
حضوری کے ذریعہ صرف اپنے نفس کا
ادراک حاصل ہوتا ہے لیکن وہ تمام امور
عاقلہ اور عاملہ کی جڑ اور بنیاد ہے،

وَإِنْ شِئْتَ كَشْفَ السِّرِّ فِي ذٰلِكَ
فَاعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا خَلَقَ
الْخَلْقَ أَفَاضَ عَلَى الْمَاءِ صُوَرًا
فَمِنْ تِلْكَ الصُّوَرِ صُوَرَةٌ
نَوْعِيَّةٌ وَصُوَرَةٌ شَخْصِيَّةٌ

اور اگر راز کی حقیقت معلوم کرنا چاہو تو
یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے جس
وقت کائنات کو پیدا کرنا چاہا تو پانی
پر مختلف صورتیں افاضہ فرمائیں جن میں
بعض صور نوعیہ ہیں، اور بعض شخصیہ

Marfat.com

فَالصُّوْرَةُ الشَّخْصِيَّةُ الَّتِيْ انْطَبَعَتْ فِي الصُّوَرَةِ النَّوْعِيَّةِ وَغَيْرِهَا وَهِيَ هٰذَا الشَّخْصُ وَهِيَ بَاقِيَةٌ مِنْ تَوَلُّدِ الشَّخْصِ اِلَى الْاَزَلِ وَلَهَا خُلَفَاءُ مَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا ؛

صورت شخصیہ سے وہ مراد ہے جو کسی صورت نوعیہ وغیرہ میں منقوش ہوتی ہے اس سے مراد ایک فرد معین ہے یہ صورتیں اس شخص کے ظہور میں آنیکے وقت سے ازل تک باقی رہتی ہیں اور انکے قائم مقام دوسری صورتیں ہوتی ہیں کہ جنکے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ مدد فرماتا ہے

أجسام کے اقسام

فَمِنْ خُلَفَاءِ الْبَدَنِ الَّذِيْ يَتَكَوَّنُ مِنَ الْعَنَاصِرِ تَكَوُّنًا مَحْسُوْسًا وَمِنْ خُلَفَاءِ الْبَدَنِ الَّذِيْ يَتَكَوَّنُ مِنَ الْعَنَاصِرِ تَكَوُّنًا غَيْرَ مَحْسُوْسٍ وَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ الشَّخْصُ اَوَّلًا فِيْ حَالِ الْحَيٰوةِ وَيَقِفُ عَلَيْهِ فِيْ حَالِ الْمَمَاتِ وَسَبَبُ الْوُقُوْفِ عَلَيْهِ فُقْدَانُ مَا يَتَبَدَّلُ لَهُ فَقَدْ عَلِمْتَ

من جملہ ان قائم مقام صورتوں کے ایک تو وہ جسم ہے جسکا تکون محسوس طور پر عناصر سے ہوتا ہے اور بعض وہ جسم ہیں کہ جن کا تکون غیر محسوس طور پر عناصر سے ہوتا ہے شخص کا انحصار پہلے حالت حیات میں اور ثانیاً حالت ممات میں اسی پر ہے اس انحصار کا باعث یہ ہے کہ کوئی ایسی دوسری چیز موجود نہیں کہ جسکی جانب سے منسوب کیا جائے اور یہ تم جانتے ہو کہ اسکا اقتضاء ذاتی یہ

اَنَّهٗ يَطْلُبُ بِذَاتِهٖ مَا يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَلَا يَتَجَاوَزُ شَيْئًا اِلَّا اِذَا حَدَثَ بَدَلَ الشَّيْءِ اٰخَرُ وَلَا حُدُوْثَ فَلَا تَبَدُّلَ وَهٰذَا الْبَدَنُ الَّذِيْ لَا يُحِسُّ مُتَّحِدٌ اِتِّحَادًا مَعَ الْبَدَنِ الْمَحْسُوْسِيْ ۔

وَمِنَ الْخُلَفَاءِ مَجْمُوْعُ الْاَعْرَاضِ الَّتِيْ بِهَا يُدْرِكُ الْمُبْصِرُ هٰذَا الشَّخْصَ بِخُصُوْصِهٖ فَهٰهُنَا اَبْدَانٌ ثَلَاثَةٌ كُلٌّ مُتَبَدِّلٌ حِيْنًا فَحِيْنًا بِبَدَنٍ يُنَاسِبُهٗ وَالصُّوْرَةُ الشَّخْصِيَّةُ بَاقِيَةٌ بِحَالِهَا كَمَا اَنَّ الْهَيُوْلٰى بَاقِيَةٌ بِحَالِهَا وَيَعْتَمِدُ عَلَى الصُّوْرَةِ الْمُسْتَبْدِلَةِ وَهٰذَا الْبَدَنُ يَتَوَقَّفُ عَلَى الْبَدَنِ الْعَرَضِيِّ اَوْ يَسْتَلْزِمُهٗ ۔

ہے کہ کسی دوسری چیز پر اس کا اعتماد ہو اور یہ شخص اس وقت تک کسی چیز سے تجاوز نہیں کرتا تاوقتیکہ کوئی دوسری چیز اس کے بدلے ظہور میں نہ آئے تو پھر اس میں بھی کسی قسم کا حدوث اور تبدل نہیں ہوگا اور یہ بدن غیر محسوس بدن محسوس کی ساتھ متحد ہے،

اور من جملہ ان قائم مقام صورتوں کے ان اعراض کا مجموعہ ہے جن کے ذریعے آنکھ اس مخصوص شخص کا ادراک کرتی ہے سو اس مقام پر تین بدن ہیں اور وقتاً فوقتاً ایک ان میں سے دوسرے کیساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے جو اسکے مناسب حال ہو، لیکن صورت شخصیہ بحال خود باقی رہتی ہے جیسا کہ ہیولیٰ بحال خود باقی رہتا ہے اور اسکا اعتماد اسی صورت متبدلہ پر ہوتا ہے اور یہ بدن بھی بدن عرضی پر موقوف ہے یا دونوں لازم اور ملزوم ہیں،

Marfat.com

وَهٰذِهِ الصُّوْرَةُ الشَّخْصِيَّةُ هِيَ النَّفْسُ النَّاطِقَةُ وَهِيَ غَيْرُ مُتَجَرِّدَةٍ حَقَّ التَّجَرُّدِ وَلٰكِنْ سَمَّيْنَاهَا مُجَرَّدَةً فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا احْتِرَازًا عَنْ هٰذِهِ الْاَبْدَانِ الثَّلَاثَةِ

اور یہ صورت شخصیہ یعنیہ نفس ناطقہ ہے لیکن اس میں کامل طور پر تجرد نہیں پایا جاتا لیکن ہم نے اپنی اس کتاب میں اسے مجرد کہا ہے تاکہ ابدان ثلثہ سے احتراز ہو جائے،

وَاَمَّا قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُلِقَتِ الْاَرْوَاحُ قَبْلَ الْاَجْسَادِ بِاَلْفَيْ عَامٍ يَعْنِيْ بِهَا الْاَعْيَانَ الثَّابِتَةَ وَبِاَلْفَيْ عَامٍ تَصْوِيْرَ الْبُعْدِ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ لِلْعَيْنِ تَعَيُّنًا بَسِيْطًا عَنِّيْ بِهَا ذٰلِكَ ۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ روحوں کو اجسام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا اس سے مراد اعیان ثابتہ ہیں دو ہزار کے لفظ سے صرف مدت طویلہ کا اظہار مقصود ہے اور تجھے کیا معلوم کہ عین ثابتہ کو کوئی تعین بسیط حاصل ہوا ہو اور یہاں پر وہی مراد ہے،

مرنے کے بعد کی حالت

فَاِذَا مَاتَ الْعَبْدُ لَحِقَ النَّفْسُ بِالْبَدَنِ الْغَيْرِ الْمَحْسُوْسِ وَكَزِمَتْ بِهٖ فَلَا يَكُوْنُ هُنَالِكَ اِدْرَاكٌ اِلَّا بِحَسَبِ الْمُدْرِكَاتِ الْبَاطِنَةِ الْحِسِّيَّةِ الْمُشْتَرَكَةِ

جبوقت انسان مرجاتا ہے تو اسکا نفس غیر محسوس بدن کیساتھ لاحق ہوجاتا ہے اور اسکے ساتھ ضم ہوجاتا ہے تو اس حالت میں اسکے ادراک کا ذریعہ باعتبار مدرکات باطنہ کے حس

Marfat.com

وَالْوَهْمِ وَالْإِدْرَاكِ وَإِذَا قَامَتِ
الْقِيَامَةُ تَعَلَّقَتْ بِالْأَبْدَانِ
الْمَحْسُوسَةِ بِسَبَبِ بَعْضِ
الْأَسْبَابِ الْمُعَدَّةِ مِنَ
الْكَوْنِ وَالْفَسَادِ وَإِذَا جَاءَ
يَوْمُ الْحِسَابِ اُسْتُكْمِلَتْ
بِالرُّوحِ فَتَنْشَأُ مِنْ صُلْبِهَا بَدَنٌ
فَرَفَضَتِ الْبَدَنَ الْعُنْصُرِيَّ ثُمَّ
تَدْخُلُ إِمَّا فِي الْجَنَّةِ وَإِمَّا
فِي النَّارِ وَأَمَّا الْعُلُومُ الْمُجَرَّدَةُ
الَّتِي تَعَلَّمَهَا فَإِنَّمَا هِيَ عُلُومٌ
زَمَانِيَّةٌ وَمَكَانِيَّةٌ وَكَذَلِكَ
الْعِلْمُ الْحُضُورِيُّ وَلَكِنَّهَا يَجْعَلُ
الْمُمْكِنَ مُمْتَنِعًا وَالْمَوْجُودَ مَعْدُومًا
فَكَذَلِكَ تَجْعَلُ الْمَكَانِيَّ مُجَرَّدًا
فَلَا يَهُولَنَّكَ تَشْوِيشَاتُ الْفَلَاسِفَةِ
وَهَذَا الْبَدَنُ الْغَيْرُ الْمَحْسُوسِ لَهُ
شَأْنُ الْإِدْرَاكِ عَلَى ثَلَاثَةِ صُنُوفٍ
كَمَا قُلْنَا وَلَهُ شَأْنُ الْعَمَلِ عَلَى

مشترک دہم اور ادراک ہوتے ہیں جب
قیامت قائم ہوگی تو کون و فساد کے
بعض اسباب مقدرہ کی وجہ سے وہ ابدان
محسوسہ کیساتھ تعلق پیدا کریگا، یوم الحساب
کے آنے پر روح سے اسکی تکمیل ہو گی
اور عین اس نفس سے ارتقاء کے طور پر
جسم معرض وجود میں آئیگا تو پھر وہ بدن
عنصری کو دور پھینک دیگا،
جس کے بعد یا تو جنت میں داخل ہوگا
یا دوزخ میں اور وہ علوم مجردہ جو اس
نے حاصل کئے تھے وہ سب کے سب علوم
زمانیہ اور مکانیہ تھے اور اسی طرح علم
حضوری بھی ہے لیکن وہ تو ممکن کو ممتنع
اور موجود کو معدوم بنا دیتا ہے سو اسی
طرح مکانی کو بھی مجرد بنا دیگا، لہذا
تمہیں فلاسفہ کی تشویشناک باتوں سے
نہ گھبرانا چاہیئے، اس بدن غیر محسوس کے
ذرائع ادراک تین ہیں جیسا کہ ہم بیان
کر چکے لیکن اسکے عمل کی قسمیں مختلف ہیں

Marfat.com

صُنُوْفِ شَتّٰی وَبِالْجُمْلَۃِ ذٰھِنًا
اَلْبَدَنُ لِبَاسٌ سَابِغٌ عَلٰی وَجْہِ
النَّفْسِ النَّاطِقَۃِ کُلُّھَا بِکُلِّہٖ ۔

خلاصہ یہ کہ یہ بدن نفس ناطقہ کیلئے ایک
کامل لباس ہے جو پورے طور سے اسے
ڈھانپ لیتا ہے، ✱✱✱

وجود ذہنی

وَاعْلَمْ اَنَّ الْوُجُوْدَ الذِّھْنِیَّ
فَتَّشْنَاہُ فَلَمْ نَجِدْہُ شَیْئًا
فَیَحْضُرُ مَا یُزْعَمُ اَنَّہٗ مَوْجُوْدٌ
ذِھْنِیٌّ صُوْرَۃٌ مَوْجُوْدَۃٌ فِی
الْخَارِجِ یُدْرِکُھَا النَّفْسُ بِحَسَبِ
الْقُوَّۃِ الْمُدْرِکَۃِ کَالصُّوْرَۃِ
الْحَیَوَانِیَّۃِ وَالصُّوْرَۃِ الْاِنْسَانِیَّۃِ
وَمِنْھَا سَلْبِیَّاتٌ وَ
اِضَافِیَّاتٌ ۔
وَتَحْقِیْقُ الْقَوْلِ عِنْدَنَا اَنَّ
الْاَعْمٰی مَثَلًا ھُوَ زَیْدٌ
بِعَیْنِہٖ اِذَا اَدْرَکْنَاہُ بِالْقُوَّۃِ
الْمُدْرِکَۃِ مُمْتَلِئَۃً بِالْاِشَارَۃِ
اِلَی الْبَصَرِ ثُمَّ اَنَّہٗ قَدْ

یاد رکھو کہ ہم نے وجود ذہنی کے
متعلق خوب تفتیش کی مگر ہمارے ہاتھ
کچھ بھی نہ لگا سو بعض وہ اشیاء کہ جنہیں
وجود ذہنی کہا جاتا ہے وہ درحقیقت
ایک صورت موجود فی الخارج ہوتی
ہیں جسکا قوت مدرکہ کے ذریعہ نفس
ادراک کرتا ہے جیسا کہ صورت حیوانیہ
اور صورت انسانیہ بعض ان میں سے
سلبیات ہیں اور بعض اضافیات،
اور ہمارے نزدیک تحقیقی بات یہ ہے
کہ زید مثلاً ایک اندھا شخص ہے،
جب ہم قوت مدرکہ کیساتھ اسکا ادراک
کرتے ہیں تو ہمارا مدرکہ بینائی کے مفہوم
سے بھر جاتا ہے پھر بعض اوقات ہم

Marfat.com

يَقْطَعُ سَبِيلَ هٰذَا الْاِسْمِ عَنِ
الْمُسَمّٰى وَيَجْعَلُ صِفَتَهٗ وَيُسَمّٰى
بِالْمَعْنٰى فَالْاِخْتِلَافُ فِي الْاِدْرَاكِ
دُوْنَ الْمُدْرَكِ وَلِذٰلِكَ قَدْ
نُدْرِكُ زَيْدًا اَنَّهُ ابْنُ عَمْرٍو
بِالْقُوَّةِ الْمُدْرِكَةِ مُمْتَثِلَةً مِنَ
الْاِشَارَةِ اِلٰى اَبِيْهِ ثُمَّ تَقْطَعُ
الْاِسْمَ وَنَجْعَلُهٗ نُبُوَّةً فَتَذَكَّرَنْ
اِذَنْ مَا حَصَلَ بَعْضُ اَصْحَابِ
التَّحْصِيْلِ اَنَّ الْاِخْتِلَافَ بَيْنَ
الْكُلِّيَاتِ وَالْجُزْئِيَّاتِ
الْاُدْرَاكِ دُوْنَ الْمُدْرَكِ وَ
مِنْهَا مَعْدُوْمَاتٌ فِي الْخَارِجِ
كَالْمُمْتَنِعِ وَالتَّحْقِيْقُ غَيْرُ
اَنَّ الْاِدْرَاكَ نِسْبَةٌ
وَاِضَافَةٌ مَا مِنْ اَمْرٍ مَوْجُوْدٍ
اَوْ مَفْرُوْضٍ اِلَّا وَفِيْهَا صُوْرَةٌ
اَيْ صُوْرَةٌ عَرَضِيَّةٌ بِاِزَائِهٖ
وَنَحْنُ نَقُوْلُ

اس اسم کو مسمّٰی سے جدا کر کے اس کی
صفت کو ملحوظ رکھتے ہیں اور اسکا نام
اندھا پن رکھدیتے ہیں، سو یہ اختلاف
مدرک میں نہیں بلکہ ادراک میں ہے،
اسی طرح ہم اپنی قوت مدرکہ سے اس
امر کا ادراک کرتے ہیں کہ زید عمرو کا
بیٹا ہے یہاں بھی اسکے باپ کا
مفہوم ہمارا مشار الیہ ہوتا ہے، لیکن
بعض اوقات ہم اس کی اہمیت سے
قطع نظر کر کے اسکے ابنیت کے مفہوم
کو ملحوظ رکھتے ہیں تو اب بعض منطقیوں
کا یہ قول تمہاری سمجھ میں آسکتا ہے،
کہ کلیات اور جزئیات میں صرف ادراک
کی حیثیت سے اختلاف پایا جاتا ہے
مدرک کا اسمیں کوئی دخل نہیں اسی طرح
ان میں سے بعض معدوم الخارج ہیں،
جیسا کہ ممتنعات اور اسکے متعلق ہماری
تحقیق یہ ہے کہ عالم ادراک میں بہت
زیادہ وسعت پائی جاتی ہے کوئی امر

Marfat.com

لِهٰؤُلَاءِ الْاَبْدَانِ هُنَاكَ صُوَرٌ عِلْمِيَّةٌ عَرَضِيَّةٌ فَاِنْ صَارَ الْمَعْلُوْمُ بِهٖ مَوْجُوْدًا فَمَا شَانُ الْمُمْتَنِعِ وَالْمَعْدُوْمِ وَالْمَجْهُوْلِ لَمْ تَتَبَدَّلْ لَهُ حَقَائِقُهَا ۔

موجود یا مفروض ایسا نہیں جسکی صورت پر وہ مشتمل نہ ہو اس صورت سے مراد صورت عرضیہ ہے ہم کہتے ہیں کہ ان ابدان کے لئے وہاں پر ایک صورت علمیہ عرضیہ ہے اگر معلوم اس کے ذریعے موجود ہو گیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ ممتنع اور معدوم اور مجہول کی حقیقتوں میں تبدیلی واقع نہ ہو۔

لَيْسَ فِي الْعَالَمِ اِلَّا عَلَى اِلَّا التَّصْدِيْقُ وَاَمَّا التَّصَوُّرُ فَمِنْ بِدَعَاتِ هٰذَا الْعَالَمِ الْمُخَرَّجِ لِمَا اَنَّ التَّصْدِيْقَ ثَلْجٌ وَبَرْدٌ وَيَقِيْنٌ وَاِذْعَانٌ يَلْحَقُ بِالْمُفْرَدِ كَمَا يَلْحَقُ بِالْجُمْلَةِ وَمِنَ الْعَجَائِبِ اَنْ لَيْسَ هُنَاكَ جُمْلَةٌ اِنَّمَا هُوَ مُفْرَدٌ مَخْلُوْطٌ بِالْمَحْمُوْلِ وَ اَمَّا الْجَمَادَاتُ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ فَلَا تَصْدِيْقَ لَهَا اِنَّمَا هُوَ ظُنُوْنٌ وَشُكُوْكٌ وَلٰكِنْ لِتِلْكَ اَهْلُ الْبَلَادَةِ وَاَمَّا

عالم اعلیٰ میں سوائے تصدیق کے اور کچھ نہیں پایا جاتا کیونکہ تصور تو اس ناقص عالم مادی کی بدعات میں سے ایک بدعت ہے اسلئے کہ تصدیق سے اطمینان و سکون اور یقین حاصل ہوتا ہے اور وہ اذعان بھی کہ جسکا تعلق مفرد کیساتھ جملہ کے طریقہ پر ہے، عجیب بات یہ ہے کہ وہاں تو کوئی جملہ نہیں صرف مفرد ہے جو کہ محمول کیساتھ مخلوط ہے اور گونگے حیوانات تصدیق سے محروم ہوتے ہیں انکے اذہان تو ظنون اور شکوک ہی کا مرکز ہوتے ہیں بیوقوفوں کا بھی یہی حال ہے لیکن عامۃ الناس کے اذہان میں

Marfat.com

سَائِرُ النَّاسِ فَكِلَاهُمَا مَوْجُوْدٌ فِيْهِمْ ۔

تصدیق اور تصور یہ دونوں قسمیں موجود ہوا کرتی ہیں،

اختلاف نشأت

فَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَا فِي الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَحَيِّزَاتِ اَوِ الْمُجَرَّدَاتِ وَكُلَّ مَا فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ مِنْ ذَاتِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَصِفَاتِهٖ فَاِنَّ لَهٗ صُوْرَةً فِيْ كُلٍّ مِنْ هٰذِهِ النَّشْاٰتِ تَخُصُّهٗ وَلِكُلٍّ مِنْهَا جِهَتَانِ جِهَةٌ تَسَامُتُ بِهَا الْاَسْفَلَ اَعْنِي الْحَوَاسَّ وَجِهَةٌ تَسَامُتُ بِهَا الْاَعْلٰى اَعْنِي الْعَقْلَ فَكُلٌّ يَاْخُذُ مِنَ الْجِهَتَيْنِ نَصِيْبَهٗ وَالَّذِيْ لَحِقَ بِالْمَبَادِي الَّتِيْ هِيَ الْاَسْمَاءُ بِالْاِنْسِلَاخِ اَوِ الْفَنَاءِ يَغْلِبُ عَلَيْهِ الْجِهَةُ الْعُلْيَا

یاد رکھو کہ عالم میں جو کچھ بھی متحیزات یا مجردات موجود ہیں اور نیز اللہ تعالےٰ کی ذات اقدس اور اسکی صفات کہ جنکا وجود نفس الامری ہے ان میں سے ہر ایک صورت ان ہی نشأت میں انکی خصوصیات کیساتھ ہوا کرتی ہے، اور ان میں ہر ایک صورت کی دو جہتیں ہوتی ہیں ایک جہت اسفل ہوا کرتی ہے جو حواس کیجانب ہوتی ہے اور دوسری اعلیٰ جو عقل کی جانب اور ہر ایک صورت ان دونوں جہتوں سے مستفیض ہوتی ہے، اور جنکو انسلاخ یا فنا کی وجہ سے اپنے مبادی یعنی اسماء پاک کیساتھ لحوق حاصل ہے۔ ان پر جہت علیا کا غلبہ حاصل ہوتا ہے اور

Marfat.com

وَالَّذِیْ تَدَنَّسَ یَغْلِبُ عَلَیْہِ الْجِھَۃُ السُّفْلٰی وَالْمِزَاجُ الرَّجُلِ مَدْخَلٌ فِی التَّشْخِیْصِ لِلنَّفْسِ الرَّحْمَانِیِّ بِیَاسٍ خَاصٍّ وَکَذَا لِلْعَادَاتِ فَھٰذِہٖ اَرْبَعَۃُ اُمُوْرٍ تَتَحَقَّقُ بِضَرْبٍ بَعْضِھَا فِیْ بَعْضٍ بِشِدَّۃٍ اَوْ ضُعْفٍ اَشْخَاصٌ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی اَلَا تَرٰی اِلٰی عَجَائِبِ عَالَمِ الصَّوْتِ فَلِکُلِّ حَیَوَانٍ صَوْتٌ تَخُصُّہٗ فَلَا جَرَمَ اَنَّھَا تَتَمَاثَلُ فِیْ ھٰذَا الْعَالَمِ وَلِکُلِّ حَالَۃٍ فَرَحٍ وَّجَلٍ وَّجُوْعٍ وَّعَطْشٍ اَصْوَاتٌ مَخْصُوْصَۃٌ فَلَاجَرَمَ اَنَّھَا تَمَاثَلُھَا۔

ثُمَّ اِنَّ لِلْاٰفَاتِ اَصْوَاتًا وَلِلْغَیْظِ وَالْغَضَبِ صَوْتًا فَلَا جَرَمَ اَنَّھَا

مقدس اشیاء پر جہت اسفل غالب رہتی ہے نفس رحمانی کے لباس خاص میں جلوہ گر ہونیکے لئے کسی شخص کے مزاج اور اسی طرح اس کی عادات کو بھی دخل ہوتا ہے چنانچہ یہی چار چیزیں ہیں جنکے مختلف طور پر آپس میں مل کر ظہور پانے اور ان کی شدت اور ضعف کی بنا پر بے شمار افراد معرض وجود میں آتے ہیں کیا تم نے عالم صوت کے عجائبات پر غور نہیں کیا کہ ہر ایک حیوان کی مخصوص آواز ہوتی ہے سو پھر کوئی مضائقہ نہیں، کہ اس عالم میں اسکا تمثل ہو اور جملہ احوال خوشی اور خوف اور بھوک اور پیاس کے لئے مخصوص آوازیں ہوتی ہیں، تو یہ سب ان کا تمثل ہوتی ہیں

پھر مختلف آفات کیلئے اور آوازیں اور جذبہ غضب اور غیض کو ظاہر کرنے کیلئے جدا آواز ہوتی ہے، جو ان

Marfat.com

تَمَاثِيلَهَا وَاَلْهَمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ
لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَقْطَعَ اَصْوَاتَهٗ
فَقَطَّعَ مَا تَحَصَّلَتْ حُرُوْفٌ
فَوَضَعَهَا بِاِزَاءِ الْاَسْمَاءِ
الْحُسْنٰى الَّتِيْ بِهَا نِظَامُ
الْعَالَمِ وَتَلَفَّظَ بِهَا بِاِزَاءِ
كُلِّ مَظْهَرٍ حَرْفًا هُوَ بِاِزَاءِ
الْمَظَاهِرِ وَخَتَمَ الْحَرَكَاتِ
الثَّانِيْ تَحْصِيْلًا وَالثَّالِثَ
تَشْخِيْصًا فَبَدَاَ تَ سَوَاءٌ
ثَلَاثِيَاتٌ هِيَ الْاَصْلُ
وَلِلْمُقَدَّمِ فِي الْاِعْتِبَارِ
الْمَعَانِيْ الصَّوْتِيَّةِ
الْمَسْمُوْعَةِ فَحُكِيَتْ بِمَا
يَقَعُ عَلَى السَّمْعِ وُقُوْعُهَا
كَالضَّرْبِ وَالْقَهْقَهَةِ
وَاَبْدَعَ لِلْمُبْصَرَاتِ وَ
الْمَلْمُوْسَاتِ وَالْمَذُوْقَاتِ
وَالْمُتَخَيَّلَاتِ وَالْمُتَوَهَّمَاتِ

جذبات کا تمثل ہوتی ہے اور اللہ سبحانہٗ
وتعالےٰ نے انسان کو الہام کیا کہ وہ
اپنی آواز کو مختلف طریقہ پر نکالے جس
سے مختلف حروف کی آوازیں پیدا ہوں
ان ہی حروف کو اسماء حسنیٰ کا مفہوم
ظاہر کرنے کیلئے وضع کیا۔ ہے کہ جن پر
تمام عالم کا نظام ہے چنانچہ ہر مظہر کے
مقابل وہ ایک لفظ زبان پر لایا جو کہ
یقینی طور پر مظاہر کے مقابل ہے اور
پھر تحصیل اور تشخص کا مفہوم ظاہر کرنے
کے لیے یا الترتیب دوسرا اور تیسرا لفظ
زبان پر لایا جس سے کلمات ثلاثیہ
پیدا ہوئے جو تمام الفاظ کی اصل ہیں
چونکہ اظہار معانی کا ذریعہ بھی اصوات
مسموعہ ہیں چنانچہ بطور حکایت ایسے ہی
لفظ وضع کیے گئے کہ جو ان پر دلالت
کریں جیسا کہ ضرب (مارنا) اور قہقہہ
اسی طرح اس سے اشیاء مرئیہ، ملموسات
مذوقات، متخیلات اور متوہمات کے

Marfat.com

أَصْوَاتٌ تُشَابِهُ وَقْعُهَا عَلَى ذٰلِكَ الْحِسِّ وَقْعَهَا عَلَيْهِ وَلِلْحِكَايَةِ فَصْلٌ بِحَسَبِ مَزَاجِ الْوَاضِعِ وَإِدْرَاكَاتِهِ فَالْعَرَبِيُّ إِذَا حَكَى صَوْتَ الْحِجَارَةِ قَالَ طَقْ طَقْ وَالْفَارِسِيُّ دَهْ دَهْ فَتَزَاحَمَ هٰذَانِ الْأَمْرَانِ الْقُدْسِيُّ وَالدَّنَسِيُّ وَتَشَعَّبَتِ الْمَعَارِفُ وَالْأَمْزِجَةُ فَحَدَثَتْ لُغَاتٌ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى وَصَارَ الْمَجَازُ بَعْدَ هُنَيْهَةٍ حَقِيقَةً وَالْكِنَايَةُ صَرِيحًا وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذَا طَرِيقُ الْوَضْعِ وَالْعَاقِلُ تَكْفِيهِ الْإِشَارَةُ وَالْعَوَالِمُ كُلُّهَا مُتَحَاذِيَةٌ وَبَعْضُ النَّشْأَتِ مُتَفَرِّعَةٌ عَلَى بَعْضٍ ۔

لئے ایسی آوازیں وضع کی گئی ہیں کہ جن کو سُنکر ان حواس اور ان مدرکات پر ایسا اثر پڑتا ہے کہ جس سے اس کا مفہوم سمجھ میں آجاتا ہے طریق نقل وحکایت میں بھی واضع کے مزاج اور اسکی نوعیت ادراک کے مطابق اختلاف پایا جاتا ہے مثلاً ایک عربی شخص جب پتھر کے گرنے کی آواز کو نقل کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کو طق طق سے تعبیر کرتا ہے اور فارسی لفظ اس کیلئے دہ دہ کا لفظ استعمال کرتا ہے چنانچہ ان دونوں امر یعنی قدسی اور دنسی کی مزاحمت اور معارف اور امزجہ کے اختلاف سے بکثرت زبانیں پیدا ہوئیں اور کچھ عرصہ کے بعد مجاز بھی حقیقت کی شکل اختیار کر گیا، اور جو کنایہ تھی وہ صریح ہو گئی خلاصہ یہ کہ وضع الفاظ کی حقیقت یہی ہے جو کہ ہم نے بیان کی اور العاقل تکفیہ الاشارۃ اور ایسے ہی سب عوالم متحاذی ہیں اور بعض ارتقاءات بعض دوسرے ارتقاءات کی فروع ہے۔

Marfat.com

علوم حاصلہ کی قسمیں

وَالْعُلُوْمُ الْحَاصِلَةُ لِلنَّاسِ صِنْفَانِ صِنْفٌ يُدْرِكُوْنَهٗ فِيْ مَجَارِيْ عَادَاتِهِمْ كَالْاِهْتِدَاءِ لِدَقَائِقِ الصَّنَاعَاتِ وَالْاِسْتِدْلَالِ بِالْفِكَارِ وَ صِنْفٌ هُوَ خَارِقٌ لِعَادَاتِهِمْ وَاِنْ كَانَ الْمُسْتَقِرُّ لَدَىٰ مَعْشَرِ الْحُكَمَاءِ اَنَّ كُلَّ مَوْجُوْدٍ فَلَهٗ عِلَّةٌ مُوْجِبَةٌ فَلَا خَرْقَ لِطَبِيْعَةٍ اِنْتِظَامِ لِكُلِّيِّ اَصْلًا وَاِنَّمَا الْخَرْقُ بِحَسَبِ الْعَادَاتِ الْمُتَمَثِّلَةِ تُرْبِيَتُهَا فِي الْمُدْرِكَةِ الْمَشْهُوْرَةِ ۔

وَلِهٰذَا الصِّنْفِ اَقْسَامٌ

وہ علوم جو لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں، ایک تو وہ کہ جن کا ادراک انہیں عجاری عادات کے موافق ہوتا ہے مثلاً مختلف صنعتوں کے دقائق دریافت کرنا اور اپنی عقل سے مختلف نظریئے قائم کرکے ان کیلئے استدلال تلاش کرنا، دوسری قسم کے وہ علوم ہیں کہ جنہیں خارق عادت شمار کیا جاتا ہے حالانکہ حکماء جانتے ہیں، کہ ہر ایک چیز جو معرض وجود میں آتی ہے اسکے ظہور کی کوئی علت موجبہ ضرور ہوتی ہے اسلئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ نظام کلی کے قوانین توڑے گئے ہیں اور یہ خرق کا لفظ باعتبار عادت متمثلہ کے مدارک مشہورہ میں استعمال کیا جاتا ہے،

اور اس صنف کی بہت سی قسمیں ہیں،

Marfat.com

أَمَّا فِي اللَّطِيفَةِ الْخَيَالِيَّةِ فِي الْيَقْظَةِ وَهُوَ الْمُسَمَّى بِالْكَشْفِ فِي الْمُصْطَلَحِ الْمَشْهُورِ وَأَمَّا فِي الْمَنَامِ فَهُوَ الرُّؤْيَا وَأَمَّا فِي الْعَدَمِ وَقَدْ يُسَمَّى غَيْبِيَّةً أَعْنِي حَالَةً شَبِيهَةً بِالنَّوْمِ فِي كَسَلِ الْحَوَاسِّ إِلَّا أَنَّ النَّوْمَ طَبْعِيٌّ وَهُوَ صُنْعِيٌّ بِوَاسِطَةِ التَّوَجُّهِ التَّامِّ إِلَى أَمْرٍ مَا مُقَدَّسٍ وَهٰذِهِ الْأَصْنَافُ الثَّلَاثَةُ أَمْرُهَا وَاحِدٌ مِنْ حَيْثُ أَنَّهَا فِي الْمِثَالِ الْمُقَيَّدِ وَأَنَّ عَنَاصِرَهَا ثَلَاثَةٌ

الْعَادِيَاتُ فَالْقَدَّادُ مَثَلًا يَرَى الْكَثِيرَ وَالنَّارَ وَيَرَى الْأَمْرَ الْمُفَاضَ فِي ضِمْنِهَا وَالنَّجَّارُ الْمِنْشَارَ

یا تو اس کا القاء بحالت بیداری لطیفۂ خیالیہ میں ہوتا ہے جسکو اصطلاح مشہور کے مطابق کشف کہا جاتا ہے یا خواب میں جسے رؤیا کہا جاتا ہے، یا عدم میں جسے غیبیہ کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے کہ حواس پر ایک گونہ کسل اور سستی کی حالت طاری ہو کہ نیند کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے فرق اتنا ہے کہ نیند ایک طبعی حالت ہے اور یہ حالت انسان خود اپنے اوپر طاری کرتا ہے اسکا ظہور کسی امر مقدس پر کامل طور پر توجہ مرکوز کرنے کا نتیجہ ہوتا ہے اور یہ تینوں اقسام دراصل ایک ہیں، کیونکہ ان کا ظہور مثال مقید میں ہوتا ہے اور ان کے عناصر بھی تین ہیں،

(۱) عادیات مثلاً ایک شخص لوہار ہے تو اس کی حالت کشف رؤیا میں بھی آگ اور لوہا پگھلانے کی بھٹی وغیرہ لوازم آہنگری نظر آئیں گے بڑھئی لکڑی

Marfat.com

وَالْخَشَبَ وَالْمِزَاجِيَاتِ فَالدَّمَوِيُّ يَرَى الْخَيَالَاتِ الْحُمْرَ وَالصَّفْرَاوِيُّ الصَّفْرَ وَيَرَى الْأَمْرَ الْمُفَاضَ فِي ضِمْنِهَا وَطَبِيعَةُ الْأَمْرِ الْمُفَاضِ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَذٰلِكَ لِأَنَّ كُلَّ أَمْرٍ قُدْسِيٍّ أَوْ دَنَسِيٍّ فَإِنَّ لَهُ صُورَةً مَخْصُوصَةً بِخُصُوصِ النَّوْعِ فِي كُلِّ نَشْأَةٍ نَشْأَةٍ وَمِنْ هٰؤُلَاءِ مَا لَا يَحْتَاجُ إِلَى التَّعْبِيرِ وَمِنْهَا مَا يَحْتَاجُ وَالْمُعَبِّرُ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ عَارِفًا بِسِرِّ النَّشْآتِ مُمَيِّزًا لِلْعَادَاتِ وَالْمِزَاجِيَّاتِ عَنْ غَيْرِهَا۔

بسولی اور آرہ وغیرہ کا شاہدہ کریگا، اور اسی ضمن میں ان دونوں پر امور غیبیہ کا افاضہ ہوگا (۲) امزجہ اور مزاجیات چنانچہ جسکا مزاج دموی ہے وہ عالم میں سرخ چیزوں کا مشاہدہ کریگا، اور صفراوی کو زرد چیزیں نظر آتی ہیں بعض اوقات حقائق غیبیہ کا مشاہدہ ان ہی کے ضمن میں کرتا ہے جو اس کی طبیعت ہوتی ہے (۳) جسکا اللہ تعالےٰ کی طرف سے افاضہ ہو، یعنی ہر ایک امر کی خواہ وہ قدسی ہو یا متدنس اور مادی ہو منازل ارتقاء کے ہر ایک موقع پر نوع مخصوص کے لحاظ سے اسکی مخصوص صورت ہوتی ہے اور بعض ان امور میں سے وہ ہیں جو تعبیر کے محتاج نہیں ہوتے اور بعض محتاج تعبیر ہوتے ہیں اور معبر کیلئے یہ یہ ضروری ہے کہ وہ منازل ارتقائیہ کا پورا پورا علم رکھتا ہو اور مزاجیات اور عادات میں تمیز کر سکے،

Marfat.com

وَقَدْ عَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُرْبَ اللَّبَنِ بِاَنَّهُ الْعِلْمُ لِجَامِعِ التَّغْذِيَةِ وَالتَّرْبِيَةِ وَعَبَّرَ اَكْلَ رُطَبِ اَبِيْ طَابٍ فِيْ بَيْتِ رَافِعِ بْنِ عُقْبَةَ بِاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ وَاَنَّ الرِّفْعَةَ حُسْنُ الْعَاقِبَةِ لَنَا فَهُنِّهِ الثَّلَاثَةُ مِنْ كَمَالَاتِ الْخَيَالَاتِ بِحَسَبِ مَرَاتِبِ الْمُبَشِّرَاتِ وَاَمَّا بِحَسَبِ الْمَسْمُوْعَاتِ فَالْاِلْهَامُ وَهُوَ كَلَامٌ يُصَاغُ لَهٗ فِيْ خَيَالِهٖ حِيْنَ مَا هُوَ جَامِعٌ شَرَّ شِرَّةٍ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْخَاطِرُ حَدِيْثٌ فِيْ تَضَاعِيْفِ حَدِيْثِ النَّفْسِ يَتَنَبَّهُ بَعْدَ

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کی تعبیر علم سے بیان فرمائی ہے اسلئے کہ دودھ جسمانی اور روحانی حیثیت سے کامل غذا اور تربیت ہے، ایک صحابی نے رافع بن عقبہ کے گھر میں ابو طاب کی تازہ کھجوریں خواب میں کھائیں آپ نے اسکی تعبیر یہ بیان فرمائی کہ ہمارا دین طیب اور پاکیزہ ہے اور انجام کار اسے رفعت اور بلندی حاصل ہوگی اور اسکا بول بالا ہوگا، بہرحال انواع ثلاثہ کا انحصار کمال تخیل پر ہے جسکا ظہور اور مرئیہ میں ہوا ہے اور لیکن جب اس قسم کے علوم کا القاء سمع کے ذریعہ سے ہو تو اسے الہام کہتے ہیں اور الہام اسے کہتے ہیں کہ جب آدمی کلیتہً اللہ تعالےٰ کی جانب متوجہ ہو تو اسکا متخیلہ اسے سننے لگتا ہے اور جب حدیث النفس کے ضمن میں کوئی بات انسان کو القاء کی جائے اور جسکی

Marfat.com

وُجُوْدِهٖ عَلٰی حَقِیْقَتِهٖ وَ
الْوَاقِعُ مِنْهُ مَاعَظُمَ وَقْعَهٗ
عَلَی النَّفْسِ وَمَلَکَهَا فِیْ
الْحَالِ وَالْهَاتِفُ مَا یُظَنُّ
مَسْمُوْعًا وَیَقْوَی الظَّنُّ
بِاعْتِقَادِ الْحَقِیْقَةِ کَمَا
لِلْعَوَامِّ اَوْ بِسِرِّ خُصُوْصِیَاتِ
النَّشْاَتِ کَمَا لِلْفُضَلَاءِ الْاَوْلِیَاءِ
هُنَاکَ ثُمَّ وَذْوْقٌ وَلَمْسٌ یَکُوْنُ
عِلْمٌ مِنْ حَیْثُ مَرَاتِبِهَا لَهَا ۔

حقیقت کا علم بعد میں ہو تو اسے خاطر
کہتے ہیں، اور جب یہ چیز نفس ناطقہ کو
وقیع معلوم ہو اور آدمی کے قلب اور
اس کے قویٰ پر مسلط ہو جائے تو اسے
واقعہ کہتے ہیں، اور جسکے سنے ہوئے ہونیکا
تعلق ظن غالب سے ہو تو اسکو ہاتف کہتے
ہیں عامۃ الناس ظن غالب کی بنا پر اسے
حق خیال کر لیتے ہیں اور جیسا کہ اس کی
ارتقائی خصوصیات کو ملحوظ رکھکر اولیاء
کاملین اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیتے ہیں

اور باعتبار ذوق شم اور لمس کے نیز باعتبار ان کے مراتب کے ان علوم کا القا ہوتا ہے

وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الْمُفَاضَةُ
عَلَی الْوَهْمِ فَهِیَ الْفِرَاسَةُ وَ
مِنْهَا الْاِشْرَاقُ وَیَخْتَصُّ
بِاِدْرَاکِ الصُّوَرِ الْمُنْطَبِعَةِ
فِی الْاَذْهَانِ وَاَمَّا الْمُفَاضَةُ
عَلَی الْاِدْرَاکِ فَهِیَ الْقُوَّةُ
الْقُدْسِیَّةُ وَتُسَمّٰی فِیْ مَذْهَبِ
الصَّفَاءِ عِلْمًا لَدُنِّیًّا وَمَنْ فَنِیَ

جن علوم کا واہمہ پر افاضہ ہوتا ہے
ان کو فراست سے تعبیر کیا جاتا ہے
اشراق بھی اسی کی ایک قسم ہے اور یہ
چیز اذہان کی صور منطبعہ کے ساتھ خاص
ہے اور جن علوم غیبیہ کا القاء قوت
مدرکہ پر ہوتا ہے ان کا منبع قوت قدسیہ
ہے جسکو اہل صفا علم لدنی کہتے ہیں اور
جو شخص فنا فی اللہ ہو جائے اور

Marfat.com

فِی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فَعِلْمُ مَا عَلِمَ فَھُوَ الْمَعْرِفَۃُ ۔

پھر اس پر علم کا افاضہ ہو تو اسے معرفت کہتے ہیں،

وَاَمَّا الْعُلُوْمُ النَّازِلَۃُ عَلَیْہِ مِنْ حَیْثُ یَنْزِلُ عَلَیْہِ سِرُّ وُجُوْدِہٖ فَھُوَ الذَّوْقُ وَالْحِکْمَۃُ وَالْعُلُوْمُ الْمُفَاضَۃُ بِوَسَاطَۃِ قُرْبِ الْفَرَائِضِ وَالْمَلَکِ ھِیَ الْوَحْیُ وَاعْلَمْ اَنَّ لِلنَّفْسِ نَشْاٰتٌ وَّتُسَمّٰی کُلُّ نَشْاَۃٍ بِاِسْمٍ فَمِنْ حَیْثُ تَلَبُّسِہٖ بِالْخَیَالِ وَالْوَھْمِ وَالْاِدْرَاکِ تُسَمّٰی نَسَمَۃً وَنَفْسًا بِحَسَبِ اِصْطِلَاحِ الْقَوْمِ وَمِنْ حَیْثُ تَجَرُّدُہٗ مَعَ تَرْبِیَتِہٖ تُسَمّٰی نَفْسًا فِی اصْطِلَاحِ الْفَلْسَفَۃِ وَرُوْحًا فِی اِصْطِلَاحِ الْقَوْمِ

اور وہ علوم نازلہ کہ جنکا مبدأ سر وجود ہے انہیں ذوق اور حکمت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جن علوم کا افاضہ قرب فرائض کے اور فرشتہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے اسے وحی کہتے ہیں، یاد رکھو نفس کو مختلف ارتقائی حالتیں لاحق ہوتی ہیں اور ہر ایک نشاۃ کا اسم جدا ہوتا ہے چنانچہ اگر اس کا تعلق وہم و خیال اور ادراک سے ہو تو اسے نسمہ کہتے ہیں اور قوم کی اصطلاح میں نفس کہتے ہیں اور اگر اس کے تجرد اور تربیت کی حیثیت کو ملحوظ رکھا جائے تو فلاسفہ اس کو نفس کہتے ہیں اور قوم کی اصطلاح میں وہ روح ہے،

نشأۃ اخرویہ کی مخلوق

وَاعْلَمْ اَنَّ مَا خَلَقَ اللّٰہُ

یاد رکھو کہ نشأۃ اخرویہ کی مخلوق

Marfat.com

سُبْحَانَهٗ فِی النَّشْأَةِ الْاٰخِرَةِ
اَعْنِیْ نَشْاَةَ الْاَجْسَامِ وَ
الْاَعْرَاضِ عَلٰی صِنْفَیْنِ صِنْفٌ
تَاَکَّدَ فِیْہِ اٰثَارُہُ الظَّاھِرَۃُ وَ
اَحْکَامُھَا بِحَیْثُ تَسْلُکُ سَبِیْلَہٗ
اِلٰی حَقِیْقَتِہِ الَّتِیْ کُلُّ کَمَالٍ
عِلْمِیٍّ اَوْ عَمَلِیٍّ اِنَّمَا مُفَاضٌ مِنْھَا
فَلَا یَظْھَرُ عَلٰی حَسَبِ الْفِطْرَۃِ اِلَّا
شَرْذَمَۃٌ مُخْرَجَۃٌ مَعَ نَکَارَۃٍ
تَلْبِیْسِیَّۃٍ فِیْھَا اَیْضًا اَمَا تَدْرِیْ
اَنَّ مِنَ الْمُحَقَّقِ لِاُولِی الْاَلْبَابِ
اَنَّ الْمِرَّۃَ الصَّفْرَاءَ حِکَایَۃٌ
عَنِ النَّارِ وَالْمِرَّۃَ السَّوْدَاءَ حِکَایَۃٌ
عَنِ الْاَرْضِ وَالدَّمَ عَنِ الْھَوَاءِ
وَالْبَلْغَمَ عَنِ الْمَاءِ فَتَعْرِفُ الْفَرْقَ
بَیْنَ الْحَاکِیْ وَالْمَحْکِیِّ لَیْسَ حَرَارَۃُ
الصَّفْرَاءِ وَیُبُوْسَتُھَا بِمَوْدُوْدَۃٍ وَرُطُوْبَۃُ
فِیْ جَنْبِ النَّارِ عَلٰی اَنَّھَا مَثِیْلُھَا
فِیْ عَالَمِ التَّخْلِیْطِ فَاعْرِفْ فِیْھَذَا

یعنی اجسام اور اعراض کی نشاۃ اخرویہ کو ملحوظ رکھا جائے تو وہاں کی مخلوق دو قسم کی ہے ایک تو وہ ہے کہ جسمیں آثار ظاہرہ اور انکے احکام اسقدر مستحکم ہیں کہ حقیقت تک پہنچنے کا راستہ مسدود ہے کہ جس سے ہر ایک کمال علمی اور عملی فائض ہوتا ہے اسلئے فطرت کے مطابق ایک ناقص جماعت ظہور میں آتی ہے جسمیں کہ تلبیسی اجنبیت پائی جاتی ہے، کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ارباب تحقیق کے نزدیک یہ امر محقق ہے کہ صفراء آگ کی نقل ہے سودا خاک کی خون ہوا کی اور بلغم پانی کی حکایت کرتا ہے حاکی اور محکی عنہ کے درمیان فرق محسوس کر لو کہ کیا تمہیں صفراء کی حرارت اور یبوست حقیقی آگ کے مقابلہ میں برودت اور رطوبت معلوم نہیں ہوتی، حالانکہ عالم تخلیط میں یہ اس کا تمثل ہے یہ تلبیسی نکارت کی جو مثال ہم نے بیان کی ہے

Marfat.com

الْمَثَلُ الَّذِیْ ضَرَبْنَاهُ لِلنَّكَارَةِ التَّلْبِیْسِیَّةِ تُرْشَدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔	اس میں وقت نظر سے کام لو انشاء اللہ تعالےٰ یہ تمہارے لئے رشد و ہدایت کا موجب ہوگا،
وَصِنْفٌ لَمْ یَتَاَكَّدْ فِیْهِ اٰثَارُهَا وَلَمْ یَشُدَّ سَبِیْلَهٗ اِلٰی حَقِیْقَتِهٖ وَقَدْ ظَهَرَ لِیْ عَلٰی سَبِیْلِ الْفِطْرَةِ اَحْكَامٌ ظَاهِرَةُ الشَّانِ بَاهِرَةُ الْبُرْهَانِ كَمَا اَنَّهٗ لَمْ یَتَغَلْغَلْ فِیْهَا صُوْرَةٌ اَجْنَبِیَّةٌ قَطُّ وَكَاَنَّهٗ بَرْزَخٌ بَیْنَ الْجِسْمِ الْاُخْرَوِیِّ وَالدُّنْیَاوِیِّ اِلَّا اَنَّ هٰذَا مَبْنِیٌّ عَلَی الْاِسْتِعْدَادَاتِ الْاَزَلِیَّةِ وَهُوَ مَبْنِیٌّ عَلَی الْكَمَالَاتِ الْمُكْتَسَبَةِ فِی الدُّنْیَا فَالْفَرْقُ وَاضِحٌ وَهُوَ وَسِیْعُ الْاَطْرَافِ عَرِیْضُ الْاَكْنَافِ	اور دوسری قسم کی مخلوق کے آثار ظاہرہ اس قدر مستحکم نہیں کہ حقیقت تک رسائی کا راستہ مسدود ہو میرے سامنے فطری طور پر اس کے شاندار احکام واضح ہو چکے ہیں کہ جن کی تائید براہین سے ہوتی ہے اسمیں صورت اجنبیہ کا مطلق دخل نہیں اور گویا کہ یہ جسم دنیاوی اور جسم اخروی کے درمیان برزخ ہے موخر الذکر کی بنا ازلی استعدادات پر ہے اور اول الذکر کی بنیاد دنیا میں حاصل کردہ کمالات پر ہے یہ ایک واضح فرق ہے جس میں بہت زیادہ وسعت اور کشادگی ہے،

انبیاء کرام اور حکماء ربانیین

فَالصَّدْرُ الْاَوَّلُ مِنْهُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَبَعْدَهُمُ الْحُكَمَاءُ	سب سے بڑا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے اور ان کے بعد حکماء

وَكَمَا لَهُمُ الْاِنْسِلَاخُ عَنِ الْاَلْبِسَةِ
الْغَيْرِ الْمُتَاَكِّدَةِ وَلَا كَسْبَ لَهُمْ
وَاِنَّمَا هُوَ فِطْرَةٌ وَالْاَوَّلُ
اَيْضًا عَرِيٌّ عَنِ الْاَطْرَافِ
كُنْ لِكَ وَالَّذِيْنَ تَجَشَّمُوْا
عَمَلًا نَيِّرًا حَيًّا اَغْنِي الْفَنَاءَ
فِي الْمُؤَثِّرِ الْحَقِيْقِيِّ هُمُ
الْاَوْلِيَاءُ وَالَّذِيْنَ الْقَرَمَتْ
اَجْسَامُهُمْ تَحْتَ نُفُوْسِهِمُ
الصَّافِيَةِ هُمُ الْبَرَرَةُ
الْاَتْقِيَاءُ وَالَّذِيْنَ تَقَاعَدُوْا
عَنْ كَسْبِ الْكَمَالِ رَأْسًا
هُمُ الْاَشْقِيَاءُ عَلٰى فَصْلٍ
فِيْهِ وَيَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ
تَسْتَيْقِنَ اَنَّهُ لَا كَمَالَ
اِلَّا مَا حَوَاهُ الْعَيْنُ كَيْفَ
وَهِيَ الَّتِيْ تَمَثَّلَتْ جِسْمًا
وَاَنَّهُ لَا يَخْلُوا الْجِسْمُ
الدُّنْيَاوِيُّ عَنْ صُوْرَةٍ

ربانیین کا اور ان کا کمال اس میں ہے
کہ انہیں انسلاخ حاصل ہے، جو کہ غیر
متاکد لباسوں سے معرا ہے اور انکا کمال
اکتسابی نہیں بلکہ فطری اور وہبی ہے اور
یہ سب سے پہلا مقام بھی بڑا وسیع
الاطراف ہے اور جن لوگوں نے اپنے
آپ کو موثر حقیقی کی معرفت میں فنا کر
دیا ہے تو وہ اولیاء کرام ہیں اور جنہوں
نے اپنے اجسام کو اپنے نفوس صافیہ میں
مقہور کر رکھا ہے وہ برۂ اتقیاء ہیں اور
جن لوگوں نے سرے سے اکتساب کمال
کی طرف توجہ ہی نہیں کی وہ اشقیاء ہیں
جن کے مراتب مختلف ہیں اور اس بات
کا بھی یقین کر لو کہ سوائے اس کمال کے
کہ جس پر عین ثابتہ مشتمل ہے، اور کوئی
کمال نہیں کیونکہ اسی کو جسم کی صورت
میں تمثل حاصل ہوا ہے نیز جسم دنیاوی اس
سے مبرا نہیں ہو سکتا کہ کوئی صورت اسکا
مظہر ہو اور یہ ظہور بڑے استحکام کیساتھ

Marfat.com

مَظْهِرِيَّةٍ اَكِيْدَةٍ عَلٰى فَصْلٍ وَالْاُوْلٰى جَوِّيَّةٌ وَالثَّانِيَةُ مِزَاجِيَّةٌ +

ہو اس میں بھی بمثل سابق فصل پایا جاتا ہے اول الذکر کو جوّیہ اور دوسرے کو مزاجیہ کہتے ہیں،

انسلاخ فنا اور صفا

وَلَعَلَّكَ تَشْتَهِيْ اَنْ نُفَسِّرَ لَكَ مَعْنَى الْاِنْسِلَاخِ وَالْفَنَاءِ وَالصَّفَاءِ وَالْفَرْقِ بَيْنَهَا وَتَمَيُّزِ الْفَنَاءِ الْمَقْبُوْلِ وَالصَّفَاءِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِهِمَا فَاعْلَمْ اَنَّ الْاِنْسِلَاخَ عِنْدَنَا عِبَارَةٌ عَنْ قَهْرِ النَّفْسِ الْعَيْنِ عَلٰى تِمْثَالِهٖ بِحَيْثُ تَصِيْرُ كَالْمَعْدُوْمِ وَيَكُوْنُ لِلْمَكَانِ فِي الْاَزَلِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ كَمَالٌ دُوْنَ فَيَضَانِ وُجُوْدِهٖ فَلَا سَمْعَ دُوْنَهٗ وَلَا بَصَرَ دُوْنَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ نِصَابَهٗ وَتَتَوَلَّدَ لَهٗ

شاید تم اس بات کے منتظر ہو گے کہ تمہیں انسلاخ فنا اور صفا معانی بتلاؤں اور انکے درمیان و فرق اور فناء مقبول اور صفاء حسن دوسروں سے ممتاز ہونا بیان کروں جان لو کہ ہمارے نزدیک انسلاخ کا مفہوم یہ ہے کہ نفس ناطقہ عین ثابتہ مقہور کرکے اسکے تمثلات کو کالعدم کر دیتا ہے جس کی بنا پر وہ ازل والی ہی حالت اختیار کر لیتی ہے اور سوائے فیضان وجود کے اس کا کوئی کمال باقی نہیں رہتا، سوا اسکے علاوہ سمع اور بصر کچھ نہیں رہتا، حتیٰ کہ وہ اپنے نصاب کو پہنچ جاتا ہے اور اسکی صورت

Marfat.com

الصُّوْرَةُ الْمُلْحِدَاتُ فَتَكُوْنُ كَاَنَّهٗ جِسْمٌ اٰخَرُوِیٌّ ÷ وَالْفَنَاءُ عِبَارَةٌ عَنْ عِرْفَانِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ حَیْثُ اَنَّهٗ سَنَخٌ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ ثُمَّ رُجُوْعُ الْكُلِّ اِلَیْهِ فَلَا یَبْقٰی اِلَّا الْوَاحِدُ الْاَحَدُ وَهٰلِكَ كُلُّ مَنْ سِوَاهُ فِیْ سُبْحَاتِ وَجْهِهٖ فَیُوْجِدُ نَفْسُهٗ بِنَفْسِهٖ حَتّٰی یَتَمَلَّكَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰی وَیُؤْثِرَ بِعَلَاقَةِ اَنَّ الْعِلْمَ وَالْوُجُوْدَ بَیْنَهُمَا رَبْطٌ اَزَلِیٌّ نَشَاَ مِنَ الْعِلْمِ الْفِعْلِیِّ فَیَنْصَبِغُ بِصِبْغِ اللّٰهِ تَعَالٰی كَمَا یَنْصَبِغُ الْمِرْاٰةُ الْمُنَخَّنَةُ مِنَ الْحَدِیْدِ بِصِبْغِ الشَّمْسِ بِعَلَاقَةِ قَبُوْلِهٖ الْاِنْصِبَاغَ الْاِنْطِبَاعِیَّ فَیَصْدُرُ مِنْهَا الْاِحْرَاقُ مَعَ بَقَاءِ الصُّوْرَةِ الْمِرْاٰتِیَّةِ

حادثہ میں ایک قسم کا تاکد ہے گویا کہ وہ جسم اخروی ہو جاتا ہے اور فنا کے معنیٰ اللہ تعالےٰ کو اس حیثیت سے پہچاننا ہے کہ وہ ہر ایک موجود کی اصل ہے اور سب کا رجوع اسی کیطرف ہے چنانچہ ماسوا اسکی عظمت اور کبریائی کے ہر چیز مستہلک ہو کر ایک ہی ذات اقدس واحد احد جل شانہٗ باقی رہ جاتی ہے یہ مشاہدہ سالک اور عارف کی رگ وپے میں سرایت کر جاتا اور اپنا اثر دکھاتا ہے اور علم اور وجود میں ایک ربط ازلی ہے جسکا نشو ونما علم فعلی سے ہے تو ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے جس طرح وہ لوہا کہ جسے صیقل کر کے آئینہ بنا لیا جائے کہ آفتاب کا نور اس میں منعکس ہو کر اسے نورانی بنا دیتا ہے حتیٰ کہ آفتاب کی صفت احراق بھی اس میں پیدا ہو جاتی ہے، باوجودیکہ آئینہ کی صورت اس کی باقی رہتی ہے

Marfat.com

وَيَتَلَبَّسُ الْاِحْرَاقُ الْمُفَاضُ عَلَيْهَا بِلِبَاسِ النَّكَارَةِ ۔

اور اس میں صفت احراق کا پیدا ہو جانا ایک تلبیسی نکارت ہے،

اَمَّا الصَّفَاءُ فَهُوَ اِنْعِكَاسٌ بِلَا تَبَدُّلِ الشَّاكِلَةِ الَّتِيْ هُوَ عَلَيْهَا بِشَاكِلَةٍ فِيْ نَفْسِهٖ اِلَّا فِيْ مَوْطِنِ الْعِلْمِ فَحَسْبُ وَيُقَالُ مِثْلُهُمَا مَثَلُ الْخَمْرِ اِذَا صَفَا وَلَوْ مِرَارًا كَانَتْ خَمْرِيَّتُهَا بَاقِيَةً بِحَالِهَا وَاِذَا اُلْقِيَ فِيْهَا الْمِلْحُ كَانَتْ خَلًّا لَا خَمْرِيَّةَ فِيْهَا اَصْلًا وَالْفَنَاءُ الْمَقْبُوْلُ هُوَ الَّذِيْ اِقْتَرَنَ بِنُوْرِ النُّبُوَّةِ وَالْمَرْدُوْدُ مَا لَمْ يَقْتَرِنْ ۔

صفا کے معنی یہ ہیں کہ انعکاس نور تو حاصل ہو لیکن پہلی ہیئت نفسانی میں میں کوئی تغیر و تبدل نہ واقع ہو اور اگر کوئی تبدل ہو تو صرف موطن علم تک محدود ہو کہا جاتا ہے کہ اسکی مثال شراب کے طریقہ پر ہے کہ ہر چند اسے صاف کر لیں اور برابر اسکا تجربہ کر لیں مگر اسکی حقیقت خمریہ بحال خود باقی رہتی ہے لیکن نمک ڈالنے سے وہ سرکہ بن جاتا ہے اور شراب کی حقیقت قطعی طور پر ختم ہو جاتی ہے اور فناء مقبول وہ ہے جو نور نبوت کیساتھ مقترن ہو اور جس کا یہ اقتران نہ ہو، تو وہ مردود ہے،

نور نبوت کے طبقات

وَلِنُوْرِ النُّبُوَّةِ عِنْدَنَا

ہمارے نزدیک نور نبوت کے

اَرْبَعُ طَبَقَاتٍ اَلْاُوْلٰی هِیَ
الَّتِیْ تَیَسَّرَ لِلْحُکَمَاءِ مِنْ حَیْثُ
فِطْرَتِهِمْ اَیْ اِنْقِهَارِ
التَّمَثُّلَاتِ تَحْتَ الْعَیْنِ
وَکَوْنُهُمْ خَیْرًا بِحَسَبِ عُلُوْمِهِمْ
وَعَادَاتِهِمْ وَعِبَادَاتِهِمْ
اَلثَّانِیَةُ اِنْصِبَاغُ النَّفْسِ
بِصِبْغِ نَاطِقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَا عَلِمْتَ
اَنَّ الشَّامَّ فِیْ مَعْرِفَتِهٖ یَرٰی
شُمُوْلَ هَدَایَتِهٖ فِطْرِیًّا اَوْ
کَسْبِیًّا عَلَی الْخَلِیْقَةِ کُلِّهَا
فَمَا مِنْ تَامٍّ اِلَّا اِنْعَکَسَ
عَلَیْهِ اَنْوَارُهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ وَرُءُوْسُ هٰذِهِ الْقَبِیْلَةِ
اَوْسَعُ الْاَوْلِیَاءِ وَعِلْمًا اَلشَّیْخُ
الْاَکْبَرُ۔

اَلثَّالِثَةُ اِنْصِبَاغُهَا
بِصِبْغِ الطَّاعَاتِ وَ

چار مختلف طبقے ہیں، پہلا تو وہ جو باعتبار
فطرت کے حکماء امت کے حصہ میں
آیا ہے یعنی تمثلات عین ثانیہ کے تحت
مقہور ہو گئے ان کے علوم عبادات اور
عادات سب خیر محض ہیں، دوسرے
یہ کہ نفس پر ناطقہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کا رنگ چڑھ جائے، کیونکہ
تم جان چکے ہو کہ جسے معرفت میں کمال
حاصل ہو جاتا ہے تو اسمیں فطری یا
اکتسابی طور پر یہ کیفیت پیدا ہو جاتی
ہے کہ وہ تمام مخلوق کو اپنے دائرہ ہدایت
میں شامل سمجھتا ہے، اب جو بھی تام
المعرفت ہو گا اس پر رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے انوار نمایاں ہونگے شیخ اکبر
(امام محی الدین ابن عربی رح) جن کا علم
سب اولیاء کرام سے وسیع ہے اسی
قسم میں داخل ہے،

تیسرے یہ کہ کسی کو سنن نبوی اور
طاعات شرعیہ کی پابندی نے اس

Marfat.com

السُّنَنِ لِمَا عَلِمْتَ اَنَّ لِلْفَرَائِضِ اِنْسِلَاخًا فِطْرِيًّا وَلِلسُّنَنِ تَحَقُّقًا حَيْثُ تَلْتَبِسُ بِجُزْئِيٍّ مِنْهَا مَعْصُوْمٌ اَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ فَانْصَبَغَ الْكُلِّيُّ بِصِبْغِهٖ وَمِنْ هٰذِهِ الْقَبِيْلَةِ اَصْحَابُ الطُّرُقِ كَالْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَالشَّيْخِ السُّهْرَوَرْدِيِّ وَالنَّجْمِ الْكُبْرٰى وَالشَّيْخِ بَهَاءِ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ بَلِ الشَّيْخِ الْمَرْوِيِّ وَالْمَهَامِّيِّ وَالْجَامِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمُ الرَّابِعَةُ مَا لِلصَّحَابَةِ وَسَيَاْتِيْ تَفْصِيْلُهٗ وَاِنَّمَا قُلْنَا اِنَّ الَّذِيْ لَمْ يَقْتَرِنْ بِهٖ فَنَاءٌ مِمَّا عَلِمْتَ مِنْ اَنَّ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ حَقٍّ اَوْ بَاطِلٍ نِسْبَةٌ

رنگ میں رنگ دیا ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ فرائض میں فطری طور پر انسلاخ ہوتا ہے اور سنن کو تحقق حاصل ہوتا ہے کیونکہ ایک عبد معصوم جو سب سے زیادہ اس مقام کا مستحق ہے ایک جزئی کو عمل میں لایا اور اسکی پابندی فرمائی (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اسکا کلی بھی اسی رنگ میں رنگا گیا، چنانچہ اصحاب طریقت میں سے غوث اعظم۔ شیخ سہروردی، شیخ نجم الدین کبریٰ، شیخ بہاء الحق والدین بلکہ شیخ مروی مخدوم علی مہائمی اور مولانا جامی رح اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور چوتھا دور جو کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو حاصل ہوا اسکی تفصیل آگے آتی ہے،

اور جو کچھ ہم نے بیان کر دیا کہ ان کو فنا کے کسی بھی جزء سے اقتران حاصل نہیں باوجودیکہ تمہیں معلوم ہے، کہ ہر ایک موجود حق اور باطل کو بارگاہ

Marfat.com

خَاصَّةً اِلٰی حَضَرَاتِ الْوُجُوْبِ وَاِنَّمَا الْفَنَاءُ مِنْ تَمَثُّلَاتِ تِلْكَ النِّسْبَةِ ۔

وجوب کیساتھ ایک نسبت خاصہ حاصل ہے، اسی نسبت کے تمثلات کا نام فنا ہے،

وَاَمَّا الصَّفَاءُ الْحَسَنُ فَصِفَتُهُ الْمُطِيْعُ الْجَامِعُ بِشَرَاشِرِهٖ عَلٰى تَقْلِيْدِ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةِ الْمُتَنَوِّرِ بِنُوْرِهٖ وَجَرَتِ الْعَادَةُ التَّشْرِيْعِيَّةُ بِاِكْتِفَاءِ الصَّفَاءِ الْمَشَاعِرِيِّ وَتَقْنِيْنِ قَوَانِيْنِهٖ فَحَسْبُ وَاِلْغَاءِ الصَّفَاءِ الْمُجَرَّدِيِّ لِمَا اَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ تَثَبُّتُ التَّحَقُّقِ فَاِنْ شِئْتَ فَعَلَيْكَ بِمُطَالَعَةِ خَبْطِ السُّفَهَاءِ الْمُسَلِّمِيْنَ الْحُكَمَاءِ ۔

اور صفاء حسن سے ہماری مراد یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مقام حاصل ہوتا ہے وہ دل وجان سے صاحب شریعت کا مطیع اور متبع اور اسی کے نور سے منور ہوگا، عام طور پر شرائع میں ظاہری محسوس صفائی اور طہارت کی تاکید کی جاتی ہے اور اسی کے قوانین کو نافذ کیا جاتا ہے اور صفاء مجردی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کیونکہ اسکے تحقق میں پائداری نہیں ہوتی اسکا ثبوت مطلوب ہو، تو ان سفہاء قوم کے خبطی اقوال کو بنظر امعان دیکھ لو جو اپنے کو حکماء کہتے ہیں،

قرب اور اس کے اقسام

اِعْلَمْ اَنَّ قُرْبَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ هُوَ ارْتِفَاعُ غَفْلَةٍ

یاد رکھو اللہ تعالےٰ کا قرب یہ ہے کہ غفلت کا پردہ درمیان سے اٹھ جائے

Marfat.com

وَاَعْنِیْ بِذٰلِكَ الْعِلْمَ بِكُنْهِ
ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَوْ فِی
الْحَاصِلِ وَمَعَ عَدَمِ الْاِحَاطَةِ
وَلَا اُرِیْدُ كُلَّ عِلْمٍ بَلِ
النَّظَرَ النَّافِذَ اِلَیْهِ مِنْ
حَیْثُ اَنَّهٗ نَافِذٌ اِلَیْهِ
فَهٰذَا بِالْمِثْلِ الَّذِیْ
ضَرَبْنَاهُ فِی الْخَزَانَةِ التَّاسِعَةِ
مِنَ الْفَصِّ الْاَحْمَرِ وَالْجِسْمِ
الْمَخْرُوْطِیِّ وَتَنْبِیْهِ النَّظَرِ اِلَیْهِمَا
وَانْعِكَاسِ اَمْرٍ یَخْتَصُّ بِالْوَاجِبِ
فِیْهِ فَهُنَاكَ اِنْ ذَاتِیَّانِ لِلْقُرْبِ
وَالْقُرْبُ التَّامُّ الْكَامِلُ مُنْحَصِرٌ
فِیْ صُنُوْفٍ ثَلٰثَةٍ وَذٰلِكَ
لِاَنَّ الرَّجُلَ اِمَّا اَنْ یُقَدِّرَ
بِنَفْسِهٖ عِلْمًا حُضُوْرِیًّا اَیْ عِلْمًا
فِیْ ضِمْنِهٖ كُنْهُ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی
وَیَنْعَكِسُ اِلَیْهِ الْاَمْرُ الْمُخْتَصُّ
بِالْوَاجِبِ مِنْ هٰذَا السَّبِیْلِ وَ

اس سے میرا مقصود یہ ہے کہ انسان کو
اللہ تعالےٰ کی کنہ ذات کا علم حاصل ہو
گویا علم کسی آڑ میں ہو اور اسمیں احاطہ
نہ ہو اور علم سے بھی ہر ایک علم مراد
نہیں بلکہ وہ جو نظر نافذ کا نتیجہ ہو، بایں
طور کہ وہ اسکی جانب نفوذ کر رہا ہے
اور ہم نے خزانہ نہم میں سرخ نگینہ اور
جسم مخروطی کی مثال بیان کی ہے توضیح
مقصد کے لئے اس کا استحضار مناسب ہے
اور انعکاس کسی امر کا اس میں وجوب
کیساتھ مختص ہے سو یہ دونوں قرب
کے ذاتی امور ہیں،
اور قرب تام تین قسموں میں منحصر ہے
کیونکہ انسان کو یا تو اپنے نفس کا علم
حضوری حاصل ہوگا کہ جسکے ضمن میں اسے
اللہ تعالےٰ کی کنہ ذات کا بھی علم ہو
جائے گا، اور اسی طرح وہ امر جو واجب
تعالےٰ کی ذات اقدس کیساتھ مخصوص
ہے وہ اس پر منعکس ہوگا اور اسی کا

Marfat.com

هٰذَا هُوَ قُرْبُ النَّوَافِلِ وَاِنَّمَا يُسَمّٰى بِقُرْبِ النَّوَافِلِ لِاَنَّ الْاَشْيَاءَ الْمَوْرُوْثَةَ لَهٗ اَلْقُرْبُ مِنَ التَّوَجُّهِ التَّامِّ وَغَيْرُ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ لَيْسَتْ مِنْ جِنْسِ الْفَرَائِضِ وَهِيَ عِبَادَاتٌ لَا يُصَالُ بِهَا اِلَى الْقُرْبِ فَلَاجَرَمَ اَنَّهَا نَوَافِلُ ۞

نام قرب نوافل ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسکے قرب کا حصول کامل توجہ اور امور کلیہ کے بعد ہوتا ہے جو فرائض کی قسم سے نہیں بلکہ ایسی عبادات ہیں جو فقط قرب حاصل کرنے کے لئے عمل میں لائی جاتی ہیں اور جب وہ فرائض نہیں تو پھر وہ نوافل ہیں،

وَاِمَّا اَنْ يَعْلَمَ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَلَا يُمْكِنُ اَنْ يَعْلَمَ بِكُنْهِ ذَاتِهِ الصِّرْفَةِ لِاَنَّهٗ مُحَالٌ فَلَاجَرَمَ اَنَّهٗ يَعْلَمُهٗ فِيْ ضِمْنِ اَمْرٍ مُجَرَّدٍ تَجَرُّدًا شَبِيْهًا بِمَا كَانَ مِنْ تَمَاثِيْلِ الذَّاتِ الصِّرْفَةِ فِيْ عَالَمِهٖ وَلَاجَرَمَ اَنَّهٗ مِمَّا يُعْطِيْهِ الْعَيْنَ فَلَابُدَّ اَنْ يَكُوْنَ مُتَلَوِّنًا بِلَوْنِ الْعَيْنِ الَّتِيْ هِيَ تَمَامُ مَاهِيَّةِ الْحَوَادِثِ لِكُلٍّ مِنْهُمَا ظَاهِرٌ فِيْهَا فَاِنَّهَا تَجْمَعُ كُلَّ مَا فِيْ عَالَمِ التَّحَقُّقِ

(۲) اور یا یہ کہ کسی کو اللہ تعالےٰ کا علم اور اسکی معرفت حاصل ہو مگر یہ تو ممکن نہیں کہ کوئی اسکی ذات صرفہ کی کنہ کو معلوم کر سکے لہذا اسکو جاننے کے یہ معنیٰ ہیں کہ کسی ایسے امر مجرد کے ضمن میں یہ علم حاصل ہو جسکا تجرد صرفہ اسمی ذات کا گویا کہ وہ اس عالم میں ذات بحتہ کا تمثل ہے اور چونکہ اس علم کا منبع عین ثابتہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ اس عین کے رنگ کے مطابق ہو جو مثل آئینہ کے ہے، اور واقعات اس میں جلوہ گر ہوتے ہیں اور عالم تحقق کے تمام امور کی

Marfat.com

لِمَا عَلِمْتَ مِنْ اَنَّهَا ظِلٌّ لِاسْمٍ مُطْلَقٍ لَا مُحَالَةَ وَ هٰذَا هُوَ قُرْبُ الْفَرَائِضِ وَ اِنَّمَا سُمِّيَ بِقُرْبِ الْفَرَائِضِ لِاَنَّهٗ يُعْطِي اُمُوْرًا هِيَ مِنْ جِنْسِ الْفَرَائِضِ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا وَاِذَا تَمَّ هٰذَا الْقُرْبُ وَتَمَامُهٗ اِنَّمَا يَكُوْنُ بِالتَّجَرُّدِ التَّامِّ بَعْدَ التَّجَلِّيْ وَالتَّحَقُّقِ الْكَامِلِ لَهٗ ثُمَّ تُصَادِفُهٗ بِاَسْمَاءِ الْمَلٰئِكَةِ ثُمَّ اِنْشَاءُ كَمَالِهٖ نَشْاَةً اُخْرٰى ثُمَّ صَيْرُوْرَةُ الرَّجُلِ مِنَ النِّظَامِ الْمُرَتَّبِ الْمُبْتَنٰى عَلَى الْخَيْرَاتِ هُوَ النُّبُوَّةُ ۔

وہ جامع ہے کیونکہ تم اس سے پہلے جان چکے ہو کہ وہ اسم مطلق کیلئے بمنزلہ سایہ کے ہے اور یہی قرب فرائض ہے اور یہ اس نام کیساتھ اس وجہ سے موسوم کیا گیا کہ جو امور اس پر متفرع ہوتے ہیں وہ از قسم فرائض ہیں جنکا اللہ تعالیٰ نے حکم دے رکھا ہے اور جسوقت یہ قرب کامل ہو جائے اور اسکے آخری کمال کے بعد انسان کو نبوت حاصل ہوتی ہے اور یہ کمال اس تجلی کے لئے تجرد تام اور تحقق کامل کے بعد ہوتا ہے پھر اس کو اسماء ملائکہ کا تقابل حاصل ہوتا ہے پھر اس کے بعد اس کا ارتقاء اور دوسرے نشات کے کمال حاصل کر لیتا ہے اور وہ نظام کلی کا ایک رکن بن جاتا ہے کہ جس کی بنا سراسر خیر و برکت پر ہے

وَلِمَّا اَنْ يَعْلَمَ بِكُنْهِ ذَاتِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ فِيْ ضِمْنِ فَيَضَانِ وُجُوْدِهٖ مِنْ غَيْرِ تَخْلِيْطٍ فَيَكُوْنُ قَدْ اَحَاطَتْ بِوُجُوْدِهٖ

(۳) اور یا یہ کہ آدمی کو اللہ تعالیٰ کی کنہ ذات کا علم فیضان وجود کے ضمن میں بغیر کسی تخلیط کے حاصل ہو، چنانچہ اسکی عین ثابتہ کو اسکے وجود پر

عَيْنُهُ مِنْ قِبَلِ الْعِلْمِ الْحُضُوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ وَبِعَيْنِهٖ الْاِسْمِ الَّذِيْ هُوَ سَنْخُهَا يَهْتَدِيْ الْاِسْمُ ذَاتِ اللّٰهِ الْمَجِيْدِ الْعَلِيْمِ وَهٰذَا اَقْرَبُ الْوُجُوْدِ وَلَيْسَ مُنْحَصِرًا فِي الْعِلْمِ بَلْ اِنَّهٗ تَعَالٰى يَعُمُّهٗ وَغَيْرَهٗ وَلْنُفَصِّلْ كُلًّا مِنْ هٰذِهٖ ؛

علم حضوری وغیرہ کے ذریعہ احاطہ حاصل ہوتا ہے اور وہ اسم پاک جو اس عین ثابتہ کی اصل ہے مجید و علیم خدا کی ذات اقدس سے مل کر اس بارے میں اس کی مدد کرتا ہے اس قسم کے قرب کا نام قربُ وجود ہے اور یہ قرب اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے علم تک محدود نہیں بلکہ دوسروں کو بھی شامل ہے اب ہم ان اقسام ثلثہ کی قدرے تفصیل کرتے ہیں

قرب وجود

اَمَّا قُرْبُ الْوُجُوْدِ فَاِنْظِهَارُ الرَّجُلِ تَحْتَ الْعَيْنِ وَبَقَائُهٗ كَمَا كَانَ فِي الْاَزَلِ فِيْ غَايَةٍ مِنَ الْقُرْبِ الذَّاتِيِّ وَكَانَتْ اِقْتِرَابَاتُ الْفَرَائِضِ ثُمَّ نَشَاَتْ طَرِيْقَةُ الصَّحَابَةِ بَعْدَ انْقِضَاءِ عَهْدِهِمْ بَقِيَتْ اَرْضُ الْكَمَالِ شَاغِرَةً

قرب وجود کا مفہوم یہ ہے، کہ آدمی اپنی عین ثابتہ کے ماتحت مقہور رہے اور وہ قرب ذاتی کے اسی درجہ پر قائم رہے جو ازل میں اسے حاصل تھا، قرب فرائض کے میدان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کا دور گزر جانیکے بعد کمال کی سرزمین بنجر پڑی رہی، مگر ہاں اہل صفا کی

Marfat.com

لَيْسَ فِيهَا إِلَّا أَهْلُ الصَّفَاءِ ثُمَّ مَالَ أَذْكِيَاءُهُمْ إِلَى قُرْبِ النَّوَافِلِ فَأَكْمَلُوا طَرِيقَتَهُ وَبَعْدَ مُضِيِّ أَلْفٍ، وَمِائَتٍ مِنَ الْهِجْرَةِ مَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى هٰذَا النَّوْعِ مِنَ الْكَمَالِ فَكَانَ إِمَامَ الْمُتَّقِينَ وَعِصَامَ الْحُكَمَاءِ وَتَنَجَّى مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ خَاتِمَ الْحُكَمَاءِ الْمَعْصُومِينَ وَلَعَلَّ دَعْوَتَهُ قَدْ أُجِيبَتْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ كَانَ شَدِيدَ الْجَذْبِ قَوِيَّ الْإِنْسِلَاخِ سَرِيعَ السَّيْرِ صَحِيحَ النَّظَرِ فَلَمَّا تَفَطَّنَ بِالْعَيْنِ وَضَحَ لَهُ طَرِيقُ الْإِنْقِرَاضِ فِيهَا وَقِيلَ لَهُ مِنْ بَاطِنِهِ خُذْ هٰذَا

جماعت موجود تھی پھر ان کے بعد ان کے اذکیاء کا دور آیا، جو قرب نوافل کی طرف مائل ہوئے اور اس کو درجۂ کمال تک پہونچایا، ہجرت کی گیارہ صدیاں گزر جانے کے بعد ایک مرد خدا نے قرب وجود کے کمال کو حاصل کرنے پر خاص توجہ دی، اور خدائے پاک نے اسے امام المتقین اور حکماء ربانیین کیلئے جائے پناہ بنا دیا، اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اس نے یہ انتجاء کی کہ اس کو حکماء معصومین کا خاتم الحکماء بنائے شاید کہ اس کی یہ دعا قبول ہوئی، والفضل بید اللہ سبحانہ وتعالےٰ کیونکہ وہ قوی الجذب شدید الانسلاخ صحیح النظر اور شریع السیر تھا جب اسے عین ثابتہ کا علم حاصل ہوا تو اس کے لئے مشتہر رہنے کا طریقہ خود بخود اس کی سمجھ میں آگیا اس کے باطن سے ایک ندا آئی کہ اس کو لے لو کیونکہ اس زمانہ

Marfat.com

فَاِنَّهَا اَقْضٰی مَا یُمْکِنُ فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ مِنَ الْکَمَالِ وَاَصَحُّ وَاَدْفَقُ لِمَا هُوَ الْمُطَابِقُ لِلْوَاقِعِ فَکَانَتْ لَهٗ اَوْ یُقَالُ تَبْقٰی عَیْنُهٗ کَمَا کَانَتْ فِی الْاَزَلِ فَرُزِقَ بِهٖ لَكَ السِّیَادَةُ الْبَاطِنِیَّةُ وَالْعِصْمَةُ وَالْحِکْمَةُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

وَبِنَاءُ الْعِلْمِ الَّذِیْ اَسْلَفْنَاهُ فِیْ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ مِنَ الْخُصُوْصِیَاتِ اللَّازِمَةِ مَزَّةً بَعْدَ اُخْرٰی وَمِنْ خَصَائِصِهٖ اَنْ یَعْلَمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ قَرِیْبًا مِنْهُ مِنْ جِهَةِ الْعَیْنِ الَّتِیْ یَعْلَمُ بِهَا سُبْحَانَهٗ اِیَّاهُ فَیَنْظُرُ اِلٰی عَیْنِهٖ فَیَنْفُذُ نَظَرُهٗ اِلَی اللّٰهِ

میں اس سے بالاتر کوئی کمال نہیں اور یہ وہ کمال ہے جو بہت درست اور واقع کے بہت مطابق ہے چنانچہ اس کو بعض ایسے اوقات نصیب ہوئے کہ اسکی عین ثابتہ بعینہ اسحالت پر ہوتی تھی، جیسے کہ ازل میں تھی، جس کی بناء پر اسے سیادت باطنی اور حکمت کے ساتھ عصمت بھی حاصل ہوئی (یہ شاہ صاحب اپنا حال بیان کر رہے ہیں) والحمد للہ رب العالمین،

اور اس کی بنا اس علم پر ہے جس کی خصوصیات لازمہ کا تذکرہ ہم نے مسئلہ وحدت الوجود میں بار بار کیا ہے، من جملہ ان خصائص کے ایک یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو اپنے بہت قریب جانتا ہے اس عین ثابتہ کے ذریعہ جس کا علم اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے اسے عطا کیا ہے چنانچہ جب وہ اپنی اس عین پر نظر ڈالتا ہے تو اسکی نظر پار گذر کر اللہ

Marfat.com

سُبْحَانَهٗ وَتَكُوْنُ لَهٗ عِصْمَةٌ وَجَاهَةٌ وَسَيَرِدُ عَلَيْكَ تَمَامُ الْكَلَامِ فِي الْخَزَانَةِ السَّابِعَةِ ۔

تعالےٰ پر جا پڑتی ہے اور یہ اس کیلئے عصمت اور جاہت کا باعث ہوتی ہے اور ساتویں خزانہ میں اسکی تمام تفصیل تیرے سامنے آجائے گی،

قرب نوافل اور اس کی توضیح

وَاَمَّا قُرْبُ النَّوَافِلِ فَرُؤْيَتُكَ نَفْسَكَ فِيْ مِرْاٰةِ الْحَقِّ فَتَتَلَوَّنُ بِلَوْنِ الْمِرْاٰةِ اَعْنِيْ سَطْوَةَ الْوُجُوْبِ وَمَبْنَاهُ اَنَّ تَقَرُّرَ الْمُمْكِنِ رَاجِعٌ اِلٰى تَقَرُّرِ الْوَاجِبِ وَالْعِلْمُ الْحُضُوْرِيُّ الْبَسِيْطُ مِنْ قَبِيْلِ التَّقَرُّرِ فَلِهٰذَا يَعْلَمُ نَفْسَهٗ عِلْمًا حُضُوْرِيًّا وَيَعْلَمُ مُنْدَرِجًا فِيْ عِلْمِهٖ ذٰلِكَ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ كَمَا يَنْفُذُ النَّظَرُ مِنَ الزُّجَاجِ اِلٰى شَيْءٍ مَّا ۔

قرب نوافل کا مفہوم یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو حق تعالےٰ کے آئینہ میں دیکھ لو اور اسی آئینہ کا رنگ تم پر چڑھ جائے اس رنگ سے ہماری مراد مرتبہ وجوب کی سطوت ہے اور اسکی بناء اس پر ہے کہ ممکن کے تقرر اور تحقق کا مرجع واجب الوجود کا تقرر ہے، چنانچہ بسیط علم حضوری اسی تقرر کا تمثل ہے جسکی بناء پر اسے اپنے نفس کا علم حضوری حاصل ہو جاتا ہے، اور اسکے ضمن میں ایسے علم با للہ تعالےٰ حاصل ہوتا ہے جیسا کہ نظر شیشہ سے پار ہو کر کسی بھی چیز تک پہنچ جاتی ہے،

Marfat.com

وَقَدْ يَعْلَمُ هٰذَا الْمُقَرَّبُ
اَنَّهٗ اِكْتَنَهَ كُنْهَ اللّٰهِ وَذٰلِكَ
لِاَنَّهٗ يَكْتَنِهُ كُنْهَ نَفْسِهٖ
مَغْمُوْرًا فِي الْحَقِّ فَيَشْتَبِهُ
عَلَيْهِ الْاَمْرُ وَلَهٗ حَالَتَانِ اَمَّا
فِيْ حَالَةِ الْوُصُوْلِ التَّامِّ فَلَا
يَكُوْنُ لَهٗ اِلَّا عِلْمٌ بَسِيْطٌ
بِنَفْسِهٖ وَهُوَ بِعَيْنِهٖ عِلْمٌ
بَسِيْطٌ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بِحَيْثُ
لَا تَعَدُّدَ وَلَا تَكَثُّرَ وَاَمَّا فِيْ
حَالَةِ الْهُبُوْطِ مِنْ ذٰلِكَ
فَيَعْلَمُ نَفْسَهٗ مَغْمُوْرًا فِي
الْحَقِّ وَيَعْلَمُ الْحَقَّ مَغْمُوْرًا
فِيْهِ نَفْسُهٗ فَحِيْنَئِذٍ
تَعَنَّدَتِ الْجِهَاتُ وَلِهٰذَا
الْقُرْبُ حَقِيْقَةٌ وَاَشْبَاهٌ ۔

اور جس کو اس قسم کا قرب حاصل ہو اسے
بعض اوقات یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ میں
نے کنہ ذات کو پالیا اس اشتباہ کا سبب
یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس کی کنہ پر نظر
ڈالتے وقت اسے حق تعالےٰ سے ڈھانپا
ہوا پاتا ہے اور اس پر یہ امر مشتبہ ہو
جاتا ہے چنانچہ ایسے شخص کو دو حالتیں
پیش آیا کرتی ہیں (۱) جب اس کو کامل
وصول کا مقام حاصل ہو تو اسے اپنے
نفس کا بسیط سا علم حاصل ہوتا ہے اور
یہی علم بعینہٖ بسیط علم باللہ ہوتا ہے کہ
جس میں کسی قسم کا تعدد اور تکثر نہیں ہوتا
(۲) اور اس ہبوط اور نزول کی جانب میں
وہ اپنے نفس کو حق تعالےٰ سے ڈھانپا
ہوا دیکھتا ہے اور وہ بھی جانتا ہے کہ میرے
نفس نے بھی اسے گھیر لیا ہے تو اس وقت دو
وجہیں پیدا ہو جاتی ہیں اس قرب کی ایک تو حقیقت ہے اور دیگر اس کے نظائر ہیں

اَمَّا الْحَقِيْقَةُ فَهٰذَا الْعِلْمُ
الْحُضُوْرِيُّ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

چنانچہ اس کی حقیقت تو یہی علم حضوری
ہے جسکا ہم نے تذکرہ کیا ہے اشباہ

Marfat.com

وَالْاَشْبَاهُ اَنْ يَتَمَثَّلَ هٰذَا الْعِلْمُ فِي الْوَاقِعِ بِضَرْبٍ مِنَ التَّمْثِيْلِ وَمِنَ الْاَشْبَاهِ اَنْ يُدْرِكَ الرَّجُلُ مَعْرِفَةَ التَّوْحِيْدِ بِضَرْبٍ مِنْ جَوَلَانِ الْفِكْرِ فَمَنْ رُزِقَ الْحَقِيْقَةَ فَقَدْ فَازَ بِدَخْلَةِ التَّرَدَ مَنْ رُزِقَ شَيْئًا مِنَ الْاَشْبَاهِ فَلْيَشْكُرِ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ عَلٰى مَا رَزَقَهٗ وَمِنْ حُكْمِ هٰذَا الْقُرْبِ الْعُجْبُ وَالْفَخْرُ وَالرُّبُوْبِيَّةُ وَسَيُسَاقُ اِلَيْكَ فِيْمَا يَاْتِيْ تَفْصِيْلٌ لِهٰذَا۔

سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ واقع میں اس علم کو کسی نہ کسی طرح تمثل حاصل ہو، اور اشباح میں سے ایک، یہ بھی ہے کہ انسان کو اپنی فکر کا گھوڑا دوڑانے سے توحید کی معرفت حاصل ہو جائے اب جسے اسکی حقیقت نصیب ہو گئی تو وہ تو فائز المرام ہو گیا اور جسکو اشباح میں سے کچھ حصہ مل گیا وہ بھی ملی ہوئی چیز پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس قرب کے نتائج میں سے خود بینی فخر اور ربوبیت ہے اور اس کی تفصیل تمہارے سامنے آتی ہے،

قرب فرائض

وَاَمَّا قُرْبُ الْفَرَائِضِ فَتَجَلِّي الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ فِيْ مِرْاٰةِ عَيْنِكَ الثَّابِتَةِ فَيَتَلَوَّنُ بِلَوْنِ الْمِرْاٰةِ اَعْنِيْ نَحْوًا مِنْ مَلَابَسَةِ التَّجَدُّدِ وَالتَّقَضِّيْ

اور قرب فرائض یہ ہے کہ حق تعالےٰ تمہاری عین ثابتہ کے آئینہ میں تجلی فرمائے اور تم اسے اسی آئینہ کے رنگ میں مشاہدہ کرو، چنانچہ اس پہ تجدد اور عدم ثبات کا گمان ہونے

Marfat.com

وَمِنْهُ مَا نَشَأُ وَقَالَ وَ
سَيَقُوْلُ وَكَانَ وَسَيَكُوْنُ
فِيْ مَوَاطِنِ الْوَحْيِ وَمَبْنَاهُ
اَنَّ الْمُمْكِنَ اِنَّمَا نَشَأَ مِنْ
تَجَلِّي اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بِاَنْحَاءِ
التَّجَلِّيَاتِ فَلَيْسَ لَهٗ اِلَّا كَمَالٌ
اَعْطَاهُ الْعَيْنُ فَلَا رَبْطَ لَهٗ
اِلَّا مَا اَعْطَاهُ الْعَيْنُ فَلِهٰذَا
يَكُوْنُ مَبْلَغُ مَعْرِفَتِهٖ بِاللّٰهِ
سُبْحَانَهٗ مَا اَعْطَاهُ الْعَيْنُ
فَقَدْ تَرٰى يَعْلَمُ هٰذَا
الْمُقْتَرِبُ اَنَّهٗ مُسَامِتٌ
لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَ
ذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
لَيْسَ مَغْمُوْرًا فِيْ نَفْسِهٖ
مِنْ قَبِيْلِ سَطْوَةِ وُجُوْبِهٖ
وَلَا يَنْفُذُ النَّظَرُ مِنْكَ
اِلٰى غَيْرِهٖ بَلْ هُوَ غَايَةُ
الْاَبْصَارِ

لگے وحی کے مقام میں اللہ تعالے نے
مضارع کے صیغے اسی بنا پر استعمال کئے
ہیں مثلاً ما نشأ۔ سیقول۔ سیکون
اس کی اصلیت یہ ہے کہ ممکن کا معرض
وجود میں آنا اللہ تعالے کی مختلف
تجلیات کا نتیجہ ہے اسلئے اسکا کمال
صرف وہی ہے جو عین ثابتہ اسے
عطا کرے کیونکہ اسکا ر البطر
عین ثابتہ کے عطیات ہی میں سے ہے
چنانچہ اسکا علم باللہ اور معرفت کی مقدار
بھی عین ثابتہ ہی پر موقوف ہے،
خوب اچھی طرح اس چیز کو سمجھ لو اور اس
قسم کا قرب کہنے والا اپنے کو اللہ تعالے
کا مدمقابل سمجھتا ہے کیونکہ اللہ تعالے
اپنے مرتبہ وجوب کی سطوت کی بنا پر
اسکے نفس کے احاطہ میں نہیں آسکتا
اور نظر کا اس پار نافذ ہونا
غیر ممکن ہے کیونکہ اس کی ذات ہی
غایۃ الابصار ہے،

Marfat.com

وَلَهٗ حَالَتَانِ اَمَّا فِیْ
حَالَةِ الْعُرُوْجِ التَّامِّ فَیَضْمَحِلُّ
صُوْرَةُ الْحَیَوِیَّةِ وَیَحْکُمُ
اللّٰهُ بِمَا شَاءَ فَلَا یَکُوْنُ لَهٗ
اِدْرَاکُ عِلْمٍ بِاللّٰهِ بَلْ یَتَکَلَّمُ
اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلٰی لِسَانِهٖ بِمَا
یَشَاءُ کَمَا یَحْکِیْ عَنْ شُعَیْبٍ
عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَ
اَمَّا فِیْ حَالَةِ الْهُبُوْطِ
فَغَایَةُ مَعْرِفَةِ الْحُضُوْرُ
بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ
لَهٗ حَقِیْقَةٌ وَاَشْبَاحٌ وَاَمَّا
الْحَقِیْقَةُ فَهُنَ الْعُرُوْجُ الَّذِیْ
بَیَّنَّاهُ وَمِنَ الْاَشْبَاحِ
الْوَاقِعَاتُ الَّتِیْ تَدُلُّ عَلٰی
ذٰلِکَ وَمِنَ الْاَشْبَاحِ

اور ایسے شخص کو بھی دو حالتیں پیش آتی
ہیں جب اسکو کامل عروج حاصل ہو
تو اسکی صورت حیویہ ضمحل ہو جاتی ہے
اور پھر اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے اسکے
حق میں فیصلہ فرماتا ہے سو اس وقت
اسے علم باللہ کا ادراک بھی باقی نہیں
رہتا، حالت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ
اسکی زبان سے کلام فرماتا ہے جیسا کہ
شعیب علیہ السلام سے منقول ہے اور
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قال اللہ علیٰ لسان نبیہ سمع اللہ
لمن حمدہ۔ اور حالت ہبوط اور نزول
میں تو اس کی معرفت کی انتہا
اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر رہنا ہے
اسکی بھی حقیقت ہے اور پرچھائیاں
یعنی اشباح حقیقت سے تو وہی عروج
مراد ہے جو کہ ہم بیان کر چکے اور من جملہ
اشباح کے وہ واقعات ہیں جو اس مقام
پر دلالت کرتے ہیں دوسرے اس قرب

Marfat.com

مَعَارِفُ هٰذَا الْقُرْبِ وَمِنْ حُكْمِ الْعَجْزِ وَالْعُبُوْدِيَّةُ وَالضُّعْفُ فِي تَاثِيْرَاتِهٖ ۔

کے معارف ہیں ضعف اور عجز کا احساس اور عبودیت کا اعتراف اس مقام کے آثار ہیں،

اِعْلَمْ اَنَّ قُرْبَ الْوُجُوْدِ وَقُرْبَ الْفَرَائِضِ وَقُرْبَ النَّوَافِلِ كُلُّهَا مُتَلَازِمَةٌ بِمَعْنٰى اَنَّ صَاحِبَ كُلِّ قُرْبٍ مِنْهَا يَجْمَعُ الْاٰخَرِيْنَ اَيْضًا اِذَا كَانَ مُتَمَيِّزًا وَلٰكِنِ الْحُكْمُ الَّذِيْ اَضْمَحَلَّ قَيْدٌ فَتَعَرَّفْ ۔

قرب وجود۔ قرب فرائض اور قرب نوافل یہ تینوں اقسام ایک دوسرے کیساتھ متلازم ہیں مقصود یہ ہے کہ ایک قرب والا دوسرے دونوں قربوں کا بھی جامع ہوتا ہے بشرطیکہ وہ صاحب تمیز ہو لیکن اسے اسی قرب کیساتھ منسوب کیا جاتا ہے کہ جس میں اسے اضمحلال حاصل ہو،

وَاعْلَمْ اَنَّا اِذَا قُلْنَا اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَحْصُلُ لَهُمْ قُرْبُ الْفَرَائِضِ بَعْدَ قُرْبِ الْوُجُوْدِ وَاَنَّ الْحُكَمَاءَ يَحْصُلُ لَهُمْ قُرْبُ الْوُجُوْدِ بَعْدَ قُرْبِ النَّوَافِلِ وَاَمْثَالُ هٰذَا فَغَرَضُنَا مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا الَّذِيْ لَا اِضْمِحْلَالَ فِيْهِ وَاِنَّمَا انْطَوَى الْكَمَالُ عَلَيْهِ بِضَرُوْرَةِ التَّجَدُّدِ وَالْاِطْلَاقِ ۔

اور یہ بھی جان لو کہ ہم جو کہتے ہیں، کہ انبیاء کو قرب وجود کے بعد قرب فرائض حاصل ہوتا ہے اور حکماء کو قرب نوافل کے بعد قرب وجود حاصل ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ تو اس سے ہماری مراد وہی امور ہیں کہ جن میں کسی قسم کا اضمحلال نہیں اور کمال کا اس پر مشتمل ہونا تجدد اور اطلاق کا تقاضا ہے

Marfat.com

وَاعْلَمْ اَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ اللَّطِيْفَةُ الْخَيَالِيَّةُ وَالْاِدْرَاكِيَّةُ اَوْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ التَّمْيِيْزُ وَيَكُوْنُ لَهُمَا الْاَمْرُ وَالْحُكْمُ وَهٰذَا الرَّجُلُ مَايُوْسٌ عَنِ الْفَنَاءِ بَلْ غَايَةُ مَا يَتَرَقَّبُ لَهُ الصَّفَاءُ ۔

اور یہ بھی سمجھ لو کہ بعض حضرات پر لطیفۂ خیالیہ یا ادراکیہ یا قوت تمیز غالب ہو جایا کرتی ہے اور وہ ان ہی کے احکام اور اشارات پر چلا کرتا ہے تو ایسا شخص مقام فنا سے مایوس ہو جاتا ہے زائد سے زائد وہ مقام صفا کا امیدوار رہتا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ سِرُّ كَوْنِهٖ فِي النَّشْاَةِ الدُّنْيَاوِيَّةِ اَعْنِيْ بِهِ التَّشَخُّصَ فَيَكُوْنُ لَهُ الْحُكْمُ لِلَّطِيْفَتَانِ مِنْ رَعَايَاهُ فَهٰذَا الَّذِيْ يَقْتَضِي الْوِلَايَةَ بِحَسَبِ اِسْتِعْدَادِهٖ

اور بعض حضرات پر ان کے جہان فانی میں آنے کا راز منکشف ہو کر غالب ہو جاتا ہے میری مراد اس سے اسکی ذات کا تشخص ہے تو اسی انکشاف کا حکم چلتا ہے اور دونوں لطیفے باعتبار رعیت کے اسکے ماتحت رہتے ہیں اور یہ مقام حسب استعداد ولایت کا مقتضی ہے،

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَكُوْنُ وَاسِعَ الْعَيْنِ هَلْهَلَ الصُّوْرَةِ فَالْحُكْمُ لَهَا مَعَ الْفَطَانَةِ التَّامَّةِ فَهُوَ الْحَكِيْمُ وَاِنْ

بعض لوگ فراخ چشم لاغر بدن ہوتے ہیں، اور وہ اسی کے تقاضوں کے محکوم ہوتے ہیں ایسا شخص حکیم ہوتا ہے بشرطیکہ اسے فہم کامل حاصل ہو اور اگر

Marfat.com

لَمْ يَكُنِ الْحُكْمُ كَهَا بَلْ لِلّٰهِ الْمَجِيْدِ بِلَا شَرِيْكٍ فَهُوَ النَّبِيُّ وَاٰلُكَ اَهْلُ عَلٰى طَرِيْقِهِمْ ۔

وہ ان جسمی تقاضوں کا محکوم نہیں بلکہ خدائے بزرگ و برتر کے احکام کا منتظر اور ان کا متبع رہتا ہے تو پھر وہ نبی ہے یا قوم کی اصطلاح میں کامل ہے

وَاعْلَمْ اَنَّ مَقْصُوْدَنَا مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ تَحْدِيْدُ الْاَمْزِجَةِ الْمُتَاَصِّلَةِ فِي الْكَمَالِ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ عِيَالٌ عَلٰى اُخْرٰى فَلَا تَفْصِيْلَ فِيْهَا بَلْ كُلُّ مِزَاجٍ قَابِلٌ لِكُلِّ كَمَالٍ اِنْعِكَاسًا ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس تمام تقریر سے ہماری مراد ان مزاجوں کی تحدید کرنا ہے جن کا کمال میں قدم راسخ ہے، برخلاف ان کے جو دوسروں پر بوجھ ہوتے ہیں تو ان کی تفصیل ہم نہیں بیان کرتے پس یہ سمجھو کہ ہر ایک ذی استعداد کا مزاج انعکاس کے طور پر ہر ایک کمال کو قبول کر سکتا ہے،

وَاعْلَمْ اَنَّ السَّلَفَ اِنَّمَا لَمْ يَذْكُرُوْا قُرْبَ الْوُجُوْدِ لِاَنَّهُمْ زَعَمُوْهُ قُرْبَ الْفَرَائِضِ لِاَنَّ الْحَكِيْمَ فِيْ اٰخِرِ الْاَمْرِ يَصِيْرُ مُقَرِّبًا بِقُرْبِ الْفَرَائِضِ وَلٰكِنْ لَا يَخْفٰى اَنَّ اِهْمَالَ شَيْءٍ تَفْتِيْشُ الْحَقَائِقِ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اسلاف نے قرب وجود کا تذکرہ نہیں کیا کیونکہ وہ اسے قرب فرائض کے مرادف سمجھتے ہیں کیونکہ حکیم ربانی کو بالآخر قرب فرائض ہی حاصل ہوتا ہے مگر تحقیق حق میں ان سے فروگذاشت ہوئی ہے اللہم ارنا حقائق الاشیاء کما ہی،

Marfat.com

فضیلت کلی قرب فرائض کو حاصل ہے

اِعْلَمْ اَنَّ الْفَضْلَ الْكُلِّيَّ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاِقْتِرَابَاتِ لِقُرْبِ الْفَرَائِضِ لَاسِيَّمَا لِلنُّبُوَّةِ وَذٰلِكَ بِوَجْهَيْنِ الْاَوَّلُ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لَهُ الْحُكْمُ فِي الْاَنْبِيَاءِ وَاَمَّا الْحُكَمَاءُ فَتَجِبُ اَعْيَانُهُمْ وَالْاَوْلِيَاءُ تَجِبُ سِرُّ وُجُوْدِهِمُ الدُّنْيَاوِيِّ فَهُمْ اَمِنْ حَيْثُ الْمَبْدَاُ وَالثَّانِيْ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ تَجَلّٰى فِيْ صُدُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ بِالْاِسْمِ الْحَادِثِ فَسَاسَ اِسْمُهٗ ذٰلِكَ قَاطِبَةً اُمُوْرَهُمْ وَاَمَّا الْحُكَمَاءُ فَيَسُوْسُهُمُ الْقُرْبُ الْاَزَلِيُّ وَالْاَوْلِيَاءُ يَسُوْسُهُمْ فَنَاءُ سِرِّ وُجُوْدِهِمُ الدُّنْيَاوِيِّ فِي اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ +

یاد رکھو کہ ان تینوں اقترابات میں فضیلت کلیہ صرف اقرب فرائض ہی کو حاصل ہے خصوصیت کیساتھ مقام نبوت، اور اس کی دو وجہیں ہیں پہلی یہ کہ انبیاء کرام کے احکام براہ راست اللہ تعالےٰ سے ماخوذ ہوتے ہیں، بہ خلاف اسکے حکماء کے احکام کا منبع انکی عین ثابتہ اور اولیاء کیلئے ان کے دنیاوی وجود کا سرّ وجود ہوتا ہے اور یہ چیز صرف مبداء کے لحاظ سے ہے، دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے سینوں میں اسم حادث کیساتھ تجلی فرمائی ہے اور یہی اسم پاک انکے تمام امور کا والی ہے اور حکماء پر قرب ازلی حکمران ہے اور اولیاء کرام پر اس امر کا تصرف ہے کہ انہوں نے اپنے وجود دنیاوی کی حقیقت کو اللہ تعالےٰ کی ذات اقدس میں فنا کر دیا،

Marfat.com

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ مَعْنَاهُ عِنْدَنَا اَنَّهُمْ فَنَوْا فِی التَّجَلِّی الذَّنَبِیِّ الشَّبِیْهِیِّ وَکَانَتْ اَنَّ مَنَاطَ فَنَائِهِمْ ذٰلِكَ لَطِیْفَتُهُمُ الْعُنْصُرِیَّةُ فَلِذٰلِكَ اُمِرُوْا بِقَتْلِ اَنْفُسِهِمْ هٰذَا لِنِظَامِ الْعُنْصُرِیِّ حَتّٰی تَتِمَّ لَهُمُ التَّخَلُّصُ اِلٰی حَقِیْقَةِ الْکَمَالِ وَقَدْ اَعْطَیْنَاكَ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی اَنَّ کُلَّ فَاِنٍ لَا بُدَّ لَهٗ مِنْ تَحَقُّقٍ مَا حَتّٰی اَنَّ النَّفْسَ اِذَا فَنِیَتْ قَبْلَ اِنْکِسَارِهَا کَانَ ظُهُوْرُ رُبُوْبِیَّةٍ ؕ

اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے متعلق فرمایا ہے ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت سرایت کر گئی ہے اس کے معنیٰ ہمارے نزدیک یہ ہیں کہ مظاہر حادیہ میں ذات اقدس کی جو تجلی ہوتی ہے گوسالہ پرستوں نے اسمیں اپنے کو فنا کر دیا اور اس فنا کا مدار انکے لطیفۂ عنصریہ پر ہے اسی بنا پر انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نظام عنصری کو توڑ دیں تاکہ حقیقت کمال تک ان کیلئے پہونچنا آسان ہو جائے اور ہم بار بار تمہیں بتا چکے ہیں کہ ہر ایک فانی کے لئے کسی نہ کسی قسم کا تحقق ضرور ہوتا ہے حتیٰ کہ نفس کیلئے اگر اسکو کو منکسر ہونے سے پیشتر فنا کا مرحلہ پیش آ جائے تو وہ ربوبیت کا اظہار کرنے لگتا ہے،

Marfat.com

شیطان اور شیطنت

إِعْلَمْ اَنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّا طُرِدَ وَلُعِنَ لَعْنًا مُسْتَطِيْرًا فَمَا زَالَ يَلْحَقُ بِهِ الشُّرُوْرُ حَتّٰى صَارَتِ الشُّرُوْرُ كُلُّهَا فِيْ صَدْرِهٖ تَجَلَّى الْاِسْمِ فِيْ صَدْرِ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ ذٰلِكَ لِسِرٍّ عَمِيْقٍ وَهُوَ اَنَّ كُلَّ مَعْنًى مُتَوَحِّدٍ فَاِنَّ لَهٗ قُرْبًا قُرْبًا فِيْ سِلْسِلَةِ الْاَنْبَاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا مِنْ مُتَوَحِّدٍ تَوَحُّدًا مَعْنَوِيًّا اِلَّا اَثَّرَ تَرَتُّبًا حَقًّا كَانَ اَوْ بَاطِلًا وَلِذٰلِكَ صَدَرَتْ مِنْهُ اُمُوْرٌ تُسَمّٰى بِالشَّيَاطِيْنِ الْجُزْئِيَّةِ مِنْهَا

یاد رکھو کہ جب شیطان نے اللہ تعالےٰ کے فرمان سے سرتابی کرکے سرکشی اختیار کی تو اس پر بہت بڑی لعنت نازل ہوئی اور اسکے بعد جتنے شرور معرض ظہور میں آئے وہ سب اسی کیساتھ لاحق ہوتے رہے، چنانچہ شرور کا سرچشمہ ہونا ہی اس کا کمال ہوگیا اسکے سینہ میں یہ شرور بعینہ اسیطرح تجلی افگن ہیں، جیساکہ ملائکہ مقربین کے سینوں میں اسم پاک کی تجلی ہوتی ہے، اور یہ عمیق راز ہے خلاصہ یہ کہ ہر ایک معنیٰ وحدانی کو سلسلہ انباس میں اللہ تعالیٰ سے ایک گونہ قرب حاصل ہے کیونکہ ہر ایک وہ چیز کہ جسے معنوی طور پر وحدانیت حاصل ہو خواہ وہ حق ہو یا باطل، وہ ربوبیت کا مظاہر کرتی ہے اور اسی واسطے شیاطین جزئیہ اور

Marfat.com

اَلْاِسْمُ الشَّیْطَانِیَّۃُ یُسَخِّرُھَا وَ
یُدَبِّرُھَا تَسْخِیْرَ الْکُلِّیِّ وَالْجُزْئِیِّ
وَکَانَ لِلشَّیْطَانِ سَرَیَانٌ فِی
الْعَالَمِ التَّخْلِیْطِیِّ سَرَیَانًا کُلِّیًّا
فَتَدَبَّرْ ذَاتَ الْمَسْئَلَۃِ عَمِیْقَۃٌ۔
وَاعْلَمْ اَنَّ خَاتَمَ الْاَوْلِیَاءِ
ھُوَ نَظِیْرُ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ
فِیْ تَخَالِیْطِ الصُّوَرِ
الْمِزَاجِیَّۃِ وَیَجِبُ اَنْ
یَّکُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ
خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْ یَّکُوْنَ
عِلْمِیًّا وَلَوْلَا شِدَّۃُ ذَکَائِہٖ
لَمَا بَلَغَ قَامُوْسَ الذَّاتِ
مَعَ مَا بِہٖ مِنَ التَّخْلِیْطِ۔

القاءات شیطانیہ ظہور میں آئے اور
یہ شیاطین کیلئے اسی طرح مسخر رہتے ہیں
جیساکہ کلی کو جزئی پر تسلط حاصل ہے اور
شیطان کا سریان اس عالم تخلیطی
میں سریان کلی ہے خوب سمجھ لو،
یاد رکھو کہ خاتم الاولیاء وہ شخص ہے
جو صورت مزاجیہ کی تخلیطات میں
خاتم الانبیاء کے مقابل ہو اور یہ
بھی ضروری ہے کہ وہ خاتم الانبیاء کے
نور سے منور ہو اور صاحب علم ہو اگر
وہ سخت ذکی الطبع نہ ہوتا باوجود ان
تخلیطات مادیہ کے تو وہ ذات اقدس
کے بحر معرفت میں غوطہ زن ہونیکے
کیونکر قابل ہوتا،

جنایت اور امیت

وَاعْلَمْ اَنَّا نَعْنِیْ
بِالْجِنَایَۃِ حَیْثُ مَا ذَکَرْنَاہُ
نَقَدُّمَ الْعِلْمِ

یاد رکھو کہ جس مقام پر بھی ہم
نے جنایت کا لفظ ذکر کیا ہے اس
سے ہماری مراد یہ ہے، کہ حال پر

عَلَى الْحَالِ وَاَعْنِي بِالْحَالِ
وُجُوْدَهٗ فِيْ نَفْسِهٖ مَعَ قَطْعِ
النَّظَرِ عَنْ نَشْأَةِ الْعِلْمِيَّةِ وَ
نَعْنِيْ بِالْاُمِّيَّةِ تَقَدُّمَ
الْحَالِ عَلَى الْعِلْمِ وَلْنَضْرِبْ
لِذٰلِكَ مَثَلًا اَلَيْسَ الْعَرَبِيُّ
الْقُحُّ بِحَسَبِ سَلِيْقَةٍ يَعْمَلُ
النَّحْوَ وَالْمَعَانِيْ فِيْ كَلَامِهٖ لَا
يَغْلِطُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ
اِذَا سُئِلَ لِمَ نَصَبْتَ الْمَفْعُوْلَ
اَوْ رَفَعْتَ الْفَاعِلَ لَمْ يَدْرِ
الْجَوَابَ مَعَ اَنَّهٗ مَرْكُوْزٌ فِيْ
صَمِيْمِ طَبْعِهٖ وَاَمَّا النَّحْوِيُّ
فَبِالْقُوَّةِ الْمُمَيِّزَةِ لَا يَسْرُدُ كَسَرْدِهٖ
اِلَّا اِذَا انْحَلَّتْ عُقْدَةُ التَّمْيِيْزِ وَ
صَارَ عَرَبِيًّا قُحًّا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
عِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

کسی کا علم مقدم ہو، حال کا مفہوم
اس کا وجود فی نفسہ ہے، جس وقت
کہ اسکے ارتقاء علمی سے قطع نظر کر لی
جائے اور امیت سے ہماری مراد یہ
ہے کہ علم پر حال مقدم ہو، اور اسے
ہم تمہیں ایک مثال سے سمجھائے
دیتے ہیں، وہ یہ کہ ایک خالص عرب
عربی بولتے وقت تمام قواعد صرف
ونحو کا بالطبع اس میں اجراء کرتا ہے
اور اس میں کسی قسم کی غلطی نہیں
کرتا لیکن اگر اس سے دریافت کیا
جائے کہ مثلاً تو نے مفعول کو منصوب
اور فاعل کو مرفوع کیوں کیا تو وہ اس کا جواب
نہیں دے سکے گا کیونکہ یہ چیز اسے طبعاً حاصل
ہے لیکن جس کا عربی بولنا اکتسابی ہے وہ کبھی
اس خالص عرب کی روانی کی طرح عربی نہیں بول
سکتا مگر یہ کہ اس میں زبان دانی کا ملکہ اس قدر قوی
ہو جائے اور وہ خالص عرب کی طرح گفتگو کرنے
لگے۔ اللھم انی اسئالک علماً نافعاً وقلباً خاشعاً یا ارحم الراحمین ۔

اَلْخَزَانَةُ الْخَامِسَةُ پانچواں خزانہ

فِیْ بَیَانِ مَبَادِیْ تَعَیُّنَاتِ الْاَنْبِیَاءِ وَشَرْحِ کَمَالَاتِهِمُ الْفِطْرِیَّةِ وَالْکَسْبِیَّةِ وَذِکْرِ طَرِیْقَتِهِمْ فِیْ سُلُوْکِهِمْ

انبیاء کرام کے تعینات کے مبادی اور انکے فطری و کسبی کمالات کی شرح اور ان کا طریقۂ سلوک

(نبی کی حقیقت)

مَاهِیَّةُ النَّبِیِّ وَشَرْحُ اِسْمِهٖ بِحَسْبِ مَتْفَاهَمِ الْحُکَمَاءِ هِیَ اَنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِیْ عَیْنُهُ الثَّابِتَةُ اَقْرَبُ الْاَعْیَانِ الثَّابِتَةِ مِنَ اسْمٍ هُوَ مِنْهُ اَجْمَعُهَا وَاَسْبَغُهَا لِلْوُجُوْهِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ الَّذِیْ فِطْرَتُهٗ مُنْسَلِخَةٌ عَنِ الصُّوْرَةِ الْمِزَاجِیَّةِ مُقْتَرِنَةٌ بِالْاِقْتِرَابِ الثَّلٰثِ قُرْبُ النَّوَافِلِ وَقُرْبُ الْفَرَائِضِ وَقُرْبُ الْوُجُوْدِ اَعْنِیْ

نبی کی حقیقت اور اس کے اسم کی تشریح جیسا کہ حکماء ربانیین سمجھتے ہیں یہ ہے کہ اس شخص کی عین ثابتہ کو بہ نسبت دوسری اعیان ثابتہ کے اس اسم پاک سے زیادہ قرب حاصل ہو جو اسکا منشاء وجود ہے اسکی عین ثابتہ ان وجوہ اور اعتبارات کی جامع اور کامل ہو کہ جن سے اس کی فطرت بنی ہے صورت مزاجیہ سے اسے انسلاخ حاصل ہو اقترابات ثلثہ قرب نوافل قرب فرائض اور قرب وجود سے قرب حاصل ہو مقصود یہ کہ اس اجمال

Marfat.com

اَلْحَاصِلَ مِنْهَا وَاجْمَالَهَا
الَّذِیْ کَانَ کُلُّ مِنْ تَمَاثِیْلِ
وُجُوْدِ الْعَیْنِ وَالشَّخْصِ
وَالْخَیَالُ اَمْیَازًا لَا جِنَایَةَ
فِیْهِ وَلَا حُکْمَ لَهٗ وَاِنَّمَا
الْحُکْمُ لِلّٰهِ الْمَجِیْدِ فَبِذٰلِكَ
تَجَلّٰی فِیْ عَیْنِهِ الَّتِیْ
لَحِقَ بِالْمَلَکُوْتِ وَتَصَادَقَ
اِسْمُهٗ بِاَسْمَائِهِمْ ثُمَّ
اَنْشَاَ نَشْاَةً اُخْرٰی
اِجْمَالُ الْکَمَالَاتِ
کُلِّهَا الَّذِیْ اِکْتَسَبَ
الْکَمَالَاتِ وَرَغِبَ
اِلَی اللّٰهِ حَتّٰی اَوْحَی اللّٰهُ
اِلَیْهِ الشَّرَائِعَ وَالزُّهْدَ
وَغَیْرَهُمَا الَّذِیْ عَلَّمَ
کَمَالُهٗ مِنْ نِظَامِ
الْعَالَمِ الْمُبْتَنِیْ عَلَی
الْخَیْرَاتِ الْمُتَرَتِّبِ

اور ماحصل کا جامع ہو جو کہ اعیان ثابتہ
تشخص اور خیال کے تماثیل سے ہے
اور اسکے اوصاف میں یہ ہے کہ وہ امی
ہو جنایت سے مبرا اور اپنے کسی حکم
کا تابع نہ ہو بلکہ خدائے بزرگ و برتر
کے احکام کی تعمیل کرتا ہو، اسی بنا پر
اللہ تعالےٰ نے اس کی عین ثابتہ میں جو
ملکوت سے ملحق ہے تجلی فرمائی ہے اور
اس کے اسم اور دیگر اسماء میں تصادق
پیدا ہوا اس کے بعد اسے ایک اور
ارتقاء حاصل ہوا جو ان تمام کمالات
کا اجمال ہے وہ کمالات جو کہ اس
نے اکتسابی طور پر حاصل کئے تھے اور
وہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں کامل توجہ
کیساتھ راغب ہوا حتی کہ اللہ تعالےٰ
نے اس پر اپنی شریعت اور زہد وغیرہ نازل
فرمایا اور ان احکام کی تعلیم دی جن میں
کمال حاصل کرنا اس نظام عالم کا جزء
ہے جس کی بناء خیر و برکت پر ہے جس

اَلْمُتَوَزِّعِ فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَقْمَعَ بِهٖ مَادَّةَ الشُّرُوْرِ وَيُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ فَاَعْطَاهُ شَرْعًا مُلْزِمًا وَاَمَرَهٗ بِهِدَايَةِ النَّاسِ وَاَدْنَاهُ اَنْ يُؤْمَرَ بِهِدَايَةِ كُلِّ مَنْ يَقَعُ اِلَيْهِ وَيَسْقُطُ عَلَيْهِ

میں ایک خاص حکیمانہ ترتیب پائی جاتی ہے چونکہ اللہ تعالےٰ کا ارادہ تھا، کہ وہ نبی کے ذریعہ برائیوں کا استیصال کردے اور لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے چنانچہ اس کو ایسی شریعت عطا کی جو لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہو اور اس کی پابندی کرنا ان پر فرض ہو۔ نبی کا ادنیٰ فرض یہ ہے کہ جو اس کے سامنے آئے اس کی رشد و ہدایت میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔

انبیاء کے اقسام

وَالرَّسُوْلُ مِنْهُ مَنْ اُمِرَ بِمُخَاصَمَةِ الْكُفَّارِ وَمُجَادَلَتِهِمْ وَتَقْنِيْنِ الشَّرْعِ عَلَيْهِمْ سَوَاءٌ كَانَ جَدِيْدًا اَوْلَا وَلَابُدَّ اَنَّهٗ اَقْرَبُ مِنْ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ عَيْنًا وَاَوْثَقُ اعْتِلَافًا وَاُولُوا الْعَزْمِ مِنْهُمْ مَنْ كَانَ

اور انبیاء میں سے رسول وہ ہے جو کافروں سے بحث مناظرہ اور انکے قتال پر مامور ہو اور احکام شرعیہ کے ان پر قانون نافذ کرنے پر عام ازیں کہ یہ احکام جدید ہوں یا نہ ہوں، چنانچہ اس نبی کی عین ثابتہ کو بہ نسبت دوسرے انبیاء کی عین ثابتہ کے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے اور اسکا تعلق بہت زیادہ مستحکم ہے، اور اولوالعزم وہ رسول ہیں، کہ جنہیں

Marfat.com

صَاحِبَ شَرْعٍ جَدِيْدٍ وَ كِتَابٍ مُوْحٰى بِهِ اِلَيْهِمْ وَاَصْلُ طَرِيْقَتِهِمُ التَّجَلِّى الَّذِىْ هُوَ بِحَسَبِ الْاِيْجَادِ وَقَدْ كَانَ كُلٌّ مِنْ ذَعَائِمِ وُجُوْدِهٖ اُمِّيًّا وَكَانَ الْحَقُّ لِلّٰهِ بِلَا شَرِيْكٍ فَتَجَلّٰى فِىْ صُدُوْرِهِمْ بِاسْمِهٖ هُوَ مُتَلَوِّنٌ بِلَوْنِ الْعَيْنِ مُتَلَبِّسٌ بِاَحْكَامِ الْحُدُوْثِ بِهٖ يَنْتَظِمُ اَمْرُ التَّشْرِيْعِ وَغَيْرِهٖ وَلَا كَسْبَ لَهُمْ وَاِنَّمَا الْكَسْبُ اَنْ يَّدُوْمُوْا عَلٰى مَا هُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ وَيَتَّسِعَ مَا انْطَوٰى تَحْتَ الْاِجْمَالِ وَهٰذَا مَا اَشَارَ اِلَيْهِ اِمَامُ اَهْلِ السُّنَّةِ فِىْ مَذْهَبِ الْبَطْنِ الثَّالِثِ حَيْثُ قَالَ اَلنُّبُوَّةُ غَيْرُ مُكْتَسَبَةٍ فَهِىَ مَاهِيَّةٌ

نئی شرلعت دی گئی ہو اور ایک مستقل
کتاب ان پر بذریعہ وحی نازل کی گئی ہو
ان کے طریقہ کی اصل وہ تجلی ہے جو انکے
ایجاد کے مطابق ہوتی ہے اور ایسے
انبیاء کرام میں سے ہر ایک کا امی ہونا
نہایت ضروری ہے کہ اسکے اوپر سراسر
خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کے احکام
نافذ ہوں چنانچہ اللہ تعالےٰ ان کے
سینوں میں اس اسم پاک کے ساتھ جلوہ
گر ہوا جو ان کی عین ثابتہ کے رنگ میں
رنگا ہوا اور احکام کے ساتھ موصوف ہے
تشریعی امور وغیرہ کا انتظام اسی کیساتھ
وابستہ ہے کہ جن میں کسب واکتساب کو
کوئی دخل نہیں اور ان کا کسب یہی
ہے کہ وہ جس حالت میں ہو، اسی پر
ٹھہرے رہیں، حتی کہ جو چیز اجمال کے
پردہ میں مستور تھی، وہ ظاہر اور منکشف
ہو جائے، امام اہل سنت نے مذہب
بطن ثالث میں اسی چیز کی جانب اشارہ

الْاَنْبِيَاءِ وَطَرِيْقَتُهُمْ ۔ گیا ہے کہ نبوت غیر اکتسابی ہے بغرضکہ یہ
انبیاء کرام کی حقیقت اور ان کا طریقہ ہے۔
وَاعْلَمْ اَنَّهُمْ قَدْ تَقْتَضِيْ یاد رکھو ان انبیاء کی عین ثابتہ کبھی کبھی
عَيْنُهُمْ كَمَالًا اٰخَرَ وَرَآءَ نبوت کے علاوہ کسی دوسرے کمال کی
النُّبُوَّةِ اَيْضًا فَيَحْصُلُ بِهٖ بھی مقتضی ہے مثلاً اقتراب ملکی جس کی
كَالْاِقْتِرَابِ الْمَلَكِيِّ بِالنِّسْبَةِ بدولت ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
اِلٰى نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيْ کو حسب ضرورت حکیمانہ نظام کلی سے
بِحَسَبِ الضَّرُوْرَةِ مِنَ التَّنْظِيْمِ بہرہ ور فرمایا، یا مثلاً عالم ملک میں ان
الْكُلِّيِّ وَتَمَثُّلِ الْكَمَالَاتِ کے کمالات متمثل ہوں، لیکن یہ تمثل
فِيْ عَالَمِ الْمُلْكِ لَا بِالنُّبُوَّةِ فطری نہ ہو اور ادریس علیہ السلام کو
الْفِطْرِيِّ وَالْاِقْتِرَابِ بِالْكَائِنَاتِ باعتبار کائنات علویہ کے اقتراب حاصل
الْعُلْوِيَّةِ اِلٰى اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ہونا اور ایسے ہی نوح علیہ السلام کو باعتبار
وَالْاِقْتِرَابِ بِالْكَائِنَاتِ السِّفْلِيَّةِ کائنات سفلیہ کے اقتراب حاصل ہونا اور
لِنُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالتَّسْخِيْرِ سلیمان علیہ السلام کو تسخیر جن اور تسخیر
لِلْجِنِّ وَالرِّيَاحِ وَغَيْرِهِمَا بِالنِّسْبَةِ ریح وغیرہ کے ذریعہ سے قرب حاصل ہوا
اِلٰى سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اور ان میں سے ہر ایک اپنے کمال اور
كُلٌّ مِنْهُمْ خَاتَمٌ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى اقتراب کی بنا پر خاتم ہے قرب میری
كَمَالِهٖ وَاقْتِرَابِهٖ وَاَعْنِيْ بِهٰذَا مراد یہ ہے کہ ان کی عین ثابتہ کو ان اشیاء
الْاِقْتِرَابِ مُنَاسَبَةً مَّا غَيْرَ هٰذِهٖ کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے اسلئے تمثلات

Marfat.com

الاشیاء بحسب مناسبۃ التمثلات النفسیۃ +

اشیاء مادی کی مناسبت کو نظر انداز کیا گیا،

مزاج نبوت کے اقسام

وامزجۃ النبوۃ منحصرۃ فی خمسۃ اصناف احدھما التراکم وھو عبارۃ عن صورۃ جوّیۃ تشبہ صورۃ المزاج ویوقف علیہ کمالات الولایۃ وامامہ نوح علیہ السلام ولم یکن انذارہ یسطع الاسماء الحادثۃ من افق صدور الانبیاء مرۃ بعد اخری +

مزاج نبوت پانچ قسموں میں منحصر ہے (۱) تراکم جس سے مراد یہ ہے، کہ صورت جویہ اور صورت مزاجیہ میں مشابہت ہو، اور کمالات ولایت کا انحصار اسی پر ہے اور نوح علیہ السلام اس قسم کے مزاج رکھنے والوں کے امام ہیں انکے انذار کی بناء ان اسماء حادثہ کی روشنی پر تھی جو کبھی کبھی انبیاء کے سینوں سے ظہور پذیر ہوتی ہے،

وثانیھا القربیۃ واعنی بھا کون الصورۃ الجوّیۃ منقادۃ غایۃ الانقیاد لحکم العین والعین فی غایۃ القرب وامامہ ابراھیم علیہ السلام

(۲) اقربیت جس سے یہ مراد ہے کہ صورت جوّیہ اس کی عین ثابتہ کے احکام کی بدرجۂ غایت تابع ہو اور اسکی عین ثابتہ کو غایت درجہ کا قرب حاصل ہو اس مقام کے امام ابراہیم علیہ السلام

وَعَلَيْهَا يَتَوَقَّفُ كَمَالَاتُ
الْفِطْرَةِ وَلِهٰذِهِ النُّكْتَةِ نُسِبَتِ
الْفِطْرَةُ إِلَيْهِ وَصَحِيفَةُ أَطْفَالِ
النَّاسِ كَمَا جَاءَ فِي حَدِيثِ
الْمِعْرَاجِ الْمَاضِي فَتَذَكَّرْ
وَثَالِثُهَا الصَّلَابَةُ وَهِيَ
صِفَةٌ وِزَانُهَا بِالنِّسْبَةِ إِلَى
فَاطِبَةِ الصِّفَاتِ وِزَانُ الْأَذْعَانِ
بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْهَيْئَةِ الْجَامِعَةِ
مِنَ الْقَضِيَّةِ وَهِيَ أَقْرَبُ التَّمَاثِيلِ
لِلذَّاتِ الْوَاجِبَةِ لِمَا أَنَّهَا وَحْدَةٌ
الْبَتَّةَ وَإِمَامُهَا مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَعَلَيْهَا يَتَوَقَّفُ التَّبَحُّرُ
فِي الْكَمَالَاتِ وَقَدْ يُقَالُ فِي مَذْهَبِ
الْوَلَايَةِ لِصُلْبِ الْمِزَاجِ أَنَّهُ مُوسَوِيُّ
الْمَشْرَبِ مَجَازًا وَشَتَّانَ بَيْنَ صَلَابَتِهِمَا
وَرَابِعُهَا النُّبُوغُ وَهُوَ خُلُقٌ
وِزَانُهُ فِي الْأُمُورِ الْخَيْرِ الْمَحْسُوسَةِ
وِزَانُ الْجَمَالِ الشَّبَابِيِّ الَّذِي

ہیں اور اسی پر کمالات فطریہ موقوف
ہیں، فطرت کو ان کی طرف منسوب
کرنے اور شب معراج میں انکے اس
حالت پر متمثل ہونے میں گویا کہ وہ معلم
صبیان ہیں، یہی نکتہ ہے،

(۳) صلابت یہ اس صفت کا نام ہے
کہ جسے تمام دیگر صفات سے وہی نسبت
ہے جو اذعان کو کسی قضیہ کی ہیئت
جامعہ سے ہوتی ہے یہ واجب تعالےٰ
کی ذات اقدس کا قریب ترین تمثل ہے
کیونکہ اس میں وحدت پائی جاتی ہے،
اور اسکے امام موسیٰ علیہ السلام ہیں اور
تبحر فی الکمالات اسی پر موقوف ہے چنانچہ
اہل ولایت اس شخص کو کہ جسکے مزاج میں
صلابت ہو مجازاً موسوی المشرب کہتے
ہیں حالانکہ ان دونوں صلابتوں میں بڑا فرق ہے،

(۴) سبوغ امور غیر محسوسہ میں اسے وہ
ہی رتبہ حاصل ہے جو عالم شباب میں
تنومندی اور تناسب اعضاء کا ہے،

Marfat.com

يُلَابِسُهُ الرَّجُلُ إِذَا نَشَأَ خُرُوْرًا ضَخْمًا لَطِيْفًا وَهُوَ فِي الْقُرْبِ مِثْلُ الصَّلَابَةِ وَعَلَيْهَا يَتَوَقَّفُ كَمَالَاتُ الْاِنْصِبَاغِ وَإِمَامُهُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ وَرِثَهُ مِنْ نَفْخِ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِذٰلِكَ تَعَيَّنَ لِلنُّزُوْلِ لِقَتْلِ الدَّجَّالِ

قرب کے لحاظ سے یہ صلابت کے طریقہ پر ہے انصباغ کے کمالات اسی پر موقوف ہیں اور اسکے امام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اس مقام کو انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کے نفخ کی بدولت پایا اور انکے نزول کو قتل دجال کے لئے مخصوص کرنے میں یہی نکتہ ہے

وَخَامِسُهَا الْاُمِّيَّةُ وَهِيَ هَيْئَةٌ وَزَانُهَا مَعَ سَائِرِ الْاَمْزِجَةِ وَزَانَ الصُّوْرَةِ الْجَوِّيَّةِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الصُّوْرَةِ الْمِزَاجِيَّةِ وَلِذٰلِكَ يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ الْاِسْمُ الطَّالِعُ فِيْ صَدْرِهِ مُطْلَقًا شَدِيْدَ الْاِطْلَاقِ قَرِيْبًا شَدِيْدَ الْقُرْبِ وَإِمَامُهَا وَخَاتِمُهَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ وَوَسِيْلَةُ الْمُقَرَّبِيْنَ وَسَكِيْنَةُ السَّالِكِيْنَ الْمَظْهَرُ الْاَعْظَمُ وَالْاِسْمُ الْاَفْخَمُ سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا

(۵) امیت یہ ایک ہیئت مخصوصہ ہے کہ جسے دیگر امزجہ سے وہی نسبت ہے جو صورت جویہ کو صورت مزاجیہ سے ہے اسی بنا پر یہ نہایت ضروری ہے کہ جسکا مزاج اس قسم کا ہو تو وہ اسم مقدس جسکا مظہر اس کا سینۂ مبارک ہے شدید الاطلاق ہوگا اور اسے غایت درجہ کا قرب حاصل ہوگا چنانچہ اس درجہ کے امام اور خاتم سید المرسلین، شفیع المذنبین وسیلۃ المقربین سکینۃ السالکین مظہر اعظم، اسم افخم سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں،

Marfat.com

يَتَوَقَّفُ الْخَاتِمِيَّةُ لِلنُّبُوَّةِ وَلَيْسَ
لَهُ كَمَالٌ وَلَا مِزَاجٌ لِلْأَنْفِ الْأَشَمِّ
الْمُطْلَقِ وَلِذٰلِكَ سَمَّيْنَاهُ بِالْاِسْمِ
الْأَفْخَمِ وَلِذٰلِكَ
فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خُلُقٍ وَفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

ختم نبوت پر انحصار اسی پر ہے،
اور آپ کا مزاج اور کمال وہی اسم
مطلق ہے اور اسی بنا پر آپ کو اسم
اعظم کیساتھ موسوم کرتے ہیں ؎
فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خُلُقٍ وَفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

انبیاء کرام کی اعیان

وَاعْلَمْ اَنَّ اَعْيَانَ
الْاَنْبِيَاءِ بِاَسْرِهَا مُنْحَصِرَةٌ
فِيْ صُنُوْفٍ خَمْسَةٍ ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ انبیاء کرام کی
اعیان ثابتہ سب کی سب پانچ قسموں
میں منحصر ہے،

اَلْاَوَّلُ تِمْثَالُ الْعِلْمِ
الْفِعْلِيِّ بِلِسَانِ الْاَوْلِيَاءِ وَاِنَّمَا
سَمَّوْهُ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّهُمْ وَجَدُوْهُ
مِنْ قِبَلِ عِلْمِهِمُ الْفِعْلِيِّ وَ
لِسَانُنَا الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ طِبَاقًا
بِاصْطِلَاحِ النَّبِيِّيْنَ مِنْ
مُقْتَضٰى قُرْبِهِمْ وَقَدْ فَازَ
بِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۱) جس کو اولیاء کرام کی زبان
میں علم فعلی کا تمثل کہتے ہیں اور اسکی
وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انہوں نے اسے اپنے
علم فعلی کے ذریعہ پایا لیکن ہماری
اصطلاح میں ان کے قرب کے مقتضیٰ
میں سے جو قرب انبیاء کی نوعیت کے
مطابق ہے اس کو الحی القیوم کا تمثل
کہنا چاہیئے حضرت ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

مِنْ حَيْثُ الْاِجْمَالِ وَسَيِّدُ
الْمُرْسَلِيْنَ مِنْ حَيْثُ التَّفْصِيْلِ
وَلِذٰلِكَ قِيْلَ لِاُمَّتِهٖ مِلَّةَ
اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ وَلِذٰلِكَ
دَعَا اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى
فَقَالَ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا اَلْاٰيَةَ وَلِذٰلِكَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَشْبَهُ
الْاَنْبِيَاءِ بِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

نے بطور اجمال اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے باعتبار تفصیل کے اس کمال کو پایا ہے اسی بنا پر آپ کی اُمّت کو ملّت اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ کیساتھ خطاب کیا گیا ہے اور اسی لئے ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں یہ دعا کی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا الخ اور یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمام انبیاء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ مشابہ ہوں،

اَلثَّانِیْ مِثَالُ الشُّئُوْنِ
وَهِیَ الْاَصْنَافُ الْاِجْمَالِیَّةُ
مِنَ الْاَسْمَاءِ وَقَدْ فَازَ بِهٖ
یَعْقُوْبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ حَیْثُ
الْاِجْمَالِ وَمُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ
مِنْ حَیْثُ التَّفْصِیْلِ وَلِذٰلِكَ
عُدَّ مِنْ شُرُوْحِهٖ وَكَانَ فِیْ
مِلَّتِهٖ وَحُرِّمَ فِی التَّوْرٰیةِ مَا حَرَّمَ

(۲) دوسری قسم شؤن کا تمثل ہے جس سے مراد اسماء پاک کی اجمالی قسمیں ہیں اس مقام پر یعقوب علیہ السلام اجمالاً اور موسیٰ علیہ السلام تفصیلاً فائز ہوئے، اور اسی لئے موخر الذکر شریعت کو یعقوب علیہ السلام کی شریعت کی شرح شمار کر لیا گیا اور یعقوبؑ نے اپنے اوپر جو حرام کیا تھا اسی کو توراۃ

إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ

اَلثَّالِثُ تِمْثَالُ الْإِرَادَةِ وَهِيَ الْإِفَاضَةُ بِالْفِعْلِ وَقَدْ فَازَ بِهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِذٰلِكَ كَانَ أَبَا الْبَشَرِ وَهٰذِهِ الْأَصْنَافُ الثَّلٰثَةُ فِي سِلْسِلَةِ الْبَدْءِ۔

اَلرَّابِعُ النُّبُوَّتِيَّاتُ وَقَدْ فَازَ بِهَا جَمَاهِيرُ الْأَنْبِيَاءِ مِثْلُ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرِهٖ

اَلْخَامِسُ التَّذْبِيَّاتُ وَقَدْ فَازَ بِهَا إِدْرِيسُ وَنُوحٌ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَغَيْرُهُمَا وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَيْنِ الصِّنْفَيْنِ بِاعْتِبَارِ الْأُصُولِ وَإِلَّا فَمِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ لَيْسَ بِمَمْحُوضِ الْبَدْءِ وَلَا بِمَمْحُوضِ الْمِزَاجِ وَمِنَ الْكُمَّلِ مَنْ يَكُونُ إِمَامَ كَمَالٍ وَخَاتِمَهُ أَيْضًا فَتَعَرَّفْ۔

میں بھی حرام کر دیا گیا،

(۳) تیسری قسم ارادہ کا تمثل ہے کہ جسکے معنیٰ افاضہ بالفعل کے ہیں یہ مقام حضرت آدم علیہ السلام کو حاصل ہوا اور وہ ابو البشر ہوئے، یہ تینوں اقسام ابداء کے سلسلہ سے وابستہ ہیں

(۴) چوتھی قسم نبوتیات ہیں، جو تمام انبیاء کرام مثلاً یوسف علیہ السلام کے حصہ میں آئیں،

(۵) پانچویں قسم سلبیات ہیں، ادریس اور نوح علیہما السلام کو یہ مقام حاصل ہوا یہ دو مقام جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے، اصول کی حیثیت سے ہیں، ورنہ انبیاء کرام میں ایسے بھی اصحاب ہیں کہ جن کا مبدأ خالص نہیں اور نہ ہی ان کا مزاج خالص ہے کامل افراد میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں، جو اپنے کمال کے امام اور اسکے خاتم ہوتے ہیں،

Marfat.com

آدم علیہ السلام اور ان کا مبدء تعین

آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَبْدَأُ تَعَيُّنِ الْمُرِيْدِ الَّذِيْ يَقْتَضِيْ بِنَفْسِهٖ صُدُوْرَ الْكَائِنَاتِ وَلِذٰلِكَ كَانَ اَبَا الْبَشَرِ وَالْاَبُ كَالْخَالِقِ فِيْ عَالَمِ الصُّوَرِ وَكَانَ اَكْبَرُ هِمَّتِهٖ الْاِسْتِيْلَادُ وَالزَّرْعُ وَالْاِنْتَاجُ وَكُلُّهَا تَمَاثِيْلُ الْخَلْقِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا سَبِيْلُ تَعْلِيْمِهٖ عِنْدَنَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَشَفَ لَهٗ عَنْ حَقِيْقَةِ الْاَسْمَاءِ الَّتِيْ مِنْ تَخَالِيْطِهَا يَحْدُثُ الْعَالَمُ وَكَشَفَ لَهٗ عَنْ مَقَرِّ عَالَمِ الصَّوْتِ وَاَنَّهٗ

آدم علیہ السلام کے تعین کا مبدء اسم پاک المُرید ہے جس کا اقتضاء ذاتی کائنات کا معرض وجود میں آنا ہے اسی بنا پر وہ ابو البشر قرار پائے، کیونکہ باپ (آپ) اور خالق کی حیثیت عالم ماوی میں ایک جیسی ہوتی ہے، اور حضرت آدم کی زیادہ تر توجہ نسل افزائی اور زمین کی پیداوار بڑھانے پر مبذول رہتی تھی، اور یہ سب امور تخلیق کے تمثلات ہیں، اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس نے آدم علیہ السلام کو سب کے سب نام بتا دیئے، اس تعلیم کی کیفیت ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ان اسماء پاک کی حقیقت ظاہر فرمائی کہ جن کی تخلیطات سے حوادث عالم ظہور میں آتے ہیں اور عالم صوت کی وسعت

Marfat.com

لِكُلِّ جُزْئِيٍّ مُتَقَدِّسٍ وَ مُتَدَنِّسٍ مَوْجُوْدٍ وَمَعْدُوْمٍ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَقَطَعَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْتَهُ حُرُوْفًا مَوْضُوْعَةً لِاُصُوْلِ التَّكْوِيْنِ ثُمَّ ضَمَّ بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ لِيَحْصُلَ التَّخْلِيْطُ وَلِهٰذَا كَانَ اَوَّلُ صَحِيْفَةٍ مِنْ صُحُفِهٖ حُرُوْفَ التَّهَجِّيْ ۔

کا اس پر انکشاف ہوا اور اس بات کا بھی انہیں علم دیا گیا کہ ہر ایک جزئی خواہ وہ مقدس ہو یا متدنس موجود ہو یا معدوم اسکی ایک مخصوص صورت ہوتی ہے چنانچہ آدم علیہ السلام نے اصوات میں تقطیع پیدا کر کے اصول تکوین کے لئے حروف وضع کئے اور پھر انہیں آپس میں ترکیب دی تاکہ تخلیط نمایاں ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا سب سے پہلا صحیفہ حروف تہجی پر مشتمل تھا۔

وَلَمَّا كَانَ كَثِيْرُ السُّبُوْغِ لَا سِيَّمَا فِيْ جَانِبِ اُبُوَّةِ الْبَشَرِ اقْتَضٰى قُوَّةُ حَالِهٖ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ فِيْ غَلَبَاتِ حَالِهٖ ذُرِّيَّتُهٗ وَيَكُوْنُ اَيُّ وَاقِعٍ حَاذَاهُ وَاقِعَاتِهَا وَالْوَلَدُ مُنْدَرِجٌ فِيْ عَيْنِ وَالِدِهٖ ۔

اور چونکہ اس کا سبوغ کامل تھا خصوصاً اس کا وہ کمال جو ابوالبشر ہونے کی حیثیت سے اسے حاصل تھا، اس لئے قوت حال کا تقاضا یہ ہوا کہ غلبہ حال کے اوقات میں اس سے اسکی نسل ظاہر ہو اس حالت میں جو واقعات انکے سامنے تھے وہی بعینہ ان کی نسل کو پیش آئے اور لڑکا والد کی عین ثابتہ میں مندرج ہوا کرتا ہے،

Marfat.com

حضرت شیث و ادریس علیہما السلام

شِيثٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبَبُ تَعْيِيْنِ الْوَهَّابُ وَكَانَ اَوَّلُ جُزْئِيٍّ مِنْ جُزْئِيَّاتِ الْاِرَادَةِ وَكَانَ اَيْضًا اَكْبَرُ هِمَّتِهِ الْاِسْتِيْلَادَ وَالزَّرْعَ وَالْاِنْتَاجَ وَكَانَ وَصِيَّ اَبِيْهِ وَمِنْ تَمَاثِيْلِ كَمَالِهٖ وَمِزَاجُهٗ اَبْيَضُ مُتَرَاكِمٌ وَكَانَ مِنْ كَمَالَاتِهِ الْمُكْتَسَبَةِ التَّجَلِّيْ السَّلْبِيُّ وَبِهٖ كَسْرُ التَّرَاكُمِ وَكَانَ شِيْثُ وَارِثَ جِبِلَّةً وَكَسْبًا وَلَمَّا تَحَقَّقَ الْكَمَالُ السَّلْبِيُّ وَتَقَرَّرَ بِوَاسِطَتِهِمَا حَقَّ لَهٗ اَنْ يَتَجَسَّدَ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَبْدَاُهُ السُّبُّوْحُ اَرْفَعُ

شیث علیہ السلام کے تعین کا مبداء الوھاب ہے جو ارادہ کی اول ترین جزئی کا مظہر ہے آدم علیہ السلام کی طرح ان کی بھی زیادہ توجہ نسل افزائی اور زمین کی پیداوار بڑھانے پر مبذول ہوتی ہے وہ اپنے باپ کا وصی اور اس کے کمالات کا آئینہ تھا، اور اسکے باپ کا مزاج متراکم تھا اور اسکے اکتسابی کمالات میں سے تجلی سلبی تھی جس کے ذریعہ تراکم میں اضافہ ہوا اور شیث علیہ السلام فطری اور کسبی طور پر اپنے اپنے باپ کے وارث تھے،

جب کمال سلبی کو تحقق حاصل ہوا، اور فطرت اور اکتساب دونوں حیثیتوں سے اس کا تقرر ثابت ہوا تو اس میں تمثل کی قابلیت پیدا ہو گئی اور ادریس علیہ السلام کا مبدأ تعین السبوح تھا،

Marfat.com

مِنَ الْقُدُّوْسِ وَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا كَالْفَرْقِ بَيْنَ مَفْهُوْمَيِ الْعَدَمِ وَسَلْبِ الْوُجُوْدِ وَلِهٰذِهٖ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمَهٗ كَمَا اَهْلَكَ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِزَاجُهٗ مُتَرَاكِمٌ اَيْضًا اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ ضَعُفَ بِالسَّلْبِيِّ وَمِنْ كَمَالَاتِهِ الْمُكْتَسَبَةِ الْاِقْتِرَابُ بِالْكَائِنَاتِ الْعُلْوِيَّةِ وَكَانَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ شَاْنٌ عَظِيْمٌ وَكَانَ خَاتِمَ هٰذَا الْاِقْتِرَابِ فَلَمَّا تَوَحَّدَ لَهٗ شَتَاتُهَا اِسْتَوْطَنَ قَلْبَهَا وَهُوَ الشَّمْسُ ۔

جسکا درجہ القدوس سے بلند تر ہے ان دونوں میں وہ فرق ہے جو عدم اور سلب وجود کے درمیان فرق ہے یہی وجہ ہے کہ اسکی قوم نوح علیہ السلام کی قوم کی طرح مہلک عذاب نازل نہیں ہوئے ان کا مزاج بھی متراکم تھا مگر سلبیت کی بنا پر اس میں ضعف پیدا ہو گیا اور ان کا اکتسابی قرب کائنات علویہ کے ذریعہ تھا، اس چیز میں ان کی بہت بڑی شان ہے اور آپ اس قسم کے قرب کے خاتم تھے، جب انکے متفرقات میں وحدت پیدا ہوئی تو انہوں نے کائنات علویہ کے عین وسط یعنی آفتاب کو اپنا وطن بنا لیا،

نوح علیہ السلام

وَنُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَبْدَؤُهٗ الْقُدُّوْسُ وَهُوَ تَفْصِيْلُ السُّبُّوْحِ وَشَرْحٌ لَهٗ وَفِيْهِ الْاِضَافَةُ اِلَى التَّدَنُّسَاتِ الَّتِيْ

نوح علیہ السلام کا مبدأ تعین القدوس ہے جو السبوح کی شرح اور تفصیل ہے اس سلسلہ میں ان متدنسات اور ملوث بہ مادہ اشیاء کا بھی ذکر آتا ہے جن

Marfat.com

يَتَقَدَّسُ عَنْهَا وَمِزَاجُهُ مُتَرَاكِمٌ فَكَسَرَ صُوْرَةَ التَّرَاكُمِ لِسَلْبِيَّتِهِ وَمِنْ كَمَالَاتِ الْمُكْتَسَبَةِ اَلتَّجَلِّي الْاِرَادِيُّ كَمَا كَانَ لِاٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِطْرَةً وَالْاِقْتِرَابُ بِالْكَائِنَاتِ السُّفْلِيَّةِ كَمَا كَانَ لِاِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْعُلْوِيَّاتِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ السُّبُّوْحَ يُنَاسِبُ الْعُلْوِيَّاتِ وَالْقُدُّوْسَ يُنَاسِبُ السُّفْلِيَّاتِ وَلِهٰذَا اَهْلَكَ قَوْمَهٗ ثُمَّ اَخَذَ فِي الْاِسْتِيْلَادِ وَالزَّرْعِ وَالْاِنْتَاجِ وَغَيْرِهَا وَكَانَ اٰدَمَ ثَانِيًا۔

کے اوصاف سے اسکی ذات اقدس کو منزہ کرنا لازم ہے اور ازکا مزاج بھی متراکم تھا لیکن سلبیت نے اس کی شدت کو کم کر دیا اس کے کمالات کسبیہ میں سے تجلی ارادی ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام کو یہ کمال فطرۃً حاصل تھا کہ ان کا قرب کائنات سفلیہ کے ذریعہ تھا جیسا کہ ادریس ؑ کو کائنات علویہ کے ذریعہ قرب حاصل ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسم پاک سبوح کے مفہوم کو علویات سے خاص مناسبت ہے اور ایسے ہی قدوس کو سفلیات سے خاص مناسبت ہے اور اسی بنا پر انکی قوم کو ہلاک کیا گیا، اور ہلاکت کے بعد وہ نسل افزائی اور زمین کی پیداوار بڑھانے میں مصروف رہے اور آدم ثانی کا لقب پایا

ہود علیہ السلام

هُوْدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُبَدَّلٌ نوح علیہ السلام کی طرح ہود علیہ

تَعَيَّنُهُ السَّلْبِيَّاتِ كَنُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدِ اكْتَسَبَ كَمَالًا مِنَ الْكَمَالَاتِ الْبَدْءِ وَمِنْهُ عِلْمُ التَّوْحِيدِ فَقَالَ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَلَيْسَ بِمَحْوِنِ الْبَدْءِ فِيْمَا نَعْلَمُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَرَاتِبِ اَنْبِيَائِهٖ وَهُوَ مُتَرَاكِمُ الْمِزَاجِ ۔

السلام کے تعین کا مبدأ سلبیات ہیں ہے اور کمالات مبدأ میں سے ان کا ایک کمال اکتسابی ہے اور ان کے فروع میں سے علم توحید ہے اور اسی بنا پر قرآن کریم میں ان کا یہ قول منقول ہے کہ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ جہاں تک ہم جانتے ہیں، ہود علیہ السلام کا مبدأ تعین خالص نہیں تھا، اور اللہ رب العزت اپنے انبیاء کرام کے مراتب کو بخوبی جانتا ہے اور وہ متراکم المزاج تھے

صالح علیہ السلام

صَالِحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلُ هُوْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَبْدَأِ وَالْكَمَالِ الْمُكْتَسَبِ وَلَهُ التَّجَلِّي الْاِضَافِيُّ حَالًا وَلِذٰلِكَ اَظْهَرَ شُرُوْرَ قَوْمِهٖ فِيْ صُوْرَةِ النَّاقَةِ كَمَا مَرَّتْ اِلَيْهِ الْاِشَارَةُ مِنَ الْقَوَاعِدِ

صالح علیہ السلام کا مبدأ تعین اور ان کا کمال مکتسب ہود علیہ السلام کی طرح تھا، اور انہیں تجلی اضافی حالی کی خصوصیت حاصل تھی اسی بنا پر ان کی قوم کی شرارتیں اونٹنی کی شکل میں نمودار ہوئیں جیسا کہ یہ چیز بطور اشارہ کے ذکر ہو چکی ہے اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جن

Marfat.com

لِمُطَّرِدَةِ اَنَّ كُلَّ نَبِيٍّ
سَلْبِيٍّ يُهْلِكُ قَوْمَهُ وَلَا
يَتَغَلْغَلُ فِيهِمْ دَعْوَتُهُ
وَلَا عَكْسَ وَانْقَطَعَتْ سِلْسِلَةُ
التَّرَاكُمِ وَالسَّلْبِ بِصَالِحٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ خَاتَمُ
السَّلْبِيِّينَ الْمُتَرَاكِمِينَ زَمَانًا

انبیاء کرام کا مبدأ التعین سلبی ہے ان کی
قوم پر عذاب استیصال نازل ہوتا ہے
اور ان کی دعا ان کے حق میں زیادہ مؤثر
ہوتی ہے اور اس کا خلاف قطعاً نہیں
ہوتا تراکم اور سلبیات کا سلسلہ صالح علیہ
السلام پر ختم ہو گیا چنانچہ آپ اپنے
زمانہ کے خاتم السلبیین والمتراکمین ہیں،

ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام

اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَلَهُ شَأْنٌ عَظِيمٌ وَمِنْهُ
شُرِعَ سِلْسِلَةُ التَّعَرِّي
وَسِلْسِلَةُ الْإِيجَابِ وَمَبْدَأُ
تَعَيُّنِهِ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مِنْ
حَيْثُ الْإِجْمَالِ وَمِزَاجُهُ
فِيهِ نَوْعُ صَلَابَةٍ وَنَوْعُ
سُبُوغٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يَكْمُلْ
كَمَالُهُ التَّامُّ وَلَوْ كَمُلَ فِيهِ
لَمْ يَكُنْ مِنْ تَمَاثِيلِ

ابراہیم علیہ السلام کی شان بہت
بلند ہے تعری اور ایجاب کا سلسلہ ان
ہی سے شروع ہوا اور انکے تعین کا مبدأ
اجمالی الحی القیوم ہے ان کے مزاج میں
سبوغ اور صلابت دونوں شامل ہیں،
ورنہ انہیں یہ انتہائی کمال نہ حاصل ہوتا
اور اگر یہ دونوں چیزیں ان میں نہ پائی
جائیں تو ان کا کمال تام نہ ہوتا اور اگر
یہ دونوں چیزیں ان میں بدرجہ کمال
ہوتیں تو ان میں اجمال کا تمثل نہ ہوتا

Marfat.com

الْاِجْمَالِ فَانْقَبَضَ قَلْبُهٗ فَطَلَبَ وَلَدًا مُتَقَبِّلًا لِتَقَبُّلِهٖ وَتَفْصِيلًا لِشِدَّةِ اِجْمَالِهٖ فَرُزِقَ ؛

اس سے انکے دل میں انقباض پیدا ہوا اور انہوں نے بارگاہ الٰہی میں بیٹے کی درخواست کی جو بوجھ اٹھانے میں ان کا معاون ثابت ہو اور ان کے مرتبہ اجمال کی تفصیل کرے چنانچہ انہیں ولد صالح عطا کیا گیا۔

اسماعیل علیہ السلام

اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ مِنْ تَمَاثِيْلِ الْمَلَكِ تَسْكُنُ بِهٖ قَلْبُهٗ وَانْشَرَحَ فَاُمِرَ فِيْ غَلَبَاتِ وَجْدِهٖ بِالضَّرُوْرَةِ الْاِسْتِعْدَادِيَّةِ اَنْ يَصْدُرَ مِنْ نَفْسِهٖ تِمْثَالٌ لِهٰذَا الْكَمَالِ الْمُطْلَقِ وَيَشْتَرِكُ فِيْهِ اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَسْلَخَ انْسِلَاخًا قَوِيًّا وَاَصْدَرَ مِنْ نَفْسِهٖ بَيْتَ اللّٰهِ اِذْ هُوَ فِيْ عَالَمِ الْحِسِّ بِاِزَاءِ الْخَامِسِ

اسماعیل علیہ السلام اسم پاک العلی کا تمثل تھے جس سے انکو تسکین اور شرح صدر حاصل ہوا اسکے بعد وجدانی غلبہ کی حالت میں جو آپ کی استعداد کا تقاضا تھا اس بات پہ مامور ہوئے کہ ان سے اس کمال مطلق کا تمثال صادر ہو اور اس چیز میں ابراہیم علیہ السلام کیساتھ اسماعیل علیہ السلام بھی شریک تھے چنانچہ آپ کو سخت انسلاخ کی حالت پیش آئی، اور آپ سے بیت اللہ کا ظہور ہوا، جو عالم حس میں متظر ذات کا جامع ہے پھر لوگوں کے دلوں میں محبت ڈالی گئی کہ وہ (۳۱۵)

Marfat.com

لِلشَّتَاتِ وَجُعِلَتْ اَفْئِدَةٌ مِنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِ مَیْلَ التَّفْصِیْلِ اِلَی الْاِجْمَالِ بِالْاَمْرِ التَّشْرِیْعِیِّ لِلْعَامَّةِ وَالْاَمْرِ الْاِسْتِعْدَادِیِّ لِلْخَاصَّةِ ۔

خانۂ خدا کی طرف کھنچ کر آئیں، عوام کو تو شرع نے اس پر مامور کیا، اور خواص نے اپنی استعداد کے مطابق اس پر مائل کیا اسی کا نام اجمال کی جانب تفصیل کا مائل ہونا ہے،

ثُمَّ هَبَطَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی التَّفْصِیْلِ فَانْقَبَضَ قَلْبُهٗ نَاسِیًا لِمَا لَمْ یَکُنْ هُنَالِكَ ضَابِطَةٌ لِکَمَالِهٖ التَّفْصِیْلِیِّ فَبُشِّرَ بِاِسْحٰقَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَکَانَ مِنْ تَمَاثِیْلِ الْعَظِیْمِ فَانْشَرَحَ بِهٖ قَلْبُهٗ ثُمَّ اُمِرَ فِیْ غَلَبَاتِ وُجْدِهٖ اَنْ یُّصَدِّرَ مِنْ نَفْسِهٖ بَیْتًا جَامِعًا اٰخَرَ بَنِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ وَهٰذَا ذَوْقُنَا وَهُوَ الْمُرَادُ بِالْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ کَانَ بَیْنَ بِنَائِهِمَا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ۔

پھر آپ تفصیل کی طرف مائل ہوئے اور پھر دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کا قلب منقبض ہوا کیونکہ آپ کے کمال تفصیلی کا کوئی ضابطہ نہیں تھا، چنانچہ آپ کو اسحٰق علیہ السلام کی بشارت دی گئی جو اسم پاک العظیم کا تمثل تھے اس سے آپکی طبع مبارک میں شگفتگی پیدا ہوئی اسکے بعد وجدانی غلبہ کی حالت میں پھر دوبارہ آپ کو حکم دیا گیا کہ ایک دوسرا گھر عبادت کا تعمیر کریں جو تفرقات کا جامع ہو اور انہوں نے بیت المقدس تعمیر کیا ہمارا ذوق یہی کہتا ہے اور اس حدیث کہ کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہے یہی معنی سمجھتے ہیں ۔

وَالِدُنَا يَعُوْدُ عِنْدَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَنَّهُ اَشَدُّ اِجْمَالًا مِنْ اِسْحٰقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَيَاْتِيْ عَلَيْكَ تَتِمَّةُ الْكَلَامِ فِيْ سِيَرِ النَّبِيِّ وَبِالْجُمْلَةِ فَاِسْحٰقُ مَنْبَعُ الْكَمَالِ التَّفْصِيْلِيِّ وَاِسْمٰعِيْلُ مَنْبَعُ الْكَمَالِ الْاِجْمَالِيِّ ۔

ہمارے نزدیک اسماعیل علیہ السلام مزاج میں اسحٰق علیہ السلام کی ذات میں بہ نسبت انکے اجمال زائد تھا اس کی کچھ تفصیل بعد میں آئے گی خلاصہ یہ کہ اسحٰق علیہ السلام کمال تفصیلی اور اسماعیل علیہ السلام کمال اجمالی کا تمثل تھے

یعقوب اور یوسف علیہما السلام

وَيَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَبْدَأُ الشُّئُوْنِ وَلِذٰلِكَ كَانَ اَبَا الْاَنْبِيَاءِ وَمُسَخِّرُهُمْ وَالَيْهِ يُعْزٰى حُكْمُ اِجْمَالِهِمْ وَهُوَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسَخَّنُ الْوَلِيِّ وَقَدْ كَانَ تَغَلْغَلَ فِيْهِ الْجَمَالُ مُحَلَّ التَّغَلْغُلِ وَلِذٰلِكَ

یعقوب علیہ السلام مبدء شئون تھے اس لئے وہ ابو الانبیاء بنی اسرائیل کے مقتدا قرار پائے چنانچہ تمام بنی اسرائیل کے احکام انہیں کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور آپ کو موسٰے علیہ السلام وہی نسبت ہے جو کہ ابراہیم علیہ السلام کو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاصل ہے، یوسف علیہ السلام کا مبدء تعین الولی تھا اور صفت جمالی نے انتہائی درجہ تک اس میں سرایت کی تھی، یہاں تک

Marfat.com

ظَهَرَ الْجَمَالُ فِي بَدَنِهٖ وَ لَمْ يَكُنْ شَرْحًا لِيَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا مُرْسَلًا حَتّٰى تَأَيَّدَ بِفَيْضِهٖ وَذٰلِكَ لِشِدَّةِ شَفَافِيَّتِهٖ +

کہ ان کا ظاہری جسم بھی جمال ظاہر کا اعلیٰ ترین نمونہ تھا، آپ اس وقت تک یعقوب علیہ السلام کے کمال کی شرح اور تفصیل نہیں تھے اور نہ ہی وہ نبی مرسل تھے یہاں تک کہ ان کے فیض سے مؤید ہوئے۔ اور یہ ان کے کمال شفافیت کی بنا پر تھا۔

وَالْعَامَّةُ زَعَمُوْا اَنَّ الْوَلِيَّ لَهٗ ثَلٰثَةُ مَعَانٍ بِالْاِشْتِرَاكِ اَحَدُهَا الْقُرْبُ يُقَالُ وَلِيٌّ اَيْ قَرُبَ يَقْرُبُ وَثَانِيْهَا وَلِيٌّ اَيْ نَوَلَّى الْاَمْرَ وَهُوَ الْوَالِيْ لِلْوَصِيِّ وَلِلْوَالِيْ وَلِلسُّلْطَانِ وَثَالِثُهَا وَلِيٌّ اَيْ اَحَبَّ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَهٗ مَعْنًى وَاحِدٌ وَهُوَ الْقُرْبُ الذَّاتِيُّ اَوْ اَزَلِيُّ وَيَلْزَمُهُ الْحُبُّ وَالْقُرْبُ وَيَتَفَرَّعُ عَلَيْهِ التَّوَلِّيْ الَّذِيْ قَدْ يُعَبَّرُ عَنْهُ بِالسِّيَادَةِ وَفُرِّقَ بَيْنَ مُطْلَقِ الْقُرْبِ الذَّاتِيِّ

عوام کا خیال ہے کہ اَلْوَلِیْ کے تین معنی ہیں، اور ان معانی ثلاثہ پر علی سبیل الاشتراک اسکا اطلاق ہوتا ہے ایک ان میں قرب ولی بلی کے معنی قرب کے ہیں، دوسرے سرپرست اسی معنی کے لحاظ سے وصی حاکم اور بادشاہ کو ولی کہا جاتا ہے، تیسرے محبت اور محبوب لیکن ہمارے نزدیک اس کے ایک ہی معنی ہیں، وہ یہ کہ اس (اللہ تعالےٰ) کو اپنے بندوں سے قرب ذاتی ازلی حاصل ہے محبت اور سرپرستی کے معنی اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں مطلق قرب ذاتی ازلی اور اَلْوَلِی کی

Marfat.com

الْاَزَلِيِّ وَبَيْنَ الْمَوْلَى الَّذِيْ مِنْهُ يُوْسُفُ فَاِنَّهُ جَمَالٌ فِيْ جَمَالٍ وَيَخُصُّ بِالْهَيْئَةِ الْجَمَالِيَّةِ الْمَمْحُوْضَةِ كَمَا ذَكَرْنَا الْفَرْقَيْنِ الْاُلْفَةِ وَالْاِيْمَانِ فِيْ بَعْضِ تَاْوِيْلِ الشَّرْعِيَّةِ فَهٰذَا هُوَ الْوَلِيُّ الَّذِيْ هُوَ يُوْسُفُ اَمَّا الْوَلِيُّ الَّذِيْ هُوَ مِنْ تَمَاثِيْلِ فَتًى وَاحِدٌ اَلْطَفُ مِنْ هٰذَا وَاَعْلٰى وَاَبْهٰى وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ فِي الْبَطْنِ الرَّابِعِ اَنَّكَ اَنْتَ الَّذِيْ وَلَّيْتَنِيْ اَيْ خَلَقْتَنِيْ وَلِيًّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْتَ الَّذِيْ ظَهَرْتَ مِنْ قِبَلِ اسْمِكَ الْوَلِيِّ حَتّٰى كُنْتُ وُجِدْتُ وَصَدَرْتُ مَعْنَى الْوَلَايَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَدْ طَلَبَ مِنْ بَطْنِ الْخَامِسِ مِنْ هٰذَا الدُّعَاءِ اَنْ يُظْهِرَ اللّٰهُ

مفہوم میں جو یوسف علیہ السلام کا مبدء تعین ہے بڑا فرق ہے موخر الذکر جمال در جمال ہے اور خالص ہیئت جمالیہ کے ساتھ مخصوص ہے یہ فرق بعینہ ایسا ہے جو ہم نے اپنی بعض تصانیف شرعیہ میں الفت اور ایمان کے معنیٰ کے درمیان بیان کیا ہے یہ وہ ولی ہے جو عین یوسف ہے لیکن وہ ولی جسکے وہ تمثل تھے وہ اس سے لطیف تر اعلےٰ اور زیادہ شاندار ہے اور آپ کا فرمان ہے انت ولی فی الدنیا والاخرۃ بطن رابع میں اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ تو ہی میرا ولی ہے کہ مجھے پیدا کیا، تو ہی دنیا و آخرت میں میرا سرپرست ہے اور تیرے ہی اسم پاک الولی سے میرا ظہور ہوا چنانچہ میں معرض وجود میں آیا اور دنیا و آخرت میں ولایت کا مظہر ہوا اور بطن خامس میں انہوں نے اس دعا سے یہ درخواست کی کہ اللہ سبحانہ و

Marfat.com

سُبْحَانَہٗ بِاسْمِ الْمَوْلٰی تَارَۃً اُخْرٰی عِنْدَ قُرْبِ الْقِیَامَۃِ لِیَنْصَبِغَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ بِالْاِسْمِ الْجَامِعِ الْمُحَمَّدِیِّ ثُمَّ الْاِسْمِ الْجَامِعِ الْعِیْسَوِیِّ بَعْدَ اَنْ کَانَ حَکِیْمًا مَعْصُوْمًا وَجِیْھًا مُحِیْطًا لِلنَّشْاٰتِ مُتَغَلْغِلًا فِی الْجَمَالِ لَا یَدَ لَہٗ اِلَّا الْجَمَالُ وَلَا رِجْلَ لَہٗ اِلَّا الْجَمَالُ وَلَا لِسَانَ لَہٗ اِلَّا الْجَمَالُ وَلَا فُؤَادَ لَہٗ اِلَّا الْجَمَالُ فَیَکُوْنُ شَرْحًا لِیُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسُوْدِدًا لِحُقُوْقِ شَفَاعِیَّتِہٖ وَفَتَّاحًا لِاَجْلِہٖ قِلَاعَ الْغَوَامِضِ وَمُسَخِّرًا لَہٗ اَقَالِیْمَ الْعُلُوْمِ فَیَسْکُنَّ بِہٖ جَاشَتَہٗ وَتَقَرَّ بِہٖ عَیْنُہٗ وَلَعَلَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ قَدْ اَجَابَ دُعَائَہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

تعالےٰ قرب قیامت پر ایک مرتبہ پھر وہ اسم پاک المولیٰ کے لباس میں ظہور فرمائے تاکہ وہ شخص اسم جامع محمدی اور پھر اسم جامع عیسوی کے رنگ میں رنگا جائے جو کہ بعد ازیں حکیم معصوم اور ذی وجاہت تھا تمام انواع ارتقاء پر احاطہ کئے ہوئے تھا جمال اس کے تمام اجزاء میں سرایت کئے ہوئے تھا چنانچہ اس کے ہاتھ پاؤں اور اس کی زبان اور دل سب ہی مجسم اور پیکر جمال تھے تاکہ یہ شخص یوسف علیہ السلام کیلئے بمنزلہ شرح کے ہو اور اس کے شفاعیت کے حقوق بجالائے غوامض اسرار کے قلعے اسکے لئے فتح کرے اور اقالیم علوم کو اسکے لئے مسخر کر دے کہ جس سے اس کی آنکھ کو نور اور دل کو سرور پہونچے گا (اس مقام پر بھی شاہ صاحب نے اپنا حال بیان فرمایا ہے) اور شاید اللہ تعالےٰ نے یوسف علیہ السلام کی اس دعا کو شرف اجابت بخشا، والحمد للہ رب العالمین،

وَلَعَلَّ الشَّفَاعِیَّۃَ حَقٌّ لَّحِقَ بِھَا اور غالباً یوسف علیہ السلام کو شفاعیت

يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاخْتُصَّ بِهَا مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهَا تَقْتَضِي بِذَاتِهَا اللُّحُوقَ بِالصَّالِحِينَ كَمَا سَأَلَ وَأَيُّ صَالِحٍ أَتَمُّ شَأْنًا وَأَعْظَمُ بُرْهَانًا مِنْ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَلِيفَةٌ يَلْحَقُ بِهِ فَأَيْنَ دُعَاؤُهُ۔

سے گہرا تعلق تھا اسلئے تمام انبیاء کرام میں اس صفت کی بنا پر انہوں نے خصوصیت حاصل کی اور اسکا اقتضاء لحوق بالصالحین ہے کہ جسکی انہوں نے اپنی دعا میں درخواست کی ہے، اور سیدنا و مولانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کس کی صلاح کامل اور کس کی برہان منظم تر ہو سکتی ہے اور اگر آپکا کوئی خلیفہ نہ ہو کہ جسکو آپ سے لحوق حاصل ہو تو پھر آپکی دعا کی کیا حقیقت باقی رہ سکتی ہے

ایوب اور شعیب علیہما السلام

أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ بِمَمْحُوضِ الْمَبْدَإِ وَالَّذِي يَتَرَاءَى أَنَّهُ مِنْ تَمَاثِيلِ الشُّئُونِ عَلَى غِرَّةٍ وَلِذَلِكَ أُبْتُلِيَ بِالْبَلَاءِ الْعَظِيمِ ثُمَّ أُبْتُلِيَ بِالْبَلَاءِ الْجَسِيمِ۔ وَكَذَلِكَ شُعَيْبٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ بِمَمْحُوضٍ وَلَهُ

ایوب علیہ السلام کا مبدء تعین خالص نہیں تھا معلوم ہوتا ہے، کہ بعض شئون کے وہ تمثل تھے جس سے وہ بے خبر تھے اس لئے وہ بلاء عظیم اور پھر بلاء جسیم میں مبتلا ہوئے، اور اسی طرح شعیب علیہ السلام کا مبدء تعین خالص نہیں تھا، اس میں

Marfat.com

شَوْبٌ مِنَ السَّلْبِ وَاَرٰی اَنَّهٗ لَمْ یُهْلِكْ قَوْمَهٗ اِلَّا اَنَّهُمْ اَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ فَصَارَ مُهْلِكًا لِشِدَّةِ اِقْتِرَابِهٖ بِقُرْبِ الْفَرَائِضِ ثُمَّ جُعِلَ اَمِّیًّا بَعْدُ۔

سلب کی آمیزش تھی اور میرا خیال ہے کہ وہ قوم کی ہلاکت کا باعث نہ تھے انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کیا، تو آپ کو ان کا مہلک قرار دیا گیا کیونکہ ان کو قرب فرائض کا کمال بدرجۂ اتم حاصل تھا، اس کے بعد ان کو امیت بھی حاصل ہوئی،

وَاَمَّا لُوْطٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ اَیْضًا لَیْسَ مَمْحُوْضًا وَهُوَ مِنْ تَخَالِیْطِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَمَا شُعَیْبٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ تَخَالِیْطِ یَعْقُوْبَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلَمْ یُهْلِكْ قَوْمَهٗ وَاِنَّمَا اَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ فَانْعَكَسَ الْاِهْلَاكُ فِیْهِ لِشِدَّةِ اِقْتِرَابِهٖ بِقُرْبِ الْفَرَائِضِ۔

اور لوط علیہ السلام کا مبدء تعین بھی خالص نہیں تھا، وہ ابراہیم علیہ السلام کی طرح تخلیطات سے تھے، جیسا کہ شعیب علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کی تخلیطات سے تھے وہ بھی قوم کی ہلاکت کا باعث نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کر دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ اہلاک منعکس ہو گیا، کیونکہ قرب فرائض میں آپکو کامل درجہ کا اقتراب حاصل تھا

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام

مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مَبْدَؤُهٗ

موسیٰ علیہ السلام کا مبدء تعین ثبوتیات

Marfat.com

الثُّبُوتِيَّاتُ وَلِذٰلِكَ كَانَ
اَطْوَلَهُمْ كِتَابًا وَاَوْسَعَهُمْ
عِلْمًا وَاَشْرَفَهُمْ اِرْشَادًا
وَاَكْثَرَهُمْ اُمَّةً وَ
اَصْلَبَهُمْ فِي الْمَقَامَاتِ
وَاَكْسَبَهُمْ لِلْكَمَالَاتِ
وَلِذٰلِكَ اُمِرَ بِالْجِهَادِ وَ
سَاسَ الْاُمَّةَ سِيَاسَةً عَظِيمَةً
وَهُوَ اَشْبَهُ الْاَنْبِيَاءِ بِرَسُولِنَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّبَحُّرِ
فِي فُنُونِ الْكَمَالَاتِ اِلَّا اَنَّهُ
لَيْسَ بِخَاتِمِ الْاَنْبِيَاءِ ۔
وَهَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
حُكِيَ النُّبُوَّةُ وَاِنَّمَا هُوَ
رِدْءٌ لِاَخِيهِ وَعَضُدٌ لَهُ
لَيِّنٌ اِذَا صَلُبَ وَمِزَاجُهُ
مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صُلْبٌ
اَشَدُّ الصَّلَابَةِ ۔
وَعَلَّمَهُ الْخَضِرُ اَنَّ فِي

تھا، لہذا آپ کی کتاب سب سے
بڑی اور آپ کا علم بہت وسیع اور در
ارشاد کے اعتبار سے آپ سب سے
زیادہ اشرف تھے اور آپ کی امت بھی
بہت زائد تھی، مقامات میں آپ کو
تقدم راسخ اور کمالات میں اعلیٰ درجہ کا اکتساب
حاصل تھا اور اسی لئے آپ مامور بہ
جہاد ہوئے اور بڑی حسن تدبیر کیساتھ
اپنی امت کے انتظامات انجام دئے انواع
کمالات میں آپ بحر کے لحاظ سے ہمارے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ
تھے مگر آپ خاتم الانبیاء نہیں تھے،
اور ہارون علیہ السلام کی نبوت حکمی تھی
وہ تو اپنے بھائی کے معاون اور مددگار
تھے جب موسیٰ علیہ السلام شدت
فرماتے تو وہ نرمی کرتے کیونکہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں شدت
اور صلابت بہت زائد تھی،
اور خضر علیہ السلام نے آپ کو یہ بتلایا

Marfat.com

قُرْبِ النَّوَافِلِ مَقَامَاتٌ بِإِزَاءِ
مَقَامَاتِ قُرْبِ الْفَرَائِضِ
فَقَتَلَ الصَّبِيَّ كَمَا أَغْرَقَ
فِرْعَوْنَ وَأَقَامَ الْجِدَارَ بِلَا
أَجْرٍ كَمَا سَقَى لِشُعَيْبٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَخَرَقَ السَّفِينَةَ
كَمَا أَلْقَمَتْهُ فِي الْيَمِّ أُمُّهُ
وَتَجَلَّى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلَيْهِ
فِي صُورَةِ النَّارِ لِمَنَارِيَّتِهِ
مِزَاجِهِ وَصَلَابَةٍ أَخْلَاقِهِ
وَكَلَّمَهُ شِفَاهًا لِشِدَّةِ اقْتِرَابِهِ
بِقُرْبِ الْفَرَائِضِ وَلَمْ يَذْكُرِ
اللّٰهُ سُبْحَانَهُ شُعَيْبًا عَلَيْهِ
السَّلَامُ فِي قِصَّةِ مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَنَّهُ لَيْسَ
بِمَمْسُوحٍ مِنْ حَيْثُ الْبَدْءِ
وَإِنَّمَا سَطَعَ سُطُوعًا
فِي قُرْبِ الْفَرَائِضِ عِنْدَ
الْإِهْلَالِ ۔

کہ قرب نوافل میں بھی ایسے مقامات ہیں
جو قرب فرائض کے مد مقابل ہیں چنانچہ
انہوں نے لڑکے کو قتل کیا، جیسا کہ
موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو غرق کیا
اور دیوار کو بلا اجرت سیدھا کرنا ایسا
تھا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے شعیب
علیہ السلام کی بکریوں کو پانی پلایا اور
کشتی میں شگاف کرنا ایسا تھا جیسا کہ
موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے
تابوت میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا
تھا اور کیونکہ آپ اس لئے میں مزاج اور
آپ کے اخلاق میں صلابت تھی اسلئے
اللہ تعالیٰ نے آگ کی صورت میں
انکے سامنے تجلی فرمائی، اور قرب
فرائض میں کمال حاصل تھا اسلئے اللہ
تعالیٰ نے بلا واسطہ کلام فرمایا اور
موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ
نے شعیب علیہ السلام کا تذکرہ نہیں کیا کیونکہ
ان کا تعین بدء سے خالص نہ تھا ان کی قوم

Marfat.com

کی ہلاکت کے وقت ہی انہیں قرب فرائض میں کمال حاصل ہوا۔

وَيُوشَعُ وَشَمْوِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْسَا مِنَ الْمَمْحُوْضِيْنَ وَإِلْيَاسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَلَبٌ مِثْلُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِذٰلِكَ كَانَ حَرْقُهُ تَسْخِيْرَ النَّارِ وَكَانَ صَاحِبَ الْعَجَائِبِ وَالْقَهَارِ

اور یوشع اور شموئیل علیہما السلام کا مبداء بھی خالص نہیں تھا، اور الیاس علیہ السلام کے مزاج میں موسیٰ علیہ السلام کے مزاج کی طرح صلابت تھی اسی واسطے ان کا معجزہ آگ کو مسخر کرنا تھا اور وہ جنگلوں اور بیابانوں میں گھومتے تھے،

حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام

دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَبْدَأُهُ الْمُلْكُ وَمِزَاجُهُ سَابِغٌ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ خَاتَمَ التَّسْخِيْرِ وَالْمُلْكِ وَعِنْدِيْ أَنَّهُ خَاتَمٌ بِالْفِعْلِ وَالْقُوَّةِ جَمِيْعًا وَأُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَيْ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ مَعَارِفَ الْحِكْمَةِ وَمَعَارِفَ الْجَنَابَةِ

داؤد علیہ السلام کا مبدء تعین الملک تھا اور ان کے مزاج میں سیوغ تھا، سلیمان علیہ السلام انکے وارث اور تسخیر و بادشاہت کے خاتم تھے میری رائے میں ان کا یہ خاتم ہونا بالفعل اور بالقوۃ دونوں اعتبار سے تھا، وَأُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اس سے مراد حسن و جمال اور معارف حکمت کا اکتساب وغیرہ کمالات ہیں بیعیاً اور

Marfat.com

وَيَسَعْيَاهُ وَيُونُسُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْسَا بِمَعْصُوْمَيْنِ وَكَانَ طُغْيَانُ قَوْمِ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا جُعِلَ رَسُوْلًا فِيْ غَلَبَاتِ قُرْبِ الْفَرَائِضِ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَيْضًا لَيْسَا بِمَعْصُوْمَيْنِ ۔

یونس علیہما السلام کا مبدء خالص نہیں تھا، یونس علیہ السلام پر قرب فرائض اسقدر غالب تھا، کہ اگر ان کی قوم کا تمرد اور طغیان ملحوظ نہ ہوتا تو ان کو رسالت سے سرفراز نہ کیا جاتا، اسی طرح یحیٰی اور زکریا علیہما السلام کا مبدء تعین بھی خالص نہیں تھا،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَعِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ مِنْ اَتَمِّ الْاَنْبِيَاءِ شَانًا وَاَجَلِّهِمْ بُرْهَانًا وَمِزَاجُهُ السُّبُوْغُ وَلِذٰلِكَ كَانَتْ مُعْجِزَاتُهُ سُبُوْغِيَّةً كُلُّهَا وَكَانَ وُجُوْدُهُ مِنْ طَرِيْقِ السُّبُوْغِ وَلِذٰلِكَ حُقَّ لَهُ اَنْ يَنْعَكِسَ فِيْهِ اَنْوَارُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزْعُمُ الْعَامَّةُ

عیسیٰ علیہ السلام کی شان بہت بلند تھی اور ان کو زبردست دلائل اور کھلی نشانیاں دیکر رسول بنایا گیا تھا انکے مزاج میں سبوغ تھا، چنانچہ انکے معجزات بھی تمامتر سبوغ ہی کے طور پر تھے اور انکے معرض وجود میں آنے کا نتیجہ بھی سبوغ ہی تھا، اور اسی واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا ان کی ذات میں منعکس ہونا ضروری ہے، عوام کا خیال ہے، کہ

Marfat.com

اِنَّہٗ اِذَا نَزَلَ فِی الْاَرْضِ	جسوقت وہ دوبارہ زمین پر اتریں گے
کَانَ وَاحِدًا مِنَ الْاُمَّۃِ کَلَّا	تو ان کی نوعیت ایک امتی کے طریقہ پر
بَلْ ھُوَ شَرْحٌ لِلْاِسْمِ الْجَامِعِ	ہوگی ایسا نہیں بلکہ ان کا نزول اسم
الْمُحَمَّدِیِّ وَنُسْخَۃٌ مُنَسَّخَۃٌ	جامع محمدیؐ کی شرح اور تفصیل ہے اور
مِنْہُ فَشَتَّانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ	اسکی نقل اور خاکہ ہے اسلئے انکے اور ایک
اَحَدٍ مِنَ الْاُمَّۃِ اِلَّا اَنْ	امتی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے اتنی
یَتَّبِعَ الْقُرْاٰنَ وَیَاْتَمَّ بِخَاتَمِ	بات ضرور ہے کہ وہ قرآن کریم کے متبع
الْاَنْبِیَاءِ وَذٰلِکَ لَا یَقْدَحُ	ہونگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
فِیْ کَمَالِہٖ بَلْ یُؤَیِّدُہٗ	نقش قدم پر چلیں گے لیکن اس سے انکے
فَتَعْرِفُ وَھُوَ بِذَاتِہٖ مُحَاقٌ	کمال میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا، بلکہ
لِشُرُوْرِ الْیَھُوْدِ وَلِذٰلِکَ نَزَلَ	اور تائید ہوتی ہے وہ باعتبار اپنی ذات
بَیْنَ یَدَیِ الْقِیَامَۃِ وَسَیَاْتِیْکَ	کے یہود کی شرارتوں کے لئے محاق
تَمَامُ الْکَلَامِ ۔	تھے اور اسی بنا پر وہ پھر دوبارہ قیامت کے

قریب دنیا میں نزول فرمائیں گے۔ اس کی مزید تفصیل آگے آئے گی۔

(فائدہ) مہینہ کی آخری تاریخوں میں جبکہ چاند بالکل بے نور ہو کر آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو اسے محاق کہتے ہیں،

سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی	ہمارے نبی اکرم سید المرسلین

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُوَ
تِمْثَالُ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ مِنْ
حَیْثُ التَّفْصِیْلِ وَهُوَ جَمْعٌ
لِجَمِیْعِ الْوُجُوْهِ مَعَ سُبُوْغٍ
وُسْعَةٍ وَلَهٗ لِذٰلِكَ تَبَحَّرَ فِی
الْكَمَالَاتِ وَخَتَمَ النُّبُوَّةَ وَ
فَضَّلَهٗ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ
كُلِّهِمْ بِوُجُوْهٍ هُیِّئَ عَیْنُهٗ
اُمِّیَّةٌ اَجْمَعِیَّةٌ اِسْمُهُ الطَّابِعُ
مِنْ تُوَاتِهٖ هٰذَا وَاَمَّا قَوْلُهٗ
عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا تُفَضِّلُوْنِیْ
عَلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَمَعْنَاهُ
عِنْدَنَا عَمِیْقٌ ۔
وَكَشْفُ سِرِّهٖ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
لَمَّا تَجَلّٰی فِیْ اَعْیَانِ الرُّسُلِ
وَانْتَظَمَ بِتَجَلِّیْهِ ذٰلِكَ
اَمْرُ الشَّرْعِ اِسْتَوَتِ
الشَّرَائِعُ فِی الْحَقِیْقَةِ وَالثُّبُوْتِ
وَلَیْسَ هُنَالِكَ فَضْلٌ اِلَّا

صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس
الحی القیوم کا تمثل ہے جو سبوغ اور
وسعت کیساتھ تمام وجوہ مختلفہ کا جامع
ہے جس کی بنا پہ آپکے تمام کمالات
انتہائی درجہ تک پہونچے ہوئے تھے
اور آپ خاتم النبیین قرار پائے اور آپکو
تمام انبیاء کرام پر فضیلت بخشی گئی،
جس کی کئی وجوہ ہیں آپ کی ہیت
عینیہ ایک جامع امیت تھی اور جو اسم
پاک آپکا تعین مبدأ آپ کے قلب سے
طلوع کئے رہتا تھا، اور آپ کا فرمان
کہ مجھے یونس بن متی سے افضل نہ کہو اس
کے معنی اعمق ہیں
اور اس کہنے کا راز یہ ہے کہ
اللہ کی ذات اقدس نے اعیان
رسل میں تجلی فرمائی کہ جسکی بنا پر نظام
تشریعی مکمل ہوا چنانچہ حقیقت اور
ثبوت کے لحاظ سے تمام شریعتیں برابر
ہیں کمالات ازلیہ کے علاوہ اور کسی

فِي الْكَمَالَاتِ الْاَزَلِيَّةِ فَكُلُّ
نَبِيٍّ اُمِرَ بِاَوَامِرِ حَقَّةٍ لَا
رَيْبَ فِي حَقِيقَتِهَا وَاِنِ
اخْتَلَفَتْ تَلَقِّيهَا مِنَ اللّٰهِ
سُبْحَانَهُ عَلٰى حَسَبِ اخْتِلَافِ
الْاَعْيَانِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالتَّفَاضُلُ
مُنْتَفٍ مِنْ حَيْثِيَّةِ حَقِيقَةِ
الشَّرَائِعِ وَاحِقِّيَّتِهَا مِنْ قِبَلِ
التَّلَقِّي مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَ
اِنَّمَا التَّفَاضُلُ بِحَسَبِ
اسْتِعْدَادَاتِ الْاَعْيَانِ ؛

قسم کا تفاضل نہیں اور انبیاء کرام
نے جو احکام خداوندی لوگوں تک
پہنچائے ہیں ان کی سچائی میں کسی قسم
کا شبہ نہیں البتہ طریق تلقی اور اخذ عن
اللہ کی نوعیت اعیان کے مختلف ہونے
کے لحاظ سے ہر ایک پیغمبر کے حق میں
مختلف ہے، خلاصہ یہ کہ تفاضل کی نفی
اس وجہ سے کی گئی ہے کہ تمام انبیاء
کرام کی شریعتیں دوسری حیثیات
سے قطع نظر کرکے نفس سچائی کے لحاظ سے
بالکل برابر ہیں کیونکہ تفاضل صرف اس حیثیت
سے ہے کہ انکے اعیان کی استعدادات مختلف ہیں،

وَمَثَلُ ذٰلِكَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو وَ
بَكْرٌ مُتَّفِقُونَ فِي الْاِنْسَانِيَّةِ
وَالْاِنْسَانُ مُتَوَاطِئٌ فِيهِ حَمْلًا
اِذَا اخْتَلَفُوا فِي الْاَعْيَانِ اَوَّلًا وَفِي
الصِّفَاتِ بِجَزَاءِ اخْتِلَافِهِمْ فِيهَا
فَالْاِنْسَانِيَّةُ نَشْاَةٌ قَرِيبَةٌ
وَالْاَعْيَانُ نَشْاَةٌ بَعِيدَةٌ

اس کی مثال یہ ہے کہ زید عمرو بکر
نفس انسانیت کے لحاظ سے ایک
ہیں اور لفظ انسان ان پر صادق آتا
ہے اگرچہ اعیان میں اولاً اور صفات
میں انکے اختلاف کے مقابلہ میں ثانیاً
مختلف ہوں چنانچہ انسانیت نشاۃ
قریبہ ہے اور اعیان نشاۃ بعیدہ

وَكَذٰلِكَ نَشْأَةُ الْاَوَامِرِ مِنْ
قِبَلِ الْاَسْمَاءِ الطَّالِعَةِ فِيْ
صُدُوْرِهِمْ نَشْأَةٌ قَرِيْبَةٌ وَالْاَعْيَانُ
نَشْأَةٌ بَعِيْدَةٌ وَاَمَّا فِيْ هٰذَا
التَّفَاضُلِ لَا غَيْرَ فَائْتَلَفَ هٰذَا
الْحَدِيْثُ وَاَحَادِيْثُ التَّفَاضُلِ
اِئْتِلَافَ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا
عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَقَوْلِهٖ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ
وَلِهٰذَا السِّرِّ الْعَمِيْقِ حَمَلْنَا
قَوْلَهٗ تَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ
اَوْ نُنْسِهَا الْاٰيَةَ عَلٰى مَا حَمَلْنَاهُ
وَسَيَرِدُ عَلَيْكَ فِي الْاَقَاوِيْلِ
الشَّرْعِيَّةِ وَيَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ
تَعْلَمَ اَنَّ لِلْحَكِيْمِ سَعَةً فِيْ
جَانِبِ قُرْبِ الْوُجُوْدِ وَلِلْوَلِيِّ سَعَةً
فِيْ جَانِبِ النَّوَافِلِ وَلِلنَّبِيِّ سَعَةً
فِيْ جَانِبِ قُرْبِ الْفَرَائِضِ وَمِنَ
الْاَنْبِيَاءِ مَنْ كَانَ نَبِيًّا بِنَفْسِهٖ

ہے اور اسی طرح انکے سینوں میں باعتبار
اسماء طالعہ کے اوامر کا ارتقاء نشأۃ
قریبہ ہے اور اعیان نشأۃ بعیدہ ہیں
اور اس تفاضل کی بنا پر یہ حدیث اور
دوسری تفاضل کی حدیثیں منطبق ہو گئیں
جیسا کہ آپ نے فرمایا نہ بیماری اڑ کر لگتی ہے
اور نہ بدفالی کوئی چیز ہے اور ایسے ہی ایک
مقام پر آپ نے فرمایا سو پہلے کو
بیماری کہاں سے آئی اور اسی بیان
کردہ معنی پر ہم نے اللہ تعالے کے اس
فرمان کو محمول کیا ہے کہ مَا نَنْسَخْ مِنْ
آيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا الخ اس کی تفصیل
اقاویل شرع میں تمہارے سامنے آئے
گی اور یہ بات بھی تمہیں معلوم کرنا ضروری
ہے کہ حکیم ربانی کو قرب الوجود اور ولی
کو قرب نوافل اور نبی کو قرب فرائض
میں کمال اور وسعت حاصل ہے اور
بعض انبیاء ایسے ہیں کہ انہیں ان کے
اقتضاء ذاتی کی بنا پر نبوت ملی اور

Marfat.com

وَبِمُقْتَضٰى عَيْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ نَبِيًّا لِطُغْيَانِ قَوْمِهٖ وَذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لَمَّا تَجَلّٰى فِيْ عَيْنِهٖ وَقَدْ اَوْرَدَهُمْ اَعْمَالُهُمْ عَلٰى شَرَفِ الْعَذَابِ اَمَرَهٗ بِسَطْوَةِ الْوُجُوْبِ تَبْلِيْغَ الْحُكْمِ وَالدُّعَاءِ عَلَيْهِمْ وَالْمُجَادَلَةِ مَعَهُمْ ۔

بعض کو اس بنا پر نبوت سے سرفراز کیا گیا کہ ان کی قوم نے طغیانی اور سرکشی کی اور وجہ یہ ہے کہ جس وقت کوئی قوم اپنے اعمال کی بنا پر عذاب کی مستحق ہوتی ہے اور ذات اقدس کی تجلی کے لئے کوئی شخصیت موجود ہو تو مقام وجوب اور سطوت کا تقاضا ہوتا ہے کہ اسے تبلیغ پر مامور کیا جائے اور ان کے ساتھ مجادلہ کریں ورنہ پھر ان کے لئے بددعا کریں۔

نبوت کس وقت مل سکتی ہے؟

وَقَدِ اشْتَهَرَ اَنَّهٗ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ اِلَّا بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَا يَقَعُ عِنْدَنَا بِمُوْقِعٍ ۔ وَقَدِ اشْتَهَرَ اَنَّ النَّبِيَّ مَقْرُوْنٌ بِالْمُعْجِزَةِ اَلْبَتَّةَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مُطَّرِدًا لِلْوَاجِبِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ اَمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ سَوَاءٌ كَانَ بُرْهَانًا اَوْ مُعْجِزَةً اَوْ كِتَابًا اَوْ سُنَّةً مُتَابِعَةً

عوام میں یہ مشہور ہے کہ کسی نبی کو چالیس سال سے قبل نبوت نہیں ملتی اور ہمارے دل کو یہ بات نہیں لگتی، اور یہ بھی مشہور ہے کہ نبی کے لئے معجزہ کا ہونا ضروری ہے مگر ہمارے نزدیک یہ بھی قاعدہ کلیہ نہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ اسے ایسی کھلی نشانیاں دی جائیں کہ جن پر لوگ ایمان لے آئیں عام ہے

Marfat.com

لِسَمْتِ سَائِرِ النَّاسِ قَدْ تَمَسَّكَ النَّبِيُّ فِي اِظْهَارِ الْمُعْجِزَاتِ بِالدَّعْوَةِ بِالْاَسْمَاءِ ۔

کہ وہ کوئی عقلی دلائل ہوں یا کوئی خارق عادت چیز ہو یا کتاب معجز ہو یا اس کے اخلاق عالیہ تمام دوسرے لوگوں سے اعلیٰ تر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار معجزات میں عموماً اسماء کیساتھ دعا کرنیکا طریقہ اختیار کیا ہے،

وَهٰهُنَا اِشْكَالٌ مُشْكِلٌ وَهُوَ اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ يُوْحٰى اِلَيْهِمْ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ بِشَرْعٍ جَدِيْدٍ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَمَرَ بِهٖ وَيَسْتَحِيْلُ عَلَى اللّٰهِ التَّجَدُّدُ وَالتَّقَضِّيْ وَطَرِيْقُ التَّقَضِّيْ عَنْهُ فِيْ مَذْهَبِ الْحِكْمَةِ اَنَّ الْاَمْرَ لَمْ يَأْمُرْ بِالشَّرْعِ الْجَدِيْدِ هُوَ الْاِسْمُ الْحَادِثُ اَعْنِي اللّٰهَ الْمُتَجَلِّيْ عَيْنِ الرَّسُوْلِ لَمَّا تَرَكْتَ اَدْرَكْتَ تَفْسِيْرَ الْفَرَائِضِ وَهُوَ مُتَلَبِّسٌ بِصُوْرَةٍ اِمْكَانِيَّةٍ اَيْ مُمْكِنَةٍ يَصِحُّ التَّجَدُّدُ وَالتَّقَضِّيْ لِذٰلِكَ ۔

اور یہاں پر ایک اشکال وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ ہر ایک عہد میں انبیاء کرام کو نئی شریعت عطا کی جاتی ہے جس کا حکم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں تجدد اور زوال ناممکن ہے، اہل حکمت کے مسلک پر اسکا جواب یہ ہے کہ شریعت جدیدہ کا حکم دینا خدائے بزرگ و برتر کے اسم حادث سے تعلق رکھتا ہے جس سے ہماری مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ جس نے اس رسول کے عین میں تجلی فرمائی ہے جیسا کہ اس کی تفسیر تم قرب فرائض کی بحث میں معلوم کر چکے اس قسم کی تجلی کے ساتھ صورت امکانیہ شامل ہوتی ہے جس کی بنا پر اسے تجدد اور زوال سے منسوب کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

کلام اللہ کی قسمیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِہٖ مَا یَشَآءُ اِنَّہٗ عَلِیٌّ حَکِیْمٌ بَیَّنَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ اَنَّ تَکْلِیْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی یَنْحَصِرُ فِیْ وُجُوْہٍ ثَلَاثَۃٍ ۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَا کَانَ لِبَشَرٍ اِنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ الاٰیۃ، یعنی کسی بشر کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ اسکے ساتھ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا حجاب اور پردہ کے پیچھے یا یہ کہ اپنا رسول بھیجے جو اس کے ارادہ عالیہ کے مطابق اس کی اجازت سے اس کو وحی پہنچائے بیشک وہی علی وحلیم ہے اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اس بات کی توضیح فرمائی کہ اللہ تعالےٰ کا کلام فرمانا تین شکلوں میں منحصر ہے،

اَلْاَوَّلُ اَنْ یَّنْکَشِفَ لَہٗ اَسْمَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَتَفَطَّنَ مِنْ ھُنَالِکَ بِاُمُوْرٍ وَھُوَ الْوَحْیُ اَیِ الْاِشَارَۃُ الْخَفِیَّۃُ وَالثَّانِیْ اَنْ یَّتَمَثَّلَ اللّٰہُ لَہٗ کَلَامًا سَوِیًّا کَمَا سَمِعَہٗ وَھِیَ الْحِجَابُ وَالثَّالِثُ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہُ الْمَلَکُ بَشَرًا سَوِیًّا ۔

پہلی یہ کہ اسکے سامنے اسماء پاک کی حقیقت منکشف ہوجائے کہ جس کی بنا پر کچھ امور اس پر واضح ہوجائیں اسے وحی یعنی اشارہ خفیہ کہتے ہیں، دوسری قسم اللہ تعالےٰ اپنے کلام کو اس کے مدرکہ میں تمثل فرمائے اسی کو من وراء حجاب سے تعبیر فرمایا ہے تیسری قسم

Marfat.com

یہ کہ فرشتہ ایک زندہ انسان کی شکل میں متمثل ہو جائے (پیغام الٰہی پہنچا دے)

اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْ اُمْنِیَّتِہٖ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی الشَّیْطَانُ فِیْ اُمْنِیَّتِہٖ اَلْاٰیٰتُ اَلشَّیْطَانُ کُنْیَۃٌ بِہٖ عَنْ شُرُوْرِ عَالَمِ التَّخْلِیْطِ وَلِکُلِّ مُقَرَّبٍ تَخْلِیْطٌ مَا فِیْ جِسْمَانِیَّتِہٖ فَقَدْ یَنْجَسُ فِیْ صَدْرِہٖ وَسْوَاسٌ یُشَابِہُ الذَّوْقَ وَلٰکِنْ عَنْ قَرِیْبٍ اِضْمَحْلَالَہٗ وَالنَّسْخُ ھُوَ اِزَالَۃُ الْوَسْوَاسِ ۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہم نے تم سے پہلے جتنے بھی رسول اور نبی بھیجے تو جب وہ کوئی آرزو کرتے تو شیطان ان کی آرزو میں دخل دیتا پھر اللہ تعالےٰ شیطانی القاء کو تو مٹا دیتا اور اپنی آیات کو پائیداری اور استحکام بخشتا اور اللہ رب العزت تو علیم و حکیم ہے" شیطان سے مراد عالم تخلیط کی برائیاں ہیں اور ہر ایک مقرب کو اسکی جسمانیت کے لحاظ سے تخلیط حاصل ہوتی ہے چنانچہ اسکے سینہ میں اس قسم کا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ جس پر ذوق کا شبہ ہوتا ہے لیکن جلد وہ مضمحل ہوتا ہے اور وسوسہ اس کے دل سے دور ہو جاتا ہے نسخ سے یہی مراد ہے

وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَلَا مُحَدِّثٍ وَمَثَّلَہٗ بِمُؤْمِنِ اٰلِ فِرْعَوْنَ

حضرت ابن عباس رضؓ نے اس آیت میں نبی کے لفظ کے بعد مُحَدَّث کا لفظ اور پڑھا ہے اور مثال کے طور پر مؤمن آل

Marfat.com

وَشَيْخِ اِنْطَاكِيَةَ الَّذِيْ قَالَ وَمَالِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنُوْا اَنْبِيَاءَ فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهُ عُمَرُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ۔

فرعون کے مومن اور شیخ انطاکیہ کا نام لیا ہے جسکا یہ قول قرآن مجید میں منقول ہے کہ کیا وجہ ہے کہ میں اس خدائے قدوس کی عبادت نہ کروں کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے" اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے سابقہ امتوں میں محدث لوگ ہوا کرتے تھے بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں، سو اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص موجود ہے تو وہ عمر فاروق رضؓ ہیں، (بخاری و مسلم)

محدث کے اقسام

اَقُوْلُ اَلْمُحَدَّثُ يُطْلَقُ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ اَوَّلُهُمَا رَجُلٌ مُقَرَّبٌ بِقُرْبِ الصَّحَابَةِ لَوْنٌ بِالْاِسْمِ الْمُتَجَدِّدِ نَظَائِرَ فِيْ صَدْرِ النَّبِيِّ عَيْنُهُ وَجَمِيْعُ تَمْثَالَاتِهٖ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا الْقَبِيْلِ وَثَانِيْهِمَا رَجُلٌ حَكِيْمٌ وَاسِعُ الْحِكْمَةِ

میں کہتا ہوں کہ محدث کے دو معنیٰ ہیں، پہلے یہ کہ وہ شخص کہ جسے صحابہ جیسا قرب حاصل ہوا اور وہ اس اسم متجدد کے رنگ میں رنگا ہوا ہو جس کا مظہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عین سینۂ مبارک تھا اور جس میں اسکے تمام تمثلات موجود ہوں اور حضرت عمرؓ اسی قسم سے تھے، دوسرے یہ کہ جسکی حکمت وسیع

Marfat.com

وَاضْمَحَلَّ آخِرًا فِي قُرْبِ الْفَرَائِضِ وَكَانَتْ مَقَامَاتُهُ كَمَقَامَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عِصْمَةً وَحِكْمَةً وَدَعْوَةً وَتَبْلِيغًا وَمُزَاحَمَةً لِشُرُورِ الْأَعْمَالِ وَالْعَقَائِدِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُوحَ إِلَيْهِ وَلَمْ يَقْتَرِبْ بِالْمَلٰئِكَةِ إِلَّا ضَعِيفًا۔

ہو اور جسے بالآخر قرب فرائض کا مقام حاصل ہو گیا ہو اور اسکے مقامات انبیاء کرام کے مقامات کے مشابہ ہوں مثلاً یہ کہ اس کی حکمت عصمت، دعوت الی اللہ تبلیغ وارشاد برائیوں کی مزاحمت کرنا اور پاکیزہ عقائد، فرق صرف اتنا ہے کہ اس پر وحی نہیں آتی اور ملائکہ سے اسے انبیاء والا قرب حاصل نہیں ہوتا،

وَاعْلَمَنَّ أَنَّ الْحَدِيثَ الَّذِي حَكَمَ فِيهِ بِكَثْرَةِ الْأَنْبِيَاءِ جِدًّا إِنَّمَا رِيمَ بِهِ مَا يَعُمُّ الْمُحَدِّثَ وَغَيْرَهُ وَالْمُرْسَلُ فِيهِ يُرَادِفُ النَّبِيَّ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ جس حدیث میں کثرت انبیاء کا تذکرہ کیا گیا، وہاں محدث وغیرہ کو بھی شامل کیا ہے اور مرسل بھی نبی ہی کے مرادف ہے،

وَإِنَّ كُلَّ حَكِيمٍ مُتَبَحِّرٍ لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ مُحَدِّثًا وَإِنَّمَا عَدَدْنَا قُرْبَ الْوُجُودِ وَمُنْفَرِدًا تَأْدِيَةً لِحُقُوقِ مَقَامَاتٍ تَكُونُ لَهُ فِي أَوْقَاتِ خُلُوِّ عَيْنِهِ۔

اور جس حکیم ربانی کو تبحر حاصل ہو، وہ محدث ہوگا مقامات کا شمار کرتے ہوئے ہم نے قرب وجود کا اسلئے علیحدہ تذکرہ کیا ہے تاکہ ان تمام مقامات کے حقوق کو پورا کر لیا جائے، جو کبھی کبھی خلو عین کے وقت پیش آتے ہیں

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن

Marfat.com

سَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ
سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ
اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَكَذٰلِكَ عَدَّ
مِنْ اَجْزَائِهَا التَّمْتُ الصَّالِحُ
اَقُوْلُ كُلُّ شَيْءٍ وَاحِدٍ جَامِعٍ
لَهٗ شُعُوْبٌ وَتَشَكُّلَاتٌ فَاِنَّ
مِنْ سُنَّةِ الشَّارِعِ اَنْ يَجْعَلَهَا
اَجْزَاءً كَمَا قَالَ الْاِيْمَانُ
بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً
اَلْحَدِيْثُ فَالَّذِيْ رِيْمَ بِهٖ
اَنَّ الرُّؤْيَا الصَّحَّةَ مِنْ تَفَارِيْعِ
قُرْبِ الْفَرَائِضِ وَاِنَّ الْهُدٰى
الصَّالِحَ مِنْ اٰثَارِ الْعِصْمَةِ +
وَاعْلَمْ اَنَّ الْقَدْرَ
الَّذِيْ بَعَثَ لَهُ الْاَنْبِيَاءُ
اَلْبَيِّنَةَ مِنَ الْقُرْبِ هُوَ
الْاِيْمَانُ الْحَقِيْقِيُّ وَتَفْسِيْرُهٗ
ظُهُوْرُ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ
فَطَرَ اللّٰهُ عَلَيْهَا عِبَادَهٗ

کا (سچا) خواب نبوت کا چھالیسواں
حصّہ ہے، اس حدیث کو بخاری و مسلم
نے روایت کیا ہے چنانچہ سمت صالح
انہیں اجزاء میں سے ہے،
میں کہتا ہوں، کہ ہر ایک شئی واحد جو کہ
مختلف شعبوں اور مختلف تمثلات کی
جامع ہو تو شارع کی سنت یہ ہے کہ ان
کو بھی اسکے اجزاء قرار دیتا ہے، جیسا کہ
فرمایا کہ ایمان کے ستر سے اوپر شعبہ ہیں
بہر حال مطلب یہ ہے کہ سچا خواب
قرب فرائض کی تفریعات میں سے ہے
اور اسی طرح حکمت صالح آثار عصمت
میں سے ہے،
اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء
کو مبعوث فرما کر قرب کی جو مقدار بیان
کی ہے وہی ایمان حقیقی ہے اور اسکی
توضیح یہ ہے کہ جن امور پر اللہ تعالیٰ نے
اپنے بندوں کو اصل فطرت کے لحاظ سے
پیدا فرمایا ہے وہ معرض ظہور میں آجائیں

Marfat.com

وَبِعِبَارَةٍ اُخْرٰی بِبُرُوْزِ مَا
اَلْهَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی
بِهٖ اِلْهَامًا مِزَاجِيًّا
اِجْمَالِيًّا ۔

یا یا الفاظ دیگر جن باتوں کو اللہ تعالےٰ نے بطور الہام کے القاء فرمایا اور الہام اجمالی کے طریقہ پر اسکے مزاج میں موجود ہیں ان کا ظہور ہو جائے،

اَلْخَضِرُ هُوَ مِنَ الْاَوْلِيَآءِ
وَالْمُقَرَّبِيْنَ بِقُرْبِ النَّوَافِلِ
لُقْمَانُ هُوَ حَكِيْمٌ
سَبِيْلُهٗ سَبِيْلُ
الْحِكْمَةِ وَالْوَجَاهَةِ
وَالْعِصْمَةِ ۔

خضر علیہ السلام اولیائے کرام کے زمرہ میں سے ہیں اور انہیں قرب نوافل حاصل ہے لقمان علیہ السلام حکیم ربانی ہیں حکمت کے طریقہ پر چلتے رہے، اللہ تعالےٰ نے وجاہت اور عصمت انہیں عطا کی ہے،

اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ
وَرَثَةِ النَّبِيِّيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اَلْخِزَانَةُ السَّادِسَةُ چھٹا خزانہ

فِیْ کَمَالَاتِ رَسُوْلِنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات

اِعْلَمْ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ حَکِیْمًا مَّعْصُوْمًا قُطْبًا بَاطِنِیًّا وَاَعْنِیْ بِالْحِکْمَةِ مَا یُفْضِی اِلَیْہِ التَّجَلِّیُّ الذَّاتِیُّ الَّذِیْ ھُوَ فَرْعُ اِنْعِدَامِ الْجِنَایَةِ مُطْلَقًا فِی الْعَیْنِ وَلَا فِی التَّشَخُّصِ مِنَ الْاِشْرَافِ عَلٰی حَقَائِقِ الْعُلْوِیَّاتِ وَدَقَائِقِ الْعَمَلِیَّاتِ وَکُنْہِ الْمَعَادِ وَغَیْرِھَا مِنَ الْعُلُوْمِ الَّتِیْ اَتَی الْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ بِھَا وَالَّتِیْ عَنَاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِہٖ۔

یاد رکھو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت سے قبل حکیم معصوم اور قطب باطنی تھے اور حکیم کے معنی ہمارے نزدیک یہ ہیں کہ وہ اس تجلی ذاتی کا مورد ہو جو کہ جنایت باطنیہ کا معدوم ہونا ہے جسکا اثر اس کی عین ثابتہ اور تشخص جزئی کچھ نہ ہو اور جسکی بنا پر اسکے لئے حقائق علویہ اور دقائق عملیہ کے دروازے کھول دے جائیں اور وہ معاد کی حقیقت کو سمجھنے لگتا ہے اور اسے وہ علوم حاصل ہوتے ہیں کہ جنکا تذکرہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے یا جسکی جانب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں اشارہ فرمایا ہے، کہ

Marfat.com

أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ الَّتِي
أَشَارَ إِلَيْهَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهِ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَأَعْنِي
بِالْعِصْمَةِ مَا يُفْضِي إِلَيْهِ ذٰلِكَ
التَّجَلِّي مِنْ نَفْيِ الرَّذَائِلِ وَ
إِثْبَاتِ الْحَمَائِدِ خُلُقًا وَعَمَلًا وَ
الْوَاجِبَاتِ وَالْمُحَرَّمَاتِ الْقَطْعِيَّةِ
فَحْتْمًا وَأَمَّا غَيْرُهُمَا فَلِمُسْتَحْسَنَا
وَسِرُّ الْعِصْمَةِ مَا أَشَرْنَا إِلَيْهِ
فِي سَالِفِ الْقَوْلِ مِنْ أَنَّ
الْأَعْمَالَ وَالْأَخْلَاقَ مِنْ
تَمَاثِيلِ الْوُجُوهِ الْمُنْطَوِيَةِ
تَحْتَ إِجْمَالِ الْعَيْنِ الثَّابِتَةِ
لِيَظْهَرَ تَرْجِيحُ الْمُرَجَّحَاتِ ۔

مجھے قرآن کریم اور اسکے ساتھ اس جیسے اور علوم عطا کئے گئے اور نیز جن کی جانب اللہ تعالےٰ نے اپنے اس فرمان میں اشارہ فرمایا ہے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اور عصمت سے ہماری مراد تجلی مذکور کے وہ احکام ہیں، جو رذائل اعمال واخلاق کو اپنے سے دور رکھنے اور اخلاق محمودہ اور اعمال صالحہ اختیار کرنے کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں، چنانچہ واجبات کی پابندی اور محرمات سے پرہیز ان کی لازمی صفت ہے اور انکے علاوہ احتیاط بھی ان کے شایان شان ہوتی ہے عصمت کا راز وہی ہے کہ جسے اشارۃً ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اعمال اور اخلاق ان جہات مختلفہ کا تمثل ہے جو کسی کی عین ثابتہ کے ضمن میں اجمالاً موجود ہو اور درجہ ترجیح پہ ان کا ظہور ہو،

فَاعْلَمْ أَنَّ الْمُقَرِّبَ بِالرُّتْبَةِ
الذَّاتِيَّةِ مِنَ الْخَيْرِ التَّامِّ جَلَّ
وَتَقَدَّسَ الَّتِي هِيَ مَنْبَعُ
الْخَيْرَاتِ لَا سِيَّمَا اخْتِرَاعًا وَفِطْرَةً

یاد رکھو کہ جو شخص خیر کامل یعنی ذات اقدس جل وعلا سے جو کہ سرچشمہ خیرات ہے مرتبہ ذاتیہ کے ذریعہ قرب حاصل کرتا ہے خصوصاً جبکہ اولاً وبالذات

Marfat.com

فِیْ سِلْسِلَةِ الْاُصُوْلِ مِنَ الْاَسْمَاءِ
اَوَّلًا بِالذَّاتِ وَفِیْ سِلْسِلَةِ الْحَقَائِقِ
الْاِمْکَانِیَّةِ الْعَالِیَةِ ثَانِیًا وَبِالْعَرَضِ
یَتَجَنَّبُ مِنْ حِرْفَةِ مَا خُلِقَ عَلَیْهِ
عَنْ کُلِّ فِعْلٍ وَخُلُقٍ هُمَا شَرَّانِ
مِنْ حَیْثُ تَرَاکُمِ الْمُدْمَاتِ ۔

اصول یعنی اسماء مقدسہ کے سلسلہ میں اور
ثانیاً وبالعرض حقائق امکانیہ عالیہ
کے سلسلہ میں اس کا یہ اقتراب فطری
ہو تو وہ فطرۃً ہر ایک ایسے خلق اور عمل
سے اجتناب کرتا ہے جو تراکم مدمات
کی بنا پر مفہوم شر میں داخل ہے،

قطب باطنی

وَاَعْنِیْ بِالْقُطْبِیَّةِ الْبَاطِنِیَّةِ
مَا یُفْضِیْ اِلَیْهِ ذٰلِكَ التَّجَلِّیْ
مِنَ اقْتِرَابٍ وَلُحُوْقٍ بِاَسْمَاءِ
اللّٰهِ تَعَالٰی بَلْ بِمَرْتَبَةِ الذَّاتِ
وَهِیَ عَیْنُ الرِّیَاسَةِ الْمُجَرَّدَةِ
الْمُسَمَّاةِ بِالْوَجَاهَةِ عِنْدَ اللّٰهِ
تَعَالٰی وَسِرُّ الْوَجَاهَةِ هُوَ
التَّجَلِّیْ الْخَاصُّ الْفِطْرِیُّ
فَاعْلَمَنْ اَنْ لَا مَعْنٰی
لِقَوْلِنَا الْمُسْکِنُ الْفُلَانِیُّ
اَشْرَفُ مِنَ الْمُسْکِنِ الْفُلَانِیِّ

قطب باطنی کا مفہوم یہ ہے، کہ
جس شخص کو تجلی مذکور نصیب ہو اسکے
نتیجہ کے طور پر اسکو اسماء مقدسہ کا قرب
اور لحوق بلکہ مرتبۂ ذات کا لحوق و قرب
حاصل ہو اسی کو ریاست مجردہ کہتے ہیں
اور وجاہت عند اللہ تعالےٰ کا بھی
یہی مفہوم ہے وجاہت کا راز فطری
تجلی خاص میں مضمر ہے
یہ بھی یاد رکھو کہ جسوقت ہم ممکنات
میں اپنے اس قول کے ساتھ تفاضل
بیان کرتے ہیں کہ فلاں ممکن فلاں سے

لَا اَنَّهٗ اَقْرَبُ فِیْ سِلْسِلَةِ الْاِنْبِجَاسِ مِنَ الْمَرْتَبَةِ الذَّاتِیَّةِ اَوَّلًا وَثَانِیًا كَمَا فَصَّلْنَاهُ وَالشَّرَفُ بِهٰذَا الْمَعْنٰی هُوَ الْوَجَاهَةُ بِعَیْنِهَا۔

وَلَا تَظُنَّنَّ بِهٰذِهِ الثَّلَاثَةِ بِعَیْنِهَا صِفَاتِ الْحُكَمَاءِ وَلٰكِنَّهَا اُمُوْرٌ اِشْتَرَكَ فِیْهَا الْاَنْبِیَاءُ وَالْحُكَمَاءُ بَعْدَ امْتِیَازِ كُلٍّ مِنْهُمْ بِمَا اَسْلَفْنَا۔

ثُمَّ اِنَّهٗ لَمَّا كَانَ عَیْنُهٗ وَاسِعَةً لَا جَنَایَةَ لَهَا وَاَغْنٰی بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لِهٰذِهِ النَّشْاَةِ حُكْمٌ بَلْ كَانَتْ مُهْمَلَةً ضَعِیْفَةَ التَّاَثُّرِ مُنْقَادَةً لِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی سُبْحَانَهٗ تَجَلّٰی اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِیْ عَیْنِهٖ اَتَمَّ تَجَلٍّ وَاَعْظَمَهٗ

افضل ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اسے اولاً اور ثانیاً سلسلہ انبجاس میں مرتبہ ذاتیہ سے قرب حاصل ہے، جیسا کہ پہلے اس کی تفصیل بیان ہو چکی اس لحاظ سے جو کسی کو افضلیت حاصل ہو وہ بعینہ وجاہت ہے

اور یہ خیال مت کرو کہ یہ تینوں صفتیں حکماء کی خصوصی صفات ہیں، بلکہ ان صفات میں انبیاء اور حکماء دونوں شریک ہیں ان وجوہ امتیاز کے بعد جو کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں

اور پھر چونکہ آپ کی عین ثابتہ میں وسعت تھی اور عالم مادی کی تلویثات سے آپ کو نجات حاصل تھی، مقصود یہ کہ آپ عالم مادی کے کسی تقاضا کے سامنے نہیں جھکتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم کے مطیع رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے اسکی عین ثابتہ میں کامل ترین اور عظیم ترین تجلی فرمائی، چنانچہ قرب

Marfat.com

فَتَمَّ لَهٗ قُرْبُ الْفَرَائِضِ عَلٰى شُعَبٍ ثَلٰثٍ مِثْلَ مَا بَيَّنَّا اٰنِفًا ۔

فرائض کے مقام عالی اور اسکی تینوں فروع میں جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا آپ کو پورا کمال حاصل ہوا،

وَاعْلَمْ اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ فِيْ بَدْءِ فِطْرَتِهِمْ يَجْمَعُوْنَ كُلَّ كَمَالٍ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِجْمَالِ ثُمَّ تَتْبَعُ كَمَالَاتُهُمْ تِلْكَ بِالْمُعْجِزَاتِ اللَّاحِقَةِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى فَجَمَعَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَدْءِ فِطْرَتِهٖ قُرْبًا ذَاتِيًّا وَقُرْبًا فَرَائِضِيًّا وَاقْتِرَانًا بِالْمَلَائِكَةِ وَقَوْلُنَا جَرَّتْهُ الْحِكْمَةُ تَسَامُحٌ يَزِيْدُ بِهٖ بَاطِنُ الْكَلَامِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّتْهُ الْحِكْمَةُ خُصُوْصًا وَهٰؤُلَاءِ الْخِصَالُ الثَّلٰثُ كُلُّهَا عُمُوْمًا اِلَى التَّوَجُّهِ تِلْقَاءَ الْوَسَائِطِ لِطَبَقَةٍ بَعْدَ طَبَقَةٍ حَتّٰى تَلْقَى الْمُنْتَهٰى

یاد رکھو کہ انبیاء کرام ابتداء فطرت سے اجمال کے طور پر ہر ایک کمال کے جامع ہوتے ہیں، بعد میں معجزات لاحقہ یکے بعد دیگرے ظہور میں آکر ان کے ان کمالات کو بالتفصیل منظر عام پر لاتے ہیں، چنانچہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء فطرت سے قرب ذاتی قرب فرائض اور اقتراب با لملائکہ کے جامع تھے اور پھر جو حکمت آپ کو قبل از بعثت حاصل تھی اور وہ خصال ثلثہ گانہ جو آپ کے لوازم صفات تھے، موخر الذکر نے عموماً اور اول الذکر نے خصوصاً آپ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ آپ یکے بعد دیگرے وسائط کیجانب اپنی توجہ مبذول فرمائیں یہاں تک کہ آپ انتہائے مقصود تک پہنچ گئے

اَلَا اِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ثُمَّ لَمَّا
تَالَّفَتِ الْوَسَائِطُ لَہٗ عَلَیْہِ
السَّلَامُ وَتَوَحَّدَتْ فِی الْہَیْئَۃِ
الْاِجْتِمَاعِیَّۃِ اشْتَدَّ اِعْتِلَاقُہٗ
بِالْمَلٰئِکَۃِ الرُّسُلِ خُصُوْصًا بَعْدَ
مَا کَانَ مُنْدَرِجًا تَحْتَ الْعُمُوْمِ
اِذْ ھُمْ اَقْطَابُ الْفَائِضَاتِ
الْعُلْوِیَّۃِ الْاِمْکَانِیَّۃِ کَمَا اَنَّ الْاِنْسَانَ
قُطْبُ الْفَائِضَاتِ السِّفْلِیَّۃِ
مِنْ حَیْثُ اَمْشَاجِ جِسْمِہٖ فَکَانَ
الْاِعْتِلَاقُ یَتَزَایَدُ حِیْنًا فَحِیْنًا
حَتّٰی بَلَغَ نِصَابَہٗ وَاَھَمَّتْ لَہُ
الْمَلٰئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ فَصَارُوْا
یَتَجَسَّدُوْنَ لَہٗ تَارَۃً وَیَنْفُثُوْنَ
فِیْ رُوْعِہٖ اُخْرٰی وَاِمْتَزَجَتِ
اللَّطِیْفَۃُ الرُّوْحِیَّۃُ بِاللَّطِیْفَۃِ
الْقَلْبِیَّۃِ ھُنَالِکَ وَدَخَلَ
بَعْضُھَا فِیْ بَعْضٍ مِنْ شِدَّۃِ
ذَرِّ الْحَقِیْقَۃِ الْعُلْیَا عَلَی الْاِعْتِلَاقِ

الا الی اللہ المصیر پھر جب آپ
صلی اللہ علیہ وسلم ان وسائط سے مجتمع
ہو گئے اور ہیئت اجتماعیہ کو اختیار کیا تو
رسل ملائکہ کیساتھ آپ کو خصوصاً
شدت کیساتھ تعلق پیدا ہو گیا جو عمومی
شکل میں پہلے موجود تھا، اس قسم کے
ملائکہ فائضات علویہ امکانیہ کے اقطاب
ہیں جیسا کہ انسان باعتبار اختلاط اپنے
جسم کے فائضات سفلیہ کا قطب ہے
اور یہ تعلق اس کا وقتاً فوقتاً بڑھتا
رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے انتہائے
کمال کو پہنچ جاتا ہے اور ملائکہ مقربین
بھی اس کیلئے بیدار ہو جاتے ہیں چنانچہ
بسا اوقات وہ مجسم ہو کر آپکو دکھائی
دیتے اور بعض اوقات آپ کے قلب
مبارک پر القاءات کرتے ہیں جسے
نفث فی الروع کہتے ہیں اور اسی وقت
آپکے لطیفہ روحیہ کو لطیفہ قلبیہ کیساتھ
امتزاج پیدا ہو گیا اور بلاء اعلیٰ سے

Marfat.com

بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی فَصَحَّ لَہٗ رُؤْیَۃُ مَا بَعْدَہٗ
تَارَۃً وَبِحَسَبِ الْمُشْتَرَکِ اُخْرٰی
بِمَا فِیْہِ الْاَسْبَابُ الْفِطْرِیَّۃُ الْکَسْبِیَّۃُ
یَحِقُّ لَہٗ اَنْ یَّنْزِلَ عَلَیْہِ جِبْرِیْلُ
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِالْوَحْیِ

تعلق پیدا کرنیکی بنا پر حقیقت علیاء کی
شدت میں بعض بعض کے ساتھ داخل
ہو گئے جس کی بنا پر آپ کبھی اپنی چشم مبارک سے
اور کبھی حس مشترک سے ان ملائکہ کو دیکھتے تھے
چنانچہ ان ہی اسباب فطریہ اور کسبیہ کی بنا پر یہ
وقت آگیا کہ جبریل علیہ السلام آپ پر وحی لے کر نازل ہوں

آفتاب نبوت

وَھٰذَا لِکَ تَمَّ لَہٗ ثَلٰثَۃُ
کَوَاکِبَ ھِیَ الشُّمُوْسُ
الثَّلَاثَۃُ الَّتِیْ کَانَتْ لَہٗ
مِنْ قَبْلُ ۔
اَلْاَوَّلُ کَوْکَبُ الْوَحْیِ
الظَّاھِرِیِّ وَاَعْنِیْ بِہٖ عِلْمًا
کَانَ فِیْ اِنْضَائِہٖ اِلَیْہِ
وَسَاطَۃُ الْمَلَکِ بِالْکَلَامِ
اَوْ بِالنَّفْثِ وَسِرُّ الْوَحْیِ مَا
سَلَوْنَاہُ وَاَمَّا النَّفْثُ
اَفَکَیْسَتِ النُّفُوْسُ کَالصُّوَرِ اَیَا

چنانچہ آپ کی ذات میں ان تین
آفتابوں کے مقابلہ میں جو پہلے سے
آپ کی ذات میں موجود تھے، تین
ستاروں کا ظہور ہوا،
پہلا ستارہ وہ وحی ظاہری ہے جو آپ
پر نازل ہوئی وحی سے مراد وہ علم الٰہی
ہے جو فرشتہ کے ذریعہ کلام کی شکل میں
آپ تک پہنچا ہو یا نفث فی الروع
کا نتیجہ ہو، وحی کے اسرار کا تو علم پہلے
ہو چکا اور نفث فی الروع کی مثال
ایسی ہے کہ جیسے کوئی صورت ایک

Marfat.com

يَنْطَبِعُ صُوْرَةُ الْبَعْضِ مِنْهَا فِي الْاُخْرٰى ۔

شیشہ میں منقوش ہو کہ جو دوسرے شیشہ میں نظر آنے لگے،

اَلثَّانِيْ كَوْكَبُ الْحِفْظِ اَعْنِيْ بِهٖ مَا يُؤْتٰى اِلَيْهِ اِعْتِلَاقُهٗ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى مِنْ نَفْيِ الرَّذَائِلِ وَاِثْبَاتِ الْحَمَائِدِ اَلَيْسَتِ النُّفُوْسُ شَاكِلَتُهَا شَاكِلَةَ الْاَجْسَادِ وَاَجْسَادُ الْمَلَائِكَةِ الْعُلْوِيَّةِ مِنْ مَشَامِخِ الْعَنَاصِرِ خَلَاجَرَمَ اَنَّ نُفُوْسَهُمْ اَقْرَبُ اِلَى الْحَقِيْقَةِ الْوَاجِبِيَّةِ فِيْ مَرَاتِبِ السِّلْسِلَةِ وَاَبْعَدُ مِنَ الْعَدَمَاتِ الْمُتَرَاكِمَةِ فِيْ تَخَالِيْطِ عَالَمِ الْكَوْنِ وَالْفَسَادِ اَوْ مَا اَمْعَنْتَ فِيْ كُنْهِ تَمَثُّلِ النُّفُوْسِ بِالْمَرَايَا وَحَقِيْقَتِهَا ۔

دوسرا ستارہ آپ کی محفوظیت ہے، ملاء اعلیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے کی بنا پر قدرت نے آپ کو تمام اعمال رذیلہ اور اخلاق سیئہ خبیثہ سے محفوظ رکھا اور حمائد اخلاق آپ کیلئے ثابت ہے کیا نفوس اور انکے اجسام میں مطابقت نہیں پائی جاتی ضرور ایسا ہوتا ہے یہ دلیل ہے، اور تمہیں معلوم ہے کہ ملائکہ علویہ کے اجسام عنصریہ سے لطیف تر ہوتے ہیں تو پھر کوئی مضائقہ نہیں کہ اس سلسلہ وجود کے مراتب ہیں کہ ان کے نفوس حقیقت واجب تعالیٰ کے قریب تر ہوں اور عالم کون و فساد سے وہ مدت متراکمہ سے دور رہتے ہوں نفوس کی حقیقت اور انکے عالم مادی کے آئینوں میں متمثل ہونے پر تم نے خواب اچھی طرح غور کر لیا ہوگا

Marfat.com

فَاعْلَمْ اَنَّ الْاِعْتِلَاءَ الْمَعْنَوِیَّ یُحْمَلُ عَلٰی تَجَنُّبٍ مِنَ الْاَخْلَاقِ الْخَسِیْسَۃِ وَالْاَعْمَالِ الدَّنِیَّۃِ بِمَعْنٰی یُرَجِّحُ الْخَارِجَاتُ الْقُدْسِیَّۃُ مِنْ تَمَاثِیْلِ الْوُجُوْہِ الدَّنِیَّۃِ ۔

تو یہ بات بھی سمجھ لو کہ ملائکہ مقربین کیساتھ شدید وابستگی پیدا کرنا اسکا باعث ہے کہ آدمی اخلاق خسیسہ اور اعمال دنیہ سے دور رہے اور ان باتوں کو وجوہ دنیہ کے مقابلہ میں اختیار کرے کہ جن کیلئے وجہ ترجیح کوئی امر قدسی ہو،

الثَّالِثُ کَوْکَبُ الْقُطْبِیَّۃِ الْاِرْشَادِیَّۃِ وَاعْلَمْ بِاَنَّہَا مَا یُؤَدِّیْ اِلَیْہِنَّ اِبَاۃُ اِعْتِلَائِیْ مِنْ مَالِکِیَّۃٍ بَاطِنِیَّۃٍ لِلْخَلْقِ بِحَیْثُ لَوْ وُجِدَ فِی الْعَالَمِ لَاَنْصَفَ النَّاسُ بِنُوْرِہٖ وَاِنْ لَمْ یَعْلَمُوْا بِظُہُوْرِہٖ وَسِرُّہَا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمَّا اِقْتَضٰی حَقَائِقُہُمُ السَّبْقَ وَالشَّرَفَ کَمَا قُلْنَا جَعَلَہُمْ فِیْ عَالَمِ الْوُجُوْدِ وَسَائِطَ الْاِیْجَادِ وَوَضَعَ الْعَالَمَ فِیْ قَبْضَۃِ اِقْتِدَارِہِمْ اَعْنِیْ جَعَلَ

تیسرا ستارہ قطبیت ارشاد ہے اور اس کا تعلق بھی اسی مفہوم کیساتھ وابستہ ہے کہ وہ تمام مخلوق کے باطنی امور کا بادشاہ ہو بایں طور کہ اگر اس قسم کا کوئی شخص موجود ہو تو انسان اسکے نور سے مستفیض ہوتے اگرچہ وہ اس کے ظہور کو نہ محسوس کر سکیں اس کا راز یہ ہے کہ جو کامل افراد اس عمر تبہ جلیلہ پر فائض ہوں تو انکے حقائق کا تقاضا فضیلت اور سبقت ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے تو اللہ تعالےٰ انہیں اس عالم وجود میں ایجاد کا واسطہ مقرر فرما دیتا ہے اور عالم کون و فساد کو انکے اقتدار میں دیدیا ہے وسائط

Marfat.com

الْوَسَائِطُ تَجَلِّيَاتِهِ فِي صُدُورِهِمْ وَاعْلَاقُهُمْ يُفِيدُ انْعِكَاسَ هٰذِهِ الصِّفَةِ وَاَحْسَنُ الْاَمْثَالِ اَنَّهَا كَمِلْكِ بِبَيْعِ السَّلَمِ مَعَ غَيْبَةِ الْمَبِيعِ ۔

کردینے کا مطلب یہ ہے کہ ان ہی کے سینوں میں ذات اقدس کی تجلیات ہوتی ہیں اور ملاء اعلےٰ سے انہیں جو تعلق حاصل ہوتا ہے وہ اس صفت کے دوسروں پر سایہ افگن ہونیکا باعث ہوتا ہے اور اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ بیع سلم میں باوجود مبیع کے غائب ہونے کے آدمی اس کا مالک ہو جاتا ہے۔

وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذِهِ الثَّلَاثَةَ الْكَوَاكِبَ تَمَاثِيلُ الشُّمُوسِ الثَّلَاثَةِ وَتَجَسُّدَاتُهَا فِي عَالَمِ الْوَسَائِطِ وَاَنَّ الْمَعْصُومَ لَهُ صُورَةٌ حَوِيَّةٌ مِنْ حَيْثُ التَّمَثُّلِ وَالتَّجَسُّدِ فِي عَالَمِ الْكَوْنِ وَاَنَّهَا تَضْمَحِلُّ بِالْحِفْظِ وَاَنَّ الْحَكِيمَ بِطَبِيعَةِ الْبَشَرِيَّةِ الْبَعِيدَةِ مِنْ حَضْرَةِ اللَّاهُوتِ حَيْرَةً جِبِلِّيَّةً تَضْمَحِلُّ بِالْوَحْيِ الظَّاهِرِيِّ وَاَنَّ لِلْوَجِيهِ لِوَجَاهَتِهِ عِنْدَ مَا يَحْتَ

یاد رکھو کہ یہ تین ستارے ان تین آفتابوں کے تمثلات اور عالم اسباب میں ان ہی کا تجسم ہیں اور اس عالم کون وفساد میں متمثل اور متجسم ہونیکے لحاظ سے معصوم کی ایک صورت حوّیہ ہوتی ہے، لیکن محفوظیت کی صفت اسے مضمحل کر دیتی ہے حکیم کو اسکی طبیعت بشریہ کے موجب جو حضرت لاہوت سے بہت دور واقع ہے فطری طور پر حیرانی حاصل ہوتی ہے جو وحی ظاہری نازل ہونے پر زائل ہو جاتی ہے اسی طرح وجیہ کی وجاہت اجمالی صورت میں ہوتی ہے جس سے

Marfat.com

الْاَجْمَالِ يَمْنَعُ بُلُوْغَ كَمَالَاتِهٖ
تَضْمَحِلُّ بِالْقُطْبِيَّةِ الْاِرْشَادِيَّةِ
فَلَمَّا سَطَعَتْ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ
هٰذِهِ الْكَوَاكِبُ مَعَ
شُمُوْسِ الثَّلَاثَةِ اُمِرَ لَا مُحَالَةَ
بِدَعْوَةِ الْخَلْقِ وَصَارَ
حِيْنَئِذٍ نَبِيًّا۔

کمالات کا ظہور میں آنا ممکن نہیں ہوتا
لیکن قطب ارشاد کا مقام حاصل ہونیکے
بعد وہ اجمال باقی نہیں رہتا جب آپکے
یہ تینوں ستارے اچھی طرح درخشاں ہوئے
جو پہلے سے تین آفتابوں کے نور سے
منور تھے تو آپ کو دعوت الی اللہ پر
مامور کیا گیا اور آپ نبی ہو گئے،

اسرار دعوت الی اللہ

وَسِرُّ الدَّعْوَةِ اِنْجَاسُ
الرِّيَاسَةِ الْمَعْنَوِيَّةِ مِنَ
الْوَجَاهَةِ وَالْقُطْبِيَّةِ الْاِرْشَادِيَّةِ
وَيُعَبَّرُ عَنْهُ بِاَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ
صَارَ حِيْنَئِذٍ هَادِيًا اَفَلَا
تَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَوَادٌ
لَا يَرُدُّ سُؤَالَ سَائِلٍ بِلِسَانِ
اِسْتِعْدَادِهٖ وَاِنِ اسْتَعْدَادُهٗ
عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَئِذٍ يَسْاَلُ
جَهْرَةً هِدَايَةَ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ

دعوت کا راز اس میں مضمر ہے، کہ
وجاہت اور قطبیت ارشاد کی ریاست
معنویہ ظہور میں آتی ہے اور اسکو اسطرح
تعبیر کیا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
اسوقت ہادی بن گئے کیا تمہیں معلوم
نہیں کہ اللہ تعالےٰ جواد کریم ہے، جو
بھی زبان استعداد سے اس سے سوال
کرے وہ رد نہیں کرتا اور آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی استعداد باآواز بلند یہ پکار
رہی تھی کہ وہ جن وانس کی ہدایت و

Marfat.com

الْبَشَرِ وَالْجِنِّ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا اِرْشَادُ مَنْ اِلْتَفَتَ اِلَيْهِ لَفْتَةً مِنْ اَحِبَّائِهِ وَمُخْلِصِيْهِ فَمَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةٌ مِنَ الزَّمَانِ وَاِعْتِلَاقُهُ يَتَزَايَدُ حِيْنًا فَحِيْنًا وَفِطْرَتُهُ الْعُلْيَا يَتَغَلْغَلُ وَقْتًا فَوَقْتًا وَالْكَوَاكِبُ تَتَّسِعُ دَوَائِرُهَا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ نِصَابَهُ وَصَارَتِ الْكَوَاكِبُ بُدُوْرًا سَافِرَةً فَقِيْلَ لَهُ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاُمِرَ بِمُعَارَضَةِ الْكُفَّارِ وَمُجَادَلَتِهِمْ ۔

ارشاد کا رتبہ جلیلہ سنبھالنے پر مامور ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی یہ کیفیت تھی کہ جو کوئی آپکے احباء اور مخلصین میں سے ذرا بھی آپ کی طرف توجہ کرتا تو آپ اس کی ہدایت میں دریغ نہ فرماتے اسی حالت پر ایک عرصہ گزر گیا اور اس اثنا میں آپکا (عالم ملائکہ مقربین سے) تعلق رفتہ رفتہ بڑھتا گیا اور آپ کی فطرت علیا زائد سے زائد صیقل ہوتی گئی اور ان کواکب کے دوائر میں وسعت ہوتی گئی یہاں تک یہ نورانیت انتہا تک پہنچ گئی اور وہ کواکب بدر کامل نظر آنے لگے تب آپ کو اللہ تعالےٰ کی جانب سے حکم ہوا، کہ جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے کھلے طور پر بیان کردو اور کافروں سے معارضہ اور مجادلہ کرنے پر بھی آپ مامور کئے گئے،

وَسِرُّ الْمُعَارَضَةِ اَنَّ الْاِرْشَادَ بِذَاتِهِ يَسْتَدْعِي الرُّشْدَ وَرَفْعَ مَا يُنَاقِضُهُ وَاَنَّ

اور معارضہ کا راز یہ ہے کہ ارشاد کا تقاضائے ذاتی یہ ہے کہ دوسروں کو رشد و ہدایت حاصل ہو اور جو چیز اس مقصد میں مزاحمت کرے اسے راستہ سے

فِي الْعَالَمِ الْعُلْوِيِّ اَمْرًا مَا
قُدِّسِيًّا يَكُوْنُ مَظْهَرُهٗ فِيْ هٰذَا
الْعَالَمِ الْعَدَاوَةَ لَيْسَ اِلَّا
وَذٰلِكَ الْاَمْرُ يَقْتَضِيْ عَلَى
الْاَنْبِيَاءِ مِنْ حَيْثُ الْاِقْتِرَابَاتِ
الْمَذْكُوْرَةِ فَيَتَصَوَّرُ بَعْدَ النُّزُوْلِ
بِصُوْرَةِ الْعَدَاوَةِ فِي الْحَدِيْثِ
سَعْدٌ غَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ
وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ وَمِنْ غَيْرَتِهٖ
حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۔

ہٹا دیا جائے اور اس عالم علوی میں
ایک امر قدسی ہے کہ جسکا ظہور اس عالم
عداوت میں ہوتا ہے انبیاء پر اقترابات
مذکورہ کی وجہ سے اس امر قدسی کا اقتضا
ہوتا ہے تو اسکا تصور نزول کے بعد
عداوت ہی کی شکل میں ہوتا ہے حدیث
شریف میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) سعد رض
ایک غیور شخص ہے، لیکن میری غیرت
اس سے زائد ہے تو اللہ تعالےٰ تو
مجھ سے بھی زائد غیور ہے، اور اسی
کی غیرت کا یہ تقاضا ہے۔ کہ تمام ظاہری
اور پوشیدہ بے حیائیوں کو اس نے حرام قرار دیا۔

آغاز جہاد

فَصَارَ حِيْنَئِذٍ رَسُوْلًا
اِلٰى قَوْمِهٖ كَمَا كَانَ هُوْدٌ وَ
صَالِحٌ وَلُوْطٌ وَشُعَيْبٌ
مُرْسَلًا اِلٰى اَقْوَامِهِمْ فَمَضٰى
عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةٌ مِنَ الزَّمَانِ

اسی حالت پر پہنچ کر آپ کو
اپنی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا
گیا، جیسا کہ ہود ؑ صالح لوط اور شعیب
علیہم السلام کو ان کی قوموں کیطرف
بھیجا گیا اس پر بھی کچھ مدت گزری

Marfat.com

ثُمَّ صَارَتْ هٰذِهِ الْبُدُوْرُ شُمُوْسًا لِقُوَّةِ الْاِعْتِلَاقِ كَمَا كَانَتِ الشُّمُوْسُ الْبَاطِنَةُ فَقِيْلَ لَهُمْ اِذْ ذَاكَ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ ظُلِمُوْا اَلَا يَةَ وَاُمِرَ بِالْهِجْرَةِ الَّتِيْ هِيَ مُبَايِنَةٌ كُلِّيَّةٌ وَالْجِهَادِ الَّذِيْ هُوَ عَدَاوَةٌ كُلِّيَّةٌ وَسِرُّ ذٰلِكَ اِنْسِلَاخُ دَائِرَةِ الْاِرْشَادِ وَشُرُوْعُ دَائِرَةِ الْاِنْعِكَاسِ سَخِطَ اللّٰهُ وَغَيْرَتِهٖ ؛

اور ملاء اعلیٰ کیساتھ شدید تعلق کی بنا پر یہ بدور کاملہ شموس باطنی بن گئے، تو اسی وقت یہ حکم نازل کیا گیا، کہ جن مومنوں پر ظلم کیا گیا اور کافروں سے لڑتے رہے انکو بھی اب اجازت ہے کہ وہ کفار سے قتال کریں اور آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا جو کلی طور پر جدائی ڈالے اور جہاد کا حکم دیا گیا جو سراسر عداوت ہے اس وقت آپکے ارشاد کا دائرہ وسعت پذیر ہونے لگا اور اللہ تعالے کی غیرت اور اس کے سخط و غضب کے مظاہر وقوع میں آنے لگے۔

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هُوَ خَيْرٌ تَامٌّ مُبَانٍ فِي الشُّرُوْرِ وَالْحَاجَاتِ اِذِ الشُّرُوْرُ اُمُوْرٌ مِنْ بِدَعَاتِ عَالَمِ التَّخْلِيْطِ وَمِنْ مُخْدِجَاتِ الصُّوَرِ الْمِزَاجِيَّةِ فَاَيْقَنُوْا بِمَا تَلَوْنَا عَلَيْكَ وَصَارَ حِيْنَئِذٍ مِنْ اُولِي الْعَزْمِ رَيْهَنَا

اور یاد رکھو کہ اللہ تعالے کی ذات اقدس تمام خیرات کا سرچشمہ ہے اور شرور اور نقائص کو اس کی جانب منسوب کرنا یہ اسکی قدوسیت کے منافی ہے کیونکہ شرور کا منبع تو اس عالم مادی کی تخلیطات ہیں، اور صورت مزاجیہ ہی نقائص کے ظہور میں آنیکا باعث ہوتی ہیں، ہماری اس بیان

تَمَّمَ لَہُ الْکَمَالَ الْمُطْلَقَ ۔ کردہ بات پر یقین کرو غرضیکہ آپ اس وقت اولوالعزم
پیغمبروں کی جماعت میں شامل ہوئے اور آپ کا کمال مطلق پورے طریقہ پر جلوہ گر ہوا۔

ثُمَّ اِنَّ لَہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ — آپ کا کمال چونکہ انتہا تک پہنچا
وَسَلَّمَ نَمَاءً اَخَرَ مِنْ حَیْثُ — ہوا تھا آپ کی شان بہت بڑی اور
سَبُوْغِہِ اَلْاَتَمِّ جَلِیْلَ الشَّاْنِ — اسکے براہین دقیق تھے لہذا آپ کو
دَقِیْقَ الْبُرْھَانِ وَمُفَصَّلَ خِطَابِنَا — ایک اور ارتقاء حاصل ہوا اسکے متعلق
فِیْہِ اَنَّہُ لَمَّا اِتَّسَعَ الْاِسْمُ السَّاطِعُ — کلام مفصل یہ ہے کہ جب بعض وجوہ نظریہ
فِیْ صَدْرِہٖ اِتِّسَاعًا مُسْتَطِیْرًا — اور اکتسابیہ کی بنا پر آپ کی استعداد
بَعْدَ صَیْقَلَۃِ اِسْتِعْدَادِہٖ بِمُرُوْرِ — صیقل ہو کر اس میں کامل جلا اور نورانیت
فِطْرَتِہٖ وَکَسْبِیَّتِہٖ کَمَا تَکَوَّنَا — پیدا ہو گئی تو اس اسم پاک نے جو آپ
کَانَ الْاِسْمُ حَاکِمًا عَلَیْہِ بِلَا — کے سینۂ مبارک میں تجلی فرما تھا بڑی
شَرِیْکٍ حُکْمًا بَلِیْغًا وَتَسَلَّطَ — وسعت پیدا کی اور آپ پر اسی اسم
سُلْطَانًا عَظِیْمًا وَصَارَ مُطْلَقًا — مقدس کی حکومت قائم ہو گئی کہ جس
بِجِنَاحِ اِطْلَاقِ الْاَسْمَاءِ — میں آپ کا کوئی دوسرا شریک نہ تھا
الْقَدِیْمَۃِ فَلَمَّا تَوَحَّدَتْ — اور اس کو آپ پر عظیم تسلط حاصل ہوا
کَمَاکَۃُ الْمُتَشَعِّبَۃُ کَمَاکَۃً — چنانچہ اسماء مطلقہ قدیمہ کی طرح اسمیں
وَاحِدَۃً وَجَعَلَ یَتَّسِعُ — صفت اطلاق پیدا ہو گئی جب آپکے
اِتِّسَاعًا مِثْلَ اِتِّسَاعِ — کمالات مختلفہ ایک ہی کمال کی صورت
الْاَسْمَاءِ الْقَدِیْمَۃِ الْمُطْلَقَۃِ — میں نمایاں ہوئے اور اسماء قدیمہ

Marfat.com

لَمْ يَبْقَ فِي عَالَمِ التَّقْرِيرِ وَالْأَرْضِ
التَّحْقِيقِ شَرْجَةٌ مِنَ الشَّرَائِجِ
إِلَّا دَخَلَ فِيهِ ذَلِكَ النُّورُ
الْمُقَدَّسُ بِأَتَمِّ وَجْهٍ وَأَكْمَلِهِ
فَلَيْسَ هُنَاكَ كَمَالٌ وَلَا
مَقَامٌ إِلَّا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ إِمَامُ النَّاحِيَةِ
وَنَاظُورَةُ الدِّيوَانِ كُلِّ ذَلِكَ
ثَانِيًا مِنْ حَيْثُ الْإِفَاضَةِ الْإِيجَادِيَّةِ
لِمَا هُوَ جَامِعٌ لِجِهَاتِ الْمَوْجُودَاتِ
عَلَى حِذَاءِ مَا كَانَ أَوَّلًا مِنْ
حَيْثُ إِنْبِجَاسِ الْقُدْسِ فِي
عَالَمِ الْأَسْمَاءِ وَظِلَالِهَا مِنْ
وِسَاطَةٍ وَتَرْجُمَانِيَّةٍ بَيْنَ
اللهِ تَعَالَى وَخَلِيقَتِهِ.

مطلقہ کی طرح اس میں انشاع آ گیا،
تو عالم وجود کے کونے کونے تک یہ
نور مقدس کامل طور پر پہنچ گیا لہذا کمال کا
کوئی مرتبہ اور مقام باقی نہیں مگر یہ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں امام
الناحیہ اور ناظورۃ الدیوان ہو گئے،
ہر ایک چیز باعتبار افادہ ایجادیہ کے
ثانوی حیثیت رکھتی تھی اسلئے کہ آپ
کی ذات تمام جہات موجودات کی
جامع تھی اور یہ تمام باتیں اس چیز
کا نتیجہ تھیں کہ اسماء مقدسہ کے عالم
عکوس اور ظلال میں ایک انبجاس
قدسی ظہور میں آیا کہ جسکا محرک یہ تھا
کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے بندوں
کے درمیان واسطہ بنے اور اللہ تعالےٰ کی
طرف سے ترجمان ہونے کا منصب ظہور میں لانا ضروری تھا

فَاعْلَمْ مِنْ إِذْنِ أَنَّهُ كَمَا
إِمْتَنَعَ قَبْلَ تَمَثُّلِهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ إِنْبِجَاسُ حَقِيقَةٍ

یاد رکھو کہ جس طرح آپکے اس دنیا
میں تشریف لانے سے پیشتر کسی ایسی
حقیقت کا انبجاس ممکن نہیں تھا جو کہ

Marfat.com

اَقْرَبَ وَاَسْبَغَ مِنْ حَقِيْقَتِهٖ وَ
مَاهٰذَا ذٰلِكَ لِانْطِمَاسِ
حَقِيْقَةِ الْعُلْيَا وَعَدَمِ تَمَثُّلِهَا
عَنْ اِتِّصَافِ النَّاسِ بِالنُّبُوَّةِ
الْمُشْعِرَةِ بِرُسُوْخِ الْقَدَمِ فِيْ
مَوْطِنِ التَّلَقِّيْ وَعَدَمِ التَّقْلِيْدِ
فِيْهِ فَكَذٰلِكَ بَعْدَ تَمَثُّلِهٖ
فِيْ مَوْطِنِ الْوُجُوْدِ الْحَدَثِيِّ
اِمْتَنَعَ تَلَقِّيْ حَقِيْقَةٍ مَا مِنَ
الْحَقَائِقِ كَمَا لَا مِنْ قَبْلِ
نَفْسِهَا بَلْ تَرْجُمَانٍ ۔

آپ کی حقیقت سے اقرب اور کامل تر ہو
لیکن حقیقت علیا کا عدم تمثل اس بات
سے مانع نہ ہو کہ بعض افراد کو منصب
نبوت سے سرفراز کیا جائے جسکا مفہوم
یہ ہے کہ انہیں اخذ عن اللہ میں قدم
راسخ حاصل ہو اور کسی دوسرے کی وہ
تقلید نہ کریں اسی طرح آپ کا عالم
حادث میں ظہور ہوا تو کسی کمال کی حقیقت
کو بغیر اس کے کہ آپ کو ذریعہ اور واسطہ
بنایا جائے اور آپ کو جو اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ترجمان حقائق ہیں اپنا ہم مرتبہ کیا
جائے کوئی شخص بھی کسی طرح اس کی حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتا۔

وَهٰذَا ذٰلِكَ بَابُ
النُّبُوَّةِ فَمَا طَارَ طَائِرٌ مِنْ
اُولِيْ اَجْنِحَةٍ اِسْتَعْدَادِهٖ
وَقَعَ فِيْ شَبَكَةِ تَرْبِيَتِهٖ
وَجَذَبَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ
كَجَذْبِ الْمَقَنَاطِيْسِ
بِالْحَدِيْدِ فَلَمَّا

البتہ یہ منصب کسی دوسرے کو باب
نبوت میں داخل ہونے سے مانع ہے
اگر بالفرض کوئی اس آسمان رفعت
پر بلند پرواز کرنا چاہے تو آپ
اس کو اپنی طرف جذب کرتے ہیں اور
وہ آپکی تربیت کے جال میں اسطرح
پھنس جاتا ہے جس طرح مقناطیس لوہے

Marfat.com

تَظَاهَرَتْ جِهَةُ الْقُدْسَانِيَّةِ
وَالْمَثَلَانِيَّةِ غَيْرِ الْمُنْطَمِسَةِ
اِمْتَنَعَ اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ
مُسْتَقِلٌّ بِالتَّلَقِّيْ فَمِنْ هٰذَا
الْسَّبِيْلِ مِنَ الْمَعْرِفَةِ نُعْلِنُ
بِاَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ
كَانَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا وَسِعَهٗ
اِلَّا اِتِّبَاعُهٗ وَنَجْهَرُ بِاَنَّ هٰذَا
النَّوْعَ مِنْ اَخْذِ الْفَيْضِ لَيْسَ
مَعْدُوْدًا فِي الْفَنَاءِ فِي الرَّسُوْلِ
هٰذَا عَلٰى اَنَّهٗ بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ وَاَقْرَبُ الْاَنْبِيَاءِ
اِلَيْهَا وَمُتَمِّمٌ لِمَكَارِمِ
الْاَخْلَاقِ عَمِيْقُ الْمَاخَذِ
لِاُصُوْلِ الشَّرْعِ وَفُرُوْعِهٖ
فَهٰذِهِ الْاَسْبَابُ اَيْضًا
تَشْهَدُ خَاتَمِيَّتَهٗ فَتَعَرَّفْ۔

کو پکڑ کر اپنے سے چھٹا لیتا ہے جب
جہت قدسیہ اور ہیئت تمثلی ہر دو نے
ایک دوسری کی معاونت کی اور نظام
کے کچھ بھی آثار نہیں تھے اسلئے آپ کے
بعد مستقل نبی کا مبعوث ہونا ممتنع ٹھہرا
اسی معرفت کی بنا پر ہم جانتے ہیں کہ
اگر موسیٰ علیہ السلام ہمارے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوتے تو آپ کے
اتباع کے بغیر ان کے لئے اور کوئی
چارہ کار نہ ہوتا اور یہ بھی ہم علانیہ کہتے
ہیں کہ اس موقع پر اخذ فیض فنا فی
الرسول نہیں سمجھا جاتا: علاوہ ازیں آپ
قرب قیامت میں تشریف لائے اور
آپ کا ظہور بہ نسبت تمام انبیاء کرام
کے قیامت سے زیادہ قریب تھا آپ
کی بعثت مکارم اخلاق کی تکمیل کے
لئے تھی اور آپ کے اصول شرع و
فروع کا ماخذ بڑا عمیق اور دقیق تھا چنانچہ یہ تمام
باتیں آپ کی خاتمیت کی مقتضی ہیں اچھی طرح سمجھ لو۔

Marfat.com

آفتاب نبوت کے باطنی ستارے

وَهُنَاكَ كَانَ شَمْسًا وَاحِدًا فِي جَلَالَتِهِ وَلَيْسَ آتٍ مِنْهُ كَوَاكِبُ سِتَّةٌ فِي بَادِي النَّظَرِ وَلَا فَقَدْ كَلَّ اِبْصَارُ بَصَائِرِنَا فِي اِكْتِنَاهِ كُنْهِهَا وَتَبَيَّنَ اَعْدَادُهَا فِي اَطْوَارِهَا وَقَدْ اَفْصَحَ عَنْ كَثْرَةِ مَا جِدًّا صَاحِبُهَا عَلَيْهِمَا الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ حَيْثُ حَكَمَ بِاَنَّ اٰنِيَةَ الْحَوْضِ الْكَوْثَرِ الَّتِي هُوَ مِنْ تَمْثُلَاتِ كَمَالِهِ اَكْثَرُ مِنْ نُجُومِ السَّمَاءِ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا بَاطِنِيَّةٌ كَاَنَّهَا مِنْ تَمْثُلَاتِ الْاَقْتَرَابَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ فِي شَعِيرَيْهِمَا الثَّلْثِ۔

جلالت قدر کے لحاظ سے ہم آپ کو ایک آفتاب کہتے ہیں کہ جس سے بادی النظر میں چھ ستارے ظہور میں آئے مگر ہم آپ کی کنہ تک نہیں پہنچ سکے اور اسے دیکھ کر ہماری نگاہیں خیرہ ہو جاتی ہیں جو ستارے آپکے نور سے ظاہر ہوئے ان کا بھی شمار مشکل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انکی کثرت تعداد کو بتلا دیا جس مقام پر آپ فرماتے ہیں کہ حوض کوثر پر جو برتن رکھے ہونگے انکی تعداد آسمان کے تاروں سے زائد ہے یہ ستارے آپکے انتہائی کمالات کے متمثل ہیں، ظاہری تین ستاروں کے علاوہ تین اور باطنی ستارے ہیں جو پہلے دو اقترابات (قرب فرائض و نوافل) کے فروع سہ گانہ کے تمثل ہیں

اَلْاَوَّلُ اَلتَّقْوٰى خُلُقًا وَعَمَلًا عَلٰى حَذْوِ الْعِصْمَةِ

پہلا اعمال اور اخلاق میں کمال تقویٰ کا التزام یہ عصمت کے مقابلہ میں ہے

Marfat.com

اَلثَّانِیُ الْاِجْتِهَادُ الْفِقْهِیُّ وَ الْفِرَاسَةُ النَّجَارِبِیَّةُ عَلٰی حِذَاءِ الْحِكْمَةِ وَالثَّالِثُ الْعِنَایَاتُ الْجُزْئِیَّةُ وَاَعْنِیْ بِهَا اَنَّ اَحَدًا اِذَا نَظَرَ فِیْ هَیْكَلِهِ الْجِسْمَانِیِّ اَفْضٰی نَظَرُهٗ اِلَی التَّجَلِّی الذَّاتِیِّ عَلٰی حِذَاءِ الْقُطْبِیَّةِ الْبَاطِنَةِ وَثَلٰثَةٌ اُخْرٰی كَاَنَّهَا مِنْ مُمَثَّلَاتِ الْاَكْوَاكِبِ الثَّالِثُ فِیْ شُعَبِهَا الثَّلَاثِ۔

دوسرا اجتہاد فقہی اور تجربی فراست یہ حکمت کے مقابلہ میں ہے تیسرا عنایات جزئیہ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ جب کوئی آپ کے جسم ظاہر پر نظر ڈالتا تو اس کی نظر جا کر تجلی ذاتی پر پڑتی یہ قطبیت ارشاد کے مقابلہ میں ہے اور علاوہ اس کے تین ستارے ہیں جو گویا اقتراب ثالث (قرب وجود) کے فروع سہ گانہ کے تمثلات ہیں

اَلْاَوَّلُ اَلْمُلْكُ الْمُشَارُ اِلَیْهِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا اَلْاٰیَةَ عَلٰی حِذَاءِ الْقُطْبِیَّةِ الْاِرْشَادِیَّةِ اَلثَّانِیْ نَصْبُ الْمِزَاجِ الْمَدَنِیِّ مِنَ الْمُجَازَاتِ وَالْمُخَاصَمَاتِ عَلٰی حِذَاءِ الْحِفْظِ اَلثَّالِثُ سَكِیْنَةٌ وَّعِظَةٌ عَلٰی فَصَاحَةٍ وَّنَصَاحَةٍ عَلٰی حِذَاءِ الْوَحْیِ الظَّاهِرِیِّ ثُمَّ اِنَّ تِلْكَ الْكَوَاكِبَ صَارَتْ

پہلا ملک اور بادشاہت جسکی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ ہم نے تمہیں کھلی فتح عنایت کی ہے جو کہ قطبیت ارشاد کے مقابل ہے دوسرا مزاج مدنیت کے اعتدال کا قائم رکھنا، یعنی سزائیں دے کر اور مخاصمات کو فیصل کر کے یہ محفوظیت کے مقابل ہے، تیسرا خوش بیانی اور خلوص کیساتھ وعظ فرمانا یہ وحی ظاہری کے بالمقابل ہے پھر یہ ستارے بھی بدر کامل بنے اور پھر

بُدُوْرًا ثُمَّ شُمُوْسًا۔

ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ يَعْنِيْ بِهِ الرُّجُوْعَ عَنِ الْكَثْرَةِ اِلَى الْوَحْدَةِ وَعَنْ عَالَمِ التَّمْثُلِ اِلٰى عَالَمِ التَّعَرِّيْ وَعَنْ حَضْرَةِ تَفْصِيْلِ الْعِلْمِ اِلٰى حَضْرَةِ اِجْمَالِهٖ كَمَا فَصَّلْنَا لَكَ فِيْ حَقِيْقَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ اَصْعَبُ الْاَسْفَارِ اَوْ عَرُ الْاَقْطَارِ حَيْثُ تَفُوْقُ مَبْدَءُ نَفْسِهٖ عَنْ مَوْطِنٍ جُبِلَ فِيْهِ وَبِذٰلِكَ تَاَيَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ تَعَالِيْ اِجْمَالِيٍّ وَتَفْصِيْلِيٍّ وَهُنَالِكَ بَلَغَ الْكَمَالَ اَقْصَاهُ وَقِيْلَ لَهٗ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

شموس ہو گئے،

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا ہم چھوٹے جہاد کو پورا کر کے جہاد اکبر کی طرف واپس آئے ہیں، یعنی ہم کثرت سے وحدت کی جانب آئے ہیں اور عالم تمثل سے عالم تجرد کی طرف لوٹ آئے اور تفصیل علم کی بارگاہ کو ترک کر کے بارگاہ اجمال کو اختیار کیا جیسا کہ ہم نے اسکی تفصیل حقیقت ابراہیم علیہ السلام میں بیان کی ہے اور یہ مشکل ترین سفر ہے اور بہت ہی شاق مقام ہے، کیونکہ اس کا مبدء تعین موطن فطرت سے بالاتر ہے اس سے آپ کو ہر ایک اجمالی اور تفصیلی کمال حاصل ہوا، اور انتہائی کمال کا کوئی درجہ باقی نہیں رہا اور اسی واسطے آپ سے کہا گیا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

Marfat.com

وَهُنَالِكَ حَجَّ الْكَعْبَةَ وَصَدَعَ
بِقَوْلِهِ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اتَّخَذَنِيْ
خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ
خَلِيْلًا وَنَزَلَ سُوْرَةُ النَّصْرِ
فَرَدَّدْنَا اِذَا ذُقْنَا وَاَمَّا ذَوْقُ
مَنْ قَالَ اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اُكْتُسِبَ الْخُلَّةَ بَعْدَ اَلْفِ سَنَةٍ
بِوَاسِطَةِ بَعْضِ اُمَّتِهٖ فَمَعَ
اَنَّهٗ حُكْمٌ بِمَا يُنَاقِضُ اَمْرَ النُّبُوَّةِ
مُعَارِضٌ بِالنَّصِّ الصَّرِيْحِ
الصَّحِيْحِ فَلَا يُعَوَّلُ عَلَيْهِ ۔

اور اسی اثناء میں آپ نے حج کیا اور یہ
فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنا
خلیل بنا لیا جیسا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو اپنا خلیل بنایا تھا، اور
سورۂ نصر نازل ہوئی ہمارا ذوق تو یہی
ہے لیکن جس نے اپنے ذوق کی بنا پر
یہ کہا ہے کہ آپکو امت مرحومہ کے ایک
فرد کے ذریعہ ہجرت کے ہزار سال کے
بعد خلت کا مرتبہ حاصل ہوا اس کا یہ
کہنا نبوت کے منافی ہے اور نص صریح
کے مخالف ہے اسلئے یہ قول معتمد نہیں،

وَمِنْ هٰذِهِ الْكَمَالَاتِ الْفِطْرِيَّةِ
وَالْمُكْتَسَبَةِ صَدَرَتْ مِنْهُ
الْمُعْجِزَاتُ فَمِنْهَا الْاِخْبَارُ عَنِ
الْمُغَيَّبَاتِ وَسِرُّهٗ اَنَّ الْمُقَرَّبَ
بِاَيِّ اِقْتِرَابٍ كَانَ يُفْتَحُ لَهٗ
بَابَانِ بَابٌ اِلَى الْعِلْمِ الْفِعْلِيِّ
وَبَابٌ اِلَى الْعِلْمِ الْاِنْفِعَالِيِّ
وَاَمَّا الْمُقَرَّبُ بِقُرْبِ النَّوَافِلِ

اور ان ہی کمالات فطریہ اور
اکتسابیہ کی بدولت آپ سے انواع
و اقسام کے معجزات صادر ہوئے، (۱)
غیب کی خبریں بتلانا اسکا راز یہ ہے
کہ جسکو قرب حاصل ہو، خواہ اسکی نوعیت
کچھ ہو اس کے سامنے دو دروازے کھل
جاتے ہیں ایک علم فعلی اور دوسرا علم
انفعالی کیطرف اور جسے قرب نوافل

Marfat.com

فَلِاضْمِحْلَالِهٖ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
وَاَمَّا الْمُقْتَرِبُ بِقُرْبِ الْفَرَائِضِ
فَتَجَلَّی اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِیْ عَیْنِهٖ
بِاَحْکَامٍ تُنَاسِبُ عَیْنَهَا
وَاَمَّا الْمُقْتَرِبُ بِقُرْبِ الْوُجُوْدِ
فَلِانْقِهَارِهٖ تَحْتَ حُکْمِ الْعَیْنِ
الَّتِیْ هِیَ خَیْرٌ کُلُّهٗ اَیْ لَا حَقِیْقَةَ
لَهَا اِلَّا اَنَّهَا تِمْثَالٌ لِلْخَیْرِ حَیْثِیَّةً
مِنَ الْحَیْثِیَّاتِ فَلَا جَرَمَ اَنَّهٗ
یَعْلَمُ کُلَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ
اَوْ بَعْضَهَا ثُمَّ اِنَّ الصَّفَا
الْمُکْتَسَبَ اَیْضًا
یُفِیْدُ کَشْفًا لِلْکَائِنَاتِ
الدَّنَسِیَّةِ وَمِنْهَا اِجَابَةُ
الدَّعَوَاتِ فِیْ اَسْرَعِ
الْاَوْقَاتِ وَسِرُّهَا مَا کُنَّا
اَشَرْنَا اِلَیْهِ مِنْ اَنَّ الْاَفْعَالَ
وَالْاَقْوَالَ تُثْبَتُ فِی
الصُّحُفِ وَ

حاصل ہو اسکے سامنے تو اسلئے کہ اس
نے اپنی ہستی کو ذات اقدس جل شانہٗ
میں مضمحل کر دیا ہے قرب فرائض
والے کے سامنے اسلئے اسکی عین ثابتہ
اللہ تعالےٰ کی تجلی گاہ ہوتی ہے جس
سے اسکے مناسب احکام ظہور میں آتے
ہیں اور قرب وجود والے کے سامنے
اس لئے کہ وہ عین ثابتہ کا مقہور ہوتا
ہے اور اسکے حکم کے ماتحت رہتا ہے
اور عین ثابتہ سراسر خیر ہی خیر ہے اور
کسی نہ کسی حیثیت سے وہ خیر ہی
کا متمثل ہوتا ہے اسی بنا پر اسے اولین اور
آخرین کا حال کلاً یا جزءاً معلوم ہو جاتا ہے
اور جو صفائی قلب کی اکتسابی ہوتی ہے
وہ بھی کائنات ونسیہ کے کشف کا
فائدہ دیتی ہے (۲) دعاؤں کا بہت
جلد قبول ہو جانا اس کا راز وہی ہے
جو ہم لکھ چکے ہیں کہ اقوال اور اعمال
کو صحف میں ثبت کیا جاتا ہے اور

Marfat.com

تَخْرُجُ عَلٰی حَسَبِ السُّبُوْغِ
وَاِنِّیْ اَرٰی اَنَّ اَکْثَرَهَا
مُؤَیَّدٌ بِتِلَاوَةِ الْاَسْمَاءِ وَکَذَا
مَا بَعْدَهَا مِنْ اَنْوَاعِ
الْمُعْجِزَاتِ وَمِنْهَا زِیَادَةُ
الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَسِرُّهَا
اِنْفِتَاحُ الْبَابِ اِلَی التَّجَلِّیْ
الْاِیْجَابِیِّ فِی التَّرْبُوْبِیَّةِ الْمَذْکُوْرَةِ
مِنْ حَیْثُ الْاِقْتِرَابَاتِ وَ
مِنْهَا تَکَلُّمُ الْجَمَادَاتِ وَ
الْعَجْمَاوَاتِ وَاِنْقِیَادُهَا وَسِرُّهَا
اِنْفِتَاحُ التَّجَلِّی الْاِیْجَادِیِّ
فِی التَّرْبُوْبِیَّةِ الْکَمَالِیَّةِ وَمِنْهَا
کَفُّ الْاَعْدَاءِ وَتَعْذِیْبُ
مُنْکِرِیْهِ وَسِرُّ الْاَوَّلِ
حِمَایَةُ السُّبُوْغِ وَالثَّانِیْ
اَنَّ مُعَارَضَةَ الْمُقْتَرِبِ
یُوْرِثُ حُزْنًا۔

مرتبۂ سبوغ کے تعلق انکا ظہور ہوتا ہے
میری رائے میں اسمائے حسنیٰ کی تلاوت
اس کا بڑا سبب ہے اور دیگر انواع
معجزات کیلئے بھی یہ ایک تائیدی
سبب ہے اور انہیں انواع میں سے
کھانے پینے کی اشیاء کی خارق از عادت
زیادتی کا ظاہر ہونا ہے اس کا راز
تجلی ایجابی کے دروازہ کھلنے میں مضمر
ہے جو اقترابات مذکورہ کا نتیجہ ہے اور
جس کا ظہور ربوبیت کاملہ میں ہوتا ہے
اور ایسے ہی بے زبان جانوروں اور
جمادات کا کلام کرنا اور مطیع و فرمانبردار
ہونا اس کا راز بھی اس ایجادی تجلی
میں مضمر ہے جس کا ظہور ربوبیت کاملہ
میں ہوتا ہے اور اسی طرح دشمنوں کے
شر کو اس سے روکنا ہے اور اس کے
منکروں پر عذاب نازل کرنا اور اول کا
زمرتبہ سبوغ کی حمایت ہے اور ثانی
میں اہل قرب کی مخالفت کرنا جو ان کی ذات کا باعث ہے

Marfat.com

اقسام وحی

وَالْوَحْيُ عَلَى الْاَنْوَاعِ مِنْهَا مَاكَانَ فِي الْمِعْرَاجِ وَهُوَ عِنْدَ حِزْبِ الْحِكْمَةِ فِي الْيَقْظَةِ بِبَدَنٍ مِنْ تَجَسُّدِ الْكَمَالَاتِ لَا مِنْ تَجَوْهُرِ الْعَنَاصِرِ وَسِرُّهُ اِنْ تَقْضَاءُ الْعَيْنِ التَّبَحُّرُ فِي الْمَعَارِفِ فِي جَانِبِ الْاِقْتِرَابِ الْفَرَائِضِيِّ وَالْاِقْتِرَابِ الْمَلَكِيِّ مَعًا وَمِنْ هٰذَا التَّبْيِيْنِ يُفَكُّ الْعُقْدَةُ فِي شَقِّ الصَّدْرِ وَتَحْقِيْقُ تَجَسُّدِ الْكَمَالَاتِ عَمِيْقٌ جِدًّا وَكَشْفُ السِّرِّ اَنَّ الْكَمَالَاتِ الْمُتَوَحِّدَةَ كَمَالًا وَاحِدًا شَتَّى مُقَرِّبٌ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بِضَرْبٍ مَا مِنَ الْقُرْبِ فَلَا بُدَّ اَنَّ لَهٗ صُوْرَةً حَقَّةً

وحی کے متعدد اقسام ہیں، معراج کی حالت میں جو وحی ہوئی تو اہل حکمت کے نزدیک معراج بحالت بیداری اسی جسم کیساتھ ہوئی ہے جو کہ کمالات کا تجسم تھا اس بدن کیساتھ نہیں ہوئی جو کہ عناصر سے مرکب شدہ ہے اسکا راز یہ ہے کہ عین ثابتہ کا تقاضا قرب فرائض اور قرب الملائکہ دونوں لحاظ سے عالم معارف میں تبحر حاصل کرتا ہے اور اسی راز سے شق صدر کا عقدہ حل ہوجاتا ہے، تجسم کمالات کی حقیقت کا مسئلہ ایک عمیق راز ہے جو تمام جداگانہ کمالات ایک وحدانی صورت اختیار کرتے ہیں تو وہ ایک ایسی چیز ہوتی ہے کہ جسے اللہ تعالےٰ کی ساتھ ایک گونہ قرب حاصل ہوتا ہے لہذا یہ ضروری ہے کہ ارتقاء کی ہر ایک منزل میں ایک

تَنْبِيهٌ فِي كُلِّ نَشْأَةٍ وَ
قَدْ تَكُوْنُ جِبِلِّيَّةً وَقَدْ تَكُوْنُ
مِثَالِيَّةً وَسَيَاتِيْكَ تَجَسُّدُ
الشُّرُوْرِ فِيْ حَدِيْثِ الدَّجَّالِ
فَقِسْهُ عَلٰى هٰذَا ۔
وَمِنْهُ الرُّؤْيَا كَحَدِيْثِ
الْكَفَّارَاتِ وَالدَّرَجَاتِ
وَحَدِيْثُ الْمُعَادِيَاتِ
وَسِرُّهَا مَا ثَلَّثْنَا فِي الْمِعْرَاجِ
وَمِنْهَا تَمَثُّلُ جِبْرِيْلَ لَهُ
بِحَيْثُ يَرَاهُ النَّاسُ كَمَا
فِيْ حَدِيْثِ سُؤَالِهٖ عَنِ
الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ وَ
الْاِحْسَانِ وَاَشْرَاطِ
السَّاعَةِ وَسِرُّهُ مَا اَشَرْنَا
اِلَيْهِ مِنْ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ
بَعْدَ اَنْ تَهَيَّؤَ
بِالتَّأَلُّفِ الْاِسْتِعْدَادِيِّ
قَدْ تَمَثَّلَ بِالْبَدَنِ

صورت حقیقیہ ہو جو بعض اوقات
صورت جویہ ہوتی ہے اور بعض اوقات
مثالیہ آگے حقیقت دجال کی بحث میں
یہ سمجھائے گا کہ وہ شرور کا تمثل ہے تو
اس کو بھی اسی پر قیاس کر لینا
وحی کی ایک قسم رویائے صادقہ ہے
مثلاً کفارات اور درجات کی حدیث
اور معادیات کی حدیث اس کا بھی
راز وہی ہے جو معراج میں مذکور ہوا
اور ایک قسم وحی کی یہ ہے، کہ جبریل
آدمی کی صورت میں متمثل ہوں اور تمام
حاضرین انہیں دیکھ لیں، مثلاً وہ حدیث
کہ جبریل امین نے آدمی کی شکل میں آکر
ایمان اور اسلام اور احسان کی حقیقت
دریافت کی اور علامات قیامت کو
معلوم کیا اس کا راز بھی ہم پہلے اشارۃً
بیان کر چکے ہیں، کہ ملائکہ میں بوقت
تعلق استعدادی کی بنا پر اہتزاز پیدا
ہوتا ہے تو اسکے بعد وہ کبھی کبھی بدن

الْمَثَالِيُّ وَمِنْهَا النَّفْثُ فِي	مثالی میں متجسد ہوتے ہیں اور وحی کی
رَوْعِهِ كَحَدِيْثِ اِلَّا الدَّيْنَ	ایک قسم نفث فی الروع ہے جیسا کہ
فِي الْجِهَادِ وَحَدِيْثِ يَعْلَى	اس حدیث کا استثنائی فقرہ کہ شہید کے
بْنِ اُمَيَّةَ وَحَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ	تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں مگر
فِيْ جَوَابِ مَنْ قَالَ اَوَيَاْتِيْ	قرضہ اسی طرح یعلی بن امیہ کی حدیث
الشَّرُّ بِالْخَيْرِ وَقَدْ كَانَ	اور ابو سعید کی وہ حدیث کہ جس میں
يَذْهَبُ عَنْ حِسِّهِ وَذٰلِكَ	مذکور ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا،
لِشِدَّةِ مَالِكِيَّةِ الْاِقْتِرَابِ	کیا خیر سے بھی شر پیدا ہوتا ہے اس
الْمَلَكُوْتِيِّ اَوِ الْاِقْتِرَابِ	حالت میں آپ اپنے حواس ظاہری سے
الْفَرَائِضِيِّ وَاسْتِغْرَاقِهِ	غائب ہو جاتے ہیں، کیونکہ قرب فرائض
فِيْهِمَا وَمِنْهَا الْاِشْرَافُ	اور قرب ملکوتی میں آپکو استغراق حاصل
وَالْكَشْفُ كَحَدِيْثِ بَائِعِ	ہوتا ہے اور ان کا اثر آپ پر اس طرح
الْحِنْطَةِ وَكَحَدِيْثِ	غالب آجاتا ہے کہ گویا کہ آپ انکے
النَّاقَةِ فِي التَّبُوْكِ وَقَدْ	قبضہ میں ہیں ایک قسم وحی کی اشراف اور کشف ہے
مَهَّدْنَا بَعْضَ تِبْيَانِهِ	جیسا کہ گندم بیچنے والے کی حدیث یا اونٹنی والا
وَمِنْهَا الْوَحْيُ الْبَاطِنِيُّ	واقعہ جو جنگ تبوک میں پیش آیا جس کے متعلق ہم کچھ
وَهُوَ الْحِكْمَةُ اَوْ مُقْتَضَى	تذکرہ کر چکے ہیں اور ایک قسم کو وحی باطنی کہا جاتا ہے
الْاِسْمِ الطَّالِعِ مِنْ فُؤَادِهِ	یہ وہی چیز ہے کہ جسے قرآن کریم میں حکمت کے ساتھ موسوم
وَقَدْ ذَكَرْنَاهُمَا وَمِنْهَا	کیا گیا ہے نیز اس کی ایک قسم وہ بھی ہے جو اس اسم پاک کا

Marfat.com

الْقُرْاٰنُ وَهُوَ اَعْظَمُهَا وَاَكْرَمُهَا وَلَنْ يَتَفَسَّرَ لَكَ اِجْمَالُ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى تَعْرِفَ وُجُوْهَهَا مِنَ التَّحْقِيْقِ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُتْلٰى عَلَيْكَ ۔

مقتضا ہے جس کا آپ کے قلب مبارک سے طلوع ہوا ان دونوں قسموں کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں سب سے بڑی وحی اور اس کی افضل ترین قسم قرآن مجید ہے لیکن قرآن مجید کا اجمال اس وقت تک واضح نہیں ہو سکتا جب تک تحقیق کے طور پر ذیل کی تمہید نہ پڑھو

قرآن مجید کے منازل ارتقاء

لِلْقُرْاٰنِ نَشْاَتٌ حَسْبَ النَّشْاَةِ الْقَدِيْمَةِ الْاِفَاضِيَةِ نَشْاَةُ الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ الَّذِيْ هُوَ مِنْ جُزْئِيَّاتِ الْاِرَادَةِ وَلَا نَعْنِيْ بِذٰلِكَ اِلَّا الْاِفَاضَةَ بِالْفِعْلِ لِلتَّرْبِيَةِ الْكَمَالِيَّةِ الْعِلْمِيَّةِ النَّشْاَةُ الْمُتَجَدِّدَةُ مِنْ قَبِيْلِ الْاِسْمِ الْمُتَجَدِّدِ نَشْاَةُ نَسَمَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَوْطَنَ ذُرْوَةَ سَنَامِ كُلٍّ مِّنْ هٰذِهِ النَّشْاَةِ مِنْ قَبِيْلِ كَمَالِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا النَّشْاَتُ

قرآن مجید کے منازل ارتقاء پانچ ہیں (۱) ارتقاء قدیمہ یعنی افاضہ بالفعل (۲) کلام قدیم کا وہ ارتقاء جو صفت الارادہ کی جزئیات سے ہے اس سے ہماری مراد افاضہ بالفعل ہے جسکا تعلق علمی تربیت کمالیہ سے ہے (۳) متجدد ارتقاء جسکی مثال اسم حادث متجدد سے ہے (۴) نسمہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتقاء یاد رکھو کہ ان تمام ارتقاءات میں انتہا تک پہنچ جانے کا منبع آپ کا اپنا کمال ہے صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تین قسم کے ارتقاءات میں آپکو جو درجہ عالیہ حاصل

Marfat.com

الثَّلٰثُ الْاَوَّلُ فَتَمَثَّلَ اِعْتِلَائُهٗ فِيْهَا اَحَاطَةً لِاُصُوْلِ الْعُلُوْمِ لِمَا سَيَاتِيْكَ وَاَمَّا الرَّابِعَةُ فَتَمَثَّلَ اِعْتِلَائُهٗ فِيْهَا فَصَاحَةً وَبَلَاغَةً وَاُسْلُوْبًا وَالسِّرُّ فِيْهَا هُوَ اَتَمُّ الْاُمُوْرِ بِاَسْرِهَا فِيْ تِلْكَ النَّشْاَةِ وَاَمَّا الْخَامِسَةُ نَشْاَةُ الْمُدْرِكَةِ فَكَانَ لَهٗ نُوْرٌ مِنْ قِبَلِ اَصْلِهٖ وَنُوْرٌ مِنْ قِبَلِ مُلَابَسَةِ السَّابِقِيْنَ اِيَّاهُ فَفَرَضَ فِي النَّشْاَةِ الشَّرْعِيَّةِ ۔

تھا وہ اس طرح متمثل ہوا کہ آپ کو اصول علوم پر احاطہ حاصل ہوا جیسا کہ اسکا بیان عنقریب آئیگا، ارتقاء چہارم میں آپکا درجہ عالیہ فصاحت و بلاغت اور حسن ادو اسلوب کیصورت میں متمثل ہوا اسکا راز یہ ہے کہ ظہور کی بہترین قسم یہ ہے کہ اسمیں کامل ترین امور نمایاں ہوں جسکا تعلق اس نشاہ سے ہے اور پانچواں مدرکہ کا ارتقاء ہے چنانچہ ایک نور تو آپ کو اپنی اصلی حالت کے لحاظ سے حاصل تھا اور ایک نور آپ کو سابقین کے ساتھ تعلق رکھنے کی بنا پر حاصل ہوا ارتقاء تشریعی کا تعلق اسی سے ہے،

علوم قرآن

وَعُلُوْمُ الْقُرْاٰنِ بِرُمَّتِهَا تَنْحَصِرُ فِيْ كُلِّيَّاتٍ سَبْعٍ اَلْاِلٰهِيَّاتُ مِنَ الذَّاتِ وَالْاَسْمَاءِ الذَّاتِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ وَالْمُتَجَدِّدَةِ

قرآن پاک جن علوم پر مشتمل ہے وہ سات قسموں میں منحصر ہیں (۱) الٰہیات یعنی ذات اقدس اسماء ذاتیہ، اسماء فعلیہ اور اسماء متجددہ کا بیان

Marfat.com

التكوينيات تسمى بالآيات
وعدها امور تجوهر السماء
والارض ايات السماء ايات
المحو آيات العناصر ايات
المعادن ايات النبات ايات
الحيوان ايات الانسان
عجائب مقامات الانبياء
الوعظ وتفسيره قهر المدارك
الظلمانية بانوار المعارف القدسية
وعمدته وجوه الترغيب والترهيب
بوقائع الاخرة والدنيا ولقصص
التي تنكسر بسماعها سورة النفس
والتمثيل بامثال يقع في النفس
بموقع والتشفيع الشرعية والتسلية
الشرع وفيه ابواب العبادات و
الكبائر والعادات والاخلاق والمعاملات
وتدبير المنزل وسياسة المدينة
المعاد وفيه اربعة منازل القبر
والحشر ويوم الحساب والجنة و

تکوینیات انکو آیات بھی کہتے ہیں،
مثلاً زمین و آسمان کی تخلیق مظاہر جویہ
عناصر اور موالید ثلاثہ یعنی جمادات اور
نباتات اور حیوانات تخلیق انسان کا
بیان اور مقامات انبیاء کے عجائبات
(۳) وعظ وارشاد یعنی جہالت کی تاریکیوں
کو معارف قدسیہ سے منور کیا جائے ترغیب
وترہیب کی بہترین صورت یہ ہے کہ دنیا
واخرت کے عبرت آموز واقعات اور
قصص جن کو سنکر نفس کی سرکشی کم ہو اور
وہ تمثیلات جن کا پیرایہ بیان بہت
موثر ہو اسی طرح برائیوں کی مذمت
اور خوبیوں کو سراہنا اور تسلی آمیز
چیزیں بیان کرنا
(۴) شرعیات اور اس میں جملہ عبادات
اعمال اور عادات اخلاق معاملات
تدابیر منزل سیاست مدنیہ داخل ہیں
(۵) معاد یہ آخرت کی چار بڑی منزلیں
ہیں قبر حشر روز قیامت جنت اور

النَّارِ مُحَاجَّةَ الْكُفَّارِ وَفِيهَا مَسَائِلُ التَّوْحِيدِ عِبَادَةً وَإِثْبَاتُ الْمَعَادِ وَإِثْبَاتُ النُّبُوَّةِ وَإِثْبَاتُ تَنْزِيهِهِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنِ الْوَلَدِ وَغَيْرِهَا التَّحْرِيفَاتِ الْقِصَصُ وَالْمَذْكُورُ فِيهَا قِصَصُ الْأَنْبِيَاءِ وَقِصَّةُ إِسْكَنْدَرَ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَغَيْرِهَا وَسِرُّ هٰذِهِ الْعُلُومِ الْقِلَابُ الْحِكْمَةِ وَحْيًا وَكَانَ الْمُحَاجَّةُ هِيَ وَعْظٌ مَآلًا إِنَّ أَصْلَهُمَا وَاحِدٌ وَهُوَ الْإِرْشَادُ لِتَقْلِيبِ تَرْبِيَةً عِلْمِيَّةً ۔

دوزخ (۶) مجادلہ یعنی کفار کو دلائل سے قائل کرنا، اثبات توحید، اثبات نبوت، اثبات معاد اور منکروں کی تحریفات کا ابطال یہ سب امور اسی قسم سے ہیں (۷) قصص انبیاء کرام کے واقعات اور ذوالقرنین وغیرہ کے واقعات ان علوم کا راز یہ ہے کہ حکمت وحی کی شکل میں تبدیل ہو جائے، اور مجادلہ بھی وعظ تذکیر کی ایک قسم ہے دونوں کا مقصد ہدایت وارشاد اور تربیت علمیہ ہے

حروف مقطعات

وَمِنْ فُنُونِ الْحِكْمَةِ فَنُّ الْحُرُوفِ وَمِمَّا يُعْطِيهِ هٰذَا الْفَنُّ أَنَّ الٓمٓ مَعْنَاهُ عَجِيبٌ أُمِنَ فِي الْمُتَدَنِّسِ كَفَى بِهِ عَنِ الْآيَاتِ وَالْعَادَاتِ فِي الْأَعْمَالِ وَبِدْعَاتِ الْأَخْلَاقِ مِنْ حَيْثُ

فنون حکمت میں سے ایک فن حروف کا ہے اس فن کے اصول پر ہمارے نزدیک الٓمٓ کے یہ معنی ہیں وہ غیب جس نے عالم متدنس میں تعین قبول کیا اسکا مفہوم یہ ہے کہ عادات اور اعمال اور اخلاق کی بدعات سے

Marfat.com

مَا تَتَعَيَّنُ فِيهَا تَشْرِيعٌ
أَوْ تَحْقِيقٌ قُدُسِيٌّ ۔

الٓرٰ مَعْنَاهُ غَيْبٌ تَعَيَّنَ فِي
التَّخْلِيطِ تَعَيُّنًا مُتَرَدِّدًا
غَيْرَ مُتَحَرِّكٍ فِيهِ عَنْ مَقَامَاتِ
الْأَنْبِيَاءِ مِنْ حَيْثُ أَنَّهَا
مُصَادِمَةٌ لِلشُّرُورِ النَّسَبِيَّةِ
مَرَّةً بَعْدَ أُخْرٰى ۔

طٰهٰ مَعْنَاهُ تَنْزِيهٌ كُلُّ التَّنْزِيهِ
نَزَلَ فِي غَيْبِ هٰذَا الْعَالَمِ
التَّخْلِيطِيِّ كَنَّى بِهِ عَنْ أَحْكَامِ
الْأَسْمَاءِ الْمُتَجَدِّدَةِ مِنْ حَيْثُ
أَنَّهَا كَيْفَ نَزَلَتْ فِي
الْمَدَارِكِ الْإِنْسَانِيَّةِ ۔

طٰسٓمٓ مَعْنَاهُ تَنْزِيهٌ حَقٌّ
التَّنْزِيهِ سِرِّيًا نَاتٍ فِيهَا
فِي عَالَمِ التَّخْلِيطِ كَنَّى بِهِ
عَنِ الْأَسْمَاءِ الْمُتَجَدِّدَةِ وَأَحْكَامِهَا
الَّتِي هِيَ بِحَسَبِ سِرِّيَاتِهَا

ضمن میں تشریع اور تحقیق مقدس کو
تعین حاصل ہے
الٓرٰ کے یہ معنیٰ ہیں کہ غیب کو عالم
تخلیط میں تعین حاصل ہوا، لیکن یہ تعین
مستحکم اور برقرار نہیں اس سے مراد
انبیاء علیہم السلام کے مقامات ہیں
اس حیثیت سے کہ وہ شرور نسبیہ سے
بار بار ٹکراتے رہتے ہیں،
طٰہٰ کے معنیٰ یہ ہیں کہ ذات اقدس
کو کامل تنزیہ حاصل ہے کہ جس نے
اس عالم تخلیط کے غیب میں نزول فرمایا
اس کا مفہوم یہ ہے کہ اسماء متجددہ کے
احکام نے کس طرح مدارک انسانیہ
میں ظہور فرمایا،
طٰسٓمٓ کے معنیٰ یہ ہیں کہ ذات اقدس
کما حقہٗ منزہ ہے جس کا سریان عالم
تخلیط میں تنزیہی ہے، اس سے مراد
اسماء متجددہ اور انکے احکام کا ظہور ہے
جسکا یہ مفہوم ہے عالم متدنس میں ان کا

Marfat.com

الْقُدْسِيِّ فِي الْعَالَمِ الدَّنِسِ
وَعُلُومِهَا الَّتِي تُفِيدُهَا
بِحَسَبِ سَرَيَانِهَا الْقُدْسِيِّ ۔
حٰمٓ مَعْنَاهُ غَيْبٌ ظَهَرَ
فِي الْمُتَدَنِّسِ كَفٰى بِهٖ عَنْ
ثَوَابِ الْكَفَرَةِ وَعَقَائِدِهِمْ
مُتَصَعِّدَةً إِلَى التَّحْقِيقِ فِي
مَوْطِنِ الْوَحْيِ وَالْوَعْظِ
بِالتَّرْهِيبِ وَالتَّرْغِيبِ
وَالتَّشْيِيعِ وَالتَّنْوِيهِ مِنْ
حَيْثُ أَنَّهُ حَيْ نَزَلَ
فِي الْمُحِيطِ قَامِعًا لَهُمْ
وَقَائِمًا لِنِظَامِهِ
عٓسٓقٓ مَعْنَاهُ الظُّهُورُ الْمُتَشَعْشِعُ
السَّارِي فِي هٰذَا الْعَالَمِ
الْمُتَدَنِّسِ الْمُتَحَيِّرِ
قٓ مَعْنَاهُ قَبَاحَاتُ مُتَحَيِّرَةٌ
تُمَيِّلُهَا قُوَّةٌ قُدْسِيَّةٌ كَفٰى بِهٖ
عَنِ الْوَعْظِ وَالْآيَاتِ النَّصَائِحِ ۔

سریان مقدس ہے اور اس کے علوم باعتبار اس کے سریان مقدس کے فائدہ دیتے ہیں،
حٰمٓ کے یہ معنی ہیں کہ غیب نے عالم متدنس میں ظہور کیا اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب کافروں کے عقائد باطلہ اور اعمال و اخلاق خبیثہ نے عالم غیب کی طرف صعود کیا تو ان کا قلع قمع کرنے کے لئے حق کا نزول ہوا، وحی اترتی رہی اور آپ ترغیب و ترہیب کے ذریعہ ان کی ہدایت کا حق ادا کرتے رہے بالآخر ان کے نظام فاسد کو توڑ دینے کا باعث ہوئے،
عٓسٓقٓ کے معنی اس ظہور پر نور کے ہیں، جو اس عالم متدنس میں جاری وساری ہے،
قٓ کے معنی قباحات کا تجسم ہے جس کا مقابلہ قوت قدسیہ کیساتھ ہوا اسکا مفہوم وعظ و نصیحت ہے۔

Marfat.com

نٓ مَعْنَاهُ نُوْرٌ فِي الظُّلْمَةِ كَنٰى بِهٖ اَيْضًا عَنِ الْوَعْظِ ۔

نٓ کے معنی تاریکی کے اندر نور اس کا بھی مفہوم وعظ و نصیحت ہے،

صٓ مَقَامٌ قُدْسِيٌّ اِقْتَرَبَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى قُرْبًا قُدْسِيًّا مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ عَائِدٌ اِلَيْهِ كَنٰى بِهٖ عَنْ مَقَامَاتِ الْاَنْبِيَاءِ وَعُلُوْمِهِمُ الَّتِيْ هِيَ بِحَسَبِ وَجَاهَتِهِمْ ۔

صٓ: کوئی صاحب مقام قدسی جس نے ذات اقدس کا قرب قدسی حاصل کیا ہو اور اس کے اثرات اس پر نافض ہوئے ہوں، اس سے مراد انبیاء کرام کے علوم اور ان کے مقامات ہیں، جو باعتبار وجاہت کے انکو عطا کئے گئے ہیں،

يٰسٓ مَعْنَاهُ شَيْءٌ مُتَرَدِّدٌ بَيْنَ الظُّهُوْرِ وَالْخَفَاءِ سَارٍ فِي الْعَالَمِ كَنٰى بِهٖ عَنْ اَحْكَامِ الْاِسْمِ الْمُتَجَدِّدِ عُلُوْمُهٗ وَاعْلَمْ اَنَّ الطَّاءَ عِنْدَنَا بِمَثَابَةِ الْحَيَوَانِ بِشَرْطِ لَا وَالْحَاءَ بِشَرْطِ شَيْءٍ وَاَلِفَ لَا بِشَرْطِ شَيْءٍ وَاَلِفَ هٰذِهِ الْمُقَطَّعَاتِ اَسْمَاءٌ مُحَلِّيَةٌ لِلسُّوَرِ الَّتِيْ جَاءَتْ

یٰسٓ کے معنی وہ چیز جو ظہور اور خفاء میں متردد ہو، اور اس عالم میں وہ ساری ہو اس میں احکام اسم متجدد اور اس کے علوم کی طرف اشارہ ہے یاد رکھو کہ ط کا مفہوم ہمارے نزدیک اس طرح ہے جسطرح منطق میں حیوان بشرط لا شئ ح کا مفہوم اس طرح ہے جیسے حیوان بشرط شئ اور الف لا بشرط شئ کا مفہوم بمثل حیوان لا بشرط شئ اور یہ حروف مقطعات ان سورتوں کے نام ہیں کہ جنکے شروع میں آئے اور

Marfat.com

مَضَامِيْنِهَا وَعَسٰى اَنْ يَّتَّحِدَا
مَفْهُوْمَانِ فِيْ اَمْرٍ وَيَتَغَايَرَانِ
بِالْاِعْتِبَارِ كَقِصَّةِ الْاَنْبِيَاءِ
يَدْخُلُ تَارَةً فِي الْوَعْظِ وَ
تَارَةً فِيْ مَقَامَاتِهِمْ وَتَارَةً
فِي الْاٰيَاتِ وَكَذٰلِكَ الْمَعَادُ
وَغَيْرُهٗ وَاِنَّ سَلِيْقَةَ الْاِسْمِ
الْمُتَجَدِّدِ فِيْ اِبْدَاعِ الْمَضَامِيْنِ
وَالْاَسَالِيْبِ لَهٗ شِبْهَانِ شِبْهٌ
بِالْاِتِّفَاقِيَّاتِ وَهٰذَا طَبَائِعُ
الْمَقَامَاتِ الْفَرَائِضِيَّةِ قَاطِبَةً
وَشِبْهٌ بِسَلِيْقَةِ الْكَاتِبِ
حَيْثُ تَعَيَّنَ فِيْ نَفْسِهٖ رِسَالَةً
مَدْحِيَّةً مَثَلًا قَافِيَتُهٗ كَذَا
وَكَذَا وَاُسْلُوْبُهٗ كَذَا وَكَذَا وَ
ذٰلِكَ لِمَا اَشَرْنَا اِلَيْهِ مِنْ اَنَّ
الْقُرْاٰنَ اِسْتَوْطَنَ ذُرْوَةَ السَّنَامِ
فِي الْمَوَاطِنِ النِّسْمِيَّةِ فَتَدَبَّرْ

باعتبار مضامین کے انکا خاکہ ہیں، اور
ممکن ہے کہ کلام مجید کی دو جگہیں بلحاظ
مفہوم ایک جیسی ہوں لیکن دونوں سے
مختلف نتائج اخذ کئے جائیں جیسا کہ
انبیاء کرام کے واقعات کہ کبھی ان کا
مقصد وعظ وارشاد ہوتا ہے اور کبھی
انکے مراتب کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور
کبھی وہ آیات قدرت پر توجہ دلانے
کیلئے آتے ہیں معاد وغیرہ کی آیات کو
بھی اسی پر قیاس کر لیجئے، مضامین اور
ابداع کے اسالیب میں طرز تجدد کو دو
طریقوں سے مشابہت دی جا سکتی ہے
ایک اتفاقیات چنانچہ تمام مقامات
فرائضیہ کی یہی نوعیت ہے دوسرے یہ
کہ انشاء پردازی کا اصول اختیار کیا
جائے مثلاً ایک انشاء پرداز پہلے
اپنے ذہن میں ان مضامین کا خاکہ
باندھتا ہے کہ اس کا قافیہ کیا ہوگا اور اسلوب
بیان کیا ہوگا وغیرہ وغیرہ کیونکہ مواطن نسمیہ میں قرآن مجید کا مقام اعلیٰ ترین ہے

Marfat.com

اسالیب سُوَر

وَجُمْلَةُ الْقَوْلِ فِي أَسَالِيبِ السُّوَرِ هُنَاكَ ثَلَاثَةُ مَوَاطِنَ

اَلْأَوَّلُ الْمَطْلَعُ وَلَهُ عِدَّةٌ مِنَ الْأَسَالِيبِ الْمُقْسَمِ بِالْآيَاتِ الْعِظَامِ وَاعْلَمْ أَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ لَا يُرِيدُ بِالْمُقْسَمِ إِلَّا التَّنْوِيهَ بِشَأْنِهَا وَإِعْظَامَ أَمْرِهَا وَتَذْكِيرَهَا لِلْمَدَارِكِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَعَسَى أَنْ لَا يَكُونَ لَهُ جَوَابٌ كَمَا لَا يَكُونُ جَوَابٌ لِأَنِ الْمُتَّصِلَةِ وَلَوِ الْتَمْيِيزِ وَفَكُّ الْعُقْدَةِ مِنْ هٰذِهِ السَّبِيلِ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ الْآيَةَ وَقَوْلُهُ وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالصَّافَّاتِ وَغَيْرِهَا۔ وَتَذْكِيرًا وَذَاتِ هَائِلَةٍ تَتَضَعْ

اسالیب سور کے تعلق مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر ایک سورت کے تین حصے ہوتے ہیں

پہلا حصہ مطلع ۔ اور یہ اس کے عمدہ اسالیب ہیں کہ آیات عظام سے قسم کھا کر سورت کو شروع کرنا اسکا مقصد مقسم بہ کی جلالت قدر کا اظہار ہوتا ہے اور عقول انسانیہ کو ان کی جانب متوجہ کرنا مقصود ہوتا ہے ایسا اوقات یہ قسمیں جواب قسم سے بے نیاز ہوتی ہیں جیسا کہ ان متصلہ اور لو حرف تمنی کو جواب کی حاجت نہیں ہوتی اس سے عقدہ حل ہو جاتا ہے اور آیات ذیل اسی قبیل سے ہیں والکتاب المبین انا انزلنہ والفجر و لیال عشر والصافات وغیرہ

(۱) ابتداء سورت میں ہولناک واقعات

لِذِكْرِهَا الْقُلُوْبُ وَتَقْشَعِرُّ
الْجُلُوْدُ وَهٰذِهٖ بَرَاعَةُ
الْاِسْتِهْلَالِ لِاَنْوَاعِ الْوَعْظِ
وَلَهٗ صِيْغَتَانِ الْاُوْلٰى صِيْغَةُ
الشَّرْطِ كَقَوْلِهٖ اِذَا وَقَعَتِ
الْوَاقِعَةُ وَاِذَا السَّمَاءُ
انْشَقَّتْ وَهٰذَا الشَّرْطُ
لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدَنَا
كَمَا عَلِمْتَ فِي الْقَسَمِ
الثَّانِيَةِ مِثْلُ قَوْلِهٖ
تَعَالٰى اَلْحَاقَّةُ وَمَا الْحَاقَّةُ
اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ
اَلْعُنْوَانُ كَمَا يَكْتُبُ
الْكَاتِبُ فِيْ مُفْتَتَحِ رِسَالَتِهٖ
مِنْ فُلَانٍ اِلٰى فُلَانٍ فَكَذٰلِكَ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ وَكَمَا يُكْتَبُ
فِيْ مُفْتَتَحِ السِّجِلَّاتِ هٰذَا كِتَابُ
الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ اَوْ كِتَابُ النِّكَاحِ

کا تذکرہ کرنا جسکو سن کر دل پگھل
جائیں اور بدن کے رونگھٹے کھڑے
ہو جائیں اور یہ وعظ کیلئے براعت
استہلال کے درجہ میں ہے اسکے استعمال
کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ اسکو
جملہ شرطیہ کی صورت میں لایا جائے جیسا
کہ اذا وقعت الواقعۃ اور اذا السماء
انشقت اور اس قسم کی شرط کو جزا کی
ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ ابھی قسم کے
بارے میں مذکور ہوا اور دوسرا طریق
ادا اس قسم کے الفاظ ہیں الحاقۃ ما
الحاقۃ اور القارعۃ ما القارعۃ
(۳) وہ عنوان کے طریقہ پر ہو جیسا کہ
کاتب اپنے رسالہ اور خط کی ابتداء میں
من فلاں الی فلاں لکھا کرتا ہے تو اسی
طرح اللہ تعالے کا فرمان ہے تنزیل
الکتاب من اللہ العزیز الحکیم اور
جیسا کہ دستاویزوں میں لکھا جاتا ہے
کہ یہ بیعنامہ اور نکاح نامہ ہے تو اسی

كَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ذٰلِكَ
الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ اِنَّ لِلْعُنْوَانِ صِيَغَتَيْنِ۔
اَلْاِبْتِدَاءُ بِالْحَمْدِ اَوِ التَّسْبِيْحِ
اَوِ التَّبَارُكِ يُكْتَبُ فِيْ
مُسْتَهَلِّ الرِّسَالَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَالشُّكْرُ لَهٗ۔
اَسْلُوْبٌ سَائِغٌ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى
اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
سَاَلَ سَائِلٌ وَلَا يَخْلُوْ
عَنْ اِتْبَاعٍ مَّا۔
اَلْمَوْطِنُ الثَّانِيْ اَلْحَشْرُ
وَهُوَ مَا بَيْنَ الْمَطْلَعِ
وَاعْنِيْ بِهٖ ذِكْرَ الْقَصَصِ
مَرَّةً وَذِكْرَ الْمَعَادِ مَرَّةً
وَالتَّخْوِيْفَ بَعْدَ اِبَانِ الدُّنْيَا
اُخْرٰى وَمُحَاجَّةَ الْكُفَّارِ
اُخْرٰى ثُمَّ يَعُوْدُ وَيَنْكُرُ
الْقَصَصَ عَلٰى هٰذَا

طرح اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے ذلک
الکتاب لاریب فیہ الخ غرضکہ عنوان
کے دو طریقہ ہیں،
(۴) حمد و تسبیح اور شکر کے کلمات کیساتھ
شروع کرنا جیسا کہ کاتبوں کا بھی ان ہی
الفاظ حمد و شکر کے ساتھ اپنے رسائل کو
شروع کرنیکا دستور ہے،
(۵) بغیر کسی عنوان کے شروع کر دینا
جیسا کہ اتی امر اللہ، سأل سائل وغیرہ
لیکن اس افتتاح میں بھی ایک قسم
کا ابداع ہوتا ہے،
اور دوسرا مقام حشر ہے (یعنی مطلع اور
مقطع کا درمیانی حصہ) اور اسمیں تغلیب
کی رعایت کی گئی ہے مقصود یہ کہ واقعات
کا تذکرہ کرتے ہوئے معاد کا ذکر شروع
ہو گیا اور کبھی عذاب نار سے ڈرانا
شروع کر دیا اور کبھی منکروں کی رد و قدح
کا جواب دیا جاتا ہے ان سب انواع
کے بعد پھر اصل واقعہ بیان ہونے لگتا

Marfat.com

التَّرْتِيبِ فَيَكُوْنُ اَوْقَعَ فِي الْاَذْهَانِ وَاَبْعَدَ مِنَ الْمَلَالِ وَهٰذَا بِحَسَبِ الْمِثْلِ الثَّانِي مِنَ الْمِثْلَيْنِ وَاَمَّا الْمِثْلُ الْاَوَّلُ فَذٰلِكَ ضَرُوْرَةٌ بِحَسَبِهِ وَالْمَوْطِنُ الثَّالِثُ الْمُقْطَعُ وَقَدْ رُوْعِيَ فِيْهِ اَنْوَاعُ النُّصْحِ وَالتَّسْلِيَةِ وَالتَّخْوِيْفِ بِاَكْمَلِ جَمَالٍ فَهٰذِهٖ وُجُوْهٌ مِنْ عِلْمِ التَّفْسِيْرِ وَعَلٰى اَنْ نُحِيْطَ وُجُوْهَ التَّفْسِيْرِ اِنْ وَفَّقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ ۔

ہے اور وہی ترتیب ملحوظ ہوتی ہے یہ طرز بیان بہت ذہن نشین ہوتا ہے اور ملال کو دور کر دیتا ہے یہ اصول بیان قسم ثانی ہے جس کو ہم نے طرز انشار پردازی سے تشبیہ دی ہے لیکن قسم اول حد ضرورت تک محدود رہتی ہے اور تیسرا مقام مقطع ہے کہ جس میں نصیحت اور تسلی اور تخویف کے انواع کو اجمالی طور پہ ملحوظ رکھا جاتا ہے یہ علم تفسیر کے اصول ہیں اور ممکن ہے اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا کی تو ہم ان اصول تفسیر کو مفصل بیان کر دینگے

کلام نفسی

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ

عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہر ایک آیت کیلئے ظہر اور بطن ہے اور ہر ایک حد کیلئے مطلع

Marfat.com

وَلِكُلِّ حَدٍّ مَطْلَعٌ اَخْرَجَهُ
الْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ۔
وَلْنُفَصِّلِ الْاَحْرُفَ وَالظَّهْرَ
وَالْبَطْنَ وَالْحَدَّ وَالْمَطْلَعَ
فَنَقُوْلُ الْاَحْرُفُ مُمَثَّلَاتٌ
بِالْكَلَامِ النَّفْسِيِّ مِنَ الْاَلْفَاظِ
الْمُتَرَادِفَةِ وَالْمُتَقَارِبَةِ وَتَحْقِيْقُ
ذٰلِكَ اَنَّ لِلنَّفْسِ الْاِنْسَانِيِّ
وَهْمًا قَبْلَ التَّكَلُّمِ هٰذَا
اِجْمَالٌ لِكَلَامِهٖ كَمَا يُوْجَدُ فِي
اَرْوَاحِ الْمَوْتٰى حَيْثُ لَمْ
يَبْقَ فِيْهَا اِلَّا النَّفْسُ الْقَابِلَةُ
لِلْاَوْصَافِ ثُمَّ التَّفْصِيْلُ
مَفْقُوْدٌ فِيْهَا وَهُوَ الَّذِيْ
يُدْرِكُهٗ اَهْلُ الْاِشْرَاقِ
قَبْلَ التَّكَلُّمِ وَهٰذَا
هُوَ الْكَلَامُ النَّفْسِيُّ ثُمَّ
اِنَّ فِي الْوَحْيِ كَلَامًا مِنْ
قَبِيْلِ الْاَسْمَاعِ الْحَادِثَةِ

ہے اس حدیث کو بغوی نے شرح
السنہ میں بیان کیا ہے،
اب ہم تمہارے سامنے ان حروف اور
ظہر و بطن اور حد و مطلع کی تفصیل بیان
کرتے ہیں، کلام نفسی کو الفاظ مترادف
اور متقاربہ کی شکل میں جو تمثلات
حاصل ہوتے ہیں انہیں احرف کہتے
ہیں اور اس کی تحقیق یہ ہے کہ پیشتر
اس سے کہ انسان اپنے منہ سے کوئی
بات نکالے اسکا مجمل خاکہ اسکے دل
و دماغ میں موجود ہوتا ہے جیسا کہ یہ
کلام نفسی ارواح موتی میں پایا جاتا ہے
کیونکہ ان میں نفس قابلۃ الاوصاف کے
علاوہ اور کچھ باقی نہیں رہتا اس میں
تفصیل مشکل ہے اہل اشراق نطق
ظاہری سے قبل اسکا ادراک کیا کرتے
ہیں اور یہی وہ کلام نفسی ہے اور پھر
وحی میں اسم حادث کی جانب سے
ایک کلام ہے،

Marfat.com

يَشْبَهُ هٰذَا الْكَلَامَ فَسُمِّيَ بِهٖ وَلِمَا اَوْرَدَ عَلٰى اِمَامِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّ صِفَاتِ اللّٰهِ قَدِيْمَةٌ فَلِمَ حَدَثَ الْكَلَامُ تَقُوْلُ عَنْهُ بِاَنَّ الصِّفَةَ قَدِيْمَةٌ وَتَعَلُّقُهَا حَادِثٌ يَعْنِيْ بِالصِّفَةِ مَا فِي الْاَزَلِ وَيَعْنِيْ بِالْحُدُوْثِ هُوَ الَّذِيْ نَحْنُ فِيْهِ ثُمَّ اِنَّ لِهٰذِهِ الصِّفَةِ تَجَلِّيْ مَا فِيْ عَالَمِ الْخَيَالِ بِصُوْرَةِ الْاَلْفَاظِ وَتَجَلِّيْ مَا فِيْ عَالَمِ التَّلَفُّظِ اَمَّا اَفْصَحْنَا عَنْ تَحَاذِي الْعَوَالِمِ وَاَنَّ النَّفْسَ الرَّحْمَانِيَّ بَاقٍ وَمِنْ بَقَايَا الْخُصُوْصِيَّاتِ مَا هِيَ مُتَزَايِدَةٌ وَاَنَّ الْعَالَمَ النَّازِلَ مُتَوَلِّدٌ مِنَ الْعَالَمِ الْاَعْلٰى فَتَذَكَّرْ

چونکہ اسی کلام نفسی کیساتھ مشابہ ہوتا ہے لہذا اسے بھی اسی کیساتھ موسوم کر دیتے ہیں اور امام اہل سنت پر جسوقت یہ اعتراض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات تو قدیم ہیں تو پھر کلام کے حادث ہونیکے کیا معنیٰ انہوں نے فرمایا کہ صفت قدیم ہے لیکن اسکا تعلق حادث ہے صفت سے ان کی مراد حالت ازلیہ ہے اور حادث ہونے سے انکی مراد عالم مادی ہیں اسکا ظاہر ہونا ہے پہلے صفت عالم خیال میں یہ صورت الفاظ متجلی ہوتی ہے اور دوسری تجلی اسکی عالم تلفظ میں ہوتی ہے یہ چیز ہم بیان کر چکے کہ تمام عوالم متحاذی ہیں اور نفس رحمانی کو بقاء حاصل ہے اور خصوصیات کے بقایا کہ جن میں بعض ایسی بھی ہیں جو بڑھتی رہتی ہیں اور عالم اسفل کا تولد عالم بالا سے ہوا ہے ان باتوں کو یاد رکھو جب

Marfat.com

فَاِذَا تَرَدَّتِ التَّجَلِّيَاتُ وَتَشَعَّبَتِ الْاَلْبِسَةُ فَهِيَ الْحُرُوْفُ ۔

تجلیات متعدد ہوں اور کلام نفسی کو مختلف لباس پہنائے جائیں تو بھی وہ حروف ہیں،

وَاَمَّا الظَّهْرُ فَظَاهِرُ مَا يُفْهَمُ مِنَ الْكَلَامِ مِنَ الْمَعْرِفَةِ الْمَتْلُوَّنَةِ بِلَوْنِ الْحُدُوْثِ وَاَعْنِيْ مَا يُعْطِيْهِ الْاِسْمُ الْمُحْدَثُ وَاَمَّا الْبَطْنُ فَمَنْشَأُ هٰذَا الْاِسْمِ فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ الْقَدِيْمِ وَالَّتِيْ هِيَ مَسْتُوْرَةٌ بِعُنْوَانِ هٰذَا الْاِسْمِ مِنْ اَجْلِ التَّجَلِّيَاتِ فَهٰذَا الظَّهْرُ وَالْبَطْنُ بِحَسَبِ الْوُجُوْدِ وَاَمَّا بِحَسَبِ الدَّلَالَةِ فَاللَّازِمُ ظَهْرٌ وَالْمَلْزُوْمُ بَطْنٌ وَالْمَعْلُوْلُ ظَهْرٌ وَالْعِلَّةُ بَطْنٌ وَلَعَلَّكَ قَدْ اَحَطْتَ بِبَعْضِ الْبُطُوْنِ خُبْرًا حَيْثُ اِنْتَهَى اِلَيْهَا سَوْقُ الْكَلَامِ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا

ظہر کے معنیٰ وہ مفہوم ہے جو ظاہر کلام سے سمجھا جائے یعنی وہ معرفت کہ جس پر حدوث کا رنگ آچکا ہو اس سے مراد وہ علم ہے جسکا منبع اسم حادث ہے بطن کا مفہوم اس اسم کی وہ اصل ہے جو عالم غیب قدیم میں ہے اور جس نے کہ اس اسم پر تجلی فرمائی ہے، ظہر اور بطن کے یہ معنیٰ وجود کے موافق ہیں لیکن دلالت کے اعتبار سے تو لازم ظہر اور اس کا ملزوم بطن ہے معلول ظہر اور علت بطن ہے اور اسی ہماری کتاب میں متعدد جگہ تمہیں بطون کی مثالیں ملیں گی، کہ جن پر کلام منتہی ہو جائے گا،

وَاَمَّا الْحَدُّ فَمِقْدَارٌ مِنْ مَقَادِيْرِ الْمُمُوْضِ وَدَرَجَةٌ مِنْ دَرَجَاتِ

حد سے مراد مقادیر غموض میں سے ایک مقدار اور درجات بطون میں سے ایک

Marfat.com

البطون يستعد لادراكه من
رزق شانا من شئون الكلام
وهو المطلع ۔

درجہ ہے اسے وہی شخص سمجھ سکتا ہے
کہ جسے کلام کے احوال سمجھنے کی توفیق
عطا کی گئی ہے اور اسی کا نام مطلع ہے

انبیاء کرام کی ذات شعر و شاعری سے منزہ ہے

واعلمن ان الله سبحانه
حرم على الانبياء قاطبة لا سيما
على رسولنا صلى الله عليه
وسلم سليقة الشعر وسليقة
الموسيقي لانهما ليسا من
كما كانت لحسن الباطني نشأ
من استيارها بما يحيالها وقد
علمت انهم مسلحون
مهلهلوا العين فتعرف
من علوم الحديث الالهيات
وعلم الاخلاق وعلم التكوين
وعلم الاحكام وعلم المعاد
وعلم القصص كما ذكرنا
وقد ذكرنا اسرارها

یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ نے تمام
انبیاء کرام اور خصوصاً ہمارے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر شعر و شاعری
اور موسیقی وغیرہ تمام چیزوں کو حرام
کر دیا ہے کیونکہ یہ چیزیں حسن باطن کے
کسی کمال کی مظہر نہیں ان کا ارتقاء
جداگانہ طور پر مستقل ہستی کی حیثیت
سے ظہور میں آیا ہے اور تم جانتے ہو
کہ انہیں انسلاخ حاصل ہے اور انکے
اعیان لاغر اور کمزور ہوتے ہیں، اور
علم حدیث کی فروع الہیات اخلاق
علم تکوین، احکام شرعیہ، احوال معاد
اور قصص ہیں جنکا ہم نے تذکرہ کیا ہے
اور انکے اسرار بھی بیان کئے ہیں علاوہ

Marfat.com

وَمِنْ عُلُومِهٖ عِلْمُ الدُّعَاءِ وَ
سِرُّهٗ اِنْفِتَاحُ تَاْثِيْرِ الدُّعَاءِ
وَسَبِيْلُ تَمَثُّلِهٖ فِي الصُّحُفِ
وَمِنْ عُلُومِهٖ عِلْمُ فَضَائِلِ
الْاَخْلَاقِ وَيَنْبَجِسُ مِنَ
الْاِشْرَافِ عَلَى الصُّحُفِ وَيَتَبَيَّنُ
اَطْرَافُ الْاَعْمَالِ وَهَيْئَاتُهَا فِي
الصُّحُفِ وَعِلْمُ الْمَنَاقِبِ وَ
يَنْبَجِسُ مِنَ الْفِرَاسَةِ الْمُنْبَجِسَةِ
مِنَ الْحِكْمَةِ وَمِنْ عُلُومِهٖ
تَفْسِيْرُ الْكَلَامِ وَالْاِسْتِنْبَاطُ
مِنْهُ وَهُوَ اَعْظَمُ الْعُلُومِ وَ
سَنُزَوِّدُكَ مِنْهُ كَفَافًا ۔

اَمَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِاَشْيَاءَ
مُطْلَقَةٍ كَالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ
وَكَقَوْلِهٖ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ
فَوَقَّتَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَوْقَاتٍ مُتَعَيِّنَةٍ

ازیں منجملہ انکے ایک علم دعا ہے تاثیر
دعا کا واضح ہونا اور صحف اعمال میں
اس کا تمثل بھی اس کا راز ہے، اور من
جملہ ان علوم کے علم فضائل خلاق ہے
صحف پر اطلاع پانا اطراف اعمال
کا پیش نظر ہو جانا اور صحف ہیات
اعمال کا مشاہدہ کرنا اس علم کا منبع ہے
اور من جملہ انکے علم مناقب ہے حکمت
سے جو فراست ظہور میں آتی ہے یہ
علم اس کا نتیجہ ہے اور من جملہ انکے
علوم متعلق تفسیر قرآن اور متعلق استنباط
احکام ہیں ان علوم کا درجہ سب سے بڑھکر
ہے اسکے متعلق ہم بقدر ضرورت بیان کرینگے

اللہ تعالےٰ نے جن اشیاء کا حکم
دیا ہے وہ بسا اوقات مطلق ہوتا ہے
جیساکہ نماز اور زکوٰۃ یا سبح اسم ربک
الاعلےٰ اور وسبح بحمد ربک وغیرہ چنانچہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے
لئے اوقات متعینہ کی تعیین کی ہے اور

Marfat.com

وَاَمَرَ اللّٰهُ بِاُمُوْرٍ كَقُوْمُوْا وَكَبِّرُوْا وَاتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَنَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَرْكَانُ الصَّلٰوةِ ۔

اللہ تعالےٰ نے بھی اسی طرح حکم فرمایا ہے جیسا کہ قوموا۔ وکبروا۔ اتل ما اوحی الیک۔ وارکعو۔ واسجدوا۔ سو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمادی کہ یہ ارکان نماز ہیں،

وَاَقْسَمَ بِاُمُوْرٍ كَالْفَجْرِ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى وَالشَّفْقِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ فَاسْتَنْبَطَ مِنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَوْقَاتُ الْعِبَادَاتِ عَلٰى تَفْصِيْلٍ ذُكِرَ فِيْ كُتُبِ الْاَحَادِيْثِ ۔

اسی طرح بعض مقامات پر قرآن کریم میں قسم کھائی گئی ہے، جیسا کہ۔ والفجر والضحیٰ۔ واللیل اذا سجیٰ اور والشفق ولیال عشر۔ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ استنباط کیا کہ یہ عبادات کے اوقات ہیں اس تفصیل کے مطابق جو کہ کتب حدیث میں مذکور ہے،

وَسَبَّحَ نَفْسَهٗ فِيْ اَوْقَاتٍ وَحَمِدَ نَفْسَهٗ فِيْ اَوْقَاتٍ فَذَكَرَ اَنَّ الْمُرَادَ الصَّلٰوةُ السِّرِّيَّةُ وَالْجَهْرِيَّةُ بِالْجُمْلَةِ فَهٰذَا طَرِيْقُ اِسْتِنْبَاطِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ قَدْ تَتَبَّعْنَا تَتَبُّعَ مَا وَصَلَ اِلَيْنَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ

اور آپ نے بذات خود مختلف اوقات میں اللہ تعالےٰ کی تسبیح اور تحمید کی چنانچہ آپ نے معلوم کر لیا صلوٰۃ سریہ اور جہریہ سے یہی مراد ہے اور یہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ استنباط ہے ہم نے ان تمام احادیث کا تتبع کیا جو نماز کے بیان میں ہم تک

Marfat.com

فَوَضَحَ لَنَا اَنَّهَا مُسْتَنْبَطَةٌ كُلُّهَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اِسْتِنْبَاطًا حَسَنًا وَعَسٰى اَنْ نُحِيْطَهٗ فِيْ رِسَالَةٍ مُنْفَرِدَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الْاَعْمَالِ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَتَحَيَّرُوْنَ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَهَا فَيُوْحِيْ اِلَيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ مَعْنَاهُ عِنْدَ نَاحَيْرَةُ الْمَلَائِكَةِ فِيْ اِبْدَاءِ هَيْئَةٍ مَا بِحَيْثُ يَتَّضِحُ مِنْهُ الثَّوَابُ وَوَحْيُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَنْ يُحِيْطُوْا بِالْعَمَلِ نَفْسِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَبْدُوَ هَيْئَاتِهَا حَتّٰى يَبْلُغَ فِيْ دَارِ الْبُلُوْغِ ۔

پہنچی ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ سب کی سب کتاب اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ سے استنباط حکم کیطرح مستنبط کی ہوئی ہیں اور شاید کہ ہمیں اس بیان میں ایک مستقل رسالہ لکھنے کی توفیق حاصل ہو، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض اعمال کے متعلق فرمایا کہ فرشتوں کو تحیر ہوتا ہے کہ انہیں کس طریقہ پر لکھیں تو اللہ تعالےٰ ان کی جانب وحی کرتا ہے کہ ان کو اسی طرح لکھو جیسا کہ اس نے کہا ہے ہمارے رائے میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ ملائکہ کو اس چیز میں تردد اور حیرت ہوتی ہے کہ اس عمل کو کس ہیئت کے ساتھ ظاہر کیا جائے تاکہ اس کا ثواب واضح ہو سکے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وحی کرنے کا یہ مفہوم ہے کہ نفس عمل کا احاطہ کریں بغیر اس کے کہ کسی خاص ہیئت میں اس کا اظہار کریں دار البلوغ میں جو اس کو کمال حاصل ہے وہ خود بخود ظاہر ہوگا۔

وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اور جو علوم زمانہ بعثت میں قریش میں

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظٌّ مَا مِنْ عُلُوْمٍ مَارَسَتِ الْقُرَيْشُ اِيَّاهَا كَعِلْمِ الْاَنْسَابِ وَغَيْرِهٖ فَهٰذَا شَرْحُ كَمَالَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبِيْلِ التَّفْصِيْلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِكَمَالَاتِ اَنْبِيَائِهٖ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۔

رائج تھے جیسا کہ علم انساب وغیرہ اسمیں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال کلی حاصل تھا جہاں تک کہ ممکن تھا ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کی شرح کو بالتفصیل بیان کر دیا مگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمالات سے اللہ تعالےٰ ہی بخوبی واقف ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلْخِزَانَةُ السَّابِعَةُ ساتواں خزانہ

فِیْ اَحْکَامِ نَشْاَةِ الْوِلَایَةِ

عالم ولایت کے احکام

وَلَهَا اَرْبَعُ طُرُقٍ اَلْاَوَّلُ طَرِیْقُ الصَّحَابَةِ وَ اَصْلُ مَذْهَبِهِمْ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لَمَّا تَجَلّٰی فِیْ عَیْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصُوْرَةِ عَیْنِهٖ تَحَقَّقَ وَتَقَرَّرَ کَتَحَقُّقِ الْاِسْمِ وَتَقَرُّرِهٖ وَنَحْنُ نُسَمِّیْ اَمْثَالَ هٰذَا اَسْمَاءً حَادِثَةً وَقَدْ تَتَلَبَّسُ صُوَرًا مُمْکِنَةً کَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی التَّوْرَاةِ سُبْحَانَ الَّذِیْ ظَهَرَ فِیْ طُوْرِ سَیْنَاءَ وَاَشْرَقَ عَلٰی سَاعِیْرَ وَاسْتَعْلَنَ مِنْ جَبَلِ فَارَانَ وَقَالَ فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ

ولایت کے چار مختلف طریقے ہیں پہلا صحابہ کرام کا طریقہ اور انکے مسلک کی اصلیت یہ ہے کہ جب ذات اقدس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین ثابتہ میں تجلی فرمائی، تو اسکو اسم کی طرح تقرر اور تحقق حاصل ہوا، اس قسم کے تقررات کو ہم اسمائے حادثہ کیساتھ موسوم کرتے ہیں اور انکے ساتھ کبھی صورت امکانیہ بھی متلبس ہوجاتی ہے جیساکہ توراۃ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے پاک ہے وہ جس نے طور سینا میں ظہور فرمایا ساعیر پر جلوہ افگن ہوا اور جبل فاران سے اسکا ظہور ہوا اور اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے،

Marfat.com

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ ۔

کافران بنی اسرائیل کو داؤد علیہ السلام کی زبان پر ملعون قرار دیا گیا،

فَالْاِقْتِرَابُ بِهٰذَا الْاِسْمِ الْحَادِثِ مِنْ اَقْرَبِ الطُّرُقِ وَهُوَ طَرِيْقَةُ الْاَصْحَابِ فِيْ فَنَاءِهُمْ وَبِهٖ بَقَاءُهُمْ وَمِنْهُمْ مَنْ جَاءَ اِلَى الْاَسْمَاءِ الْحَادِثَةِ اِلَى الْقَدِيْمِ فِيْ ضِمْنِ مَا وَمِنْ طَرِيْقِهَا ۔

اس اسم حادث کو قرب کا ذریعہ قرار دینا اللہ تعالےٰ تک رسائی حاصل کرنیکا نزدیک ترین راستہ ہے، صحابہ کرام کا یہی طریقہ تھا اور ان کی فنا اور بقا اسی طریقہ پر تھی بعض ان میں سے ایسے بھی تھے جو اسماء حادثہ کے راستہ سے اسماء قدیمہ تک پہنچ گئے،

وَيَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تَتَبَيَّنَ بِالْبَيَانِ الْيَقِيْنِيِّ اَنَّ الصَّحَابَةَ كَانَتْ اُمَّةً اُمِّيَّةً بِحَسَبِ الْفِطْرَةِ ثُمَّ بِحَسَبِ الْكَسْبِ ثُمَّ بِحَسَبِ الْكَمَالِ سَبِيْلُ تَحْقِيْقِهٖ اَنَّ اَكْمَلَ الْاَحَدِ اَكْثَرُهُمْ مَنْ كَانَ مُقَلِّدًا صِرْفًا وَاَعْنِيْ بِالتَّقْلِيْدِ الْفِطْرِيِّ مِنْهُ وَهُوَ انْصِبَاغُهٗ مِنْ بَاطِنِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ

یہ تم کو واضح طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ صحابہ کرام فطرۃً ایک امی قوم تھے پھر ان کی حالت اکتساب اور مقام کمال میں بھی یہ وصف نمایاں رہا اس کی تحقیق یہ ہے کہ صحابہ کا کامل ترین فرد جسکو انتہائی قرب حاصل ہوتا بحض مقلد ہوتا اس تقلید سے میری مراد تقلید فطری ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ باطن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا رنگ اس پر چڑھا ہوا ہوتا، اور جسکی اپنی

لَمْ يَكُنْ لَهُ قُوَّةٌ مُمَيِّزَةٌ الَّتِي
إِنَّمَا انْتِشَاءُهَا مِنْ رَكَاكَةِ
الْاِتِّصَالِ بَيْنَ الْحَقِيقَةِ وَالتَّمْثِلَاتِ
وَمِنَ اسْتِنْبَاطِ كُلٍّ مِنْهُمَا
لِلْخَيَالِ فِي صُورَةٍ وَمِنْ حِدَّةِ
مِزَاجِهِ وَصَلَابَةِ أَطْرَافِهِ مِنْ
حَيْثُ خُصُوصِيَّةُ الْمَوْطِنِ ÷

کوئی قوت ممیزہ نہیں ہوتی تھی کیونکہ
قوت ممیزہ کے ارتقاء پذیر ہونے کے
کچھ اسباب ہیں یا تو حقیقت اور تمثلات
کے درمیان جو اتصال ہے وہ بالکل
ضعیف ہے یا یہ کہ اسکے استنباط میں سے
ہر ایک اس کے خیال میں ایک مستقل
صورت ہو یا کسی خصوصیت مقام کے لحاظ سے
اس کے مزاج میں حدت اور اطراف میں صلابت پیدا ہو گئی ہو۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي
لِخَيَالِهِ قُوَّةٌ مُمَيِّزَةٌ تَامَّةٌ لَا
يَأْتِي لَهُ الْفَنَاءُ قَطُّ وَالَّذِي
لِنَفْسِهِ قُوَّةٌ كَذَلِكَ لَا
يَأْتِي لَهُ الْاِنْسِلَاخُ قَطُّ
إِلَّا أَنَّ لِلْحُكَمَاءِ قُوَّةً
قُدْسِيَّةً فَهَذَا أُمِّيَّتُهُمْ
بِحَسَبِ الْفِطْرَةِ ÷

اور یہ تو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ
جس شخص کے تخیل میں کامل طور پر قوت
ممیزہ موجود ہو اسکو کبھی فنا نہیں
حاصل ہوتا اور اسی طرح جسکا نفس
قوی ہو وہ ہرگز انسلاخ قبول نہیں
کر سکتا لیکن حکماء ربانیین کو قوت
قدسیہ حاصل ہوتی ہے بہر حال صحابہ کی
فطری امیت یہی تھی،

ثُمَّ إِنَّهُمْ طَرَأَ عَلَيْهِمْ
ذَلِكَ الْكَمَالُ الْمُطْلَقُ الْمُجَرَّدُ فِي
تَضَاعِيفِ أُمُورٍ مِنْ ضَرُورِيَّاتِ

اس کے بعد یہ بھی یاد رکھو، کہ
یہ فیض مطلق مجرد ضروریات دین کے
بدلہ میں انہیں حاصل ہوا انہوں نے

Marfat.com

الذِّيْنِ وَلَمْ يَكُوْنُوْا اَخَذُوْا
قِسْطًا مِنَ الْاُمُوْرِ الْعَامَّةِ
فَلَمْ يَسْتَطِيْعُوْا اَنْ يُخْبِرُوْا
مِنْ حَالِهِمْ خَبَرًا فَصْلًا يُبَيِّنُهٗ
مَنْ لَمْ يَفْهَمْ لِسَانَهُمْ بَلْ
كَانَ مُنْتَهٰى تَفْصِيْلِهِمْ اَنْ
يَقُوْلُوْا هُوَ اَقْرَبُهُمْ وَسِيْلَةً
اَوْ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ اَوْ
يَقُوْلُوْا هُوَ الَّذِيْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ
اَوْ رَاْيُهٗ مُوَافِقٌ لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ
اَوْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ اَوْ يَقُوْلُوْا
اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ اَوْ
تَعْلَمُ التَّقْوٰى فِيْ شَرَائِرِهٖ
وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَهُمْ
اَنَّ هٰذَا الْعِلْمَ لَيْسَ مِنْ
اَصْنَافِ الْعِلْمِ وَلَمْ يُوْضَعْ لَهٗ
لَفْظٌ وَعَسٰى اَنْ لَّا يَقَعَ
الْتِفَاتُهُمْ لُغَةً مَا عَلٰى سَبِيْلِ
الْقَصْدِ اِلَّا بِاٰيَةٍ كَمَالُ

امور عامہ سے کوئی بہرہ وحصہ حاصل نہیں
کیا تھا، اسلئے وہ اپنی حالت کا اسطرح
واضح طور پر اظہار نہ کر سکے کہ جو ان کی
زبان نہ سمجھتا ہو وہ اچھی طرح اسے
سمجھ لے زیادہ سے زیادہ وہ یہی کہہ سکتے
ہیں کہ فلاں کو بڑا قرب حاصل ہے یا اللہ
تعالےٰ کے ہاں اسکو عزت کا درجہ حاصل
ہے یا یہ کہ اللہ تعالےٰ نے اسے توفیق
عطا کی ہے یا اسکی رائے وحی اور کتاب
کے موافق ہے یا اللہ تعالےٰ نے اسکا
سینہ تشرح کر دیا ہے یا یہ کہ اللہ تعالےٰ
نے اسکو شیطان سے محفوظ رکھا ہے
اور یا یہ کہ اس کے رگ رگ پے میں تقوی
سرایت کئے ہوئے ہے، اور ممکن ہے
کہ یہ علم ان کے نزدیک علم کی کوئی جنس
قسم نہ ہو۔ اور اسکے اظہار کیلئے کوئی
لفظ وضع نہیں کیا گیا یہ بھی ممکن ہے
کہ وہ مقصد کے در پہ خاص ارادہ کر کے
اس کی جانب متوجہ نہ ہوتے ہوں صرف

الْاِیْمَانِ فَحَسْبُ وَقَدْ كَانَتِ
انْكَرَامَاتُ فَلَمَّا تَصَدَّرَ عَنْهُمْ
كَمَا سَتَعْرِفُ فَهٰذَا اُمِّيَّتُهُمْ
بِحَسَبِ الْكَسْبِ كَمْ اُمِّيَّةٌ
بِحَسَبِ كَمَالِهِمْ وَذٰلِكَ لِاَنَّ
كَمَالَهُمُ الْاَغْلَبَ بِالْاِسْمِ
الْحَادِثِ الَّذِيْ جَمَعَ كُلَّ
الْاَسْمَاءِ فَاِنْ وَقَعَ لِبَعْضِهِمْ
نُفُوْذٌ اِلَى الْاَسْمَاءِ الْقَدِيْمَةِ
فَذٰلِكَ لَا يَكْفِيْ فِيْ دَفْعِ اُمِّيَّتِهِمْ
لِتَكُوْنَ مَا بِمَا فِيْهِ النُّفُوْذُ وَاعْلَمْ
اَنَّ هٰذَا النُّوْرَ الْفَائِضَ مِنْ
بَاطِنِ النَّبِيِّ قَدْ يَنْصَبِغُ بِهِ
الْعَيْنُ وَجَمِيْعُ تَمَثُّلَاتِهَا فَمِنْ
هُنَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ
وَاِنَّمَا ذٰلِكَ فِيْ مُبَرِّزِي الْقَوْمِ
وَسَابِقِيْهِمْ فَتَدَبَّرْ ۔

اتنا جانتے ہوں کہ فقط کمال ایمانی ہے
اور صحابۂ کرام سے کرامات کا جو وقت
ظہور ہوتا تھا جیسا کہ تمہیں عنقریب
معلوم ہو جائیگا اور یہ ان کی اکتسابی
امیت تھی اسی طرح ایک ان کی اُمیت
کمال کے لحاظ سے تھی کیونکہ ان کا کمال
یہ تھا کہ وہ اسم حادث کے ذریعہ تحصیل
قرب کرتے تھے جو کہ تمام اسماء کا جامع
ہے اب اگر ان میں سے بعض کی اسماء
قدیمہ تک رسائی ہو بھی جاتی ہے تو اسکے
یہ معنی نہیں کہ اس سے اُمی امیت زائل
ہو جاتی ہے یاد رکھو کہ یہ نور جو باطن رسول
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے فائض ہوتا
ہے بعض اوقات آدمی کی عین ثابتہ اور
اس کے تمام تمثلات اس کے رنگ میں رنگے جاتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا یہی
مطلب ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے اس قسم
کے کمال پر وہی افراد فائز ہوتے جو قوم میں پیش
از پیش سابقین ہوتے ہیں، خوب اچھی طرح سمجھ لو۔

Marfat.com

فیض نبوت سے مستفیض ہونیوالوں کے تین طبقے ہیں

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الْمُسْتَنِيْرِيْنَ بِنُوْرِ النُّبُوَّةِ عَلٰى طَبَقَاتٍ ثَلٰثٍ وَاَمْرٌ يَجْمَعُهُمْ كُلَّهُمْ وَهُوَ اَنَّ الْفَيْضَ مِنَ الْوَاحِدِ الْمُتَوَحِّدِ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِهَيْئَةٍ خَلْطِيَّةٍ وَعَلَيْكَ بِتَذَكُّرِ الْمِثْلِ الَّذِيْ ضَرَبْنَاهُ مِنَ الصَّفْرَاءِ وَالنَّارِ ۞

اس کے بعد یہ سمجھ لو، کہ جو نور نبوت سے منور ہوئے، ان کے تین طبقے ہیں صرف ایک امر جامع ان تمام امور کو جمع کئے ہوئے ہے یعنی جو فیض ذات واحد و متوحد سے نازل ہوتا ہے وہ بہیئت تخلیط میں ہوتا ہے اور ہماری اس مثال کو ملحوظ رکھ لو جو ہم صفراء اور نار کے تعلق بیان کر چکے ہیں،

فَاعْلَمْ اَنَّ الْحِكْمَةَ الْمُفَاضَةَ لَيْسَتْ حِكْمَةً صِرْفَةً وَلٰكِنَّهَا بِازَاءِ الْحِكْمَةِ الصِّرْفَةِ فِيْ عَالَمِ الْخَلْطِ الْاَوَّلِ، وَرَاثُ الْحِكْمَةِ وَالْعِصْمَةِ وَالْوَجَاهَةِ وَهُمْ اَهْلُ الْبَيْتِ وَخَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَرَتِ السُّنَّةُ الْاِلٰهِيَّةُ عَلٰى اَنْ يَّكُوْنَ اَهْلُ بَيْتِ كُلِّ نَبِيٍّ مِّنْ وَّرَاثِ هٰذَا الْفَضْلِ الْجَلِيِّ ۞

یہ بھی معلوم رہے کہ جو حکمت فائض ہوتی ہے وہ خالص نہیں ہوتی، بلکہ اس خالص حکمت کے مقابلہ میں عالم خلط اول میں حکمت عصمت اور وجاہت کے وارث وہ اہل بیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام ہیں اور اللہ رب العزت کی سنت یہی ہے کہ اس نمایاں فضیلت کے وارث ہر ایک پیغمبر کے خاندان والے ہی ہوتے ہیں،

Marfat.com

وَهُوَلَاءِ عَلٰى صِنْفَيْنِ صِنْفٌ
وَرِثُوْهَا لِمَا مَعَهُمْ مِنْ صَفَاءِ
الطِّيْنَةِ وَسَعَةِ الصَّدْرِ وَ
الصُّوْرَةِ الْحَيَوَانِيَّةِ وَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَاَوْلَادُهٗ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا وَحَمْزَةُ وَعَبَّاسٌ وَ
اَوْلَادُهٗ وَسِرُّ ذٰلِكَ مَا كُنَّا
اَشَرْنَا اِلَيْهِ فِي الْخَزَانَةِ الثَّالِثَةِ
مِنْ اَنَّ لَطِيْفَ النَّفْسِ يَتَوَلَّدُ
مِنْهُ لَطِيْفُ النَّفْسِ وَاَنَّ الْوِلَادَةَ
الرُّوْحَانِيَّةَ كَالْوِلَادَةِ الْجِسْمَانِيَّةِ
وَهُمْ اَقْطَابُ هٰذِهِ النَّاحِيَةِ
وَاَئِمَّتُهُمْ ۔

اور ان کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جن کی فطری پاکیزگی وسعت سینہ اور صورت جویہ کی بنا پر یہ فضیلت حاصل ہوئی ہو، چنانچہ حضرت علیؓ اور انکی اولاد اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت عباسؓ اور انکی اولادیں اسی زمرہ میں داخل ہیں، اور اسکا راز وہی ہے کہ جسکا تذکرہ ہم تیسرے خزانہ میں کر چکے ہیں کہ لطیف نفس سے لطیف النفس ہی کی ولادت ہوتی ہے، اور ولادت روحانیہ ولادت جسمانیہ کے طریقہ پر ہے یہ اصحاب اس طبقہ کے اقطاب اور ائمہ ہیں،

وَصِنْفٌ وَرِثُوْهَا لِاخْتِلَاطِهِمْ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْضِ
وَالْبَسْطِ وَالْمَسَرَّةِ
وَالْمُشَطِّ شِدَّةِ
اِخْتِلَاطٍ

اور دوسری قسم کے وہ حضرات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بہت زائد میل جول رکھنے کی وجہ سے ان چیزوں کے وارث بنے مثلاً قبض اور بسط رنج اور خوشی ہر ایک حالت میں آپ کی خدمت میں حاضر رہے، یہ

Marfat.com

وَهُمْ اَزْوَاجُهٗ وَخَدَمُهٗ وَسِرُّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ اَخَذُوْا نَصِيْبَهُمْ مِنْ حَيْثُ الْفِطْرَةِ وَالْحِكْمَةِ فِطْرَةً فَطَرَ اللّٰهُ عِبَادَهُ الْمُصْطَفَيْنَ عَلَيْهَا وَحِكْمَةُ هٰذَا الصِّنْفِ كَاَنَّهٗ تَلْقِيْنٌ مَا فَتَدَبَّرْ ۔

زمرہ آپ کی ازواج مطہرات اور خدام پر مشتمل ہے اور اسکا راز یہ ہے کہ انہیں باعتبار فطرت کے یہ حصہ ملا اور حکمت دراصل وہ فطرت ہے کہ جس پر اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو پیدا فرمایا ہے ان لوگوں کی حکمت ایک طرح کی تلقین ہے اسے خوب اچھی طرح سمجھ لو،

وَدِفَاعُ الْمُنَاقَضَةِ الْعَامَّةِ بَيْنَ سِيَاقِ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا الْمُقْتَضِيْ لِكَوْنِ الْاَزْوَاجِ مِنْهُمْ وَبَيْنَ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْبَيْتِ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوا الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ حَصْرِهِمْ فِي الْخَمْسَةِ الطَّاهِرِيْنَ عَلٰى قَوَانِيْنِ

عام لوگوں کا خیال ہے کہ اس آیت کریمہ میں کہ اے اہل بیت بیشک اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے رجس کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاکیزہ بنا دے مقتضا یہ ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں شامل ہیں، لیکن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اہل بیت بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہیں اور عوام کے پانچ پاکیزہ حضرات میں منحصر کرنے کیساتھ تو اسلئے انکے خیال میں آیت مذکورہ اور حدیث میں تناقض ہے تو اسکا دفعیہ یہ ہے،

Marfat.com

الْحِكْمَةِ تَكُوْنُ بِتَثْلِيْثِ الْقِسْمَةِ وَهُوَ سَهْلٌ بَعْدَ مَا اَعْطَيْنَاكَ فَتَدَبَّرْ۔

قوانین حکمت تثلیث قسمت کی بنا پر ہوتی ہے تو اصول کے مانحت جو ہم نے تم کو دیا ہے اس کا حل آسان ہے

الثَّانِيَةُ وِرَاثَةُ الْحِفْظِ وَالتَّلْقِيْنِ وَالْاِرْشَادِ وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ وَمَا ضَاهَاهُمْ وَالْخِلَافَةُ الْعُظْمٰى اِنَّمَا هِيَ حَقُّهُمْ وَنَحْنُ نَقُوْلُ بِاَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ اَنَّهٗ مِنْ وِرَاثَةِ هٰذَا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اَيْضًا لَوْ كَانَ مَكَانَ الشَّيْخَيْنِ لَمَا فُتِحَتِ الْبِلَادُ وَلَمَا شَاعَ الْاِسْلَامُ عَلٰى اَنَّ الْخُلَفَاءَ تَجَشَّمُوا الْفَضْلَ الْجَلِيَّ حَتّٰى تَحَقَّقُوْا بِهَا اَيْضًا وَقَوْلُ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا لَيْتَنِيْ ذَنْبُ مُحَمَّدٍ فِيْ مَذْهَبِ الْحِكْمَةِ يَدُلُّ عَلَيْهِ الثَّالِثَةُ اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَسَائِرُ الْعُلَمَاءِ وَالْمُفْتِيْنَ مِنْهُمْ وَهُمْ

دوسرا طبقہ حفظ و تلقین اور ارشاد کا وارث ہے۔ یہ خلفاء راشدین اور دوسرے انکے طرز کے حضرات ہیں خلافت عظمیٰ ان ہی کا حق ہے اور ہم علانیہ کہتے ہیں، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اگرچہ یہ فضیلت بھی حاصل ہے، لیکن اگر شیخین کی جگہ وہ ہوتے تو یہ فتوحات نہ ہوتیں اور نہ اسلام کا دائرہ اسقدر وسیع ہوتا، علاوہ بریں خلفائے اس فضیلت عظمیٰ کو حاصل کیا حتی کہ ان کا قدم راسخ ہوگیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کاش میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک گناہ ہوتا، اہل حکمت کے مسلک پر یہ قول اسی پر دلالت کرتا ہے تیسرا طبقہ ابوہریرہ رض انس رض اور تمام علماء و مفتیان صحابہ کرام رضوان اللہ

Marfat.com

وَرَّاثُ الشُّعَبِ الثَّلٰثِ الْبَاطِنِيَّةِ وَخَالِدٌ وَمُعَاوِيَةُ وَاَمْثَالُهُمَا وَرَّاثُ الثَّلٰثِ الظَّاهِرِيَّةِ ۔

کا ہے یہ لوگ فروع سہ گانہ باطنیہ کے وارث ہیں بالمقابل انکے خالد بن ولیدؓ اور معاویہ بن ابی سفیانؓ وغیرہما فروع سہ گانہ ظاہریہ کے وارث تھے

نجباء اور رقباء

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا وَمَنْهُمْ قَالَ اَنَا وَاِبْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَشَفَ السِّرَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَابُدَّ لِكُلِّ رَسُوْلٍ مِنْ رِجَالٍ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ فَسْطَ

حضرت علیؓ سے مروی ہے، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک نبی کے سات نجباء رقباء ہوتے ہیں مگر مجھے چودہ عطا کئے گئے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اور میرے دونوں بیٹے جعفرؓ حمزہؓ ابوبکرؓ عمرؓ مصعب بن عمیرؓ بلالؓ سلمانؓ عمارؓ عبداللہ بن مسعودؓ ابوذرؓ مقدادؓ ترمذی نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اسکا راز یہ ہے کہ ہر ایک نبی کے حلقہ احباب میں ایسے اشخاص کا ہونا ضروری ہے جو اس سے حکمت حاصل کریں ایسے حضرات بھی

Marfat.com

الحكمة ورجال يأخذون
منه قسط التلقين ورجال
يتجلى فيهم عداوة أعداء
الله تعالى هجرة وجهادا
واختصاما ورجال يتجلى
فيهم الفقه والملك
وغيرهما
وذلك لأنه يحتاج الى تماثيل
كل كمال فيه منفردة ممتازة
عن غيرها ليتذكر هم ذلك
الكمال عين ما هو مستغرق
في لجة الاختلاط والتوحيد
والرأي الحكمي يقضي
بان النجباء هم ورثة الحكمة
والخلفاء هم ورثة التلقين
والاخوة والرقباء هم ورثة
الهجرة والجهاد ولما كان علي
امام اولئك الحكماء و
الرقباء علمه رسول الله

ہوں و تلقین سکھیں نیز ایسے حضرات
بھی ہوں کہ جنکے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے
دشمنوں کی عداوت بدرجۂ اتم راسخ
ہو چکی ہو، باعتبار ہجرت جہاد اور
مناظرہ کے اور نیز ایسے حضرات بھی ہوں
جو تفقہ اور حکمرانی کے فرائض سنبھال
سکیں،
کیونکہ ہر ایک کمال کیلئے ضروری ہے کہ
مستقل اور جداگانہ طور پر اسکا تمثل ہو
تاکہ وہ شخص بھی جو دریائے اختلاط
میں مستغرق ہے عیاناً اس
کا مشاہدہ کر سکے،
اہل حکمت کی رائے میں نجباء وہ
ہیں جو حکمت کے وارث ہوں اور
خلفاء وہ ہیں جو تلقین اور اخوت
کے وارث ہوں اور رقباء وہ ہیں جو
ہجرت اور جہاد کے وارث ہوں اور
چونکہ حضرت علیؓ ان حکماء اور نجباء
کے امام تھے، اسلئے رسول اکرم صلے

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَهُمْ وَفَضْلُهُ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ بِزِيَادَةِ الْعَدَدِ وَلَعَلَّ هٰذِهِ الْحُكَمَاءَ صَارُوْا بِاَعْيَانِهِمْ رُقَبَاءَ لِطُوْلِ الصُّحْبَةِ وَشُرُوْقِ الْاِرْشَادِ ۔

اللہ علیہ وسلم نے ان ہی کو عدد اور تفضیلات سے مطلع کیا اور آپکو ان نجباء میں زیادتی کی وجہ سے بھی تمام انبیاء پر فضیلت حاصل ہے اور امید ہے کہ طول صحبت اور انوار ارشاد کی وجہ سے حضرات رقباء ہو گئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابن عباس رضؓ مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہونگے یہ وہ حضرات ہیں، جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے اور براشگون نہیں لیتے اور اپنے ہی پروردگار پر توکل کرتے ہیں (بخاری و مسلم)

اِعْلَمْ اَنَّ الصَّحَابَةَ اَكْمَلُهُمْ مَنْ مُنِحَ التَّجَلِّي الْاَفْعَالِيَّ لِاَنَّ كَمَالَهُمْ هُوَ الْاِقْتِرَابُ بِالْاِسْمِ الْمُتَجَدِّدِ وَمِمَّا يُعْطِيْهِ تَجَدُّدِهٖ خَلْقُ الْكَائِنَاتِ الْيَوْمِيَّةِ فَمَتٰى

یاد رکھو کہ صحابہ میں کامل ترین وہی ہیں کہ جنہیں تجلی افعال سے مخصوص کیا گیا کیونکہ ان کا کمال اسم متجدد کے اقتراب کی بنا پر ہوتا ہے اور حوادثات یومیہ کا ظہور میں آنا اسی تجدد کا نتیجہ ہے جس وقت انہیں یہ کمال حاصل ہو

Marfat.com

مُكِّلُوا تَوَكَّلُوا وَفَوَّضُوا
أُمُورَهُمْ إِلَى اللهِ ۔
أَمَّا الْأَوْلِيَاءُ فَالْعَلِيُّونَ
مِنْهُمْ إِنَّمَا كَمَالُهُمْ عِرْفَانُ
النَّشْأَةِ كَمَا هِيَ وَمِمَّا يُعْطِيهِ
هٰذَا الْكَمَالُ التَّدْبِيرُ وَالتَّعَلُّقُ
بِالْوَسَائِطِ فَمَتَى كَمُلُوا
عَرَفُوا الْأَسْبَابَ وَتَعَلَّقُوا
بِهَا عَلَى عِلْمٍ بِحَقِيقَةِ
التَّوْحِيدِ وَكُنْهِ الْأَمْرِ
وَالْحَالِيُّونَ مِنْهُمْ فِي
غَفْلَةٍ غَافِلَةٍ إِنَّمَا غَايَةُ
هِمَّتِهِمْ وَسَمْتُ تَوَجُّهِهِمْ
إِنْفِرَادُ سِرِّ وُجُودِهِمْ
الدُّنْيَاوِيِّ تَحْتَ حُكْمِ
الْأَزَلِ شَأْنٌ كَانَ لَهُمْ تَوَكُّلٌ
بِالْعَرَضِ وَمُقْتَضَى الْغَلَبَةِ
لَا بِمَا يُعْطِيهِ قُوَّةُ
كَمَالِهِمْ فَتَعَرَّفْ ۔

جاتا ہے تو وہ توکل کرتے ہیں اور اپنے
کاموں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ہیں،
اولیاء میں جو صاحب علم ہیں
ان کا کمال یہ ہے کہ وہ اس نشأۃ کی
حقیقت اسطرح سمجھ لیں جیسا کہ وہ ہے
اس قسم کے کمال سے توسل بہ تدبیر اور
اسباب کیساتھ تعلق حاصل ہوتا ہے،
جب وہ درجۂ کمال تک پہنچتے ہیں، تو
انہیں اسباب کا علم ہو جاتا ہے تو باوجود
وہ توحید کی حقیقت جاننے کے تعلق
بالاسباب کو ترک نہیں کرتے برخلاف
ان اولیاء کے جو صاحب حال ہیں،
وہ ایک گھڑی غفلت میں پڑے ہوئے
ہیں ان کا نصب العین یہ ہوتا ہے کہ
وہ اپنی دنیاوی ہستی کے سر باطنی کو
حکم ازل کا مقہور کر دیں اور ان لوگوں
کو صفت توکل بالعرض اور غلبہ
حال کے طور پر حاصل ہوتی ہے ان کی قوت کمال
کی بنا پر یہ چیز حاصل نہیں ہوتی ۔

طریقۂ حکماء

اَلثَّانِيَةُ طَرِيْقُ الْحُكَمَاءِ وَهِيَ بَرْزَخٌ بَيْنَ طَرِيْقَةِ الْاَوْلِيَاءِ وَالْاَنْبِيَاءِ وَكَاَنَّهَا عَقْلٌ هُيُوْلَانِيٌّ لِلنُّبُوَّةِ الَّتِيْ هِيَ عَقْلٌ بِالْفِعْلِ وَاَصْلُ مَذْهَبِهِمْ اَنْ نَعْقِلَ بِالْعَقْلِ الْمُضَاعَفِ اَنَّ بَعْدَ التَّجَلِّي الذَّاتِيِّ وُصُوْلًا اٰخَرَ

سَبِيْلُ تَحْقِيْقِهٖ اَنَّ مِمَّا عَلِمْنَا تَثْنِيَةَ التَّجَلِّيَاتِ بِالْاِشْتِرَاكِ اللَّفْظِيِّ فَمِنْهَا وُجُوْدِيَّاتٌ اِنَّمَا الْحَاصِلُ بِهَا الْوُجُوْدُ الْمُفَاضُ وَقَدْ اَحَطْتَ بِهَا عِلْمًا فِي الْخِزَانَةِ الثَّانِيَةِ وَمِنْهَا شُهُوْدِيَّاتٌ وَاِنَّمَا الْحَاصِلُ بِهَا تَعْرِيْفُ الْعَبْدِ وَتَعْلِيْمُهٗ وَقَدْ تَقَرَّرَ تَثْلِيْثُهٗ فِيْ كَلَامِ الْقَوْمِ

دوسرا طریقہ حکماء کا ہے جو اولیاء اور انبیاء کرام کے طریقہ کے درمیان گویا ایک برزخ ہے گویا کہ نبوت عقل بالفعل ہے اور یہ طریقہ اس کا عقل ہیولانی ہے ان کے مذہب کی بنیاد ہے کہ ہم عقل مضاعف کے ساتھ یہ سمجھ لیں کہ تجلی ذاتی کے بعد ایک اور وصول ہے،

اس کی تحقیق یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اشتراک لفظی کے طور پر تجلیات کے دو معنیٰ ہیں بعض ان میں سے وجودیات ہیں ان سے جو کچھ ظہور میں آتا ہے، وہ وجود مفاض ہے، تیسرے خزانہ میں تم اسکی تفصیل پڑھ چکے ہو بعض ان میں سے شہودیات ہیں ان سے آدمی کو علم اور معرفت حاصل ہوتی ہے صوفیاء کے کلام میں اس کی تین قسمیں

Marfat.com

صُوْرِيَّةً وَمَعْنَوِيَّةً وَذَاتِيَّةً وَ
اِنَّ الشُّهُوْدِيَّاتِ ظِلَالُ الْوُجُوْدِيَّاتِ
وَمِنْ تَمَثُّلَاتِهَا اَوْ مِنْ تَمَثُّلَاتِ
الْوُجُوْهِ الْمُنْطَوِيَةِ فِيْهَا فَتَحَقَّقَ
اَنَّ هٰذَا الْوُصُوْلَ عِبَارَةٌ عَنْ
اِنْدِرَاجِ الشُّهُوْدِيَّاتِ تَحْتَ
الْوُجُوْدِيَّاتِ كَاِنْدِرَاجِ الظِّلَالِ
تَحْتَ الْاَشْبَاحِ فِيْ هَاجِرَةِ
الصَّيْفِ فَيَنْقَطِعُ الْوُصُوْلُ الْعِلْمِيُّ
الَّذِيْ هُوَ تَبْرِيْحٌ مَا عِنْدَ
اَصْحَابِ التَّدْقِيْقِ وَعَنْ قَهْرِ
الْحَقَائِقِ عَنْ تَمَثُّلَاتِهَا حَتّٰى
يَنْسَلِخَ الصُّوْرَةُ الْجَوِّيَّةُ وَتَصِيْرُ
فِيْ حُكْمِ الْعَدَمِ وَعَنْ اَنْ يَكُوْنَ
غَايَةَ عِرْفَانِهِمْ تِلْكَ النِّسْبَةُ
الْقُدْسِيَّةُ الَّتِيْ هِيَ بَيْنَ اللّٰهِ
وَبَيْنَهُ اَزَلًا وَاَبَدًا فَذَاتُ الرَّبْطِ
وَاحِدَةٌ وَالْجِهَتَانِ مُخْتَلِفَتَانِ وَ
هِيَ اُمُّ الْوِصَالِ وَسَنَخُ الْكَمَالِ

پائی جاتی ہیں، صوریہ معنویہ۔ ذاتیہ
اور یہ کہ شہودیات وجودیات کیلئے
بمنزلہ انکے سایہ کے ہیں اور انکے تمثلات
ہیں، یا ان وجوہ کے تمثلات ہیں، جو
انکے ضمن میں مخفی ہیں، سو اس سے
یہ ثابت ہوا کہ وصول کے معنی شہودیات
کا وجودیات کے ضمن میں مندرج
ہونا ہے جیسا کہ وسط گرما میں دوپہر
کے وقت صورتوں کا سایہ ان میں مدغم
ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اصحاب
تدقیق نے بہت تکلیف اٹھا کر وصول
علمی کا جو راستہ نکالا ہے اسکا رشتہ
منقطع ہو جاتا ہے نیز اس وصول کے
یہ معنی ہیں کہ حقائق کو انکے تمثلات
سے علیحدہ کرنے پر مجبور کیا جائے یہاں
تک کہ صورت جو یہ منسلخ ہو کر کالعدم
ہو جائے نیز یہ کہ ان کی معرفت کا منتہا
وہ نسبت قدسیہ ہو جو ازل سے ابد
تک اللہ تعالے اور اس کے درمیان

Marfat.com

فَهٰذَا اٰخِرُ مَقَامِ الْحِكْمَةِ وَلَا يَكُوْنُ بَعْدَهٗ اِلَّا رَفْعُ الْحُجُبِ الْوَاقِعِيَّةِ الْعِلْمِيَّةِ وَهِيَ قَلَّمَا يَتَخَلَّفُ لِحَكِيْمٍ اِلَّا مَنْ اُوْتِيَ فَضْلًا وَّسِيْعًا مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

ہے نفس ربط ایک لیکن دونوں حیثیتیں مختلف ہیں، یہی وصال کی بنیاد کمال کی اصل اور مقام حکمت کا آخری درجہ ہے اس کے بعد جو کچھ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حجب واقعیہ علمیہ کو رفع کیا جائے یہ باتیں کسی حکیم پر بہت کم واضح ہوتی ہیں، مگر یہ کہ پروردگار کی جانب سے وہ فضل خاص سے نواز دیا جائے

وَاَمَّا طَرِيْقُ وُصُوْلِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْكَمَالِ الْمُطْلَقِ فَهُوَ اَنَّهُمْ يَنْجَذِبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ فَيَقْطَعُوْنَ نُوْرَ الْغَيْبِ وَغَيْرَهٗ حَتّٰى يَصِلُوْا اِلٰى مَيَادِيْنِ الْاَسْمَاءِ فَيَنْفُذُ نَظَرُهُمْ مِنْهَا فِيْ سُرْعَةٍ حِيْنٍ ثُمَّ يَضْمَحِلُّوْنَ فِي التَّجَلِّيْ الذَّاتِيْ لَا كَاضْمِحْلَالِ الْاَوْلِيَاءِ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ اِلٰى قُرْبِ الْفَرَائِضِ ثُمَّ يَصِلُوْنَ اِلَى الْوُصُوْلِ الَّذِيْ قَرَّرْنَاهُ

اور اس کمال مطلق تک ان کے پہنچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو اللہ سبحانہ وتعالےٰ کی طرف سے جذب حاصل ہوتا ہے اور نور غیب وغیرہ مقامات کو طے کرتے ہوئے اسماء پاک کے میدانوں تک پہنچ جاتے ہیں، چنانچہ ان مقامات پر پہنچ کر بہت جلد ان کی نظر میں نفوذ پیدا ہوتا ہے پھر وہ تجلی ذاتی میں مضمحل ہو جاتے ہیں مگر ان کا یہ اضمحلال اولیاء کرام کی طرح نہیں ہوتا اس کے بعد وہ قرب فرائض کی طرف لوٹتے ہیں اور ان کو وہ وصول نصیب ہوتا ہے جس کا ہم نے اثبات کیا ہے۔

وَاَكْمَلُ الْحُكَمَاءِ لَا بُدَّ لَهٗ

اور کامل ترین حکیم کیلئے یہ ضروری

Marfat.com

مِنْ اَنْ یَضْمَحِلَّ اٰخِرَانِیْ قُرْبَ الْفَرَائِضِ وَانْعِکَاسًا مِنْ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوُثُوْقٍ عَلَیْہِ وَسَعَۃِ مَا وَتَسَلُّطِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِنْ حَیْثُ بَاطِنِ کَمَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَعَرَّفْ ۔

ہے کہ وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا عکس قبول کرکے بالآخر وہ قرب فرائض میں مضمحل ہو جائے کیونکہ اسکو آپ کی عین اور اسکی وسعت پر کامل اعتماد ہوتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال باطنی کے راستہ سے اس پر تجلی فرمائی ہے خوب اچھی طرح سمجھ لو،

طریقۂ حکماء کی خصوصیات

وَیَنْبَعُ مِنْہُ شُعَبٌ ثَلٰثٌ اَلْاُوْلٰی اَلْحِکْمَۃُ وَھِیَ عِلْمٌ فِطْرِیٌّ لَا کَسْبِیٌّ وَاَعْنِیْ بِہٖ اَنَّہٗ یَنْجَسُّ عَمَّا یَنْجَسُّ عَنْہُ اُصُوْلُ وُجُوْدِہٖ اَیِ الْاِسْمُ یَسَعُ الْاِلٰہِیَّاتِ وَالتَّکْوِیْنِیَّاتِ وَغَیْرَھُمَا مِمَّا وَسِعَہٗ ھٰذَا الْکِتَابُ ۔

اور اس سے تین شاخیں نکلتی ہیں، پہلا شعبہ حکمت کا ہے یہ فطری علم ہے اکتسابی نہیں ہے یعنی اس کا سرچشمہ وہی اسم پاک ہے جو اسکے وجود کا منبع ہے یہ علم تمام ان الٰہیات اور تکوینیات وغیرہ پر مشتمل ہے کہ جن کا ذکر ہم نے اس کتاب میں کیا ہے،

وَسِرُّھَا اَنَّ الْعِلْمَ فِی الْمُجَرَّدَاتِ عَیْنُ الذَّاتِ وَلَا یَمْتَازُ بِحَیَالِہٖ

اس کا راز یہ ہے کہ مجردات میں علم عین ذات ہوتا ہے جب تک کہ وہ

Marfat.com

إِلَّا فِي الْمُثُلَاتِ التَّحْيِيزِيَّةِ فَإِذَا ثَبَتَ الْقُرْبُ الْوُجُودِيُّ ثَبَتَ الْعُلُومُ فِي الْمُثُلَاتِ لِسَعَةِ مَاوَلَهَا خَلِيفَةٌ فِي عَالَمِ الْحِسِّ فِي الْفِرَاسَةِ وَالتَّيَقُّظِ وَالتَّذَكُّرِ وَهِيَ مَوْجُودَةٌ فِي عَالَمٍ يَخْتَصُّ بِإِثْبَاتِهِ الْحُكَمَاءُ كَمَا ذَكَرْنَاهُ وَيُتَخَيَّلُ إِلَى النَّاسِ أَنَّ كُلَّ كَمَالِهِمْ شَجَاعَتُهُمْ وَسَخَاوَتُهُمْ وَذَكَائُهُمْ أَمْرٌ مَا تَنَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ قَدْ تَبَرَّا الْأَمْرُ ثُمَّ رَجَعَ وَعَرَجَ

الثَّانِيَةُ الْعِصْمَةُ وَهِيَ تَمَثُّلُ الْوُجُوهِ الصَّالِحَةِ دُونَ الطَّالِحَةِ مِنْ وُجُوهِ عَيْنِهِ وَسِرِّهَا أَنَّ الْمُقَرَّبَ بِقُرْبِ الْوُجُودِ بِالْخَيْرِ الشَّامِلِ يَتَخَيَّلُ مَثَلَ الشُّرُورِ

تمثلات تحیزیہ کی شکل نہ اختیار کرے اس میں امتیاز پیدا نہیں ہوتا جب قرب وجودی کو ثبوت اور استقرار حاصل ہوتا ہے تو تمثلات کی وسعت کی بنا پر ان میں علوم ثبت ہو جاتے ہیں، حکمت کا خلیفہ اس عالم جس میں فراست اور تیقظ اور ذکاء ہے ان کا وجود ایک ایسے عالم میں ہے جسکا اثبات حکماء کیساتھ مخصوص ہے جیساکہ ہم نے بیان کیا ہے، لوگوں کا خیال ہے کہ ان کا ہر ایک کمال خواہ شجاعت ہو یا سخاوت اور ذکاء، ایسا امر ہے، جو آسمان سے نازل ہوا اور تدبیر امر کرکے واپس ہوگیا،

دوسرا شعبہ عصمت ہے اسکی حقیقت یہ ہے کہ اسکی عین ثابتہ کا یہ تقاضا ہے کہ تمام تر اعمال صالحہ اور اخلاق جمیلہ اس سے صادر ہوں، اور کسی برے فعل یا عمل کا ظہور اس سے

Marfat.com

فِيهِ خُلُقًا وَعَمَلًا وَخَلِيفَتُهَا الْعِفَّةُ وَهِيَ صِفَةُ عَدَمِ الِانْغِمَاسِ فِي اللَّذَّاتِ الْقَبِيحَةِ وَالتَّنَزُّهِ وَاللَّقْلَقَةِ ۔

محال ہے اس کا راز ہے کہ جس شخص کو خیر کامل سے قرب وجود حاصل ہو اس کے اخلاق اور اعمال میں کسی برائی کا تمثل ہونا محال ہے اور اس کا خلیفہ عفت ہے جس کے معنی یہ ہیں کھانے پینے اور خواہشات نفسانی میں منہمک ہونے سے اپنے آپ کو باز رکھے۔

اَلثَّالِثَةُ الْوَجَاهَةُ وَهِيَ التَّعَلِّي وَالرِّفْعَةُ عَلَى الْبَشَرِ عِنْدَ اللّٰهِ وَفِي نَفْسِ الْأَمْرِ وَإِنْ لَمْ يُطِعْ لَهُ مُطِيعٌ وَسِرُّهَا الْإِنْسِلَاخُ مِنَ الصُّوَرِ الْمِزَاجِيَّةِ وَالْقُرْبُ إِلَى اللّٰهِ فِي السِّلْسِلَةِ الْخَيْرِيَّةِ وَخَلِيفَتُهَا الْوَقَارُ وَالسَّكِينَةُ وَالتَّسَلُّطُ وَيَنْبَعُ لَهُ مِنْهَا الْإِرْشَادُ وَكُلُّ مَا زَادَ وَجَاهَتُهُ زَادَ إِرْشَادُهُ وَسَبَغَ كَمَالُهُ وَقَدْ رَخَّصَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ لَهُمُ التَّوَسُّلَ بِالْأَسْمَاءِ لِإِظْهَارِ الْخَوَارِقِ ۔

تیسرا شعبہ وجاہت ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کو اللہ تعالےٰ کے ہاں تعلی اور رفعت حاصل ہو اور نفس الامر میں بھی اگرچہ کوئی اسکا مطیع اور فرمانبردار نہ ہو اور اسکا راز صور مزاجیہ سے انسلاخ اور سلسلۂ خیریہ میں اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنا ہے اور اس کا خلیفہ وقار اور سکینت اور تسلط ہے اور اسکی فرع ارشاد ہے جون جون کسی کی وجاہت میں اضافہ ہوتا ہے اسکا دائرہ ارشاد وسیع ہوتا جاتا ہے اور اسکا کمال بڑھتا ہے اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو اجازت دی ہے کہ وہ اظہار خوارق کیلئے توسل بالاسماء کریں

Marfat.com

توسل بالاسماء کا طریقہ

وَسَبِيْلُ التَّوَسُّلِ عِنْدَنَا لَيْسَ بِمُحَافَظَةِ الْاَعْدَادِ وَالْاَوْقَاتِ كَمَا يَتَعَيَّنُ عِنْدَ اَهْلِ الدَّعْوَةِ بَلْ تِلَاوَتُهٗ وَتَعَرُّفُ حَقِيْقَتِهٖ وَالْفَنَاءُ فِيْهِ وَالْبَقَاءُ بِهٖ ثُمَّ الدُّعَاءُ وَالْاِنَابَةُ قَالَ لَهٗ وَرُخِّصَ لَهُمُ التَّوَسُّلُ اِلَى الرِّيَاضَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالصَّدَقَاتِ وَالصِّيَامِ وَتَرْكِ الْكَلَامِ لِكَشْفِ الْكَوْنِ ۔

ہمارے نزدیک توسل بالاسماء کا یہ طریقہ نہیں کہ اعداد اور اوقات کو مقید کیا جائے جیسا کہ اہل دعوت اور ارباب عزائم اس بات کے قائل ہیں بلکہ اسماء حسنیٰ کو پڑھو، ان کے معانی اور حقائق کا علم اور پھر ان میں فنا اور ان کیساتھ بقاء حاصل کرو اسکے بعد بارگاہ الٰہی سے خشوع اور خضوع کیساتھ دعا مانگو اور ان لوگوں کو کثرت نوافل صدقات اور روزے رکھنے اور کلام کے ترک کرنے پر کشف ما فی الکون کیلئے رخصت دیدی گئی ہے،

وَيَجِبُ عَلَى الْحَكِيْمِ اَنْ يَّكُوْنَ وَسِيْعَ الصَّدْرِ وَهِيَ صِفَةٌ تَعْنِيْ بِهَا اَنْ لَّا يُغَادِرَ وَصْفًا وَّلَا حَالًا اِلَّا اسْتَحْقَرَهٗ وَاسْتَصْغَرَهٗ وَيُحْرِمَ عَلَيْهِ

حکیم کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ وسیع الصدر ہو، اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ کسی وصف اور حال کو اتنا عظیم نہ سمجھے کہ بس یہی منتہائے کمال ہے اور وہ شعر گوئی موسیقی جیسی حسی تفریحات کو

Marfat.com

كُلَّ سَلِيقَةٍ حِسِّيَّةٍ تَمَكَّنَتْ فِي مِزَاجِهِ تَمَلُّكُ الْمَلَكَاتِ لِسَلِيقَةِ الْمُوسِيقِيِّ وَالشِّعْرِ وَيَحْرُمُ عَلَيْهِ اَنْ يَتَعَاطَاهُ مِنَّةُ اَحَدٍ مِنْ خَلِيقَتِهِ دِينًا وَدُنْيَا اِلَّا الْاَنْبِيَاءَ فَهُوَ يُقَلِّدُهُمْ فِي وَحْيِهِمْ وَيُحَقِّقُ بِنَفْسِهِ مِنْ حَيْثُ مَا عَرَفَ فِي الْحِكْمَةِ ۔

مزاج میں راسخ نہ ہونے دے اور دین و دنیا کے امور میں کسی کا منت کش نہ ہو صرف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مقتدا سمجھے اور انہیں پر جو کچھ وحی نازل ہوئی ہے اسی کی تقلید کرے اور حکمت کے عنوان سے جو کچھ بتایا گیا ہے، ان کو اپنے میں پیدا کرے اور قوت سے فعل میں لائے،

الثَّالِثَةُ طَرِيقَةُ الْاَوْلِيَاءِ مِنْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ اِعْلَمْ اَنَّ الْوِلَايَةَ لَهَا مَعْنَيَانِ عَامٌّ وَخَاصٌّ اَمَّا الْعَامُّ فَكُلُّ قُرْبٍ دُوْنَ النُّبُوَّةِ وَيَتَنَاوَلُ الْحِكْمَةَ الصَّلَابَةَ وَوِلَايَةَ الْخَاصَّةِ وَالصَّفَاءَ وَاَمَّا الْخَاصُّ فَكُلُّ فَنَاءٍ فِي حَضْرَةِ الذَّاتِ كَانَ مَعَ الصُّوْرَةِ الْمِزَاجِيَّةِ وَلَيْسَ الْمَقْصُوْدُ تَفْتِيْشَ الْاَلْفَاظِ بَلْ تَعْرِيْفَ الْحَقَائِقِ وَاَصْلُ

تیسرا طریقہ ان اولیاء کا ہے جو اصحاب فنا ہیں۔ ولایت کے دو معنی ہیں عام اور خاص عام معنی تو یہ ہیں کہ ہر ایک قسم کا قرب جو درجۂ نبوت سے کمتر ہو، حکمت صلابت، ولایت خاصہ اور مقام صفا سب اسکے مفہوم میں داخل ہیں اور خاص معنی یعنی صورت مزاجیہ قائم رہنے کے باوجود ذات اقدس میں اور کو فنا حاصل ہو، الفاظ کی تحقیق مقصود نہیں صرف حقائق کا جاننا مقصود ہے ان کے مذہب کا اصل ایسے اعمال ریاضیہ

Marfat.com

وَاَصْلُ مَذْهَبِهِمْ اَنْ يَتَجَشَّمُوْا
عَمَلًا نَيْرَنْجِيًّا وَذٰلِكَ
الْعَمَلُ اَنْ يَتَلَطَّفُوْا مِنْ
اَنْفُسِهِمْ فَيَنْقَدِحُ لَهُمْ سِرٌّ
عَظِيْمُ الشَّانِ عَلٰى دَرَجَاتِهٖ
فَاَوَّلُ مَا يَنْقَدِحُ اِسْتِنَادُ
الْاَفْعَالِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
فَهُنَاكَ يَتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ
وَلَا يَخَافُ اِلَّا اِيَّاهُ وَهٰذَا
اَظْهَرُ السِّرِّ فِي الدَّرَجَةِ
الْاُوْلٰى وَاَمَّا بَطْنُهَا فَاَنْ
يَرَى اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى
فِيْ عَيْنِ كُلِّ فِعْلٍ
عَلٰى اَنَّ الْفِعْلَ مِنْ
اَسْتَارِهٖ وَتَقَيُّدَاتِهٖ وَ
وَجْهُ اَوَّلِيَّتِهَا اَنَّ الْاَفْعَالَ
عَلٰى شَرَفِ الْعَدَمِ
فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ وَاِنَّمَا
الْمَوْطِنُ الْعِلْمِيُّ

میں جن کی بدولت ان کے نفس کو تزکیہ
حاصل ہو کو ایک عظیم الشان راز کا انکشاف
ہو جاتا ہے کہ جسکے درجات مختلف ہیں
سب سے پہلے ان کو یہ حقیقت عیاناً
نظر آنے لگتی ہے کہ اس عالم کون و فساد
کے تمام چھوٹے بڑے تصرفات کی باگ
اللہ تعالےٰ کے دست قدرت میں ہے
اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے تمام اعمال
میں اللہ تعالےٰ پر کامل بھروسہ کر لیتے ہیں
نیز اللہ تعالےٰ کے علاوہ اور کسی کا خوف
انکے دل میں نہیں ہوتا اس حقیقت کا
انکشاف پہلے درجہ کا ظہر ہے اور اسکا
بطن یہ ہے کہ ہر ایک فعل اور تصرف
جو اس عالم میں ہو اس میں اسکو خدائے
بزرگ و برتر نظر آئے اور اس فعل کو
ایک قسم کا حجاب اور نقاب تصور کرے
اس انکشاف کو پہلے درجہ میں اسلئے رکھا
گیا کہ نفس الامر میں جو افعال دنیا میں
واقع ہوتے ہیں وہ فنا پذیر ہیں اور

مِنْ تَمَثُّلَاتِ هٰذَا الْمَوْطِنِ وَ
وَهٰذِهٖ هِيَ الْحَضْرَةُ عِنْدَهُمْ وَ
وَثَانِيًا يُقَدِّمُ لَهُمُ اسْتِنَادُ
الصِّفَاتِ بِأَجْمَعِهَا إِلَيْهِ فَيَرَى
إِنَّ كُلَّ بَصَرٍ فَهُوَ مِنْ بَصَرِهٖ وَكُلَّ
سَمْعٍ فَهُوَ مِنْ سَمْعِهٖ إِلٰى غَيْرِ
ذٰلِكَ وَلَعَلَّكَ حَرُوْرٌ بِاقْتِنَاصِ
بَطْنِهَا وَوَجْهُ ثَانَوِيَّتِهَا فَفِيْهِ
حَقُّ الْمُكَاشَفَةِ وَثَالِثًا يُقَدِّمُ
اسْتِنَادُ الذَّوَاتِ فَيَرَى أَنَّ
كُلَّ ذَاتٍ فَهُوَ مِنْ ذَاتِهٖ فَإِذَا
انْتَقَلَ إِلٰى بَطْنِهَا وَهُوَ أَنَّ
الْوَاجِبَ جَلَّ مَجْدُهٗ سَنَخُ كُلِّ
مَوْجُوْدٍ وَأَنَّ كُلَّ مَوْجُوْدٍ مُفَاضٌ
مِنْهُ إِفَاضَةً مُقَدَّسَةً ثُمَّ الْتَنَزُّ
إِلَى اللّٰهِ وَهٰذِهٖ هِيَ الْمُشَاهَدَةُ
ثُمَّ إِنَّ جَنْبَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى
تَتَجَاذَبُهُ حِيْنًا فَحِيْنًا حَتّٰى تَرْتَفِعَ
الْحُجُبُ وَالتَّقْيِيْدَاتُ وَلَا يَبْقٰى إِلَّا

موطن علمی اس موطن کے تمثلات سے ہے
اسکو صوفیاء محاضرہ کہتے ہیں، دوسرا درجہ
یہ ہے کہ تمام صفات کو اللہ تعالےٰ
کی طرف منسوب ہوتا ہوا دیکھے اور اسے
صاف نظر آئے کہ ہر ایک آنکھ کی بینائی کا
منبع اس کی بینائی اور ہر ایک کان کی شنوائی
کا منبع اس کی قوت شنوائی ہے وغیرہ
وغیرہ اس کی ثانویت کی وجہ اور اسکے
وہ معنی جو بطن کی قسم سے ہیں تم پر مخفی
نہیں رہیں گے، اس مقام کو اہل معرفت
مکاشفہ کہتے ہیں، تیسرے درجہ میں سب
ذوات اسی کی ذات اقدس کی طرف
منسوب نظر آتی ہیں، سالک کیلئے یہ نظر
ہونا حقیقۃً مشاہدہ کا ہوتا ہے اس کا
بطن یہ ہے کہ واجب تعالےٰ کائنات کی
ہر ایک چیز کی اصل ہے اور ہر ایک
موجود کا نہاں اسی کے مقدس افاضہ کا
نتیجہ ہے اسکے بعد سیر الی اللہ کا مقام
ہے اس درجہ کے انکشاف کو مشاہدہ

Marfat.com

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فِيْ وَحْدَتِهٖ
وَكِبْرِيَائِهٖ وَيَكُوْنُ الْمُدْرَكُ عَيْنَ
الْمُدْرِكِ فَلَا يَعْلَمُ بِالْعِلْمِ الْحُضُوْرِيِّ
اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَيَكُوْنُ
الْمَرَايَا فِيْ حُكْمِ الْعَدَمِ ۞

کہتے ہیں پھر اس کے بعد اللہ کی جانب وقتاً فوقتاً جذب ہوتا ہے حتی کہ تمام تغیرات اور پردے مرتفع ہو جاتے ہیں صرف خدائے ذوالجلال والاکرام اپنی وحدت اور کبریائی کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے اور اس وقت اللہ بالفتح عین مدرک (بالکسر) ہوتا ہے چنانچہ اس کا علم حضوری اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کیساتھ تعلق نہیں ہوتا اور مرایا کالعدم ہو جاتے ہیں

وَقَدْ ضَرَبْنَا مَثَلًا مَنْ
حَدَثَ فِي الْمَرْئِيِّ فَذَهَبَتِ
الْمَرْاَةُ فِي الْخَزَانَةِ التَّاسِعَةِ
فَتَدَبَّرْ ذٰلِكَ تَمَّ التَّيْسِيْرُ
فِي اللّٰهِ وَيُسَمّٰى لِمَنْ وَقَعَ
فِيْ هٰذِهِ الْبَادِيَةِ اَنْ
يُقِيْمَ رَيْثَمَا تَثْبُتُ اَحْكَامُ
الْاَسْمَاءِ بَعْدَ نُوْرَانِيَّتِهٖ
بِوَاسِطَةِ السَّيْرِ فِي اللّٰهِ د
سُبُوْغُ ذَاتِ الرَّجُلِ يَحْسُبُ
الْفِطْرَةِ الْاُوْلٰى كَمَا اَنَّ
الْقَابِلَ مُتَكَثِّرٌ مِنْ حَيْثُ
تَكَثُّرِ الْاَسْمَاءِ فَاَمَّا اَنَّ

اور ہم نے اس کی مثال نوین خزانہ میں بیان کردی ہے کہ آدمی جسوقت اس صورت کو جو کہ شیشہ میں نظر آرہی ہے بڑے غور کے ساتھ دیکھتا رہے تو شیشہ کا وجود ختم ہو کر صرف صورت ہی رہ جائے گی جب سالک اس مقام پر پہنچ جاتا ہے، تو سیر الی اللہ ختم ہو جاتی ہے جو شخص کہ اس بیابان میں قدم رکھے اسکو چاہیئے کہ اتنی دیر تک ٹھہرا رہے کہ سیر فی اللہ کے ذریعہ نورانیت حاصل کرنے کے بعد اسماء پاک کے احکام کو ثبات و استقرار حاصل ہو۔ انسان کا سبوغ اس کی پہلی فطرت کے مطابق

يَكُوْنَ الرَّجُلُ مِنْ ذَوِي الْعِلْمِ الْفِطْرِيِّ فَيَكُوْنُ اَوَّلَ مَا يَسْنَحُ لَهُ حَقِيْقَةُ الْاَسْمَاءِ وَخُصُوْصِيَّاتُ الْمَظَاهِرِ وَطَرِيْقُ ظُهُوْرِهَا فِيْهَا وَ اَمَّا اَنْ يَكُوْنَ مِنْ ذَوِي التَّقْلِيْدِ الْفِطْرِيِّ فَلَا يَكُوْنُ لَهُ عِلْمٌ بِهَا وَ لٰكِنْ تَثْبُتُ الْاَحْكَامُ وَهُنَالِكَ يَكُوْنُ فِيْ نَشْأَةٍ جَدِيْدَةٍ ۔

ہوتا ہے کیونکہ کثرت اسماء کی بنا پر قبول کرنیوالوں کی استعدادیں بھی مختلف ہیں اگر کوئی شخص علم فطری کے اسباب سے ہے تو سب سے پہلے اس پر اسماء پاک کی حقیقت مظاہر کی خصوصیات اور ظہور کی نوعیت منکشف ہوتی ہے لیکن اگر وہ تقلید فطری کے اہل سے ہے تو پھر اس کو ان باتوں کا علم نہیں ہوتا بلکہ احکام کو ثبات اور استقرار حاصل ہو کر مالک طریقت کو ایک ارتقاء جدید حاصل ہوتا ہے۔

حقیقت قبض وبسط

وَالْقَبْضُ وَالْبَسْطُ عِبَارَتَانِ عَنْ ظُهُوْرِ اَحْكَامِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَهٰذَا هُوَ السَّيْرُ مِنَ اللّٰهِ وَاِذَا رَسَخَ الْاِرْشَادُ لِمَا اَنَّهُ انْصَبَغَ بِصِبْغِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ سَابِغٌ مُفِيْضٌ بِالذَّاتِ فَلَا اَقَلَّ فِيْ هٰذِهِ النَّشْأَةِ

قبض وبسط کی حقیقت یہ ہے کہ خدائے بزرگ کے جلال اور جمال کے احکام معرض وجود میں آئیں اور اسی کو سیر من اللہ کہا جاتا ہے، اور اسی مقام پر آدمی ارشاد میں راسخ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ خدائے قدوس کے رنگ میں رنگا جا چکا ہے اور اللہ تعالےٰ کامل الصفات مفیض بالذات ہے

Marfat.com

مِنْ تَمَثُّلِ الْاِفَاضَةِ بِحَسَبِ الْمَوْطِنِ الْعِلْمِيِّ فَقَدْ تَمَّ السَّيْرُ فِي الْخَلْقِ وَهُنَالِكَ بَلَغَ الْكَمَالَ الْفَنَائِيَّ اَقْصَاهُ وَهُوَ لِلْاُمَمِ الْمُتَهَيِّئَةِ لِاَشْبَاحِ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ الْعُلْيَةِ كَاَبِيْ يَزِيْدَ وَاَبِي الْحَسَنِ وَاَبِي الْعَبَّاسِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ اِسْمٰعِيْلَ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَصْحَابِ الطُّرُقِ كَالْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَالشَّيْخِ السُّهْرَوَرْدِيِّ وَالنَّجْمِ الْكُبْرٰى وَخَوَاجَهْ نَقْشَبَنْدِ وَالْخَوَاجَهْ الْچِشْتِيِّ +

اس لئے اس نشأۃ دنیویہ میں کم از کم موطن علمی کے مطابق افاضہ کا تمثل ضروری ہے کیونکہ اب سیر فی الخلق کے تمام مقامات طے ہو چکے ہیں اور سالک طریقت مقام فناء میں انتہائی کمال تک پہنچ چکا ہے، طائفہ علیہ میں سے ذیل کے اشخاص اسی مقام کے ممتاز افراد ہیں، ابو یزیدؒ ابو الحسنؒ، ابو العباسؒ ابو سعیدؒ ابو اسماعیلؒ ابو عبد اللہؒ اور جن کے اسماء گرامی سے اصحاب معرفت کے طرق مروجہ منسوب ہیں، جیسا کہ غوث اعظم اور شیخ سہروردیؒ شیخ نجم الدین کبریؒ خواجہ نقشبندؒ خواجہ معین الدین چشتیؒ

وَتَحْقِيْقُ الْقَوْلِ فِيْ هٰذَا التَّبْرِيْحِ يَحْتَاجُ اِلٰى مُقَدِّمَةٍ هِيَ اَنَّ بَيْنَ الْوُجُوْدِ الْعِلْمِيِّ وَالْوُجُوْدِ الْخَارِجِيِّ مُنَاسَبَةً وَالْمُنَاسَبَةُ عِنْدَنَا اِسْمٌ لِاشْتِرَاكِ النَّفْسِ الرَّحْمَانِيِّ وَالْاِمْتِيَازِ بِخُصُوْصِيَّةِ

مضمون بالا کے مطابق پوری تحقیق بتانے سے پہلے مقدمہ کے طور پر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وجود خارجی اور وجود علمی کے درمیان مناسبت ہے مناسبت کا مفہوم ہمارے نزدیک نفس رحمانی اور خصوصیت موطن کا اشتراک ہے اسکی

Marfat.com

الْمَوْطِنِ وَذٰلِكَ لِمَا مَهَّدْنَا مِنْ اَنَّ الْمُجَرَّدَ لَا يَمْتَازُ فِيهِ الْعِلْمُ عَنِ الْوُجُودِ الْخَارِجِيِّ وَاِنَّمَا الْاِمْتِيَازُ فِي التَّمَثُّلَاتِ الْمُتَاخِرَةِ وَلِوَجْهٍ اٰخَرَ هُوَ اَنَّ الْمَنْشَاٰتِ مُتَحَاذِيَةٌ بَعْضُهَا مَعَ بَعْضٍ فَالشَّيْءُ فِي الْخَارِجِ هُوَ الْمُتَجَلِّي فِي نَشْاَةِ الذِّهْنِ وَبِالْجُمْلَةِ فَرَفْعُ الْوَسَائِطِ وَالْغَائِهَا بِضَرْبٍ مِنَ التَّدْبِيرِ يَحْصُلُ لَهُ عَمَلٌ فِي انْصِبَاغِ الرَّجُلِ بِحَقِيقَةِ الْوُجُوبِ مِنَ السَّبِيلِ الَّذِي شَرَحْنَاهُ

وجہ یہ ہے کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ مجرد عن المادہ میں علم اور وجود خارجی میں امتیاز نہیں ہوتا موطن امتیاز وہ تمثلات ہیں جو بعد میں ظہور میں آئے بالفاظ دیگر ہم اس طرح کہہ سکتے کہ تمام عوالم ایک دوسرے کے متحاذی ہیں، جو چیز خارج میں موجود ہوتی ہے وہ پہلے نشاۃ ذہنیہ میں متجلی ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اگر کسی نہ کسی ریاضت کے ذریعہ وسائط کو ختم کر دیا جائے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ آدمی حقیقت وجوب کے رنگ میں رنگا جائیگا جس کی نوعیت اور طریقہ ہم بیان کر چکے ہیں،

فنا کی قسمیں

وَالْفَنَاءُ اِمَّا شَفَاهِيٌّ وَاِمَّا حَالِيٌّ اَمَّا الشَّفَاهِيُّ فَانْصِبَاغٌ بِحَقِيقَةِ الذَّاتِ لَا بِتَجَلِّيَاتِهِ انْصِبَاغًا قَوِيًّا تَامًّا وَيَخْتَصُّ بِرَجُلٍ

فنا کی دو قسمیں ہیں شفاہی اور حالی شفاہی کے معنی یہ ہیں کہ تجلیات سے نہیں بلکہ حقیقت ذات اقدس سے آدمی رنگ جائے اور یہ انصباغ قوی اور کامل ہو، یہ اس شخص کیلئے مخصوص ہے جو

Marfat.com

شَدِيْدٍ فَسَوْرَةُ مَزَاجِهٖ لَا
تَقْهَرُ اِلَّا بِتَكْرَارِ التَّجَلِّيَاتِ
شَوْقٌ جَنْبَهٗ لَا يُغَادِرُ حَالًا
وَلَا شَيْئًا اِلَّا غَلَبَهٗ وَقَهَرَهٗ
وَلَا بُدَّ عُنْهُ حَتّٰى يَبْلُغَ
الدَّرَجَةَ الْقُصْوٰى

قوی المزاج ہو اور اسکے مزاج کی حدت تجلیات کے بغیر مقہور نہ ہو سکے، ایسا شخص کسی حال اور مقام کو مقہور اور مغلوب کئے بغیر نہیں چھوڑتا اور اسوقت تک کسی کو نہیں چھوڑتا جب تک اس میں انتہائی کمال نہ حاصل کرے،

وَاعْلَمْ اَنَّ لِلْفَنَاءِ وَزْنًا
كَرَجُلٍ غَرِقَ فِي الْبَحْرِ فَمَاتَ
ثُمَّ لَفَظَهُ الْبَحْرُ فَاِنَّ الْمَوْجَ لَفَظَهٗ
وَزْنًا وَيَجِبُ اَنْ يُكْسَرَ النَّفْسَ
اَوَّلًا وَيَهْضِمَ لَذَّاتِهَا هَضْمًا
شَدِيْدًا ثُمَّ يَفْنِيْ وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ
رُبَّمَا لَمْ يَتَحَقَّقِ الْفَنَاءُ الشِّفَاهِيُّ
وَحِيْنَئِذٍ تَظْهَرُ النَّفْسُ فِيْ صُوْرَةِ
الرَّبِّ يَتَعَسَّرُ زَوَالُهٗ وَيَعْقُبُ
خَلْقَهٗ حُزْنًا شَدِيْدًا فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔

یاد رکھو فناء کا بھی وزن ہوتا ہے جسطرح کہ کوئی دریا میں ڈوب کر مر جائے اور دریا اسے باہر کنارہ پر پھینک دے تو اسکی موت اور پھینکے جانیکا وزن ہوتا ہے یہ ضروری ہے کہ پہلے نفس کی حرمت کو توڑا جائے اور اسکو لذائذ اور خواہشات نفسانی سے باز رکھا جائے اس کے بعد فناء کا مقام حاصل ہو سکتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ممکن ہے کہ فناء شفاہی حاصل نہ ہو اور نفس ربوبیت کے مظہر بن کر نمایاں ہو، اندریں صورت اسکی انانیت اور ربوبیت کا مٹانا مشکل ہے اسکا نتیجہ اسی دنیا میں بڑی ذلت اور رسوائی ہے نیز یہ ضروری ہے کہ پہلے دوام حضور حاصل کرے،

Marfat.com

وَيَجِبُ اَيْضًا اَنْ يَكْتَسِبَ اَوَّلًا دَوَامَ الْحُضُوْرِ ثُمَّ يَفْنٰى كَاَنَّهٗ عَسٰى اَنْ لَا يَتَحَقَّقَ الْفَنَاءُ الشَّفَاهِيُّ فَيَبْقَى الرَّجُلُ حَيْرَانًا مَدْهُوْشًا لَا رَبْطَ لَهٗ بِاللّٰهِ وَلَا حُضُوْرَ فَيَنْقُصُ اِرْشَادُهٗ وَيَنْكَسِرُ قَلْبُهٗ وَيَجِبُ اَنْ يَفُكَّ رَبْطَ الْحُبِّ الْوَاقِعِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْجَاهِ وَغَيْرِهَا اَوَّلًا لِاَنَّهٗ عَسٰى اَنْ لَا يَتَحَقَّقَ الْفَنَاءُ الشَّفَاهِيُّ فَلَا يَزَالُ الرَّجُلُ طَمُوْعًا هَلُوْعًا كَمَا قِيْلَ كَمَا تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ وَلِلْاَوْلِيَاءِ فِيْ ذٰلِكَ مَذَاهِبُ وَمَنْ يَعْتَمِدُ فِيْ حُصُوْلِ هٰذِهِ الشَّرَائِطِ اَشْلَتْ عَلٰى بَصِيْرَتِهٖ فَاِذَا اَدْخَلَهٗ مِنَ الْمُرِيْدِ

جس کے بعد وہ فنا کا مقام حاصل کر سکتا ہے کیونکہ اگر فنا عرشفاہی حاصل نہ ہوئی تو آدمی پر ایک حیرت طاری ہوتی ہے اللہ تعالےٰ کیساتھ اسکا کوئی رشتہ نہیں ہوتا اور حضور سے وہ محروم ہوتا ہے اس سے اسکے ارشاد میں نقص آجاتا ہے اور اسکا دل ٹوٹ جاتا ہے یہ بھی ضروری ہے کہ مال و اولاد کی محبت اور حسب جاہ کے رشتے توڑ ڈالے جائیں تو ممکن ہے کہ فنا عرشفاہی حاصل ہی نہ ہو جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمیشہ وہ طامع و حریص رہے گا، جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جس نوع کی زندگی بسر کروگے اسی حالت پر تمہاری موت ہوگی اور جس حالت پر مروگے اسی حالت پر اٹھائے جاؤگے اولیاء کا مسلک اس بارے میں مختلف فیہ ہے بعض تو ان شرائط سے گانے کے حصول میں اپنی بصیرت پر اعتماد کرتے ہیں جب ان کو یقین

Marfat.com

بِبَصِيْرَتِهٖ اَنَّهَا حَصَلَتْ لَهٗ اَفْنَاهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْتَمِدُ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى وَاقِعَاتِ الْمُرِيْدِ اَوْ وَاقِعَاتِ نَفْسِهٖ فَاِذَا تَحَقَّقَ عِنْدَهٗ مِنْ قِبَلِ الْوَاقِعَاتِ اَوِ الْمَنَامَاتِ اَنَّهٗ تَجَرَّدَ عَنِ الْعَلَائِقِ وَدَامَ حُضُوْرُهٗ وَانْكَسَرَتْ سَوْرَةُ نَفْسِهٖ اَفْنَاهُ ۔

ہو جاتا ہے کہ مرید نے یہ شرائط پوری کر دیں تو وہ اسکو مقام فناء تک پہنچا دیتے ہیں بعض ان میں سے مرید کے واقعات یا اپنے واقعات پر اعتماد کرتے ہیں جب انکو بذریعہ واقعات یا منامات کے معلوم ہو جاتا ہے کہ مرید نے علائق کا رشتہ توڑ دیا ہے اسے دوام حضور حاصل ہو گیا ہے اور اس کے نفس کی تیزی ٹوٹ گئی ہے۔ تو وہ اس کو مقام فناء تک پہنچا دیتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْتَمِدُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْفِرَاسَةِ فَيَمْتَحِنُ الْمُرِيْدَ بِصُنُوْفِ الْبَلَايَا فَاِذَا رَاٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا اَفْنَاهُ وَاَيْضًا لِلْاَوْلِيَاءِ فِيْ تَحْصِيْلِ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ طَرَائِقُ وَهِيَ مَحْفُوْظَةٌ عِنْدَهُمْ فَلَا فَائِدَةَ فِيْ ذِكْرِهَا ۔

اور بعض کا اعتماد فراست پر ہوتا ہے اور مرید کو قسم قسم کی آزمائشوں سے آزماتے ہیں جب اس کو خالص اور مخلص جان لیتے ہیں تو اسکو مقام فناء تک پہنچا دیتے ہیں اور ان امور کی تحصیل کیلئے اولیاء کے بھی مختلف طریقہ ہیں جو ان کے ہاں محفوظ ہیں لہذا انکی تفصیل بیان کرنے کی حاجت نہیں

وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهٖ ضَوَابِطُ الْاِرْشَادِ وَاٰدَابُهٗ اُوْتِيْنَاهَا مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَهِيَ اَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ

بہر حال مقام ارشاد کے یہ وہ ضوابط اور آداب ہیں جو اللہ تعالیٰ ہمیں عنایت فرمائے ہیں اور کبریت احمر سے زیادہ قیمتی

Marfat.com

الْآخَرِ فَعَضَّ عَلَيْهَا
بِنَوَاجِذِكَ ۞
وَلِمَا جَابِيٌّ وَالْحِجَابُ إِمَّائِي
الْفَانِي بِأَنْ يَفْنَى فِي مَوَاطِنِ
الْعِلْمِ وَيَقْهَرُ بِادِّي الْجَذَبَاتِ
أَوْ أَقْصَرُ الْجَذْبُ فِي حَقِّهِ وَ
أَمَّا فِي الْمُفْنِي فِيهِ بِأَنْ يَفْنَى
فِي اسْمٍ مِنْ أَسْمَائِهِ كَمَا فِي
خَاتِمَةِ قَوْلِنَا ذُو التَّقْلِيدِ
الْفِطْرِيِّ تَفْسِيرُهُ أَنَّ هٰهُنَا
نَشْأَتَيْنِ نَشْأَةً مِنَ الْمُجَرَّدِ
الَّذِي لَمْ يَتَمَيَّزْ فِيهِ أَحَدُهُمَا
عَنِ الْآخَرِ أَحَدُهُمَا الْعِلْمُ
وَالثَّانِيَةُ الْوُجُودُ الْخَارِجِيُّ
أَوِ الْعَمَلُ أَوِ الْحَالُ فَمَنْ كَانَ
عِلْمُهُ أَسْبَغَ مِنْ عَمَلِهِ وَ
حَالِهِ فَهُوَ الذَّكِيُّ وَمَنْ كَانَ
بِالْعَكْسِ فَهُوَ ذُو التَّقْلِيدِ
وَأَصْحَابُ الْعِلْمِ مُتَصَدِّرُ

ہیں لہذا انہیں خوب اچھی طرح
محفوظ کر لو،
یا فنا حجابی ہے حجاب کی دو صورتیں ہیں
یا تو مواطن میں علم سالک کو فنا حاصل
ہوتی ہے اور وہ ادنی جذبہ سے مغلوب
ہو جاتا ہے یا یہ کہ اس کے حق میں جذب
بہت کم ہوتا ہے یا وہ اسماء پاک میں
سے کسی اسم میں فنا ہوتا ہے لیکن اسکی
یہ فنا ذات قدس میں نہیں ہوتی تقریم
بالا میں ہم نے تقلید فطری کا لفظ استعمال
کیا ہے اسکی تشریح یہ ہے، کہ نشئات
کی دو قسمیں ہیں، یا بالفاظ دیگر ارتقاءات
کی دو منزلیں ہیں ایک مجرد عن المادہ
کا ارتقاء ہے جس میں علم اور وجود خارجی
آپس میں ممیز نہیں ہوتے دوسرا وجود
خارجی ہے جو عمل یا حال کی شکل میں ظاہر ہو
اب جسکا علم اسکے عمل اور حال سے
کامل تر ہو، وہ ذکی کہلاتا ہے اور جو
بالعکس ہو وہ مقلد ہے اصحاب علم

Marfat.com

فَقَدْ تَيَسَّرَ لَهُمْ اَنْ يَسْتَنْزِلُوا مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ الْاَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ مَنْ اَرَادُوْا وَيَعْلَمُوْا اٰرَاءَهُمْ فِي الْمَعَارِفِ وَيَسْئَلُوْا عَنْهُمْ مَا شَاءُوْا وَاَصْحَابُ الْعَمَلِ مِنْهُمْ رُبَّمَا يُحْيُوْنَ وَيُمِيْتُوْنَ وَلَهُمْ اٰثَارٌ عَجِيْبَةٌ اِشْتَمَلَتْ عَلَيْهَا مَقَامَاتُ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد وَبَهْجَةُ الْاَسْرَارِ وَمَقَامَاتُ الشَّيْخِ اَحْمَدِ الْجَامِيِّ فَتَذَكَّرْ

کیلئے یہ ممکن ہے کہ وہ ملائکہ اور انبیاء میں سے جسکو چاہیں اور جسوقت چاہیں بلائیں، ان سے جو چاہیں پوچھ لیں بعض مسائل معرفت کے متعلق انکی رائے معلوم کرلیں اصحاب العمل سے از قسم احیاء و اماتہ بڑی عجیب اور خارق عادت باتیں صادر ہوتی ہیں، مقامات خواجہ نقشبند بہجۃ الاسرار اور مقامات شیخ احمد جامی وغیرہ کتابیں ان ہی خوارق کے بیان پر مشتمل ہیں،

وَجْهُ الْفَرْقِ بَيْنَ كَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَالصَّحَابِيَّةِ وَالْحِكْمَةِ وَالْوِلَايَةِ

کمالات نبوت، صحابیت، حکمت اور ولایت میں وجوہ امتیاز

مِنْهَا اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ يَعْلَمُوْنَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ مُوْجِبًا وَمُرِيْدًا وَنَبِيُّنَا بِالْاِرَادَةِ هٰهُنَا اِرَادَةً مُتَجَدِّدَةً وَيَضْمَحِلُّوْنَ فِي الْاِرَادَةِ

من جملہ ان فروع کے ایک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالےٰ کو موجب بالارادہ سمجھتے ہیں اور اس مقام پر ہم اس ارادہ سے ارادہ متجددہ مراد لیتے ہیں یہ لوگ ارادہ میں مضمحل رہتے

Marfat.com

فِمِنْهَا اَوَامِرُهُمْ وَنَهْيُهُمْ خَوْفُهُمْ
وَطَمَعُهُمْ وَالصَّحَابَةُ لَا يَعْرِفُوْنَ
اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ اِلَّا مُرِيْدًا وَ
فِيْهَا اِضْمَحَلَّ لَهُمْ وَمِنْهَا
خَوْفُهُمْ وَطَمَعُهُمْ وَالْحُكَمَاءُ
يَعْرِفُوْنَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ مُوْجِبًا
وَمُرِيْدًا وَلَا يَضْمَحِلُّوْنَ
فِيْ كُلٍّ مِنْهَا وَاَمَّا اَوْلِيَاءُ
اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مُوْجِبًا فَقَطْ
وَيَضْمَحِلُّوْنَ ۔

وَاعْلَمْ اَنَّا لَا نَذْكُرُ اِلَّا مَا
كَانَ مِنْ صُلْبِ كَمَالِهِمْ
وَاِلَّا فَقَدْ يَقِلُّ الْاَوْلِيَاءُ
دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَيَعْرِفُوْنَهٗ مُرِيْدًا اَوْ
يَجْهَلُوْنَ سِرًّا فَيَعْرِفُوْنَهٗ
مُرِيْدًا وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ نَشَأَ
اِخْتِلَافُهُمْ فِيْ طَرَائِقِهِمْ فَعَلِمَ
الْاَنْبِيَاءُ سِرَّ الْقَدَرِ وَخَتَمُوْا بِهٖ
عَلَى الصَّحَابَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمَا اللّٰهُ

ہیں ان کے اوامر و نواہی اور امیدوں
کا تعلق اسی سے ہوتا ہے اور صحابہ کرام
اللہ تعالےٰ کو مرید یا الارادہ جانتے تھے
اور اسی میں انکو اضمحلال حاصل تھا اور
ان کے خوف و رجاء کا مرکز اسم پاک
المرید تھا حکماء اللہ تعالےٰ کو موجب
اور مرید سمجھتے ہیں لیکن اس میں مضمحل
نہیں ہوتے برخلاف اسکے اولیاء اللہ
تعالےٰ کو صرف موجب جانتے ہیں اور
اس میں مضمحل ہو جاتے ہیں

یاد رکھو جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے ان
کے اہل کمال کی حیثیت سے بیان کیا
ہے ورنہ بعض اوقات اولیاء بھی انبیاء
کی تقلید سے اس کو مرید جانتے ہیں یا جہل
اسرار کی بنا پر اسے ایسا سمجھتے ہیں اسی
وجہ سے ان کے طریقوں میں اختلاف
پیدا ہوا ہے انبیاء کرام قدر کے سر سے
واقف تھے لیکن اپنے صحابہ سے اسے
مخفی رکھا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

سُبْحَانَهُ سِرَّ الْأَهِلَّةِ وَغَيْرَهُ
لَهُمْ وَنَشَأَ افْتِرَاقُهُمْ فِي كَلِمَاتِهِمْ
وَالسِّرُّ فِي هٰذَا الْفَرْقِ ظُهُورُ
الْاِسْمِ الْمُتَجَدِّدِ كَمَا عَرَفْتَ.
وَمِنْهَا أَنَّ تَكْلِيمَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ
بِأَحْكَامِ الْحُدُوثِ فِي حَقِّ
الْأَنْبِيَاءِ صَادِقٌ وَكَذٰلِكَ
الصَّحَابَةُ وَلَا يَصِحُّ لِلْأَوْلِيَاءِ وَ
يَجْتَمِعُ الطَّرِيقَانِ لِلْحُكَمَاءِ
وَإِذَا أَمَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْأَوْلِيَاءَ
فَإِنَّمَا هُوَ مَعَ الصُّورَةِ الْمِزَاجِيَّةِ
وَسِرُّ هٰذَا الْفَرْقِ مَا أَسْلَفْنَا
مِنَ الصُّورَةِ الْمِزَاجِيَّةِ وَالْجَوِّيَّةِ
وَمِنْهَا أَنَّ الْأَوْلِيَاءَ لَا يُطِيقُونَ
ثُبُوتَ أَحْكَامِ الْأَسْمَاءِ فِي مَوْطِنِ
الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ كَلَيْهِمَا فَمِنْهُمْ
رَجُلٌ عَلِيمٌ لَيْسَ لَهُ أَنْ
يُرْشِدَ وَرَجُلٌ مُرْشِدٌ
لَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْلَمَ

انہیں اہلہ وغیرہ کا راز نہیں بتلایا اس
لئے انکے کلمات اور اقوال ایک
دوسرے سے مختلف ہیں اس فرق کا
راز اسم متجدد کے ظہور میں مضمر ہے،
اور من جملہ ان فرقوں کے ایک یہ ہے
کہ احکام حدوث سے اللہ تعالے کا
کلام کرنا انبیاء کرام کے حق میں صادق
ہے نیز صحابہ کرام کے حق میں بھی درست
ہے لیکن اولیاء کرام کے حق میں صحیح
نہیں برخلاف اسکے کہ حکماء دونوں
طریقوں کے جامع ہیں اللہ تعالے اولیاء
کو جب کوئی حکم دیتا ہے تو وہ صورت
مزاجیہ کے مطابق ہوتا ہے اس کا راز وہ
فرق ہے جو ہم نے صورت مزاجیہ اور
صورت جویہ کے درمیان بیان کیا ہے اور انمیں سے ایک
فرق یہ ہے کہ اولیا کو موطن علم اور موطن عمل دونوں میں
احکام اسماء کے ثابت اور برقرار رکھنے کی طاقت نہیں
چنانچہ جو انمیں سے عالم ہیں انہیں ارشاد کا حق نہیں اور
جو صاحب ارشاد ہیں انہیں علم سے بعد

وَاَمَّا الصَّحَابَةُ فَلَيْسَ كَمَالُهُمْ عِلْمِيًّا وَالْاَنْبِيَاءُ وَالْحُكَمَاءُ عِلْمُهُمْ وَعَمَلُهُمْ سَوِيَّانِ وَهٰذَا الْفَرْقُ سِرُّهُ اَنَّ الْاَوْلِيَاءَ فَنَاءُهُمْ يَخْتَصُّ بِالنَّفْسِ وَلَهَا قُوَّتَانِ الْعَاقِلَةُ وَالْعَامِلَةُ وَالرَّجُلُ اِمَّا اَنْ يَتَقَدَّمَ قُوَّةُ الْعَاقِلَةِ اَوِ الْعَامِلَةِ جِبِلَّةً ۞

اَمَّا الْحُكَمَاءُ فَكَمَالُهُمْ قُرْبُ الْوُجُوْدِ وَالْوُجُوْدُ قَبْلَ تَمَيُّزِ الْعَاقِلَةِ وَالْعَامِلَةِ بِحَيَالِهَا وَالْاَنْبِيَاءُ كَمَالُهُمْ قُرْبُ الْفَرَائِضِ وَمِنْهَا اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ اِنَّمَا الْحَقِيْقُ لَهُمُ التَّزَوُّجُ وَذٰلِكَ لِاَنَّ وَجَاهَتَهُمْ تَقْتَضِيْ مَنْ يَسُوْسُوْنَهُمْ وَيَعُوْلُوْنَهُمْ

ہے اور ان کے مقابلہ میں صحابہ کا کمال علمی نہیں اور انبیاء کرام و حکماء کا علم اور عمل دونوں برابر ہوتے ہیں اس فرق میں راز یہ ہے کہ اولیاء کی فنا نفس کے ساتھ خاص ہے اور اس کی دو قوتیں ہیں ایک عاقلہ اور دوسری عاملہ اور انسان کو باعتبار فطرت کے یا تو قوت عاقلہ تقدم حاصل ہوگا یا اسکی قوت عاملہ غالب ہوگی،

حکماء کا تو قرب وجود ہی میں کمال ہے اور یہ وجود اس سے پہلے تھا کہ قوت عاقلہ اور عاملہ میں امتیاز پیدا ہو کہ ہر ایک ان میں سے مستقل ہستی تصور کی جانے لگے برخلاف انبیاء کرام کے کہ ان کا کمال قرب فرائض میں ہے، اور ان فرقوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام کے مناسب حال ازدواجی تعلقات کا پیدا کرنا ہے کیونکہ ان کی وجاہت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ تدبیر منزل اور سیاست مدنیہ کے بھی فرائض

وَاَوْلِيَاءُ اِنَّمَا الْحَقِيْقُ لَهُمُ الْفَرْدِيَّةُ لِاِنْصِبَاغِهِمْ بِصِبْغِ الْقُدُوْسِ الصَّمَدِ وَالْحُكَمَاءُ فِيْ اِشْكَالٍ مُشْكِلٍ فَحَيْثُ اَنَّ عِفَّتَهُمْ خَلِيْفَةٌ لِعِصْمَتِهِمْ يَحِقُّ لَهُمُ الْفَرْدِيَّةُ وَحَيْثُ اَنَّ لَهُمُ الْوِجَاهَةَ يَحِقُّ لَهُمُ التَّزَوُّجُ اِلَّا اَنْ يَاْخُذُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ تَحَنَّثَ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ ؕ

انجام دین، اور اولیاء کیلئے تو ہمیشہ مجرد رہنا ہی مناسب ہے تاکہ ان پر صمد و قدوس کا رنگ چڑھ جائے، اور حکماء کی حالت مقام مشکل میں ہے، کیونکہ انکی حیثیت میں عصمت کا خلیفہ عفت ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ ان کے لئے فردیت رہے اور ان کو بھی وجاہت حاصل ہے اسلئے ازدواجی تعلقات کا پیدا کرنا ان کے مناسب حال ہے تو اس اشکال سے اس طرح چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں کیونکہ آپ غار حرا میں عزلت اختیار کر کے عبادت الٰہی میں مصروف رہتے پھر کچھ ایام کے بعد گھر واپس ہو کر اہل و عیال کے حقوق بجا لاتے

وَالْمُتَزَوِّجُ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ ثَلَاثَةُ رَجُلٍ اِسْتَوٰى عَلَيْهِ تَوَحُّشُ خَدَاوِيٍّ نَفْسَهُ بِالتَّصَدُّرِ رَجُلٌ غَشِيَهُ الْاِجْمَالُ فَنَازَعَ اِلَى التَّفْصِيْلِ فَعَلَّمَتْهُ

اولیاء کرام میں سے جو حضرات نکاح پر آمادہ ہوتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں ایک تو وہ شخص جس پر خواہشات نفسانی غالب ہو اس کی مثال یہ ہے کہ جس طرح کسی مہلک مرض کی دوا زہر کیساتھ کی جائے دوسرا وہ شخص کہ جسے اجمال نے گھیر لیا ہے اور پھر وہ

Marfat.com

حُمَيْرَاءُ وَرَجُلٌ تَنَوَّرَ بِنُوْرِ النُّبُوَّةِ فَاَخَذَ فِيْ سُنَّةِ النِّكَاحِ ۔

تفصیل کی طرف رجوع کرتا ہے اور حمیرا اس سے بات چیت کرتی ہے اور تیسرا وہ شخص جو نور نبوت سے منور ہو اور اس نے آپ کا اتباع کر کے نکاح کر لیا

ابرار کا طریقہ

وَالرَّابِعَةُ طَرِيْقَةُ الْاَبْرَارِ مِنْ اَهْلِ الصَّفَاءِ وَمَعْنَاهُ اِنْقِهَارُ الْبَدَنِ تَحْتَ النَّفْسِ وَفَنَائُهُ فِيْهَا وَاَصْلُ مَذْهَبِهِمْ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ لِلْاِنْسَانِ لَطِيْفَةً قَالِبِيَّةً اِنَّمَا الْحِسُّ شَانُهَا وَلَطِيْفَةً خَيَالِيَّةً شَانُهَا الْاِلْتِفَاتُ اِلٰى اَمْرٍ مُتَلَوِّنٍ مُتَشَكِّلٍ غَائِبٍ وَلَطِيْفَةً وَهْمِيَّةً شَانُهَا اِدْرَاكُ مَعَانٍ جُزْئِيَّةٍ حِسِّيَّةٍ وَحِفْظُهَا وَاِيْعَاءُهَا وَلَطِيْفَةً اِدْرَاكِيَّةً شَانُهَا

چوتھا طریقہ ابرار کا ہے جو اہل صفا سے ہیں اسکی حقیقت جسم کو نفس کا مغلوب اور مقہور کر دینا اور اسمیں فنا ہو جانا ہے اور انکے مذہب کا اصل اصول یہ ہے کہ انسان میں کئی لطائف ہیں، ایک لطیفہ قالبیہ ہے جسکا کام محسوسات کا ادراک کرنا ہے دوسرا لطیفہ خیالیہ ہے اسکا کام کسی ذی لون اور ذی شکل کو جو نظر سے غائب ہے قوت خیالیہ میں حاضر کر دینا ہے تیسرا لطیفہ وہمیہ ہے اس کا کام یہ ہے کہ معانی جزئیہ محسوسہ کا ادراک کر کے انکو اپنے پاس محفوظ رکھے اور

Marfat.com

إِدْرَاكُ الْكُلِّيَّاتِ الطَّبِيعِيَّةِ وَالْأُمُورُ الْمُجَرَّدَةُ فِي خَاطِرٍ مِنَ الْحِسِّ وَإِنَّهَا خَلِيفَةُ النَّفْسِ فِي عَالَمِ التَّحَيُّزِ وَأَقْرَبُ الْجِسْمَانِيَّاتِ إِلَيْهَا فَهُمْ يَتَجَشَّمُونَ حِيلَةً يَنْقَهِرُ بِهَا هٰذِهِ اللَّطَائِفُ تَحْتَ النَّفْسِ وَيَتَشَبَّهُ بِهَا كُلُّ التَّشْبِيهِ وَالْحِيلَةِ هِيَ التَّخَلِّيَةُ وَالتَّجَلِّيَةُ ۔

ایک لطیفہ ادراکیہ ہے کہ جو امور کلیہ طبعیہ اور امور مجردہ کا ادراک کرتا ہے اور یہ ادراک من وجہ احساس کے مشابہ ہوتا ہے یہ لطیفہ عالم تحیز میں نفس ناطقہ کا خلیفہ اور جسمانیت سے اسکے قریب تر ہے چنانچہ یہ لوگ تدابیر سے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ نفس ناطقہ کو لطائف کا مقہور کردیں اور اس کے ساتھ ان کو کامل مشابہت ہو اور اس کا حیلہ تخلیہ اور تجلیہ ہے۔

فَأَوَّلُ مَا يَصْنَعُونَ أَنَّهُمْ يَغُضُّونَ أَبْصَارَهُمْ وَسَمْعَهُمْ وَيُسَكِّنُونَ جَوَارِحَهُمْ وَيُسَكِّنُونَ لِسَانَهُمْ وَيُجِيعُونَ بُطُونَهُمْ وَيُضْمِئُونَ أَكْبَادَهُمْ وَيُسْهِرُونَ أَحْدَاقَهُمْ وَيَعْبُدُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيَذْكُرُونَهُ مُوْلَعِينَ فِيهَا حَتّٰى تَنْقَهِرَ الْقَالِبُ وَتَنْسَدَّ ۔

تو اب میں ان کی ریاضت کا طریقہ بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ سب سے پہلے یہ اپنی آنکھوں اور کانوں کو بند کرلیتے ہیں، اور اپنے جوارح و اعضاء کو اپنے قابو میں رکھتے ہیں زبان کو خاموش کردیتے ہیں اور بھوک پیاس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں، اور راتوں کو جاگتے اور نہایت ذوق وشوق کیساتھ اللہ تعالےٰ کی یاد اور عبادت میں مصروف رہتے ہیں

Marfat.com

وِجْهَتُہٗ اِلٰی مَالُوْفَاتِہٖ ۔ یہاں تک کہ ان کا بدن مغلوب ومقہور
ہو کر اپنے مالوفات کے ترک کر دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے ۔
وَثَانِیًا یَنْفُوْنَ اور دوسرا مرحلہ ان کی ریاضت
الْوَسَاوِسَ وَالْخَطَرَاتِ کا یہ ہے کہ تمام ان خیالات اور
وَتَذَکُّرَ لِمَاضٍ وَ وساوس کو جو دل میں پیدا ہوتے ہیں
الْمُسْتَقْبِلِ وَاَسْهَلُ یا گذشتہ واقعات کی یاد میں دل مشغول
اَسْبَابِہٖ عِنْدَهُمْ اَنْ هُمْ رہتا ہے ۔ یا مستقبل کی
یُرَقِّبُوْنَ خَیَالَهُمْ وَ فکر ہوتی ہے ان باتوں سے اسکو دور
کُلَّمَا بَدَا لَهُمْ بَادِیٔ رکھتے ہیں اسکا آسان طریقہ انکے نزدیک
اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَسَدُّوْا یہ ہے کہ وہ اس انتظار میں رہتے ہیں
مَنْ خَطَرَ اَوَّلَ مَرَّةٍ کہ جوں ہی کوئی تشویشناک خیال یا
وَیُتَبِّعُوْنَ هٰذَا لَهٗ وسوسہ دل میں آئے ابتداءً ہی اس کا
اَمْرًا مَا هُوَ تِمْثَالُ استیصال کر دیا جائے اور دل میں داخل
لِاَمْرٍ قُدْسِیٍّ کَالسِّرِّ ہونیکے اس کے راستے بند کر دیئے
اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مَلْفُوْظًا جائیں اور اسکے بجائے کسی ایسے امر کا
وَهُوَ الْاَحْسَنُ وَکَالنَّسْخِ تصور باندھا جائے جو کہ امر قدسی کا
مَکْتُوْبًا وَکَصُوْرَةِ تمثال ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کے زبانی
الْقَلْبِ وَکَصُوْرَةِ اسم پاک میں مشغول ہو جائے جو سب سے
الشَّیْخِ حَتّٰی احسن طریقہ ہے یا لکھے ہوئے اسم

Marfat.com

يَقْطَعَ وِجْهَتَهُ اِلٰى مَالُوْفَاتِهٖ ۔

مقدس پر غور کرے یا قلب کا تصور کر کے یا شیخ کا تصور کر کے اپنے توجہ کو ان خیالات سے ہٹا کر اس پر مرکوز کرے حتی کہ وہ مالوفات کلی طور پر ختم ہو جائیں ۔

وَثَالِثًا يَنْفُوْنَ غَضَبَهُمْ وَحِرْصَهُمْ وَاُلْفَتَهُمْ بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَغَيْرِهِمَا بِاَسْبَابٍ تُذْكَرُ فِيْ رَسَائِلِهِمْ وَكُتُبِهِمْ كَالْاِحْيَاءِ وَالْكِيْمِيَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَيُثْبِتُوْنَ هُنَاكَ حُبَّ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بِوَاسِطَةِ التَّهْلِيْلِ اَوِ الدُّعَاءِ كَمَا هُوَ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَرْسَخَ ذٰلِكَ وَيَكُوْنَ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ

تیسرا مرحلہ ان کی ریاضت کا یہ ہے کہ وہ غصہ اور لالچ اور حرص مال و اولاد کی محبت اور حب جاہ وغیرہ کو اپنے دل سے نکال دیتے ہیں جنکے اسباب و علل اور طرق ازالہ کا مفصل بیان انکی تصنیفات میں موجود ہے جیسا کہ احیاء علوم اور کیمیائے سعادت وغیرہ اسکے بعد وہ تہلیل کی کثرت یا ادعیہ ماثورہ کے التزام سے جسطرح انکے ہاں معروف ہے اپنے دل کو اللہ تعالےٰ کی محبت سے بھر دیتے ہیں اور یہ چیز اتنی راسخ ہو جاتی ہے جیسا کہ پیاسے کیلئے پانی ،

وَرَابِعًا يَجْعَلُوْنَ مُدْرِكَتَهُمْ ذَكِيَّةً اِمَّا لِكَلَامِ الْوَاعِظِ اَوْ بِتَمْثِيْلِ الْعَظَمَةِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اَوْ بِتَمْرِيْنِ اِدْرَاكِ الْمَعْقُوْلَاتِ الصِّرْفَةِ

اور چوتھی چیز یہ ہے کہ وہ اپنے مدرکہ کو ذکی بنانے کی کوشش کرتے ہیں یا کلام واعظ کیساتھ یا اللہ تعالےٰ کی عظمت کا تمثل وہ اپنے سامنے رکھتے ہیں یا خالص معقولات کی مشق کرتے

Marfat.com

وَيُثْبِتُونَ أَنْفُسَهُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى أَنَّهُ حَاضِرٌ عِنْدَهُمْ مَحْبُوبٌ لَهُمْ غَايَةَ الْحُبِّ وَهٰذَا يُسَمّٰى عِنْدَنَا بِنُورِ الْغَيْبِ فَإِذَا مَلَكَ ذٰلِكَ شَرَاشِرَهُمْ هُوَ الصَّفَاءُ الْمُشَاعِرِيُّ الَّذِي حَثَّهُمْ عَلَيْهِ الشَّارِعُ وَلِإِشْرَاقِيَّتِهِمْ كَدْحٌ آخَرُ يَتَوَجَّهُونَ إِلٰى عِلْمِهِمُ الْحُضُورِيِّ بِشَرَاشِرِهِمْ بَعْدَ التَّصْفِيَةِ التَّامَّةِ فَيَتَجَرَّدُ النَّفْسُ النَّاطِقَةُ بِعِلْمِهَا فَيَنْقَدِحُ لَهَا عُلُومٌ مُجَرَّدَةٌ وَلَا تَلْجَ بِهَا عِنْدَنَا

ہیں اور اپنے نفسوں کو اس چیز پر ثابت رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہر وقت انکے سامنے ہے اور اسکی ذات سے بہت زائد محبت رکھتے ہیں، اسکا نام ہمارے نزدیک نور غیب رکھا جاتا ہے اور جب یہ تصور ان کے رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے تو یہ وہ صفاء مشاعری ہوتی ہے کہ جسکی شارع نے ترغیب دی ہے، اور اپنی اشراقیت کو بڑھانیکا ان کے ہاں ایک اور طریقہ ہے وہ یہ کہ کامل صفائی اور پوری توجہ کیساتھ علم حضوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس سے ان کے نفس ناطقہ کو تجرد حاصل ہوتا ہے اور علوم مجردہ کی روشنی میں وہ منور ہونے لگتا ہے مگر ہمیں ان علوم سے طمانیت قلب حاصل نہیں ہوتی۔

وَالْكَامِلُ فِي صَفَاءٍ يَكُونُ ذَا بَرَكَةٍ يُسْتَمَرُّ بِهِ وَيُسْتَنْصَرُ بِهِ يَهْدِي بِصُوَرِهِ الْمِثَالِيَّةِ تَارَةً

اور جو کوئی صفاء میں کامل ہوتا ہے وہ صاحب برکت ہوتا ہے اس سے دوام اور مدد طلب کی جاتی ہے اور کبھی وہ اپنی صورت مثالیہ سے اور کبھی

Marfat.com

وَبِاَفْعَالِهٖ وَاَقْوَالِهٖ اُخْرٰى وَ
يَكُوْنُ صَاحِبَ قُبُوْلٍ وَّاِقْبَالٍ
وَعَنَايَاتٍ وَصُحْبَةٍ نُوْرَانِيَّةٍ
مِنْ حَيْثُ خُصُوْصِيَّةٍ نَسَمِيَّةٍ
لَا يَقَعُ فِيْهَا اَحَدٌ اِلَّا وَجَدَ فِيْ
نَفْسِهٖ تَقَرُّبًا وَتَوْفِيْقًا مُفَاضَيْنِ
مِنْهُ وَاِنَّمَا قُلْنَا مُفَاضَيْنِ
مِنْهُ لِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ وَالْاَوْلِيَاءَ
يَفُوْزُ كَمَالُ اَصْحَابِهِمْ مِنْ
بَوَاطِنِهِمْ وَهِمَّتِهِمُ النَّسَمِيَّةِ
مُؤَثِّرَةً نَافِذَةً وَيَكُوْنُ هَشًّا
بَشًّا لَا حَسَدَ وَلَا حِقْدَ وَلَا
طَمَعَ وَلَا اَمَلَ اَمْرُهٗ كُلِّيٌّ وَ
رَأْيُهٗ كُلِّيٌّ وَيَكُوْنُ مُعَلَّمًا مِنَ
اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى ۔

وہ اپنے اقوال اور افعال سے لوگوں کی
ہدایت کا باعث ہوتا ہے وہ صاحب
قبول اور اقبال اور عنایات ہوتا ہے
اس کے نسمہ کی خصوصیت سے اسکی
حیثیت نورانی ہوتی ہے جسکو بھی
یہ صحبت نصیب ہو وہ اپنے آپ میں
قرب اور توفیق معلوم کر لیتا ہے جو
مذکورہ ذات بابرکات کا فیض ہوتا
ہے اور یہ قول ہم نے اسلئے اختیار کر یا
کہ انبیاء کرام اور اولیاء کے اصحاب
کے باطن خود بخود کامیاب ہوتے ہیں
کیونکہ ان کی ہمت نسمیہ بدرجۂ غایت
موثر اور نافذ ہوتی ہے ایسا شخص ہشاش بشاش
رہتا ہے اس کے دل میں کسی کے لئے حسد اور کینہ نہیں
ہوتا اور اس کو طمع نہیں ہوتی اور نہ کوئی لالچ اس کا
امر کلی اور رائے کلی ہوتی ہے اور براہ راست وہ اللہ تعالیٰ سے تعلیم یافتہ ہوتا ہے

اہل صفا کے طریقے

وَلِلصَّافِيْنَ شُعَبٌ وَ

اہل صفاء کے کچھ شعبے اور طریقے

Marfat.com

طَرَائِقُ مِنْهَا شُعْبَةُ الْعِلْمِ
وَهِيَ اِضْمِحْلَالٌ فِي نُوْرِ
السَّكِيْنَةِ وَثَلْجِ بَرْدٍ يُبْعَثُ
الرَّجُلُ عَلَى الصَّبْرِ مِنَ الْبَلَاءِ
وَعَلَى الطَّاعَاتِ حِيْنَ
الْمَكَارِهِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
الْمُحَافَظَةِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ
وَالْمُجَاهَدَةِ لِاَعْدَاءِ اللّٰهِ
تَعَالٰى قَوْلًا وَفِعْلًا وَسَمَّيْنَاهُ
شُعْبَةَ الْعِلْمِ لِمَا اَدْرَكْنَا
اَنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ
الْمُجْتَهِدِيْنَ الْمُحَقِّقِيْنَ
كَانُوْا عَلٰى هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ وَ
مِنْهَا شُعْبَةُ الْعِبَادَةِ وَهِيَ
اِضْمِحْلَالٌ فِي نُوْرِ الطَّاعَاتِ
وَقَدْ اَشَرْنَا اِلٰى اَنَّ لِلصَّلٰوةِ
نُوْرًا وَلِلصَّوْمِ نُوْرًا اٰخَرَ اِلٰى
غَيْرِ ذٰلِكَ وَاَنَّهُ يُدْرَكُ

ہیں ایک طریقہ ان میں سے علم کا ہے
اسکی حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص سکینہ
اور طمانیت قلب کے انوار میں مستغرق
مضمحل ہو جائے کہ وہ مصائب اور
حوادثات کے پیش آنے پر سررشتہ صبر کو
ہاتھ سے نہ جانے دے طاعات اور
فرائض کی بجا آوری میں جن تکلیفات
کا سامنا ہو انہیں بخوشی برداشت کرے
امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں مصروف رہے
حدود اللہ کی محافظت اور قولاً وفعلاً
دشمنان خدا سے جہاد کرے اور ہم نے
اسے شعبہ العلم سے اسلئے موسوم کیا ہے
کہ علماء مجتہدین محققین اسی طریقہ پر تھے
دوسرا طریقہ عبادت کا ہے اس کی
حقیقت یہ ہے کہ آدمی عبادت کے
نور میں مضمحل ہو جائے اس سے پہلے
ہم بیان کر چکے ہیں کہ نماز اور روزہ
وغیرہ طاعات اور عبادات کا علیحدہ
علیحدہ نور ہوتا ہے اور فراست سے

Marfat.com

بِالْفِرَاسَةِ وَلِمَا اٰدَابٌ وَطُرُقٌ
تُذْكَرُ فِي كُتُبِهِمْ
وَالسُّهْرَوَرْدِيَّةُ مِنَ الْفَائِمِيْنَ
بِالْاَمْرِ فِيْهَا وَسَمَّيْنَاهُ نُوْرًا لِمَا
يَتَمَثَّلُ فِي الْوَاقِعَاتِ عَلٰى
هَيْئَةِ النُّوْرِ الْحِسِّيِّ وَتَشْبِيْهًا
لَهُ بِهِ وَمِنْهَا شُعْبَةُ الْخُشُوْعِ
وَهِيَ انْكِسَارٌ وَاِخْبَاتٌ دَائِمٌ
يَضْمَحِلُّ فِيْهِ الرَّجُلُ
وَيُقَالُ عَلَى الشَّجَرِ اِنَّهَا
نِسْبَةُ اَهْلِ الْبَيْتِ وَلَيْسَتْ
عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَمِنْهَا شُعْبَةُ
الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ اِمَّا مِنَ
النَّارِ وَمِنَ الْجَنَّةِ وَاِمَّا مِنْ
غَضَبِ اللّٰهِ وَجُوْدِهٖ وَاَنَّهَا كَانَتْ
فِي السَّلَفِ وَلَمْ نَرَ فِي زَمَانِنَا
رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهَا وَهٰذِهِ
الْاَرْبَعُ عَنَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى حَيْثُ
ذَكَرَ وَصْفَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ

اسکا ادراک کیا جاتا ہے اور اسکے
آداب اور طریقے کتب قوم میں مذکور
ہیں، سہروردیہ کو اسطریقہ میں خاص
امتیاز حاصل ہے اور ہم نے نور کی تعبیر
اسلئے اختیار کی ہے کہ واقعات میں
وہ نور حسی کی صورت میں متمثل ہوتا ہے
تیسرا طریقہ خشوع وخضوع کا ہے،
اسکی حقیقت دائمی انکسار اور اخبات
ہے جس میں کہ آدمی مضمحل ہوجاتا ہے
مجازاً یہ لکھدیا جاتا ہے کہ یہ طریقہ
اہل بیت کا ہے لیکن حقیقی طور پر یہ
نہیں کہہ سکتے چوتھا طریقہ خوف ورجا
بیم وامید کا ہے جن کا تعلق یا تو جنت
ودوزخ سے یا اللہ تعالے کے غضب
اور اسکی رحمت سے ہے یہ اسلاف
کا طریقہ تھا مگر آج کل ایسا کوئی بزرگ
نہیں نظر پڑا۔ اللہ تعالے نے کلام مجید
ان چاروں طریقوں کا وہاں ذکر کیا
ہے کہ جہاں مومنوں کے اوصاف

Marfat.com

كِتَابِهِ فِي مَذْهَبِ الْبَطْنِ
الْأَوَّلِ مِنَ السَّبْعِيَّةِ وَلَهَا رَبْطٌ
بِطَرِيقَةِ الصَّحَابَةِ وَمِنْهَا شُعْبَةُ
الْمَحَبَّةِ وَهِيَ هَيَجَانُ الْعِشْقِ
وَأَنْ يَسْرِيَ فِي الْبَدَنِ كُلِّهِ
أَمَا رَأَيْتَ الْعَاشِقَ الْمُفْرِطَ
كَيْفَ يَجْتَمِعُ شَرَاشِرُهُ وَتَخْفِقُ
قَلْبُهُ وَيَسْوَدُّ لَوْنُهُ وَ
يَيْبَسُ بَصْرُهُ وَهُنَهُ كَيْفِيَّةٌ
مَا مِثْلُ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ
تُدْرَكُ بِالْوَاهِمَةِ وَعِيَابُهَا
عِنْدَ الْخُشْتِيَّةِ وَصِفَاتُهَا
عِنْدَ الْأَحْرَارِيَّةِ وَمِنْهَا شُعْبَةُ
التَّوْحِيدِ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَى
مَا وَصَفْنَا فِي الْوِلَايَةِ وَ
قَدْ تَلَوَّنَ بِهَا كَثِيرُونَ
فِي زَمَانِنَا بِنَوْعٍ بَدِيعٍ
الشَّأْنِ وَهُوَ كَسْرُ مَسَافَةِ
السُّلُوكِ مَعَ إِنْكَارِ الْكَثْرَةِ

بیان کئے ہیں یہ معنی ان آیات کے حروف
سبعہ میں سے بطن اول کے مذہب کے
مطابق ہیں اور یہ طریقے صحابہ کرام کے
طریقوں سے وابستہ ہیں اور ایک ان
میں سے محبت کا طریقہ ہے کہ عشق
کو ہیجان میں لاکر اسے سارے بدن
پر مسلط کر دیا جائے تم نے کسی عاشق
زار کو دیکھا ہوگا کہ کس طرح اس کی
رگ و پے میں عشق سرایت کئے ہوئے
ہوتا ہے اسکا دل دھڑکتا رہتا ہے
اور اسکا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور اس
کی آنکھیں اندر کی طرف گھس جاتی
اور خشک رہتی ہیں یہ بھی بھوک پیاس
کی طرح ایک وجدانی کیفیت ہے جسکا
ادراک قوت واہمہ کے ذریعہ ہوتا ہے
اس طریقہ کے علم پر دار خشتیہ اور احراریہ
اور ایک طریقہ توحید کا ہے اس سے وہ
توحید مراد نہیں کہ جسکا تذکرہ ہم نے
ولایت کے بیان میں کیا ہے ہمارے

Marfat.com

الاستعدادات ومنها شعبة الیاد داشت وهی اضمحلال المدرکة فی ادراک امر مجرد والاشارة الیه وتسمی بنور الغیب وهی طریقة نقشبندیة ومنها شعبة الرابطة وهی اضمحلال وانصباغ بصبغ روح ما اما یجمع الهمة علی قبر الاولیاء واما الی روح رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی طریقة اهل الحدیث الاساتذة منهم او الی روح ولی ما وکان السلف فی بدء الامر یشتغلون بذلک ۔

ہی زمانہ میں بہت سے اصحاب عجیب طرز پر اسمیں رنگے گئے ہیں اس سے سلوک کی مسافت کم ہو جاتی ہے لیکن اسکے ساتھ بہت سی استعدادیں مدہم پڑ جاتی ہیں اور ایک طریقہ یادداشت کا ہے اسکی حقیقت امر مجرد میں آدمی کا محو ہو جانا ہے اور اسی امر مجرد کو وہ اپنا مشار الیہ بنالے اور یہ نور غیب کے ساتھ موسوم ہے اور یہ نقشبندیہ کا طریقہ ہے اور ایک طریقہ رابطہ کا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی کسی روح کو اپنی توجہ کا مرکز بنا کر اپنے آپ کو اس میں محو کر دے اس کی صورت یہ ہے کہ یا تو اولیاء کرام کی قبور پر اپنی توجہ کو مرکوز کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کی طرف متوجہ ہو یہ اساتذہ اہل حدیث کا طریقہ ہے یا کسی ولی کی روح کی جانب متوجہ سلف عموماً ابتداء میں ان ہی طریقوں میں مشغول ہوتے تھے

وهذه الاربع لها ربط ما بحقیقة الولایة وهی من تمثلاتها وتلک مسائل من الولایة لا یستغنی

اور ان چاروں طریقوں تعلق حقیقت ولایت سے ہے اور یہ اسکے تمثلات ہیں ولایت کے مسائل ذکی الطبع کیلئے تو بہت مفید ثابت ہوتے

Marfat.com

بِهَا الذَّكِيُّ وَلَا يَنْتَفِعُ بِاَضَرَّ مِنْهَا الْغَبِيُّ وَلَنَخْتِمُ فَائِقَوَائِدَ۔

ہیں لیکن غبی کیلئے زیادہ سے زیادہ مضر ہے بے سود ہے اس مقام پر ہم چند فوائد لکھ کر ختم کرتے ہیں،

فوائد مختلفہ

(۱) لَمَّا انْقَرَضَ عَهْدُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ وَفَنِيَ مُحَقِّقُوهُمْ وَقَعَ النَّاسُ فِي الصَّفَاءِ الْعِلْمِيِّ اَوِ النُّورِيِّ كُلُّهُمْ اَوْ اَكْثَرُهُمْ ثُمَّ مَالَ اَذْكِيَاؤُهُمْ وَاَهْلُ الْجَذْبِ مِنْهُمْ اِلَى الْفَنَاءِ وَكَشْفِ الْحُجُبِ فَتَحَقَّقَ طَرِيْقُ الْاَوْلِيَاءِ۔

(۱) جب صحابہ کرام کا عہد گزر چکا اور محققین صحابہ کا انتقال ہو گیا تو سب کے سب یا اکثر صحابہ صفا علمی اور نوری میں مشغول ہوئے پھر ان میں سے جو اذکیا مراد اور اہل جذب تھے وہ فنا اور کشف حجاب کیطرف مائل ہوئے اس سے اولیاء کا طریقہ ظہور میں آیا

(۲) فِي جَانِبِ الضَّلَالِ اَيْضًا كَمَالَاتٌ اِنْسِلَاخِيَّةٌ كَمَا فِي الشَّيْطَانِ وَالدَّجَّالِ فِي مَا نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَفَنَائِيَّتُهُ كَمَا فِي فِئَامٍ مِنَ النَّاسِ كَوْنِيَّةٌ وَرُوْا بِنُوْرِ النُّبُوَّةِ وَكَانُوْا يَشْرَبُوْنَ

ضلالت میں بھی ہدایت کی طرح انسلاخی کمالات ہوتے ہیں جس کی مثال ہماری رائے میں شیطان اور دجال ہے اور اسی طرح کمالات فنائیہ بھی ہوتے ہیں یہ ان لوگوں میں ظہور پذیر ہوتے ہیں جو نور نبوت سے منور نہیں ہوتے کہ شراب نوشی ان کا

Marfat.com

الْحُضُوْرَ وَيُضَيِّعُوْنَ الصَّلٰوةَ وَصَفَائِيَّةً كَمَا فِيْ جُوْكِيَّةِ الْهِنْدِ وَاَهْلِ النَّيْرَنْجِ ۔

شیوہ تھی اور وہ نماز کی پابندی نہیں کرتے تھے اور اسی طرح کمالات صفائیہ کا بھی ظہور ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستان کے جوگی اور اہل نیرنگ ہیں،

(۳) عَوَامُّ النَّاسِ مُتَفَرِّقُوْنَ فِيْمَا يُوَلُّوْنَ وُجُوْهَهُمْ شَطْرَهٗ وَاَمَّا مُحَقِّقُوا الْفَلَاسِفَةِ يَقُوْلُوْنَ الْاِضَافِيَّاتِ عَقْلًا نَفْعًا وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَمْرٌ مُجَرَّدٌ فَيْضِيٌّ مِنْ حَيْثُ الْاِجْمَالِ وَالشُّئُوْنِ رَبًّا وَاجِبًا لِاَنَّهٗ اَمْرٌ مُجَرَّدٌ بَسِيْطٌ عَلٰى ضَرْبٍ مِنَ الْبَسَاطَةِ مِنْ حَيْثُ الْاِجْمَالِ وَاَمَّا الْمُتَكَلِّمُوْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ عَبَدَ الشُّئُوْنَ كَالْفَلَاسِفَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ عَبَدَ الثُّبُوْتِيَّاتِ وَهٰذَا الصِّنْفُ اَكْثَرُهُمْ وَاَمَّا الْاَشْعَرِيَّةُ فَمِنْهُمْ مَنْ تَمَاثَلَ مَذْهَبُ الصَّحَابَةِ وَاَمَّا الْمُتَاَخِّرُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ السَّكِيْنَةِ فَيَعْبُدُوْنَ التَّنْزِيْهَاتِ لِاَنَّهٗ اَمْرٌ مُجَرَّدٌ

(۳) عام لوگ جسکو قبلہ توجہ ٹھہراتے ہیں اس میں بڑا اختلاف ہے چنانچہ محققین فلاسفہ اضافیات کو عقل فعال سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ وہ من حیث الاجمال ایک امر مجرد فیضی ہے اور شئون کو یہ لوگ رب واجب کہتے ہیں کیونکہ وہ ایک مجرد بسیط ہے من حیث الاجمال اس میں بساطت ضرور ہے متکلمین میں سے بعض تو فلاسفہ کیطرح شئون کی پرستش میں مصروف ہیں اور بعض ثبوتیات کو معبود ٹھہرائے ہوئے ہیں اور اشاعرہ کا مذہب طریق صحابہ کے تمثلات میں سے ہے لیکن جو اصحاب سکینہ راسخین ہیں وہ تنزیہات کی عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ من حیث

Marfat.com

تَنْزِيهِيٌّ قُدْسِيٌّ مِنْ حَيْثُ الْاِجْمَالِ

الاجمال ایک امر تنزیہی قدسی ہے

(۴) اِذَا سَمِعْتَ مِنَ اَئِمَّةِ الْوِلَايَةِ اَنَّ فُلَانًا عِيْسَوِيُّ الْمَشْرَبِ اَوْ مُرْسَوِيُّ الْمَشْرَبِ فَاعْلَمْ اَنَّ لَهٗ مَعْنَيَانِ اِمَّا يُرِيْدُوْنَ اَنَّهٗ فَنِيَ مِنْ حَيْثُ لَطِيْفَةٍ هِيَ مِنْ تَمَاثِيْلِ مَا كَانَ النَّبِيُّ مِنْ تَمَاثِيْلِهٖ اَوْ يُرِيْدُوْنَ اَنَّهٗ بَقِيَ فِيْ سَمْتٍ يَخْتَصُّ بِذٰلِكَ النَّبِيِّ مِنْ حَيْثُ الْاِنْسِلَاخِ وَكَانَ فِي الْوَلِيِّ مَعَ الصُّوْرَةِ الْمِزَاجِيَّةِ ۔

(۴) جب تم آئمہ اہل ولایت کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ فلاں شخص عیسوی المشرب ہے تو اس کے دو معنی ہوتے ہیں یا تو ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ اس لطیفہ میں فنا ہوا جو بعینہ اس اسم پاک کا تمثل ہے جس کا تمثل وہ نبی ہے جسکی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے یا ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ اس روش میں فنا ہو گیا جو انسلاخ کی حیثیت سے اس نبی کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ ولی کی صورت مزاجیہ کے ساتھ وابستہ رہتی ہے

(۵) حَيْثُمَا وَقَعَ فِي الْقُرْاٰنِ اَوْ فِي الْاَحَادِيْثِ ذِكْرُ رُوْحِ الْقُدُسِ فَاِنَّمَا رِيْمَ بِهِ الْاِسْمُ الْمُتَجَدِّدُ تَشْبِيْهًا لَهٗ بِالرُّوْحِ وَاِنَّمَا خُصَّ عِيْسٰى بِالذِّكْرِ لِسُبُوْغِيَّتِهٖ كَمَا عَرَفْتَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِغَيْبِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ۔

(۵) قرآن مجید یا احادیث میں جہاں کہیں روح القدس کا تذکرہ آیا ہے اس سے مراد اسم متجدد ہے جسکو روح کیساتھ تشبیہ دی گئی ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تخصیص اسکے سبوغ کا ثبوت ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِغَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔

Marfat.com

اَلْخَزَائِنُ الشَّامِنَةُ اٹھواں خزانہ

احکام نشأۃ شرعیہ

اِعْلَمْ اَنَّ فِی الْاَعْمَالِ سِرًّا لَوْ ظَهَرَ لَكَ لَحَارَ خَوْلَكَ وَطَارَ طَوْلَكَ وَهَرَبَ مِنْهَا مَاوِزَانُهُ فِیْ جَانِبِ الْهِدَايَةِ وَزَانَ الْاَنْبِيَاءِ وَمِنْهَا مَاوِزَانُهُ فِیْ جَانِبِ الضَّلَالِ وَزَانُ الشَّيَاطِيْنِ وَالدَّجَّالِ ۔

وَاَصْلُ ذٰلِكَ اَنَّ مِنَ الْاَعْمَالِ مَاهُوَ اَخُ الْعَامِلِ كَالْحَرَكَةِ الصَّعُوْدِيَّةِ لِلنَّارِ وَالدَّوْرِيَّةِ لِلْفَلَكِ يَعْنِیْ اَنَّ ذٰلِكَ بَلَاءٌ

اعمال میں ایسے اسرار مخفی ہیں کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر ہو جائیں تو تم حیران ہو جاؤ اور تمہارے ہوش اڑ جائیں چنانچہ ہدایت کی جانب میں بعض ایسے اعمال ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام ہی سے صادر ہو سکتے ہیں اور ضلالت کی جانب میں بعض ایسے اعمال ہیں جو شیاطین اور دجال ہی سے ظاہر ہو سکتے ہیں،

اس کی اصلیت یہ ہے کہ بعض اعمال ایسے ہوتے ہیں کہ جنکا اعمال کیساتھ اخوت کا رشتہ ہوتا ہے جیسا کہ آگ کی حرکت صعودیہ اور آسمان کی حرکت دوریہ چنانچہ دونوں بمنزلہ لازم وملزوم

هٰذَا فِي عَالَمِهٖ وَاَنَّهٗ
مُفَاضٌ مِنْ مَنْبَعِ فَيْضَانِ
هٰذَا فَلَا جَرَمَ اَنَّهٗ مُلَازِمُهٗ
فِي الْخَارِجِ وَمِنْهَا مَا هُوَ
مُضَادٌّ لِلْعَامِلِ كَالتَّشَوُّقِ
لِلْاِنْسَانِ بِمَعْنٰى عَكْسِ
الْمُنَاسِبَةِ الْمَذْكُوْرَةِ ؛

کے ہوتے ہیں اور دونوں کا منبع فیضان
ایک ہوتا ہے اسلئے وہ خارج میں باہم
پیوستہ رہتے ہیں برخلاف اس کے
کہ بعض اعمال اور ان کے عاملوں کا
آپس میں تضاد ہوتا ہے کیونکہ ان میں
طبعاً مناسبت معدوم ہوتی ہے جیساکہ
انسان کیلئے گدھے کی آواز نکالنا،

بعض اعمال کا عاملوں کے ساتھ لزوم ہوتا ہے

ثُمَّ تَلَطَّفْ مِنْ نَفْسِكَ
حَتّٰى تَعْلَمَ اَنَّ مِنَ الْاَعْمَالِ
مَا يَلْزَمُ الْعَامِلَ مِنْ حَيْثُ
هُوَ سَانِيَتِهٖ بِمَعْنٰى اَنَّ
ذٰلِكَ الْعَمَلَ مُبْعَثٌ بِعَيْنِهٖ
مَنْبَعُ الْاِنْسَانِ لٰكِنَّ الصُّوْرَةَ
الْخَلْطِيَّةَ كَانَتْ اَوْقَعَتْ
بَيْنَهُمَا اِنْفِكَاكًا فَاِذَا
اِنْسَلَخَتْ وَبَقِيَ عَلٰى مَا كَانَ
عَلَيْهِ اَوَّلًا لَزِمَ وُجُوْدُهٗ

پھر جان لو کہ بعض اعمال ایسے بھی
ہیں کہ جو قدسی حیثیت سے ان کے اور
ان کے عامل کے درمیان لزوم ہوتا
ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اس عمل کا
منبع بعینہٖ انسان کا منبع ہوتا ہے لیکن
صورت تخلیطیہ نے دونوں میں جدائی
ڈالدی ہے چنانچہ جب آدمی کو اس
سے انسلاخ حاصل ہوتا ہے اور آدمی
کی وہی حالت ہو جاتی ہے جو ازل
میں تھی تو اس کے ساتھ وجود خارجی

الْخَارِجِيِّ الَّذِيْ لَا صُوْرَةَ
لَهُ اِلَّا هُوِيَّةٌ ضَعِيْفَةٌ
كَالصَّلٰوةِ فَاِنَّ مَنْبَعَهُ
الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَهُوَ بِعَيْنِهٖ
مَنْبَعُ نَوْعِ الْاِنْسَانِ
فَاِذَا انْسَلَخَ وَكَانَ
عَالِمًا بِالنَّشْاَتِ سَوَاءٌ
كَانَ عِلْمًا فِطْرِيًّا اَوْ
حُصُوْلِيًّا لَزِمَتْهُ وَمِنْهَا
مَا يُنَافِيْهِ وَيُضَادُّهٗ
لَا مِنْ حَيْثُ قُدْسِيَّتِهٖ
كَالْقَتْلِ فَاِنَّهٗ لَمَّا كَانَ
سَالِبًا لِنَدْحِيَوةِ نَافِضَ
الرَّبِّ الْمُفِيْضِ لِلْوُجُوْدِ
فَلَمَّا انْسَلَخَ عَنِ
الصُّوْرَةِ الْمِزَاجِيَّةِ
وَانْقَادَ لِحُكْمِ الرَّبِّ
وَجَبَ عَلَيْهِ الْاِجْتِنَابُ
مِنَ الْقَتْلِ لِعِلْمِهٖ

لازم ہوجاتا ہے جسکی کوئی صورت بغیر
اسکے نہیں ہوتی، نماز کی طرح ایک
کمزور سی حالت باقی رہ جاتی ہے کیونکہ
اسکا منبع الحی القیوم ہوتا ہے جو بعینہٖ
انسان کے معرض ظہور میں آنیکا منبع
ہے اسلئے جب انسان کو انسلاخ حاصل
ہوجاتا ہے اور وہ نشات کا عالم
ہوتا ہے علاوہ ازیں کہ یہ علم فطری ہو یا
حصولی وہ اعمال اسکو لازم ہوجاتے ہیں
اور بعض اعمال ایسے ہیں جو کہ اس کے
منافی اور مخالف ہیں لیکن یہاں پر
قدسی حیثیت کا دخل نہیں ہوتا اسکی
مثال ارتکاب قتل کی طرح ہے کیونکہ
قتل کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کو نعمت
وجود سے محروم کر دیا جائے اسلئے
فعل کو رب تعالےٰ کیساتھ تضاد ہے
جو کہ افاضہ وجود کے ساتھ موصوف ہے جب
آدمی صورت مزاجیہ سے منسلخ ہو کر
اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے مطیع

Marfat.com

بِالنَّشَاتِ • اور فرمانبردار ہوتا ہے تو قبل اجتناب کرنا اس کے
لئے فرض ہوجاتا ہے کیونکہ اسے ارتفارات کا علم حاصل ہوگا۔

فَاعْلَمْ اِذَنْ اَنَّ اب یہ بھی سمجھ لو کہ بعض اعمال
مِنَ الْاَعْمَالِ مَا لَا یُقَرِّبُ بِالنَّبِیِّ ایسے بھی ہیں کہ نبی اور حکیم کو اسوقت
وَبِالْحَکِیْمِ الْقَرَارَ مِنْ حَیْثُ تک سکون نہیں ہوتا جب تک کہ
مُقْتَضٰی کَمَالِهِمْ اِلَّا بِاَنْ انہیں نہ کریں، کیونکہ انکے کمال کا
یُّلَابِسَهٗ وَمِنْهَا مَا یُقَرِّرُ اقتضاء یہی ہے اور اسی طرح باعتبار
بِهِمَا الْقَرَارَ مِنْ اقتضائے کمال کے بعض اعمال ایسے ہیں
مُقْتَضٰی کَمَالِهِمْ اِلَّا بِاَنْ کہ جسوقت تک ان سے اجتناب نہ کیا
یُّجْتَنَبَ مِثْلُ مَاحِیْنِ جائے وہ سکون نہیں حاصل کرتے ان
مِثْلُ مَنْ اَکَلَ دَوَاءً حَارًّا دونوں کی مثال ایسی ہے جیساکہ کوئی
فَاشْتَهٰی لِطَبْعِهٖ مَاءَ الزُّلَالِ شخص گرم دوا کھائے تو وہ طبعاً ٹھنڈے
اَوْ شَبِعَ شِبَعًا مُفْرِطًا پانی کا متقاضی ہوتا ہے اور جبتک کہ وہ
فَقُرِّبَ الطَّعَامُ لَهٗ اپنی خواہش پوری نہ کرے اسے اطمینان
مِثْلُ الْوَجَاهَةِ لِلْحَکِیْمِ حاصل نہیں ہوتا یا جیساکہ کوئی شخص
وَالنَّبِیِّ کَمَا کَافَتْ • سیر ہوکر کھانا کھائے تو اس کو مزید کھانے سے
نفرت ہوتی ہے یہ نبی اور حکیم کی وجاہت کی ایک مثال ہے۔

ثُمَّ کَمَا انْحَازَتِ الْاِرَادَةُ جس وقت ارادہ میں تجزیہ پیدا ہوا
وَتَمَثَّلَتْ فِی النَّشْاَةِ الْقَدِیْمَةِ اور وہ نشأۃ قدیمہ میں متمثل ہوا، جس

Marfat.com

وَانْحَازَتْ مِنْهُ الرُّبُوبِيَّةُ
بِحَسَبِ الْكَمَالِ صَارَتْ مِنْهَا
جِهَاتٌ بِحَسَبِ كُلِّ فِعْلٍ
فِعْلٌ فَمِنْهَا جِهَةُ الْوُجُوبِ
وَمِنْهَا جِهَةُ الْحُرْمَةِ فَنَشَأَتْ
الشَّرِيعَةُ أَزَلًا وَأَبَدًا فَمَنْ
وَقَعَ عَلَيْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ
فَهٰذَا مِثَالُ الْقُطْبِيَّةِ
الْإِرْشَادِيَّةِ
ثُمَّ لَمَّا تَجَلَّى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ
فِي أَعْيَانِ الرُّسُلِ وَتَحَقَّقَ
وَانْتَدَبَتِ الْحِكْمَةُ وَحْيًا
أُمِرُوا مِنَ اللّٰهِ بِسُلُوكِهَا وَأُمِرَ
وَتَحَقَّقَ كُلٌّ وَأُمِرَ فِي عَالَمٍ
مُجَرَّدٍ لَا مَكَانَ هُنَاكَ وَلَا
زَمَانَ لِتَحَقُّقِ هٰذَا التَّجَلِّي
وَهٰذَا كَالْقُطْبِيَّةِ
الْإِرْشَادِيَّةِ دَعْوَةً وَاجِبَةً
ثُمَّ لَمَّا بَلَغَ نِصَابَ الْكَثْرَةِ

سے ربوبیت کو باعتبار کمال کے انحیاز
حاصل ہوا اس سے ہر ایک فعل اور عمل
کے مطابق ایک خاص جہت اور حیثیت
ظہور میں آئی چنانچہ ایک حیثیت وجوب
عمل کی اور دوسری اسکی حرمت کی
اسی سے شریعت پیدا ہوئی جو ازل سے
ابد تک قائم ہے جس کو بھی اسکا سامنا
ہوا اس پر اسکی پابندی واجب ہو گئی
یہ مثال قطبیت ارشاد کی ہے،
پھر جب اللہ تعالےٰ نے رسولوں کے
اعیان میں تجلی فرمائی اور ان کو متحقق
حاصل ہوا حکمت نے وحی کی صورت
اختیار کی اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے
اوامر کی پابندی کا حکم صادر ہوا اس
تجلی کا یہ نتیجہ ہوا کہ یہ اوامر عالم تجرد
میں متحقق ہوئے کہ جہاں نہ زمان ہے
نہ مکان تو یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ قطبیت
ارشاد دعوت واجبہ کی شکل اختیار کر جائے
پھر جب کہ ہر ایک نبی کے عہد میں

Marfat.com

فِي عَهْدِ كُلِّ نَبِيٍّ لَا سِيَّمَا فِي
زَمَنِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ نَشَأَ لَهُ وُجُودٌ يَقْتَضِي
الْوُجُوبَ وَالتَّحْرِيمَ بِحَسَبِ
كَمَالِهِ فِي فَنِّ النَّشَأَةِ أَيْضًا
فَوَجَبَتِ الشَّرِيعَةُ عَلَى كُلِّ
أَحَدٍ مُسْتَرْسِلًا كَانَ أَوْ لَا
فَهٰذَا مِثْلُ الْخَاتِمِيَّةِ
فَلَمْ يَبْقَ شَرْجَةٌ مِنْ شَرَاجِ
التَّحْقِيقِ فِي النَّشَأَتِ
الْقَدِيمَةِ وَالْحَادِثَةِ بِحَسَبِ
كُلِّ اِسْتِعْدَادٍ إِلَّا حَلَلْتَ
فِيهَا فَكَانَتْ سَلَّةً لَا فُوقَ
فَبِهٰذَا تَمَّ وُجُوبُهَا۔

خصوصاً ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ رسالت میں وہ تحقق کثرت کی حد تک پہنچ گیا، اس کو ایک ایسا وجود حاصل ہوا جسکا تقاضا اس نشاۃ دنیویہ میں انکے کمال کے مطابق ایجاب اور تحریم کا وقوع میں آنا تھا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شریعت کی پابندی ہر ایک شخص پر فرض ہو گئی خواہ وہ منسلخ ہو یا نہ ہو یہ خاتمیت کی مثال ہے چنانچہ نشأت قدیمہ اور حدیثہ میں ہر ایک استعداد کے مطابق تحقیق کا کوئی ایسا مقام باقی نہ رہا جس میں اس نے دخل نہ پایا ہو حتی کہ اس نے آفاق سماء کو گھیر لیا یہ اسکے کمال وجوب کا ثبوت ہے،

خصائص عبادت

وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ
الْعِبَادَاتِ فَلَهُ أَرْبَعُ خَصَائِصَ
لَهُ مَبْدَأٌ رَاسِخٌ أَزَلًا وَأَبَدًا

یاد رکھو کہ تمام عبادات میں چار خصوصیتیں پائی جاتی ہیں (۱) ان کا وہ مبدء جو ازل سے ابد تک قائم

Marfat.com

وَهُوَ الْجِهَةُ الْمُنْتَشِئَةُ مِنَ الرَّبِّ بِحَسَبِ الْكَمَالِ وَلَهُ دَعْوَةٌ نَافِذَةٌ فِي النَّشْأَةِ الدُّنْيَاوِيَّةِ وَسِرُّهَا اَنَّ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الصُّحُفِ فِي الدُّنْيَا لَاسِيَّمَا لِلسَّابِقِينَ بِالسُّبُوغِ الْاُخْرَوِيِّ وَلَهُ مَثُوبَةٌ ثَابِتَةٌ وَسِرُّهَا سَيَرِدُ عَلَيْكَ فِي الْاَحْكَامِ الْمَعَادِ وَلَهُ مَصْلَحَةٌ عَامَّةٌ وَذٰلِكَ مِنْ سُبُلٍ ثَلٰثٍ ؛

رہتا ہے اس سے ہماری مراد وہ جہت ہے جسکے ظہور کی ابتداء کمال نوعیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے (۲) یہ حیثیت نشاۃ دنیویہ میں اثر انداز ہوتی ہے جسکو ہم دعوت نامہ کہتے ہیں اسکا راز یہ ہے کہ بعض اعمال اسی دنیا میں صحف سے نکل آتے ہیں جن لوگوں کو آخرت کے لحاظ سے سبوغ تام حاصل ہے ان کی یہی کیفیت ہے (۳) ان کی جزاء ایک امر ثابت ہوتی ہے احکام معاد میں ہم اس کا راز بیان کرینگے

(۴) اس میں مصلحت عامہ ہوتی ہے اور یہ تین طریقہ پر ہوتی ہے

مِنْ سَبِيلِ تَهْذِيبِ النَّفْسِ اِمَّا لِاِقْبَالِهَا اِلَى الْقُدُّوسِ الْمُجِيبِ وَاِمَّا شُمُولُ النُّورِ التَّامِّ الَّذِي هُوَ كَمَالٌ بِحَسَبِ النَّشْأَةِ الَّتِي يُنْكِرُهَا الْعَامَّةُ وَاِمَّا الْعِفَّةُ وَالشَّجَاعَةُ

(۱) یا تو اس سے تہذیب نفس کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جس سے کہ خدائے بزرگ و برتر کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور نور کامل اسکو گھیر لیتا ہے جو کہ ایسی نشاۃ کا کمال ہے کہ جس کا عوام انکار کرتے ہیں یا یہ کہ اسے عفت شجاعت اور سخاوت یہ تمام

Marfat.com

وَالسَّخَاوَةِ الْحَسَنَاتِ ۔

وَمِنْ سَبِيْلِ تَدْبِيْرِ الْمَنْزِلِ فَاِنَّهُمْ اِذَا تَوَجَّهُوْا اِلٰى جِهَةٍ وَاحِدَةٍ قُدْسِيَّةٍ بِاجْتِمَاعِهِمْ تَوَحَّدُوْا تَوَحُّدًا قُدْسِيًّا وَحِسِّيًّا اَيْضًا فَيَنْعَكِسُ عَلٰى بَعْضِهِمْ اَنْوَارُ بَعْضٍ فَيَتِمُّ التَّجَلِّيْ وَالتَّخَلِّيْ وَذٰلِكَ كَاَنَّ النُّفُوْسَ كَالْمَرَايَا يَنْطَبِعُ فِيْ بَعْضِهَا الصُّوْرَةُ الْمُنْطَبِعَةُ فِيْ بَعْضٍ ۔

وَمِنْ سَبِيْلِ اَسَاسِ الْمَدِيْنَةِ فَاِنَّهُمْ اِذَا تَلَبَّسُوْا بِهَا حَسُنَتْ اُمُوْرُهُمْ وَسَاسَتْ لَهُمْ اَنْوَارٌ مُقَدَّسَةٌ وَاِنْ كَرُّوْا ذَهَبُوْا فِي الْجَوْرِ وَالْغَفَلَاتِ وَالْعَامَّةُ تَظُنُّ اَنَّهَا

جیسوں حسی طور پر حاصل ہوتی ہیں،

(۲) دوسرے یہ کہ وہ فائدہ تدبیر منزل کے متعلق ہو چنانچہ اگر سب لوگوں کا قبلۂ توجہ ایک جہت قدسیہ ہو تو اس میں نہ صرف قدسی اور روحانی طور پر وحدت پیدا ہوگی بلکہ عالم ظاہر میں بھی وہ متحد ہوں گے اور ایک کا نور دوسرے پر سایہ افگن ہوگا تو اس سے تجلی اور تخلی میں کمال پیدا ہوگا کیونکہ نفوس انسانی کی مثال شیشوں کے طریقہ پر ہے کہ ایک شیشہ کی صورت دوسرے شیشہ میں نظر آتی ہے

اور تیسری حیثیت کا تعلق ترقی بدن سے ہے کیونکہ جس وقت وہ اپنی اندرونی حالت درست کر لیں گے تو ان پر انوار مقدسہ کی حکومت قائم ہو جائیگی اور ظلم اور غفلت کے وقت وہ اپنے پروردگار کو یاد کر کے باز رہیں گے

عوام تو صرف اتنا ہی جانتے ہیں، کہ

Marfat.com

كَانَتْ لِلْمَصْلَحَةِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ الْمَصْلَحَةُ كَانَتْ لِاَجْلِ رُسُوْخِ قَدَمِهَا فِي الْمَبَادِيْ ۔ وَكَذٰلِكَ الْكَبَائِرُ مِنَ الذُّنُوْبِ لَهَا اَرْبَعُ خِصَالٍ لَهَا مَبْدَاٌ رَاسِخٌ وَهُوَ مُخَالَفَتُهَا لِلْاَسْمَاءِ مِنْ حَيْثُ اَنَّهَا مِنَ الصُّوَرِ الْمِزَاجِيَّةِ وَلَهَا مَثُوْبَةٌ ثَالِثَةٌ وَدَعْوَةٌ دَاعِيَةٌ وَفَسَادُ مَصْلَحَةٍ فِيْ اَقْسَامٍ ذُكِرَتْ ۔

کہ اسمیں مصلحت ہے لیکن ہمارا کہنا یہ ہے کہ یہ مصلحت اسلئے ظہور میں آئی کہ مبادی میں اسکا قدم راسخ تھا ،
اور اسی طرح کبیرہ گناہوں میں چار باتیں ہوتی ہیں ایک ان کا مبدأ مستحکم وہ یہ کہ ان کا وجود صور مزاجیہ کی حیثیت سے اسماء پاک کے تقاضا کے مخالف ہے دوسرے انکی سزا اور عقوبت ایک امر ثابت ہے اور تیسرے دعوت قلبیہ حاصل ہے ، اور جو تھے سبب فساد مصلحت ان اقسام کے پیش نظر جو مذکور ہوئے

تحصیل قرب کے طریقے

وَاعْلَمْ اَنَّهُ اِخْتَلَفَتِ الْاٰرَاءُ فِيْ سَبِيْلِ الْاِقْتِرَابِ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بَعْدَ تَرَافُقِهِمْ عَلٰى وُجُوْبِ الْاِقْتِرَابِ الْكُلِّيِّ عَلٰى ذِمَّةِ الْمُمْكِنِ فَالْمَجُوْسُ عَبَدُوْا

اور یہ بات بھی سمجھ لو ، اللہ سبحانہ وتعالےٰ سے قرب حاصل کرنیکے طریقے میں آراء مختلف ہیں باوجودیکہ ممکن کیلئے بقدر امکان اللہ تعالےٰ سے قرب کامل حاصل کرنے پر سب متفق ہیں ، مجوسیوں نے ایک ایسی

Marfat.com

مَخْلُوقًا هُوَ مِنْ تَمَاثِيلِ
الْعُقُولِ بِزَعْمِهِمْ وَالْمُشْرِكُونَ
عَبَدُوا تَمَاثِيلَ هِيَ مُسَمَّاةٌ
بِأَسْمَاءِ أُنَاسٍ مُقَرَّبِينَ
بِزَعْمِهِمْ وَيَصْدُرُ مِنْهُمُ
الْآثَارُ مِنَ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمَاتَةِ
وَغَيْرِهَا وَالْمُجَسَّمُ مَخْلُوقًا
أَوْ مَوْهُومًا فَقَدْ حَسِبُوهُ ذَا
حُسْنٍ قَالَ الْمَجُوسُ أَيْنَ
نَحْنُ مِنَ الْخَيْرِ التَّامِّ
حَسِبْنَا أَنْ نَعْبُدَ مَخْلُوقًا
هُوَ مِنْ تَمَاثِيلِ الْخِيَارِ
قُلْنَا لَيْسَ أَنَّ كُلَّ
مُتَدَنِّسٍ قُدُّوسِيَّةٌ
هِيَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ
حَبْلِ وَرِيدِهِ ؕ وَقَالَ
الْمُشْرِكُونَ الْاِقْتِرَابُ مِنَ
الْمَلِكِ مُحَالٌ بِدُونِ
شَفَاعَةِ نُدَمَائِهِ وَالنُّدَمَاءُ

مخلوق کو اپنا معبود ٹھہرایا جو انکے زعم
میں عقول کا تمثل ہے مشرکین نے ان
بتوں کو اپنا معبود مقرر کیا جو انکے زعم
میں مقربین بارگاہ الٰہی کے مجسمے ہیں اور
ان سے
ان اجیاء و امامتہ اور دیگر خوارق
عادت ظہور میں آتے ہیں مجسمہ فرقہ وار
ہر ایک ایسی مخلوق اور موہوم چیز ہی کی
پرستش کرتے ہیں جسمیں انہیں معبود حقیقی
کا حسن و جمال نظر آتا ہے، مجوسیوں
کا قول ہے کہ خیر کامل (اللہ تعالیٰ)
ہمیں کیا نسبت ہمارے لیے اتنا ہی
کافی ہے کہ ہم کسی ایسی مخلوق کا قرب
حاصل کریں جو خیر کا تمثل ہو، ہم جواباً
کہہ دیتے ہیں کہ کیا ہر ایک ناری چیز
میں قدوسیت موجود نہیں جو کہ اسکی
شہ رگ سے بھی زائد قریب ہے اور
مشرک کہتے ہیں کہ محتاجوں کا توسل
حاصل کیے بغیر کسی عظیم الاقتدار بادشاہ کا
تقرب حاصل کرنا محال ہے اور خدائے

Marfat.com

وَاحٌ اَوْ مَلٰئِكَةٌ مُنَزَّهَةٌ عَنِ الْجِسْمِ
يَجِبُ عَلَيْنَا اَنْ نَعْبُدَ تِمْثَالًا
نَجْعَلُهُ بِاِزَاءِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَنَتَّخِذَ
التِّمْثَالَ لِشُعُوْرِهٖ بِعِبَادَتِنَا اِيَّاهُ
اَنَّهٗ حَيٌّ ذُوْ عِلْمٍ وَسَمِيْعٌ وَقُدْرَةٍ
مُنِيْعَةٍ قُلْنَا لَهُمْ اَلَيْسَ اَنَّ اللّٰهَ مُحِيْطٌ
بِكُلِّ فِعْلِيَّةٍ مِنْ كُلِّ حَيْثِيَّةٍ اَلَا
يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَتَذَرُوْنَ
اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ؕ

بزرگ و برتر کے مصاحب اور ملائکہ ارواح مقدسہ ہیں جو جسمیت سے منزہ ہیں اسلئے ہم پر واجب اور ضروری ہے کہ انکے تمثال بنا کر اپنے سامنے رکھا کریں اور ان کی عبادت کریں کیونکہ ہمارے معبود کو ہماری عبادت کا علم ہوتا ہے اسلئے کہ وہ حی اور علیم ہے اور بڑی قدرت والا ہے سو ہم بطور جواب کہتے ہیں کہ کیا اللہ تعالےٰ ہر ایک فعلیت پر ہر ایک حیثیت سے محیط نہیں ؟ الا یعلم من خلق و ہو اللطیف الخبیر اور کیا تم بعل (بت) کو اپنی مرادوں کیلئے پکارتے ہو اور جو بہترین خالق ہے اسے چھوڑتے ہو،

وَالْمُجَسِّمَةُ قَالُوْا اَللّٰهُ ذُوْ
حُسْنٍ وَكُلُّ ذِيْ حُسْنٍ
فَهُوَ اللّٰهُ قُلْنَا اِنَّ التَّنَاهِيَ
وَالتَّقْيِيْدَ قُبْحٌ لَا يُمْكِنُ
اَنْ يُقَاسَ بِهٖ قُبْحٌ
اٰخَرُ فَهُوَ لَا بِالثَّلْثِ
جَهَنَّمِيُّوْنَ
فَتَدَبَّرْ

اور مجسمہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ صاحب حسن و جمال ہے اسلئے جو چیز بھی حسن و جمال کا مظہر ہو وہ اسی قابل ہے کہ اسکی عبادت کیجائے ہم کہتے ہیں کیا یہ تحدید اور تقیید قبیح اور بری نہیں ہے لہذا یہ ممکن نہیں کہ دوسری قبیح چیز کو اس پر قیاس کیا جا سکے خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ تینوں فریق جہنمی ہیں،

Marfat.com

تحریم وتحلیل اسم پاک ہی کے حکم سے ہے

وَالْاَوْلِيَاءُ ذَهَبُوْا اِلَى
الْاِقْتِرَابِ بِالْخَيْرِ التَّامِّ حَتَّى
مُجَدَّدُ الْاِنْسِلَاخِ عَنْ صُوْرَةِ
النَّشْاَةِ قَدْرَ مَا اَمْكَنَ فَفَنَوْا ۔
وَاخْتَلَفَ رَاْيُ الْحُكَمَاءِ وَالْاَنْبِيَاءِ
وَتَحَدَّثَتْ عِبَادَاتُهُمْ اَمَّا
الْاَنْبِيَاءُ فَتَجَلَّى فِيْ صُدُوْرِهِمُ
الْاِسْمُ وَاَتَوْا بِالْخَيْرِ التَّامِّ
اِقْتِرَابًا لِلْفَرَائِضِ مِنْ قِبَلِ
الضَّرُوْرَةِ الْاِسْتِعْدَادِيَّةِ
فَاَمَرَهُمُ الْاِسْمُ بِاَوَامِرَ وَ
نَهٰى عَنِ الْمَنَاهِيْ فَانْقَادُوْا
لِاَمْرِهٖ وَالْحُكَمَاءُ وُفِّقُوا الْاِقْتِرَابَ
الْوُجُوْدِيَّ وَمِمَّا يَعْطِيْهِ اِقْتِرَابُ
الْوُجُوْدِ الْعِبَادَاتُ وَالشَّرَائِعُ
فَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ هٰذَا الْاِقْتِرَابَ
يَنْشَعِبُ مِنْهُ شُعَبٌ ثَلٰثٌ فَالْحِكْمَةُ

اور اولیاء اسطرف گئے ہیں
خدائے بزرگ وبرتر سے قرب حاصل
کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ نشاۂ ذا کی صورت
سے بقدر امکان منسلخ ہو کر فنا ہو جائیں
حکماء اور انبیاء کرام کا عبادات
اتفاق ہے مگر انکی آراء مختلف
انبیاء کرام کے سینوں میں اسم پاک
نے تجلی فرمائی اور ضرورت استعداد
کے راستہ سے انہوں نے خیر کامل سے
قرب فرائض کے ذریعہ قرب حاصل کیا
اس اسم پاک نے انہیں بعض کا حکم دیا اور
بعض باتوں سے منع کیا چنانچہ انہوں
نے ان امور میں اسکی اطاعت کی
اور حکماء کو قرب وجود کی توفیق ملی جس
کا نتیجہ عبادات اور شرائع ہوتے
ہیں کیونکہ تم پہلے جان چکے ہو کہ اس
قرب کے تین شعبے ہیں سو حکمت کا

Marfat.com

خَلِيفَةُ مَا الْعَقْلُ فَحَرُمَ مَا يُضَادُّهُ
كَالسُّكْرِ وَالْعِصْمَةُ خَلِيفَتُهَا
الْعِفَّةُ وَهِيَ عَدَمُ الْاِنْغِمَاسِ فِي
اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ فَحَرُمَتِ
الْاِنْهِمَاكُ فِي اللَّذَّاتِ وَالْوَجَاهَةُ
خَلِيفَتُهَا الدِّينُ الْحَقُّ مِنْ حَيْثُ
الْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ وَالْجَاهِ مِنْ حَيْثُ
اَنَّهُ مُتَشَكِّلٌ فِي هٰذَا الْعَالَمِ
وَاَعْنِي بِالدِّينِ الْحَقِّ الْاِنْقِيَادَ
لِآثَارِ السَّمَاءِ عَلٰى طَرِيقَتِهَا
فَحُرِّمَ الْقَتْلُ وَالْقَذْفُ وَ
السَّرِقَةُ وَحُرِمَتْ مِنْ حَيْثُ
كَوْنِ الرَّجُلِ ضَحِكَةً بَيْنَ النَّاسِ
وَوَجَبَتِ الْحِكْمَةُ طَائِفَةً
مِنَ الْعَقَائِدِ وَالْعِصْمَةُ الصَّوْمَ
وَالْوَجَاهَةُ الصَّلٰوةَ وَالزَّكٰوةَ
لِهٰذَا شَرَعَ الْجِهَةِ الشَّارِعَةِ
مِنَ الرَّبِّ بِحَسْبِ الْكَمَالِ

خلیفہ عقل ہے اسلئے جو چیز اسکے متضاد
ہو مثلاً سکر تو وہ حرام ہے عصمت کا
خلیفہ عفت ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ
آدمی لذات حسیہ میں انہماک پیدا نہ
کرے اور یہ انہماک حرام ہے وجاہت
کا خلیفہ دین حق ہے اس سے اللہ تعالےٰ
کا قرب حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ جاہ ہے
کہ جسکا تشکل اس عالم میں ہوتا ہے،
دین حق سے میری مراد یہ ہے کہ انسان
اسماء حسنیٰ کا انکے آثار کے طریقہ پر مطیع
اور منقاد ہو جائے چنانچہ قتل قذف
محصنات اور سرقہ حرام کر دیے گئے
اور انکی تحریم کی وجہ یہ ہے کہ اس سے
لوگوں میں آدمی کی تضحیک ہوتی ہے
حکمت کے تقاضا سے کچھ عقائد
واجب ہوئے اور عصمت سے صوم
اور وجاہت کی بنا پر نماز اور زکوٰۃ
کو فرض قرار دیا گیا جو اس جہت کی
شرع ہے جو کمال کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے منبع شریعت ہے،

Marfat.com

ثُمَّ لِمَا نَشَأَتِ النَّشْأَتُ وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَاُعْنِيَ بِالْحُدُودِ اَمْرًا مَا هُوَ ذُرْوَةُ هٰذِهِ النَّشْأَةِ بِحَسَبِ الظُّهُورِ فَتَعَيَّنَ بِالتَّحْرِيمِ الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ وَلَمْ يَتَعَيَّنِ الْجِمَاعُ اِلَّا لِاَمْرِ النَّسْلِ وَتَحْصِيلُ الْوَلَدِ وَاَدَاءِ حَقِّ النِّسَاءِ وَحَرُمَ الْقَتْلُ ظُلْمًا وَاسْتُثْنِيَ الْقِصَاصُ وَالْجِهَادُ هٰكَذَا وَقَعَتِ التَّعْيِينَاتُ فِي كُلِّ اَمْرٍ اَمْرٍ فَتَدَبَّرْ۔

پھر جب ارتقاءات وجود میں آئے تو حدود شرعیہ بھی واقع ہوئیں حدود سے مراد وہ بات ہے جو ظہور کے لحاظ اس نشأۃ کے ذروۂ کمال پر ہو اس نتیجہ یہ ہوا کہ زنا اور لواطت کا حرا ہونا ضروری قرار دیا گیا اور صنفی تعلق صرف اس حالت میں فرض کیا گیا کہ شہوات نفسانی کا غلبہ ہو یا نسل بڑھانا مقصود ہو یا بیویوں کے حقو ادا کرنا مقصود ہوں اور ظلماً قتل حرام کیا گیا لیکن جہاد اور قصاص اس کے عموم سے مستثنیٰ کیا گیا۔ بہر حال ہر ایک امر کے متعلق اسی طرح تعینات واقع ہوئے خوب اچھی طرح سمجھ لو۔

فَاِنْ قُلْتَ لِمَ حَرُمَ الْقَتْلُ وَاَنْتَ اِذَا لِحُكْمِ الْمُمِيتِ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مِنَ الْمَنْهِيَّاتِ مَظْهَرٌ لَابُدَّ لِاَمْرٍ مِنَ الْاَسْمَاءِ فَلِمَ حُرِّمَتْ قُلْتُ الْمُمِيتُ عِنْدَنَا هُيِّئَ الْاَسْبَابُ الْمُفْضِيَةُ بِالْجُمْلَةِ

سو اگر کوئی کہے کہ قتل کو کیوں حرا کیا گیا اسلئے کہ یہ تو المیت حکم کو بجالانا ہے اسی طرح تمام منہ کسی نہ کسی اسم پاک کی مظہر ہیں تو پھر انہیں کیوں حرام کیا گیا، جواب دیتا ہوں کہ ممیت کا منشو

فَاِنَّمَا الشَّرُّ مِنْ بِدْعَاتِ عَالَمِ التَّخَالِيْطِ وَكَذٰلِكَ الْقَابِضُ ۔

ہمارے نزدیک یہ ہے کہ وہ موت کے اسباب مبہم پہونچاتا ہے لیکن اس میں شر کا دخل پانا عالم تخلیط کی بدعات سے ایسے ہے اسیطرح اسم پاک القابض ہے

وَالْحِكْمَةُ الْجَامِعَةُ عِنْدَنَا اَنَّ كُلَّ اِسْمٍ تَضَمَّنَ اِيْجَادًا فَهُوَ اِسْمٌ بِالْحَقِيْقَةِ وَكُلَّ اِسْمٍ تَضَمَّنَ اِفْنَاءً فَهُوَ اِسْمٌ بِالْمَجَازِ هٰذَا فِي الْاَسْمَاءِ الْقَدِيْمَةِ اَمَّا الْاَسْمَاءُ الْمُتَجَدِّدَةُ فَالنَّفْيُ فِيْهَا بِالْحَقِيْقَةِ اَيْضًا لٰكِنِ الدِّيْنُ هُوَ الْاِنْقِيَادُ لِحُكْمِ الْقَدِيْمَةِ ۔

اور ایک جامع اصول ہمارے نزدیک یہ ہے کہ ہر ایک اسم پاک کہ جسکے ضمن میں ایجاد کا کوئی پہلو پایا جائے حقیقۃً اسم ہے اور جسکے ضمن میں فناء کا پہلو ہو وہ مجازاً اسم ہے یہ بات اسماء قدیمہ کے متعلق ہے اور اسماء متجددہ میں نفی بھی حقیقۃً ہوتی ہے لیکن دین یہ ہے کہ آدمی اسم قدیم کے حکم کا تابع ہو۔

نزول احکام میں عادت کا دخل

وَاعْلَمْ اَنَّ لِلْعَادَةِ الْمُسْتَنْزِلِ دَخْلًا تَامًّا لِاَنَّ الْمُسْتَنْبَطَ فِي الْاُصُوْلِ اِنَّمَا هُوَ الْاَمْرُ الْكُلِّيُّ ثُمَّ تَنَوُّعُهُ وَتَصَنُّفُهُ فِيْ مَوَاطِنِ الْوَحْيِ اِنَّمَا هُوَ فِي النِّسْمَةِ وَقَدْ

یاد رکھو کہ جسکی حالت کسی حکم شرعی کے نزول کا باعث ہوتی ہے اس میں عادۃ کو بڑا دخل ہوتا ہے، کیونکہ اصول میں استنباط کا منبع کوئی امر کلی ہوتا ہے اور موطن وحی میں جو تنوع پیدا ہوتا ہے وہ نسمہ میں ہوتا ہے جس پر

Marfat.com

دَاخِلَ الْعَادَاتِ وَدَرَجَتُهُ
اَتَمُّ مِنْ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْاَمْرَ
وَالنَّاهِيَ اِنَّمَا هُوَ الْاِسْمُ الْمُتَجَلِّيْ
فِيْ عَيْنِ الْمُوْحٰى اِلَيْهِ اِنَّمَا الْمُتَجَلِّيْ
عَلٰى قَدْرِ اِسْتِعْدَادِ الْمُتَجَلّٰى
لَهٗ وَلِهٰذَا كَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ بَنِيْ
عَلَّاتٍ لِاَنَّ اُمَّهَاتٍ بِعِبَارَةٍ
اُخْرٰى الشَّرَائِعُ اِنَّمَا تُنَزَّلُ
بِحَسَبِ الْوُجُوْدِ الْاَزَلِيِّ وَاَنَّهٗ
مَنَحَ كُلَّ ذِيْ اِسْتِعْدَادٍ مَا
اسْتَعَدَّ لَهٗ فَالنَّفْسُ الرَّحْمَانِيُّ
التَّشْرِيْعِيُّ تَتَمَثَّلُ بِحَسَبِ
الْمَوْطِنِ الْعِلْمِيِّ بِصُوْرَةِ
تَفِيْضُهَا الَّتِيْ يَجْعَلُهَا مِنْ
حَيْثُ التَّحَصُّلِ وَالتَّصَنُّفِ
لَا التَّجَنُّسِ وَالتَّنَوُّعِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ
بِحَسَبِ الْمَوْطِنِ الْخَارِجِيِّ فِيْ
تَضَاعِيْفِ اُمُوْرٍ يَقْتَضِيْهَا الْحِسُّ
وَالْعَادَةُ بِصُوَرِهَا وَاَدَابِهَا

عادات اثر انداز ہوتی ہیں اور اسکا
درجہ اس سے بہت بلند ہے کیونکہ
امر و نہی در اصل وہ اسم ہوتا ہے جو کہ اس
شخص کی عین ثابتہ میں تجلی فرماتا ہے
کہ جس پر وحی نازل کی جاتی ہے اور تجلی
کی نوعیت اس شخص کی استعداد کے
مطابق ہوتی ہے کہ جس پر تجلی کی گئی ہے
اسی بنا پر انبیاء کرام کو بنو علات
کہا گیا ہے بنو اخیاف نہیں کہا بالفاظ
دیگر شرائع کا نزول وجود ازلی کے مطابق
ہوتا ہے اور ہر ایک صاحب استعداد
کو اسکی استعداد کے مطابق حصہ ملتا ہے
چنانچہ نفس رحمانی تشریعی موطن علمی
کے مطابق اس صورت میں متمثل ہوتا ہے
کہ جسکا افاضہ عین ثابتہ سے ہوتا ہے
لیکن اسکی حیثیت تجنس اور تنوع کی نہیں
ہوتی بلکہ تعین جزئی اور تصنیف کی
ہوتی ہے پھر اسے موطن خارجی کے لحاظ
سے ایسے امور کے ضمن میں تمثل حاصل ہوتا

Marfat.com

وَهٰذَا سِرُّ قَوْلِ الْعَامَّةِ الْاَرْبَعُ تَتَبَدَّلُ بِهَا الْاَزْمِنَةُ وَالْاَمْكِنَةُ وَبِهٖ يَنْكَشِفُ سِرُّ حَدِيْثِ الْجُمُعَةِ ۔

ہے جن کے صور اور آداب بلحاظ حس اور عرف کے پسندیدہ ہوں عوام کے اس قول کا راز اسی سے منکشف ہو جاتا ہے وہ جو کہا کرتے ہیں کہ زمان اور مکان کے لحاظ سے شریعتیں بدل دی جاتی ہیں اور جمعہ کی حدیث کا راز بھی اسی میں مضمر ہے ۔

ثُمَّ اِنَّ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ لَمَّا كَانَ اَتَمَّ حَقِيْقَةً وَّاَكْمَلَ اُمِّيَّةً وَّاَعَمَّ اِسْمًا وَّكَانَ قَوْمُهٗ اُمِّيِّيْنَ وَضَحَ لَهٗ مَا لَمْ يَتَّضِحْ لِنَبِيٍّ قَطُّ فَسَنَّ السُّنَنَ وَاَدَّبَ الْاٰدَابَ وَوَقَّتَ الْاَوْقَاتِ بَعْدَ تَحْوِيْلَاتٍ وَّتَغْيِيْرَاتٍ وَّتَلَاحُقِ اَفْكَارٍ تَشْهَدُ بِهَا كُتُبُ السِّيَرِ ۔

پھر جبکہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اتم حقیقت اکمل امیت اور اعم کے لحاظ سے بھی امی تھے اور آپ کی قوم بھی امی تھی تو آپ کے سامنے وہ وہ باتیں واضح ہوئیں جو اور کسی نبی پر واضح نہیں کی گئیں تھیں اسلئے آپ نے تغیرات اور تحویلات اور تلاحق افکار کے بعد جنکی تفصیل کتب سیرت میں ہے سنتیں قائم کیں آداب بتائے اور اوقات کی تعین فرمائی ،

نسخ احکام

وَالنَّسْخُ عَلٰى ضُرُوْبٍ مِّنْهَا مَا يَكُوْنُ بِحَسَبِ تَرَقِّي النَّبِيِّ عَنْ دَرَجَةٍ

نسخ احکام کی کئی شکلیں ہیں ایک تو یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام سے ترقی حاصل ہو کہ جس مقام پر

Marfat.com

كَانَ عَلَيْهَا كَمَا فِي الْجِهَادِ
وَقَدْ عَرَفْتَ سِرَّهُ فِي الْخَزَانَةِ
السَّادِسَةِ وَمِنْهَا مَا يَكُونُ
بِحَسَبِ التَّنَبُّهِ بِحَقِيقَةِ الْأَمْرِ
بَعْدَ الْاِسْتِغْرَاقِ فِي مُقْتَضَى
الْعَيْنِ وَمِثَالُهُ قِصَّةُ الْخَلِيلِ
فَإِنَّهُ لَمَّا كَانَ أَقْرَبَ إِلَى
حَضْرَةِ الذَّاتِ تَمَثَّلَ لِلذَّبْحِ
الْكُلِّيِّ عِنْدَهُ فِي صُورَةِ ذَبْحِ
ابْنِهِ الْأَتَمِّ شَأْنًا أَعْنِي
أَنَّ الِاسْمَ الْمُتَجَلِّيَ فِي
عَيْنِهِ أَمَرَ بِهِ لِمُنَاسَبَةٍ
بَيْنَ الْأَقْرَبِيَّةِ وَالْإِجْمَالِ
ثُمَّ أَفَاقَ عَنْ مُقْتَضَى
الْعَيْنِ وَاكْتَفَى بِالْإِجْمَالِ
أَرْوَاحِ الْبَهَائِمِ وَمِنْهَا
مَا يَكُونُ بِحَسَبِ
التَّلَبُّسِ بِمَلَابِسِ
الْعَادَاتِ وَأَكْلِ الشَّلَائِخِ

وہ پہلے تھے جیسا کہ جہاد وغیرہ اور اسکے
اسرار چھٹے خزانہ میں ہم بیان کر چکے ہیں
اور بعض اوقات تقاضائے عین میں
مستغرق رہنے کے بعد حقیقت پر تنبہ
حاصل ہوتا ہے اور اسکی مثال حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کا واقعہ ہے کیونکہ
جب آپ حضرت ذات اقدس کے
بہت قریب تھے تو ذبح کلی کا مفہوم
آپ کی قوت مدرکہ میں بیٹے کی ذبح
کی شکل میں متمثل ہوا انکا بیٹا اسکا مظہر
اتم تھا اور اسکی شان بہت بلند تھی یعنی
وہ اسم پاک جو اسکی عین ثابتہ میں متجلی
ہوا اس سے یہ حکم صادر ہوا اور آپکو
اسلئے اس چیز کا حکم دیا گیا کیونکہ اقربیت
اور اجمال میں مناسبت ہے پھر آپ
کو عین ثابتہ کے تقاضے میں استغراق
سے افاضہ حاصل ہوا اور آپنے بالاجمال
بہائم کی ارواح پر اکتفا کیا اور
بعض اوقات اس لحاظ سے وقوع میں

Marfat.com

مِنْهَا كَمَا فِي تَحْوِيلَاتِ الزَّكْوٰةِ فَإِنَّهُ كَانَ أَوَّلًا الْعَيْنَ ثُمَّ إِرْتَفَعَ قَيْدُ الْوَقْتِ ثُمَّ بَقِيَ الذَّبْحُ ثُمَّ عَيَّنَ النِّصَابَ ۔

آتی ہے کہ لباس عادات میں ملبوس ہونے اور لباس کے اتار پھینکنے کی وجہ سے حالات اور نوعیت میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ تحویلات زکوٰۃ ابتداءً یہ چیز عینیہ کی شکل میں تھی اس کے بعد وقت کی قید اٹھا دی گئی محض ذبح ہی رہ گیا اور پھر نصاب کا تعین کیا گیا۔

وَقَدْ ذَكَرَ أَبُوْ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى تَغَيُّرَاتِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ فَتَذَكَّرَ إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَقَوْلُهُ سُبْحَانَهُ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا مَعْنَاهُ عِنْدَنَا بِخَيْرٍ مِنْهَا فِي الْعَادَاتِ وَمِثْلِهَا فِيْ مُقْتَضٰى عَيْنِ النَّبِيِّ وَتَرْقِيَتِهِ ۔

ابو داؤد نے صوم وصلوٰۃ کے جو تغیرات ابن ابی لیلیٰ رضؓ سے نقل کئے ہیں تو ان کا تذکرہ اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ کے فرمان کا استحضار کر لو کہ جس آیت کو ہم منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اسی کی مانند کوئی اور آیت لے آتے ہیں اسی کے معنیٰ ہمارے نزدیک یہ ہیں کہ باعتبار عادات کے بہتر اور اسکے مثل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عین ثابتہ اور اسکی ترقی کے لحاظ سے،

اعمال کا انسلاخ

ثُمَّ إِنَّ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا هُوَ مُنْسَلِخُ الصُّوْرَةِ فَفِي

پھر یاد رکھو کہ بعض اعمال خیر کیجانب ہیں اور بعض شر کیجانب ہیں

جَانِبِ الْخَيْرِ اَوْ مُنْسَلِخِ الصُّوْرَةِ فِي جَانِبِ الشَّرِّ وَاَعْنِيْ بِهٖ اَنَّهٗ وَاضِحُ الشَّرِّيَّةِ لَا اَنَّهٗ مُنْسَلِخٌ اِلٰى اَصْلِهٖ وَبِعِبَارَةٍ اُخْرٰى هُوَ شَرٌّ فِيْ جَمِيْعِ الْمَوَاطِنِ فَالْاَوَّلُ هُوَ الْوَاجِبُ وَالثَّانِيْ هُوَ الْحَرَامُ ۔ وَمِنْهُ مَا هُوَ مُتَضَمِّنٌ لِلشَّرِّ كَالنَّظَرِ اِلَى اَجْنَبِيَّةٍ فَاِنَّهٗ مُتَضَمِّنٌ لِلزِّنَا مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ بَاعِثٌ عَلَيْهِ اَوْ طَرَفٌ لِلْخَيْرِ كَقَوْلِنَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ مُؤَلِّدٌ لِلتَّعْظِيْمِ فَالْاَوَّلُ مَكْرُوْهٌ وَالثَّانِيْ مَنْدُوْبٌ وَكُلُّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ مُبَاحٌ لَا خَيْرَ فِيْهِ وَلَا شَرَّ وَكُلُّ مَنْدُوْبٍ كَابِسُهُ الْخَيْرَ الَّذِيْ طَلَعَ مِنْ فُؤَادِهِ الْاِسْمُ الْمُطْلَقُ الْاَعَمُّ يَحِقُّ لِلنَّاسِ التَّلَبُّسُ بِهٖ وَذٰلِكَ

منسلخ الصورۃ ہوتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ اعمال کا شر ہونا بالکل واضح ہو جاتا ہے یہ معنی نہیں کہ وہ اپنی اصل کے اعتبار سے شر ہیں اور بالفاظ دیگر تمام مقامات میں وہ شر ہی شر ہیں شکل اول کو واجب اور ثانی کو حرام کہتے ہیں،
اور بعض اعمال ایسے ہیں کہ جنکے ضمن میں شر پایا جاتا ہے جیسا کہ نامحرم عورت پر نظر ڈالنا اسلئے کہ یہ زنا کو متضمن ہے، کیونکہ یہ اوقات یہ نظر اس پر آمادہ کرتی ہے یا نیکی میں تاکید پیدا ہوتی ہے جیسا کہ نماز میں سبحانک اللّٰھم کا پڑھنا تعظیم میں اضافہ کرتا ہے پہلی صورت مکروہ اور دوسری مستحب ہے انکے علاوہ جو اعمال ہیں انہیں مباح کہا جاتا ہے کہ جن میں خیر اور شر کا کوئی حساب نہیں ہر ایک مندوب کہ جسے کوئی شخص عمل میں لائے جو منبع خیرات ہے اور جسکے قلب سے اسم اعم مطلق کا

لِاَنَّ التَّلَبُّسَ بِالْجُزْئِیِّ ظہور ہوا ہے تو لوگوں کو اس پر عمل کرنا
یَسْتَلْزِمُ التَّلَبُّسَ بِالْکُلِّیِّ چاہیئے، کیونکہ کسی جزئی سے تعلق پیدا
فَتَحَقُّقُ الْکُلِّیِّ فِیْ عَالَمٍ یُدْرِکُہٗ کرنا کلی کے ساتھ تعلق پیدا کرنیکا موجب
الْوَہْمُ تَحَقُّقًا مَا فَتَدَبَّرْہُ ہوتا ہے اس سے کلی کو ایک ایسے عالم میں
تحقق حاصل ہوتا ہے کہ جس کے تحقق کو وہم ادراک کر لیتا ہے۔

کلمۂ شہادت

کَلِمَۃُ الشَّہَادَۃِ اَصْلُ کلمہ شہادت دین حق کی بنیاد ہے
الدِّیْنِ وَسَنَحُہَا الْہَوِیَّۃُ الصِّرْفَۃُ اور اسکی اصل ہویت محض ہے نشاۃ
وَصُوَرَتُہَا فِی النَّشَاۃِ الْقَدِیْمَۃِ قدیمہ میں اس کی صورت تمام جہات اور
تَجْمَعُ لِجَمِیْعِ الْاِعْتِبَارَاتِ اعتبارات کی جامع تھی اسی وجہ سے
وَالْوُجُوْہِ وَلِہٰذَا کَانَتْ اَصْلَ وہ دین کی بنیاد قرار دیا گیا، صفات
الدِّیْنِ وَفِیْ نَشْاَۃِ صِفَاتِ نفس کے ارتقاء کے دوران حکماء
النَّفْسِ اِخْلَاصٌ فِیْ مَعْرِفَۃِ اور صحابہ کے اصول معرفت کے مطابق
الْحُکَمَاءِ وَالصَّحَابَۃِ وَتَوْحِیْدٌ وہ اخلاص ہے اور اولیاء کے نزدیک
تَامٌّ فِیْ نَشْاَۃِ کَمَالِ الْاَوْلِیَاءِ وَفِی وہ توحید کامل ہے اس کلمہ کو زبان پر
اللِّسَانِ ہٰذِہِ الْکَلِمَۃُ وَمَا فِیْ مَعْنَاہَا لانا تمام عبادات کو قوت سے فعل
وَفِی الْاَفْعَالِ الْعِبَادَاتِ بِاَسْرِہَا میں لانے کا باعث ہے،
وَاعْلَمْ اَنَّ طَلَبَ الْحَوَائِجِ یاد رکھو کہ یہ جان کر اموات سے

Marfat.com

مِنَ الْمَوْتٰی عَالِمًا سَبَبٌ لِاِنْجَاحِهَا كُفْرٌ يَجِبُ الْاِحْتِرَازُ عَنْهُ تُحَرِّمُهُ هٰذِهِ الْكَلِمَةُ وَالنَّاسُ الْيَوْمَ فِيْهَا مُنْهَمِكُوْنَ ۔

استمداد کرنا ان سے مرادیں مانگنا کہ یہ چیز کامیابی کا سبب ہوگی کفر ہے جس سے احتراز کرنا لازم ہے ان امور کفریہ کو کلمہ حرام کر دیتا ہے لیکن عام طور پر لوگ آج اس مرض مبتلا ہیں،

نماز کی حقیقت

اَلصَّلٰوةُ سَنْخُهَا الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ مِنْ حَيْثُ التَّفْصِيْلِ ثُمَّ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَزَانُهَا وَزَانُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِهٰذَا كَانَتْ لَهَا جِهَاتٌ شَتّٰى فُرُوْعِيٌّ تَمَثَّلُهَا فِي الْحِسِّ فَالسُّجُوْدُ وَالرُّكُوْعُ وَالْقِيَامُ مِنْ تَمَثُّلَاتِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ مِنْ حَيْثُ التَّفْصِيْلِ وَهِيَ الْاُصُوْلُ ثُمَّ اُلْحِقَ بِهَا التِّلَاوَةُ لِمَا سَتَعْرِفُ وَالطَّهَارَةُ

نماز کی اصل تفصیل کی حیثیت سے اولاً الحی القیوم اور پھر العلی العظیم ہے جیسا کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور بھی ان اسماء حسنیٰ کے تجلی فرمانے کا نتیجہ ہے یہی وجہ ہے کہ اسکی کئی ایک فروعی شکلیں ہیں جنکا حس میں تمثل ہوتا ہے چنانچہ تفصیل کے لحاظ سے قیام رکوع اور سجود الحی القیوم کے تمثلات ہیں اصول تو یہی ہیں لیکن تلاوت قرآن کریم کو بھی ان کے ساتھ ملحق کر دیا ہے جیسا کہ تم عنقریب معلوم کرو گے طہارت کو صفات تنزیہہ کیلئے نماز

Marfat.com

لِلصِّفَاتِ التَّنْزِيهِيَّةِ وَهٰكَذَا اُبْدِيَتْ لَهَا جِهَاتٌ فَتَمَّتْ اَرْكَانُهَا۔ وَصُوْرَتُهَا فِي صَرَافَةِ النَّفْسِ الْاُلْفَةُ وَتَصَوَّرَتْ فِي الْمُدْرِكَةِ وَالْوَاهِمَةِ كَجَبَّةٍ وَفِي الْخَيَالِ تَعْظِيمًا وَفِي اللِّسَانِ حَمْدًا وَتَسْبِيحًا وَتَكْبِيرًا وَفِي الْقَالِبِ اَفْعَالًا وَاَرْكَانًا مَخْصُوْصَةً وَاَعْنِي بِالْاُلْفَةِ رَبْطًا نَازِلًا مِنْ اُصُوْلِ الْوُجُوْدِ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

کے ساتھ شامل کیا گیا اسی طرح اسکی اور متعدد جہتیں نمایاں کی گئیں جن سے اس کے ارکان کی تکمیل ہوئی، نماز کی صورت محض نفس میں الفت ہے اور قوت مدرکہ اور واہمہ میں اسکا تصور محبت ہے متخیلہ میں تعظیم اور زبان میں حمد تسبیح اور تکبیر ہے اور جسم میں مخصوص افعال وارکان ہیں، الفت سے میری مراد وہ ربط ہے جو اصول وجود سے نازل ہوتا ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحوں کی ایک فوج ہے کہ جسکا ایک مقام پر اجتماع ہوا ہے جن کو آپس میں تعارف حاصل ہوا ان میں الفت پیدا ہوگئی اور جو ایک دوسرے سے بیگانہ رہیں ان میں نفرت ہوگئی،

روزہ کی حقیقت

اَلصُّوْمُ مِنْ تَمَاثِيْلِ

روزہ سلبیات کا تمثل ہے مثلاً

Marfat.com

السَّلْبِيَّاتِ كَالسُّبُّوحِ وَالصَّمَدِ
وَغَيْرِهِمَا وَإِنَّهُ وَإِنْ أَدْرَكَ
كَأَنَّهُ مِنْهُ نَشَأَ وَصُوَرَتُهُ
فِي صَرَائِفِ النَّفْسِ التَّعَرِّيَ
عَنِ الشَّوَاغِلِ الْحِسِّيَّةِ وَفِي
الْمُدْرَكَةِ وَالْوَاهِمَةِ وَالْخَيَالِ
التَّعَرِّيَ عَنْ مُلَابَسَةِ مَا
تَحْتَهَا وَفِي اللِّسَانِ تَسْبِيحُهُ
تَقْدِيسٌ وَفِي الْيَدَيْنِ كَفٌّ
عَنِ الْمَلَذَّاتِ الثَّلَاثِ وَقَدَمُهُ
رَاسِخٌ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا إِلَّا
فِي الْيَمِينِ وَالْبَدَنِ إِذْ هُوَ خُرُوجٌ
مَا فَجْرِ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ وَسُنَّ
الْإِطْعَامُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ
فِي رَمَضَانَ وَفِي الْقِرَاءَاتِ
الْمَجِيدِ وَعَلَى الَّذِينَ
يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ
مِسْكِينٍ مَعْنَاهُ عَلَى الَّذِينَ

اسم پاک صمد اور سبوح وغیرہ جیسا کہ
حضرت ادریس کا منشاء ارتقاء اور ظہور
یہی اسم پاک ہیں، روزہ کی صورت محض
نفس میں شواغل حسیہ سے تجرد حاصل
کرنا ہے مدرکہ واہمہ اور متخیلہ میں ان کا
تصور ان اشیاء سے قطع تعلق کرنا ہے
انکے ماتحت زبان میں تسبیح و تقدیس
اور جسم میں اکل و شرب اور ازواجی تعلقات
سے اجتناب کرنا ہے اور ہر ایک موطن
میں صوم کو قدم راسخ حاصل ہے لیکن
بدن میں نہیں کیونکہ بھوک اس کا رکن
اعظم ہے اسلئے اسکا تدارک صدقۃ الفطر
سے کیا گیا ہے اور مسکینوں کو کھانا
کھلانا مسنون ہوا رمضان المبارک
میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت
زائد فیاضی فرمایا کرتے تھے اور قرآن
کریم میں ہے وعلی الذین یطیقونہ
فدیۃ طعام مسکین مطلب یہ ہے
کہ جن میں کھانا کھلانے کی قوت اور

يُطِيقُونَ الطَّعَامَ فِدْيَةٌ طَعَامٍ وَذَكَرَ فِيهَا صَدَقَةَ الْفِطْرِ ۔

استطاعت ہو وہ خوب کھانا کھلائیں اور صدقہ فطر بھی اسی میں شامل ہے۔

زکوٰۃ کی حقیقت

اَلزَّكٰوةُ مِنْ تَمَثُّلَاتِ الْاِضَافِيَّاتِ وَزَانُهَا وَزَانُ اٰدَمَ وَصُوْرَتُهَا فِيْ صَرَافَةِ النَّفْسِ اِفَاضَةُ الْكَمَالَاتِ الْعِلْمِيَّةِ وَالْعَمَلِيَّةِ وَفِي الْوَاهِمَةِ تَمَثَّلَتْ سَخَاوَةً وَنَزَلَتْ دَافِعَةً لِلْبُخْلِ وَفِي الْخَارِجِ اِسْتَوْطَنَ اُمَّهَاتُ الْاَمْوَالِ وَهِيَ صُنُوْفٌ اَرْبَعَةٌ اَلْبَهَائِمُ وَالنَّقْدُ وَالزَّرْعُ وَالتِّجَارَاتُ ۔

زکوٰۃ اضافیات کا تمثل ہے جیسا کہ حضرت آدم کا منشا ظہور بھی اضافیات تھا زکوٰۃ کی صورت نفس میں کمالات علمیہ اور عملیہ کا افاضہ کرنا ہے واہمہ میں وہ سخاوت کا تمثل ہے کہ جس سے بخل کو دفع کرنا ہے اور خارج میں وہ اصلی اموال سے وابستہ ہے جو چار قسم کا ہے جانور نقد زراعت اور تجارت۔

وَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ عَالَمٍ نَازِلٌ مُتَوَلِّدٌ مِنَ الْعَالَمِ الصَّاعِدِ فَالنَّفْسُ الرَّحْمَانِيُّ مَحْفُوْظٌ وَمِنْ اَحْكَامِ النَّشْاَةِ مَا هُوَ مُسْتَرَدٌّ وَصَوْمُ الْحُكَمَاءِ يَسْتَتْبِعُ تَجَرُّدَ النَّفْسِ وَزَكٰوتُهُمْ

یاد رکھو ہر ایک عالم اسفل کی تولید عالم اعلیٰ سے ہوئی ہے چنانچہ نفس رحمانی محفوظ رہتا ہے اور نشأۃ کے بعض احکام مردود بھی ہوتے ہیں، بہر حال حکماء کا روزہ تجرد نفس کا باعث اور ان کی زکوٰۃ افاضہ بالفعل کا نتیجہ

تَسْتَتْبِعُ إِفَاضَةً بِالْفِعْلِ ۔ ہوتی ہے ۔

حج اور اس کی حقیقت!

اَلْحَجُّ مِنْ تَمَثُّلِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ مِنْ حَيْثُ الْاِجْمَالِ وَالْوَاجِبُ فِي النَّشْأَةِ الْقَدِيْمَةِ صُوْرَةٌ عَامَّةٌ لَا يَتَعَيَّنُ بِالْبَيْتِ وَلَا بِغَيْرِهٖ وَاِنَّمَا تَعَيَّنَ بِالْاِسْمِ الْحَادِثِ الطَّالِعِ مِنْ صَدْرِ اِبْرَاهِيْمَ فَلَا جَرَمَ اَنَّ وِزَانَهٗ وِزَانُ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَتُهٗ فِي النَّفْسِ الْهَيْمَانُ وَهُوَ صُوْرَةٌ مِنْ صُوَرِ الْاُلْفَةِ يَخْتَصُّ بِالْقُرْبِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَفِي الْمُدْرِكَةِ وَغَيْرِهَا حُضُوْرٌ وَتَنَزُّلٌ فِي الْخَارِجِ طَوْفًا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُوَ الْاَصْلُ وَعُظِّمَ بِالْاِحْرَامِ وَاُيِّدَ بِالْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَاُيِّدَتْ

حج اجمالی حیثیت سے الحی القیوم کا تمثل ہے نشأۃ قدیمہ میں اسکے وجوب کی صورت عام تھی کعبہ وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں تھی یہ تعیین اس اسم حادث کا ثمرہ ہے جسکا ظہور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے سینۂ مبارک سے ہوا اسلئے اسکی اصل وہی اسماء ہیں جو حضرت ابراہیم کے ظہور کی اصل ہیں اسکی صورت نفس میں سرگشتگی اور بے خودی ہے جو الفت کی ایک صورت ہے اور قرب و مشاہدہ کے ساتھ مخصوص ہے مدرکہ وغیرہ میں اس کا تصور حضور اور تنزل ہے خارج میں اسکی صورت بیت اللہ شریف کا طواف ہے اور یہی حج کا اصل رکن ہے احرام سے اسکی تعظیم اور وقوف عرفات سے اسکی تائید ہوتی ہے اس کی جہات کو موید کیا گیا

Marfat.com

فَجَائَتْ فَتَمَّتْ اَرْکَانُہٗ تب اسکے ارکان پایۂ تکمیل کو پہنچے،

تلاوت اور اذکار

اَلتِّلَاوَۃُ وَالْاَذْکَارُ اَمَّا التِّلَاوَۃُ فَاَصْلُہَا الْکَلَامُ بِحَسَبِ النَّشْاَۃِ وَالنَّشْاَۃُ خَمْسُ نَشْاٰتٍ وَقَدْ ذَکَرْنَا وَجْہَ الدَّلَالَۃِ یَجْمَعُ عُلُوْمًا شَتّٰی فَوَجَبَ فِی الصَّلٰوۃِ وَسُنَّ فِی غَیْرِھَا وَالتَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَغَیْرُھُمَا تَمْثَالَاتٌ لِمَا یَدُلُّ عَلَیْھَا قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ الْاٰیَۃَ وَفَسَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الخ وَقَدْ عَرَفْتَ سِرَّ بَقَائِھَا فِی الصُّحُفِ وَفِی حَدِیْثِ جُوَیْرِیَۃَ وَصَفِیَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

"تلاوت کی اصل کلام اللہ باعتبار اپنی نشاۃ کے ہے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ نشاۃ کی تعداد پانچ ہے، دلالت کے لحاظ سے وہ مختلف علوم کا جامع ہے اسلئے نماز میں اس کی تلاوت فرض اور دوسرے مواقع پر مسنون قرار دی گئی ہے،

اور تسبیح وتکبیر اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کے تمثلات ہیں، والباقیات الصالحات خیر عند ربک الایۃ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تفسیر سبحان اللہ والحمد للہ سے فرمائی ہے اور صحف اعمال میں انکے باقی رہنے کا راز تم معلوم کر چکے ہو حضرت جویریہ رض اور حضرت صفیہ رض کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ وَهِيَ تُسَبِّحُ فَقَالَ اَمَا اِنِّي سَبَّحْتُ بَعْدَكِ اَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ سِرُّهُ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ تَسْتَقِرُّ فِي الصُّحُفِ فَيَكُوْنُ جُهَّتُهَا اِلٰى مَا تَدُلُّ عَلَيْهَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ قَلْ اُبْدِيَتْ لَعَمَّتْ الْاٰفَاقَ +

صلیہ وسلم نماز صبح کے بعد جبکہ سورج طلوع ہو چکا تھا اور حضرت صفیہ رضؓ ابھی تک ذکر و تسبیح میں مصروف تھیں آپ انکے پاس تشریف لائے اور فرمایا جو تسبیحیں میں نے پڑھی ہیں انکا ثواب تمہاری ان تسبیحات سے زائد ہے جسمیں تم اتنی دیر سے مصروف ہیں اور وہ کلمات سبحان اللہ ملا ما علم اللہ ہیں اس کا راز یہ ہے کہ ان کلمات اور تسبیحات کو صحف اعمال میں ثبت کر دیا جاتا ہے تو ان کا رخ ان کلمات کے مدلولات کی طرف ہوتا ہے، اور یہ ایسی باقیات صالحات ہوتی ہیں کہ اگر ان کی حقیقت ظاہر کی جائے تو آفاق سماویہ کو گھیر لیں۔

صلہ رحم کی حقیقت

صِلَةُ الرَّحِمِ وَغَيْرِهَا اَصْلُهَا الرَّحْمٰنُ كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

صلہ رحم کی اصل رحمان کا اسم پاک ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس چیز پر دال ہے کہ رحم رحمان

Marfat.com

وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الْحَدِيْثَ وَكَانَ الرَّحْمٰنُ عَيْنَ الْقَادِرِ فِي الْاَزَلِ فَلَمَّا نَزَلَ فِي نَشْاَةِ الشَّرْعِ ظَبَاقًا لِنَشْاَةٍ اَوْ صَافِهِمَا اِسْتَوْطَنَ الْاِنْعِطَافُ لِلرَّحِمِ فَتَدَبَّرْ ۔

سے نکلی ہوئی ایک شاخ ہے الخ ازل میں رحمان اور قادر ایک تھے جب اس کا ظہور نشاۃ شرعیہ میں ہوا تو اپنے ارتقاء وصفی کے مطابق صلہ رحم میں رغبت کرنیکی صورت متمثل ہوئی،

وَالْعِتْقُ اَصْلُهُ الرَّبُّ بِحَسَبِ الْكَمَالِ وَكَانَتْهُ زَكٰوةٌ مَا ۔

عتق (آزادی) کی اصل کمال کے مطابق رب تعالےٰ کا اسم مقدس ہے اور یہ بھی ایک قسم کی زکوٰۃ ہے

وَالْجِهَادُ شُرِّدُ الْعَدَاوَةِ الْقُدْسِيَّةِ فِي صُوْرَةِ الْقَتْلِ وَالْاَسْرِ كَمَا ذَكَرْنَا وَالْاَيْمَانُ وَالنُّذُوْرُ تَحْقِيْقٌ لِبَعْضِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ عِنْدَ تَيَسُّرِ اِسْمٍ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَزَلَ فِي نَشْاَةِ الشَّرْعِ لَا غَيْرُ لِمَا اَعَدَّ لَهٗ مَصْلَحَةُ التَّعْظِيْمِ ۔

جہاد کی حقیقت عداوت قدسیہ کا قتل واسر کی شکل میں متشکل ہونا ہے قسم اور منتوں کی یہ حقیقت ہے کہ بندوں کے بعض افعال کو اسم پاک کیساتھ وابستہ کیا جائے جسکا ثمرہ انکا تحقق ہوتا ہے اسکا نزول فقط نشاۃ شرعیہ میں ہوا کیونکہ اس سے اللہ تعالےٰ کے اسماء مقدسہ کی تعظیم اور ان کا احترام مقصود ہے،

کفارات اور حدود

اَلْحُدُوْدُ وَالْكَفَّارَاتُ

کفارات کی دو قسمیں ہیں ایک

Marfat.com

اَلتَّكْفِيْرُ عَلٰى ضَرْبَيْنِ اَحَدُهُمَا	یہ کہ حسنات کی تکمیل کے ذریعہ خصوصاً جبکہ
اِنْسِدَادُ سُبُوْغِ السَّيِّئَاتِ	عالم حس میں ان کو تمثل حاصل ہو برائیوں
بِسُبُوْغِ الْحَسَنَاتِ وَلَا سِيَّمَا	کا ازالہ کیا جائے دوسری قسم یہ ہے کہ
تَمَثُّلُهَا فِيْ عَالَمِ الْحِسِّ وَثَانِيْهِمَا	اپنی کسی برائی کو نیکیوں میں مضمحل اور محو
اِضْمِحْلَالُ مُكْتَسَبٍ فِيْهَا	کر دیا جائے اسی سے تم کو استغفار کا راز
وَبِهٖ يُعْرَفُ سِرُّ الْاِسْتِغْفَارِ وَ	معلوم ہوگا جو ارتکاب خطا کی حالت
وَجَبَ لِقَوْمٍ لَابَسُوا الْخَطَايَا	میں واجب ہے حد ایک سبوغی ایجابی
وَالْحَدُّ شَيْءٌ سُبُوْغِيٌّ اِيْجَابِيٌّ وَ	چیز ہے حدود کا تعلق فقط اسی نشأۃ
قَدْ عَرَفْتَ اَنَّهٗ يَكُوْنُ فِي الدُّنْيَا	دنیویہ سے ہے اور انکا تمثل شرع میں
تَمَثُّلٌ فِي الشَّرْعِ اِرَادِيًّا وَنَزَلَ	ارادی ہے اور یہ ایسے امور کیلئے نازل
لِاُمُوْرٍ ظَاهِرَةِ الشَّرِّ وَاجِبَةِ	کی گئی جن کی برائی ظاہر اور ایسے افعال کیلئے
الزَّجْرِ عَنْهُ ۔	جن کے متعلق لوگوں کو زجر کرنا لازم ہے

ذبح کی اصلیت

اَلذَّبْحُ اَصْلُ الْحَمْدِ	ذبح کا راز سمجھنے سے پہلے حمد
اَنْ تُلْحِقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ	کی حقیقت سمجھو وہ یہ کہ ضرورت امکانی
بِاِرَادَتِكَ مَا لَحِقَهٗ بِالضَّرُوْرَةِ	کی بنا پر اللہ تعالے کی جو برتری نفس
الْاِمْكَانِيِّ فَتَثْبُتُ فِيْ	الامر میں ہے تم اپنے ارادہ سے اس کا
صَحِيْفَتِكَ فَيَكُوْنُ نَافِعًا	اعتراف کرو یہ اعتراف تمہارے صحیفہ

Marfat.com

لَكَ فِي مَعَادِكَ وَذٰلِكَ اِمَّا قَوْلًا وَقَدْ عَلِمْتَ السِّرَّ فِيْهِ اِذِ الْقَوْلُ نَشَأَةٌ مِنْ نَشَأَتِ نَفْسِ الْاَمْرِ ظَهَرَ فِيْهِ الْاُمُوْرُ قَاطِبَةً وَاِمَّا تَعْظِيْمًا فَيَكُوْنُ قَلْبُكَ وَقَالَبُكَ كِلَاهُمَا لِلّٰهِ وَاِمَّا فِعْلًا وَهُوَ الذَّبْحُ فِيْهِ تَجْعَلُ الرُّوْحَ لِمَا قَدْ ذَبَحْتَ لَهٗ بِاِرَادَتِكَ وَتَجْعَلُهٗ مُصَفَّاةً مِنَ الْجَسَدِ وَيَخْتَصُّ بِالْحَقِيْقَةِ الْاِبْرَاهِيْمِيَّةِ وَلِذٰلِكَ اتُّخِذَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْهِ اُسْوَةً فَعُيِّنَ يَوْمَ النَّحْرِ لِهٰذِهِ الْعِبَادَةِ كَمَا صَدَرَ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ۔

اعمال میں ثبت ہوگا اور معاد میں تمہارا معاون ہوگا یہ اعتراف یا تو قول کی شکل میں ہوگا اس کا راز تم جان چکے ہو کہ قول ارتقاءات نفس الامری کا ایک شعبہ ہے اور جملہ امور کا اسکے ذریعہ ادراک ہوسکتا ہے یا یہ اظہار اس طریقہ پر ہوسکتا ہے کہ تم اپنے قلب اور قالب کو خاص اللہ تعالےٰ کی تعظیم کیلئے مخصوص کردو، یا یہ اظہار کسی فعل کے ذریعہ ہوگا ذبح اللہ اسی میں داخل ہے جسکی حقیقت یہ ہے کہ تم اپنے ارادہ سے مذبوح کی روح کو اس ذات اقدس کی بارگاہ میں پیش کرتے ہو جس کا قرب حاصل کرنے کے لئے تم نے یہ ذبح کیا ہے اور اس روح کو تم نفس عنصری سے صاف کرتے ہو یہ عمل حقیقت ابراہیمیہ کے ساتھ مخصوص ہے اسی لئے آپ اس کے امام قرار پائے اور کیونکہ ابراہیم علیہ السلام سے یہ عمل یوم نحر میں صادر ہوا تھا اسلئے ہمارے لئے بھی اس دن کو متعین کر دیا گیا،

وَهُنَاكَ سِرٌّ عَمِيْقٌ وَهُوَ اَنَّ الذَّبْحَ اِزْهَاقُ الرُّوْحِ

اس مقام پر ایک اور عمیق راز ہے، وہ یہ کہ ذبح ازہاق روح کو کہتے ہیں

Marfat.com

فَيُنْدَرِجُ فِيهِ صُوَرَةُ الرُّوحِ وَالرُّوحُ عَالَمٌ مَا فَقَدْ حَمِدْتَ بِالْعَالَمِ كُلِّهِ وَالْأُمُورُ الْمُجَرَّدَةُ تُشَاكِلُ مَسَالِكَهَا طَالِبَةً لِعِبَادَةِ الْخَلَائِقِ فَكُلُّ رُوحٍ يَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ الَّذِي لَهُ وَالْعِبَادَةُ لَهُ وَلِيَاكَ أَنْ يَغُرَّكَ رُوحٌ مَا لِتَنَالَ لَكَ فَتَكْفُرَ بِالَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ ۔

اور اس میں روح کی صورت شامل ہے اور تم جانتے ہو کہ روح ایک مستقل عالم ہے لہذا اسکے معنیٰ یہ ہیں کہ تم نے تمام عالم کے ذریعہ حمد کا حق ادا کیا اور امور مجردہ کی تخلیق اس طرز پر ہوئی ہے کہ ان میں الٰہیت کا اثر آگیا ہے اور مخلوق سے اپنی عبادت کے طالب رہتے ہیں چنانچہ ہر ایک روح چاہتی ہے کہ اس کے لئے ذبح کیا جائے اسلئے تمہیں چاہیئے کہ اس دھوکہ سے بچو، ورنہ تم اس خدائے پاک کے منکر ہو جاؤ گے کہ جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعضاء کو صحیح بنایا،

کبائر

اَلْكَبَائِرُ وَمِنْهَا الشِّرْكُ بِالْعِبَادَاتِ كَالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالذَّبْحِ وَالذِّكْرِ وَالْعِتْقِ وَغَيْرِهَا تُحَرِّمُهُ الْوَجَاهَةُ

اس کے اقسام میں سے شرک بالعبادات ہے جیسا کہ نماز زکوٰۃ روزہ حج اور ذبح اور ذکر اور عتق وغیرہ ایسا کرنا بہ تقاضائے وجاہت حرام قرار پایا ہے جسکے معنیٰ اللہ تعالیٰ کے

اَیَ الْاِنْقِیَادُ لِحُکْمِ الرَّبِّ
وَاَصْلُ الدِّیْنِ یَقْتَضِیْ
اَنْ لَا یُشْکَرَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا یُخْدَمَ
وَلَا یُعَظَّمُ وَلٰکِنَّ الْبَقِیَّ لَھُمْ
شَیْءٌ مِنْ ذٰلِکَ تَفَضُّلًا اَلْقَتْلُ
یُحَرِّمُہُ الْاِنْقِیَادُ لِحُکْمِ الرَّبِّ
حَسَبَ الْوُجُوْدِ وَاَصْلُ الدِّیْنِ
یُحَرِّمُ کُلَّ قَتْلٍ وَیُحَسِّنُ کُلَّ
اِیْجَادٍ وَنَزَلَ فِیْ مَلَابِسِ الْوَحْیِ
فَاسْتَثْنَی الْقِصَاصَ وَالْجِھَادَ
وَالسَّرِقَۃُ یُحَرِّمُہُ الْاِنْقِیَادُ
لِحُکْمِ الرَّبِّ حَسَبَ الْغِنَاءِ
وَنَزَلَ فِیْ مَالٍ کَذَا وَ
کَذَا وَالزِّنَا یُحَرِّمُہُ الْعِصْمَۃُ
وَاسْتَثْنٰی مِنْ مُقْتَضَی
الْکُلِّ فِیْ مَلَابِسِ الْوَحْیِ
النِّکَاحَ اِلٰی اَرْبَعٍ

حکم کا منقاد اور مطیع ہونا ہے دین کی
بنیاد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کے
علاوہ اور کسی کو شکر کا مستحق نہ سمجھے اور
اسی لئے کسی حرمت اور تعظیم میں مصروف
نہ ہو، لیکن اللہ تعالےٰ نے ازراہ تفضل
اسکا کچھ حصہ اپنے بندوں کیلئے مقرر کر
دیا ہے قتل وجود کے مطابق رب تعالےٰ
کا مطیع ہونا قتل کی حرمت کا مقتضی
ہے دین کی بنیاد اسی پر ہے، کہ ہر
ایک قسم کا قتل حرام اور ہر ایک
ایجاد مستحسن ہو جب وحی کے ذریعہ اس کا ظہور ہوا تو قصاص
اور جہاد کو مستثنیٰ کر دیا،

اور اسی طرح چوری غنا کے مطابق اللہ
تعالےٰ کی اطاعت اور اسکی فرمانبرداری
اس کی حرمت کی مقتضی ہے چنانچہ
اسی کے مطابق احکام نازل ہوئے زنا
عصمت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ حرام
ہو جب یہ اقتضاء نزول وحی کی صورت
میں شامل ہوا، تو چار بیویوں تک کی

وَالْقَذْفُ وَالْغِيْبَةُ وَغَيْرُهُمَا
كُلُّهَا يُحَرِّمُهَا الرَّبُّ بِحَسَبِ
الْجَاهِ وَاَكْلُ الْخَبَائِثِ
يُحَرِّمُهَا الْوَجَاهَةُ وَ
نَزَلَ فِيْ عَادَاتِ الْعَرَبِ
فَالطَّيِّبُ مَا يَعُدُّوْنَهُ طَيِّبًا
وَالْخَبِيْثُ مَا يَعُدُّوْنَهُ خَبِيْثًا
وَالسُّكْرُ يُحَرِّمُهُ الْحِكْمَةُ وَ
اِسْتَثْنَى النَّبِيْذَ وَغَيْرَهُ لِلَّذِيْ
فِي الْبَيْعِ يُحَرِّمُهُ الرَّبُّ بِحَسَبِ
الْغِنَاءِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ اِلَّا الْمَطَاعِمَ
اَوِ النَّقْدِ اَوِ النَّسِيْئَةِ وَتَكَلَّمْ

اجازت دیدی گئی، قذف محصنات اور غیبت وغیرہ ان سب کو اللہ تعالےٰ نے جاہ کے مطابق حرام کر دیا ہے، اکل خبائث ایک ایسا فعل ہے کہ جسے وجاہت حرام قرار دیتی ہے اسکے مطابق جو وحی نازل ہوئی وہ عادات عرب کے مطابق نازل ہوئی، طیب اور خبیث کا وہی مفہوم معتبر ہے جسے اہل عرب طیب اور خبیث سمجھتے ہوں، سکر کی حرمت کا موجب حکمت ہے جس سے نبیذ وغیرہ مستثنیٰ ہیں، خرید و فروخت میں اللہ تعالےٰ نے ربوا کو غناء کے مطابق حرام قرار دیا ہے، اور اس کے احکام خوراک کی اشیاء نقد اور ادھار کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں

اَلظَّاهِرُ زَجْرٌ يَرِدُ عَلَيْهِ
اَنَّهُ يَصِحُّ بِالْمَعْنَى الْمَجَازِيِّ
قُلْنَا لَمَّا ضَعُفَتِ الْعَلَاقَةُ
مَا عُدَّ مُسْتَقِيْمًا فِيْ
مَرَاطِنِ الْوَحْيِ وَبِالْجُمْلَةِ
فَهٰذَا الْاِجْمَالُ كَشَارِحِ الشَّرْعِ

ظہار معنیٰ مجازی کو محفوظ رکھتے ہوئے صحیح سمجھا جاتا ہے (ورنہ ایک جھوٹی بات ہے) لیکن چونکہ علاقہ مجاز کا بہت کمزور تھا اسلئے وحی نے اس کو نظر انداز کر دیا بہرحال جو کچھ ہم نے اسکے متعلق بیان کیا ہے، وہ

Marfat.com

وَقَدْ تَرَكْنَا الدَّعْوَةَ اخْتِصَارًا وَسَنَذْكُرُ كُلَّ مَثُوبَةٍ فِي خَزَانَةِ الْمَعَادِ ۔

نشاۃ ثانیہ کا اجمال ہے دعوت کو ہم نے مختصراً چھوڑ دیا اور جزا و سزا کو کہ ہم معاد والے خزانہ میں کریں گے،

وَالْكَلِمَةُ الْجَامِعَةُ عِنْدَ حِزْبِ الْحِكْمَةِ أَنَّ النَّفْسَ الرَّحْمَانِيَّةَ التَّشْرِيعِيَّةَ وَالْجِهَةَ الصَّادِرَةَ مِنَ الرَّبِّ بِحَسَبِ الْكَمَالِ تَخُصُّهُمَا وَتَنْفَحُهُمَا الْمَصْلَحَةُ وَالْعَادَةُ فِي مَوَاطِنِ الْوَحْيِ فَتَدَبَّرْ فَقَدْ أَعْطَيْنَاكَ أُمَّهَاتِ الْمَسَائِلِ وَهٰذَا كُلُّهُ مُفَوَّضٌ لِلْحَكِيمِ أَمَّا الْأَنْبِيَاءُ فَمُضْمِحِلُّونَ فِي انْقِيَادِ الِاسْمِ الْآمِرِ وَالنَّاهِي لَا يَجِدُونَ فُرْصَةً لِتَفْتِيشِ هٰذِهِ الْأَحْكَامِ وَلِلْحُكَمَاءِ مُنْقَادُونَ لَهُمْ مِنْ حَيْثُ الْوَحْيِ وَالِاسْمِ الْمُتَجَلِّي فِيهِمْ فَتَدَبَّرْ ۔

اہل حکمت کے نزدیک کلمہ جامعہ یہ ہے کہ احکام شرعیہ کی تخصیص اور انکا تعین نفس رحمانی تشریعی اور اس جہت کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالےٰ سے کمال کے مطابق صادر ہوتی ہے پھر وحی کے مقام میں مصالح عباد اور انکی عادات کے مطابق ان احکام کی تنقیح ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے تم کو مسائل کے اصول بتلا دئے ہیں ان سب باتوں میں حکیم ربانی کیطرف رجوع کیا جاتا ہے لیکن انبیاء کرام اس اسم پاک کی اطاعت و انقیاد میں جو آمر و ناہی ہے اسقدر مصروف رہتے ہیں کہ ان احکام کے متعلق نہیں بحث و تجسس کرنیکی فرصت نہیں ہوتی علماء ربانیین وحی کی حیثیت سے اس اسم مقدس کے مطابق جو ان پر تجلی فرما ہے اس کے مطیع رہتے ہیں، بخوبی سمجھ لو،

اَلْخِزَانَةُ التَّاسِعَةُ نواں خزانہ

احکام عالمِ معاد

وَلَهَا اَرْبَعُ مَنَازِلَ
اَلْاَوَّلُ عَالَمُ الْبَرْزَخِ وَسَمَّاهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقَبْرِ وَتَحْقِيْقُ الْقَوْلِ فِيْهِ
عِنْدِيْ اَنَّ النَّفْسَ النَّاطِقَةَ
اِنَّمَا جُبِلَتْ مُرَبِّيَةً لِلْبَدَنِ
وَلَزِمَهَا عَيْنُ هٰذِهِ التَّرْبِيَةِ
فَلَيْسَ يُمْكِنُ اَنْ تَكُوْنَ النَّفْسُ لَا
تُرَبِّيْ بَدَنًا مَا بَدًا اَوْ بَقَاءً
فَلَاجَرَمَ اَنَّهَا تَعَلَّقَتْ
بِالرُّوْحِ الطَّبِيْعِيِّ الْخَارِجِ مِنَ
الْبَدَنِ وَشَأْنُ تَعَلُّقِهَا حِفْظُ
مَوَادِّهَا وَقَضَاءُ جِبِلَّتِهَا
وَكَسْبُ الْاِدْرَاكَاتِ الْخَيَالِيَّةِ

معاد کی چار منزلیں ہیں، پہلی منزل عالم برزخ کی ہے کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے تعبیر فرمایا ہے میرے نزدیک اس کی تحقیق یہ ہے کہ نفس ناطقہ کی تخلیق اس طرز پہ ہوئی ہے کہ وہ جسم کی تربیت کرے اور وہ عین تربیت ہے اسلئے کسی ایسے نفس ناطقہ کا وجود ممکن نہیں، جو ابتداء یا بقاء کی حالت میں کسی نہ کسی بدن کی تربیت میں مشغول نہ ہو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے روح طبعی سے تعلق پیدا کیا جو خارج از بدن ہے، اس تعلق کی حالت میں اس کا کام یہ ہے کہ وہ اس موخر الذکر کے مواد کو محفوظ رکھے

وَالْوَهْمِيَّةِ الَّتِي أَلَّفَتْهَا۔ اور اس کے اقتضائے مصرف کو پورا
کرے اور جن ادراکات خیالیہ اور واہمہ سے وہ مرکب ہے انہیں حاصل کرے،

مرنے کے بعد لوگوں کے مختلف طبقات

وَاعْلَمْ بَعْدَ الْمَوْتِ عَلَى طَبَقَاتٍ فَمِنْهُمُ اللَّاحِقُونَ بِالْمَلَائِكَةِ الْعُلْوِيَّةِ الْكُلِّيَّةِ وَهُمُ الْكُمَّلُ مِنَ الْمُكَمَّلِينَ شَأْنُهُمْ كُلِّيٌّ وَفَيْضُهُمْ كُلِّيٌّ وَمِنْهُمُ اللَّاحِقُونَ بِالْمَلَائِكَةِ الْعُلْوِيَّةِ الْجُزْئِيَّةِ وَأَكْثَرُهُمُ الشُّهَدَاءُ السَّابِقُونَ وَمَنْ ضَاهَاهُمْ كَحَمْزَةَ وَشَأْنُهُمْ كُلِّيٌّ فِي جُزْئِيٍّ وَمِنْهُمُ اللَّاحِقُونَ بِالْمَلَائِكَةِ السِّفْلِيَّةِ عَلَى طَبَقَاتِهِمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ الْأَبْرَارُ وَمَنْ ضَاهَاهُمْ مِنْ أَهْلِ الْفَنَاءِ الْأَوَّلِ حَالًا وَشَأْنُهُمْ جُزْئِيٌّ كَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَلَهَا أُمُورٌ جُزْئِيَّةٌ

مرنے کے بعد لوگوں کے طبقات مختلف ہو جاتے ہیں بعض ان میں سے ملائکہ علویہ کلیہ کے زمرہ میں شامل ہو جاتے ہیں یہ وہ کامل افراد ہوتے ہیں کہ جنکی شان اور فیض کلی ہوتا ہے بعض ملائکہ علویہ جزئیہ سے جا ملتے ہیں اور اکثر شہداء سابقین جیسا کہ حضرت حمزہ وغیرہ اسی قسم سے ہیں ان کی شان جزئی میں کلی ہے بعض کا لحوق ملائکہ سفلیہ کے ساتھ اپنے مراتب کے اعتبار سے ہوتا ہے اور یہ شہداء ابرار ہیں اور جو فناء اول کے مقام میں باعتبار حال کے انکے مشابہ ہیں، ان کی شان جزئی ہوتی ہے مثلاً مظلوم کی مدد کرنا ایسے امور جزئیہ کی تبلیغ کرنا کہ جن سے

يَنْتَفِعُ بِهَا النَّاسُ وَرَفْعُ
الْفِتَنِ الْجُزْئِيَّةِ وَالْإِمْدَادُ
فِي الْفَتْحِ وَمِنْهُمُ اللَّاحِقُونَ
بِالْجِنِّ لُحُوقًا نَاقِصًا وَهُمُ
الَّذِينَ مَارَسُوا شُجُونَ
الرَّذَائِلِ تُلُخِّصَ مِنْ مَجْمُوعِهَا
هَيْئَةٌ وَاحِدَةٌ فَنَتْ فِيهَا
النَّفْسُ وَلِهٰذِهِ الطَّبَقَةِ
جُزْئِيَّاتٌ بِحَسَبِ غَلَبَةِ
بَعْضِ الرَّذَائِلِ وَمِنْهُمُ
الْمُوَظَّفُونَ وَمِنْهُمْ غَيْرُ ذٰلِكَ
وَمِنْهُمُ اللَّاحِقُونَ بِالْجِنِّ
لُحُوقًا نَاقِصًا وَهُمُ الَّذِينَ
مَارَسُوا مَلَكَةً وَاحِدَةً
رَذِيلَةً فَنَتْ فِيهَا
النَّفْسُ بِخُصُوصِهَا وَلَهُمْ
جُزْئِيَّاتٌ بِحَسَبِ
جُزْئِيَّاتِ مَلَكَاتِ
الرَّذَائِلِ وَمِنْهُمُ الْفَالِجُونَ

لوگوں کو نفع ہو اور جزئی فتنوں کا رفع
کرنا اور فتح میں معاون ہونا اور بعض
وہ ہیں کہ جو کامل طور پہ جنوں کے ساتھ
لاحق ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ
جنہوں نے ارتکاب رذائل میں عمریں
ختم کر دی ہیں کہ جن کے مجموعہ سے ایک
ہیئت وحدانی حاصل ہوئی اور ان کا
نفس اس میں فنا ہو کر رہ گیا بعض ان
میں لوگوں کو تکلیف پہنچانے میں مشغول
ہیں اور بعض دوسرے امور میں لگے ہوئے
ہیں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے جو زمرۂ
جن میں شامل ہیں لیکن انکا یہ لحوق
کامل نہیں ہوتا یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی
بھر ایک ہی رذیلہ میں مصروف رہے
اور اسی کو ملکہ راسخہ بنا لیا جسکی بنا پر
ان کا نفس اسکی خصوصیات میں ختم ہو
گیا رذائل کی جزئیات کی بنا پر ان
کی نوعیات مختلف ہیں بعض ان میں
سے وہ ہیں کہ جنہیں کسی ایسی ہیئت

Marfat.com

فِیْ هَیْئَةٍ وَاحِدَةٍ خُلِقَتْ مِنَ الْحَسَنَاتِ ۞

میں فنا حاصل ہے جو کہ حسنات سے پیدا کی گئی ہے،

وَمِنْهُمُ الْقَائِلُوْنَ فِیْ هَیْئَةٍ حَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ عَلٰی قِیَاسِ مَا قُلْتَ فِی السَّیِّئَاتِ وَمِنْهُمْ هَوًی اُطْلِقَ لَاحَدَّ وَلَا قَدَّ وَلَا تَاْثِیْرَ وَهُمْ اَکْثَرُ النَّاسِ وَالْفَنَاءُ فِی الْمَلَکَةِ الْفَاضِلَةِ وَ الدَّنِیَّةِ اَمْرٌ جَلِیْلٌ فِی الذَّوْقِ وَکَشْفُ الْحِجَابِ عَنْهُ اَنَّهٗ کَمَا یُمْکِنُ اَنْ یَفْنٰی فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَسْمَائِهٖ فَکَذٰلِکَ یُمْکِنُ اَنْ یَفْنٰی فِیْ رُوْحٍ مَا وَقَدْ کَانَ الْاَشْرَاقِیُّوْنَ مِنَ الْیُوْنَانِیِّیْنَ یَتَعَالَجُوْنَهٗ فَیَفْنُوْنَ فِیْ اَرْوَاحِ الْاَفْلَاکِ وَالْکَوَاکِبِ وَهُوَ بَاطِلٌ عِنْدَ حِزْبِ الْحَقِّ اَوْ مَلَکَةٌ مَا فَاضِلَةٌ اَوْ رَذِیْلَةٌ اَوْ مُبَاحَةٌ

بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جن کو کسی ایک نیکی میں فنا ہونا نصیب ہوا اور بعض وہ ہیں کہ جنکی خواہشات مطلق ہیں کہ ان میں کوئی حد اور کسی قسم کا قرار اور تاثیر نہیں اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں، اور کسی ملکہ فاضلہ یا ملکہ سیئہ میں فنا ہوجانا ذوق اور وجدان کے مطابق بڑی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جیسا کہ کسی انسان کو اللہ تعالےٰ کی ذات اقدس اور اسکے اسماء حسنیٰ میں فنا حاصل ہوسکتی ہے، اسی طرح کسی روح میں بھی اسکا فنا ہونا ممکن ہے، اور یونان کے اشراقیین اپنے آپ کو افلاک اور کواکب کی ارواح عالیہ میں فنا کردیا کرتے تھے اگرچہ اہل حق کے نزدیک یہ چیز باطل ہے یا کسی ملکہ فاضلہ یا رذیلہ یا مباحہ

اَلَیْسَ اَنَّ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ	میں فنا کر دیا کرتا ہے آخر یہ چیزیں
مَوْجُوْدَةٌ فِیْ نَشْأَةٍ مَا وَلَهَا	بھی تو کسی نشأۃ میں موجود ہیں اور انکی
خُصُوْصِیَّاتٌ بِمَا هِیَ هِیَ	بھی خصوصیات ہیں کہ جن سے اس کی
اَلَیْسَ اَنَّ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ طَرِیْقًا	ماہیت متعین ہوتی ہے اور اسی طرح
اِلَی الْمَوْجُوْدِ الْاٰخَرِ وَمُنَاسَبَتُهٗ	ایک موجود کو دوسرے موجود کی طرف
مَعَهٗ اِمَّا لِاتِّحَادِ النَّشْأَةِ اَوْ	راستہ اور مناسبت ہوتی ہے یا تو اتحاد
لِلتَّجَانُسِ الدُّنْیَاوِیَّةِ فَاِذَا	نشأت کی بنا پر ہو یا تجانس دنیاوی
تَمَثَّلَتْ مَلَکَةٌ عِنْدَهٗ	کی وجہ سے اب جو ملکہ کسی نظر میں اچھا
بِزِیْنَتِهَا وَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِهٖ	ہوتا ہے تو وہ اس کے دل میں گھس
مَوْقِعًا اَتْبَعَتْهَا النَّفْسُ حَتّٰی	جاتا ہے اور اس کے رگ و پے
جَامَعَتْهَا فِیْ مَوَاطِنِهَا	میں سرایت کر جاتا ہے اور نفس اسی
وَانْصَبَغَتْ بِهَا ۔	کا تابع ہو جاتا ہے،

انسان کے اقسام

وَالنَّاسُ صِنْفَانِ	لوگوں کی دو قسمیں ہیں، ایک
صِنْفٌ مُنْصَبِغُوا الْمِزَاجِ	جماعت تو وہ ہے کہ جن کے مزاج میں
وَهُمْ اِنْ تَوَجَّهُوْا تِلْقَاءَ	یہ رنگ قبول کرنے کی صلاحیت ہے
الرَّبِّ تَعَالٰی جَدُّهٗ	یہ لوگ اگر اللہ تعالےٰ کی جانب
فَنَوْا فِیْ لَحْظَةٍ	متوجہ ہوں تو انہیں بہت جلد فنا

Marfat.com

لَمْ يَتَحَقَّقْ لَهُمْ اَنْفَعُ الشِّفَاهِيِّ
الَّذِيْ يَحْتَاجُ اِلٰى كَرَّةِ التَّجَلِّيْ
كَرَّةً بَعْدَ اُوْلٰى وَمَرَّ الْجَذْبِ
مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى وَهٰذَا الصِّنْفُ
فِيْ خَطَرٍ عَظِيْمٍ اِنْ لَمْ يَفْنَوْا
فِي اللّٰهِ فَبِدُوْنِ شَكٍّ اَنْ يَفْنَوْا
فِيْ مَكَانَةٍ فَاضِلَةٍ اَوْ غَيْرِهَا وَ
صِنْفٌ غَيْرُ مُنْصَبِغٍ لِلْمِزَاجِ وَهُمُ
الَّذِيْنَ اِنْ تَوَجَّهُوْا اِلَى الْغَيْرِ الَّذِيْ تَحَقَّقَ
لَهُمُ الْفَنَاءُ الشِّفَاهِيُّ وَهٰذَا الصِّنْفُ
مَنْدُوْحَةٌ مِنَ الْمُجَاوِزَةِ فِي الْمَالِكِ فَتَدَبَّرْ

حاصل ہو سکتی ہے ان لوگوں کو فنا سے شفاہی حاصل نہیں ہوتی کہ جسکے لئے اس چیز کی حاجت ہے کہ یکے بعد دیگرے وہ تجلی سے مشرف ہوں اور مرۃ بعد اُخری انہیں جذب حاصل ہو اس قسم کے لوگ ہمیشہ خطرہ میں رہتے ہیں، اگر انکو فنا فی اللہ کا مقام حاصل نہ ہو تو ممکن ہے کہ وہ کسی ملکہ فاضلہ یا رذیلہ میں فنا ہو جائیں اور ایک قسم وہ ہے کہ جن میں اس رنگ کے قبول کرنیکی صلاحیت نہیں یہ لوگ اگر ذات اقدس کی طرف توجہ کریں تو ان کو فنا شفاہی حاصل ہوتی ہے ان لوگوں کو کسی قسم کا خوف اور خطرہ نہیں۔

ثُمَّ اِنَّ مِزَاجَ الْبَدَنِ قَدْ
يُتَصَوَّرُ هَيْئَةً خَلِيْطَةً بَيْنَ
النَّفْسِ وَبَيْنَ الْحَوَاسِّ كَمَا قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى وَلٰكِنَّهُ اَخْلَدَ اِلَى
الْاَرْضِ فَلَا قُرْبَةَ لِصَاحِبِ
هٰذَا الْخَلْطِ قَرِيْبَةٌ
اِلَى التَّخَلُّصِ وَالتَّجَرُّدِ

پھر یہ بات بھی یاد رکھو کہ کبھی کبھی مزاج بدن کو ایک ایسی ہیئت حاصل ہوتی ہے جس میں نفس اور حواس کے اثرات مخلوط ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ لیکن وہ زمین کی طرف جھکا اس اختلاط والے کو تخلص اور تجرد کا قرب بھی حاصل نہیں

وَقَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ مُتَوَارِثًا لِمَا اَنَّ نَفْسَ الْوَلَدِ مُتَوَلِّدٌ مِنْ نَفْسِ الْوَالِدَيْنِ كَمَا ذَكَرْنَا ۔

ہوتا، بعض اوقات یہ حالت موروثی ہوتی ہے کیونکہ ہم بیان کر چکے کہ اولاد کا نفس اسکے والدین کے نفس سے متولد ہوتا ہے،

وَاَصْحَابُ هٰذَا الْمِزَاجِ صِنْفَانِ صِنْفٌ يَحْمِلُ الْخَبِيْثَ وَالطَّيِّبَ لِقُوَّةِ الْخَلْطِ وَصِنْفٌ يَتَحَمَّلُهُمَا وَالَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْخَبِيْثَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ مَرَدَةِ الْجِنِّ وَقَدْ يَتَّفِقُ تَوَافُقُ الْقِبْلَةِ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ لِمَا فَرَشْنَا وَمِنْ نَتَائِجِ الْعِرْفَانِ حِيْلَةٌ بِهَا يَصِيْرُ صَاحِبُ هٰذَا الْمِزَاجِ الْخَبِيْثِ فَانِيًا فِي الْمَلَكَاتِ الْحَسَنَةِ فَفِيْ هٰذَا الْمَنْزِلِ عُلُوْمٌ وَمَعَارِفُ وَتَاثِيْرَاتٌ عَجِيْبَةٌ لَيْسَتْ فِيْ غَيْرِهٖ وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ فَارِغُ الشَّوَاغِلِ الْحَسِيَّةِ مَعَ الدُّنْيَاوِيَّةِ الْمُدْرَكَةِ ۔

اور اس مزاج کے لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو قوت خلط کی بنا پر طیب اور خبیث کے متحمل نہیں ہوتے اور دوسری قسم کے لوگ اسکے متحمل ہوتے ہیں جو لوگ اس میں خباثت کے حامل ہیں وہ سرکش جنوں کے زمرہ میں داخل ہیں ان دونوں کا قبلہ توجہ ایک ہوتا ہے اور عرفان کے نتائج میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کیجائے کہ خبیث ملکات حسنہ میں فنا ہو جائے اور اس مقام پر عجیب و غریب علوم و معارف اور تاثیرات کا ظہور ہوتا ہے جو اور کسی مقام پر نہیں ہوتا، کیونکہ اس صورت میں شواغل حسیہ کے ساتھ ادراکات دنیاویہ زائل ہو جاتے ہیں،

Marfat.com

وَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ النَّاسَ فِيْ هٰذَا الْعَالَمِ لَهُمْ قُوَى ثَلٰثٌ اَلْخَيَالُ وَالْوَهْمُ وَالْاِدْرَاكُ وَالتَّعْلِيْمُ وَالتَّعَلُّمُ مِنْهُمْ اِنَّمَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ وَلِهٰذَا يَظْهَرُ ذُلُّهُمْ هُنَالِكَ فِيْ مَلَكَاتِهِمْ لَاهُنَا وَاعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ فِيْ نَشْاَةِ الْقَبْرِ مَسْئُوْلُوْنَ عَنْ اَخْلَاقِهِمْ وَمَلَكَاتِهِمْ وَفِيْ نَشْاَةِ الْحِسَابِ مَسْئُوْلُوْنَ عَنْ اَعْمَالِهِمْ وَعَقَائِدِهِمْ

اور ظاہری چیز یہ ہے کہ اس عالم میں انسان کی تین قوتیں ہیں، خیال وہم اور ادراک تو تعلیم و تعلم ان ہی سے ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ان کی فنا اس مقام کے علاوہ انکے ملکات میں ہوتی ہے، اور یہ بھی یاد رکھو کہ عالم برزخ میں انسانوں سے ان کے اخلاق اور ملکات کے متعلق سوال کیا جاتا ہے اور عالم حساب میں ان کے اعمال اور عقائد سے باز پرس ہوتی ہے،

میت کو چار طریقوں سے نفع پہنچایا جا سکتا ہے،

وَالَّذِيْ تَحَقَّقَهُ ذَوْقُنَا اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُعْمَلَ لِلْمَيِّتِ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةِ وُجُوْهٍ اِمَّا اَنْ يَّبَرَّ قَارِبَهُ وَاَحْبَابَهُ فَكَاَنَّهُ يُبَرُّ بِهٖ

ہمارے ذوق کے مطابق تحقیقی بات یہ ہے کہ میت کو چار طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ کے ساتھ نفع پہنچایا جا سکتا ہے، میت کے اقارب اور احباب کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے یہ خود اس میت کے ساتھ احسان

Marfat.com

وَاَمَّا اَنْ يَّزُوْرَهٗ وَيَقْرَأَ عِنْدَهُ الْقُرْاٰنَ فَيَأْنَسَ بِهٖ وَاَمَّا اَنْ يَّتُوْبَ عَنْهُ فَيَتَصَدَّقَ عَنْهُ اَوْ يُعْتِقَ عَنْهُ اَوْ يَحُجَّ عَنْهُ كَمَا فِي الْحَوَالَةِ عَنِ الْمَيِّتِ وَغَيْرِهَا وَاَمَّا اَنْ يَّسْتَغْفِرَ اللّٰهَ تَعَالٰى لَهٗ فَيَتَقَبَّلَ بِفَضْلِهٖ وَيَرْفَعَ دَرَجَاتِهٖ وَيَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ وَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ اَنْ يَّسْتَمِدَّ وَالْفَاتِحَةِ وَغَيْرِهِمَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ۔

کرنا ہوگا کہ میت کی زیارت کو جائیں اور اس کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کریں اس سے اس کو انس حاصل ہوتا ہے (۲) اس کی طرف سے نائب ہو کر صدقہ کریں یا غلام آزاد کریں یا حج کریں جیسا کہ میت کی طرف سے حوالہ کیا جاتا ہے (۳) یا اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے استغفار کریں اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرما کر اس کے درجات بلند فرمائے گا اور اس کی سیات معاف کرے گا لیکن استمداد اور مترجمہ فاتحہ وغیرہ کی کوئی اصلیت نہیں ۔

وَاِذَا قَرَعَ سَمْعَكَ مَا صَحَّ مِنْ مَنْبَعِ النُّبُوَّةِ عَلٰى ذِيْهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى تَجَرُّدِ الْاَرْوَاحِ اَوِ الطَّيِّرَاتِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ فَاجْعَلْهُ مِنْ مُؤَيِّدَاتِ مَا قُضِيَ اِلَيْكَ اَنَّ

اور جس وقت تمہارے کانوں نے یہ بات سمجھ لی جو کہ ہم نے چشمہ نبوت علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف تسلیم سے نقل کی ہے تو پھر سمجھو کہ یہ چیز جو تجرد ارواح اور روحوں کے ملائکہ کے ساتھ پرواز کرنے پر دلالت کرتی ہے تو اسے ہمارے قضیات کا موید سمجھو کیونکہ

Marfat.com

لَهُمْ اَمْكِنَةٌ شَتّٰى فَوْقَ السَّمَاءِ وَ
عِنْدَ الْقَبْرِ وَفِيْ كُرَةِ الْهَوَاءِ +
وَالْاَصْلُ فِيْ تَخْصِيْصِ الْاَمْكِنَةِ
بَعْضُهَا دُوْنَ بَعْضٍ لِكَوْنِهِمْ
بِالطَّائِفَةِ الْمَخْصُوْصَةِ وَلَهُمْ
اَنْوَاعٌ مِنَ الْعَذَابِ كَالْعِلْمِيِّ
وَالْمَحْسُوْسِيِّ الْجِسْمِيِّ وَ
الْاَصْلُ فِيْ تَخْصِيْصِهَا
مَلَكَاتٌ اِتَّصَفَتْ بِهَا
لِاسْتِعْدَادِ الْاَبْدَانِ وَمِثْلُ
ذٰلِكَ اَنْوَاعُ الثَّوَابِ وَقَدْ
يَبْقَى الْاَبْدَانُ مَحْفُوْظًا لِقُوَّةِ
النَّفْسِ وَلِيَوَاءِهَا اِلَى الْقَبْرِ
وَهُمْ اَكْثَرُ الشُّهَدَاءِ
وَحَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَلِلْعَذَابِ
الْمَحْسُوْسِيِّ سَبَبٌ
كَذٰلِكَ ؛

روحوں کی قرارگاہیں مختلف ہیں آسمان
کے اوپر قبر کے پاس اور کرۂ ہوائیہ میں،
تخصیص مکان کی بناء اس پر ہے،
کہ بعض روحیں بعض خاص جماعتوں
میں جاکر شامل ہو جاتی ہیں اور انکے
عذاب کی بھی قسمیں مختلف ہیں، علمی
اور محسوس جسمی، کسی خاص قسم کے عذاب
میں مبتلا ہونیکی وجہ وہ ملکات
ہوتے ہیں کہ جن سے آدمی اپنی اپنی
استعداد کے مطابق موصوف ہوتا ہے
اور ثواب کے اقسام بھی اسی طرح ہیں
بعض اوقات میت کا جسم محفوظ رہتا
ہے جس کی وجہ نفس کا قوی ہونا اور
قبر کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہے اکثر شہداء
اور حافظ قرآن اسی قسم میں داخل ہیں
عذاب (محسوس) کے بھی کچھ اسی قسم کے
اسباب ہوتے ہیں ؛

Marfat.com

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِیْ مَنْزِلُ الْقِیَامَةِ الْکُبْرٰی وَالْبَعْثِ

دوسری منزل قیامت کبریٰ اور بعث بعد الموت

مسیح دجال اور مہدی علیہ السلام

وَعَلِمْ اَنَّ الْیَهُوْدَ لَمَّا طَغَوْا وَبَغَوْا وَقَتَلُوا النَّبِیِّیْنَ وَهَمُّوْا بِعِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا وَعَلَیْهِمْ سُلِّطَتْ عَلَیْهِمْ جَوْرًا وَجَفَاءً وَبَلَغَتْ خَطِیْئَاتُهُمْ عَنَانَ السَّمَاءِ ۔

جب یہود کی سرکشی اور ان کا تمرد و عصیان حد سے تجاوز کر گیا چنانچہ انبیاء کرام کو قتل کیا اور حضرت مسیح کی توہین کی تو ان کے صحف اعمال ان مظالم اور بداعمالیوں سے لبریز ہو گئے اور انکے گناہوں کے اثرات آسمان تک پہنچ گئے،

وَالشُّرُوْرَ الَّتِیْ کَانَتْ مِنْ قَبْلُ فِیْ عَادٍ وَثَمُوْدَ وَغَیْرِهِمْ اَیْضًا بَلَغَتْ عَنَانَ السَّمَاءِ وَکَانَ لَهَا اٰثَارٌ بِخُصُوْصِهَا فَلَمَّا کَانَتْ شُرُوْرُ الْیَهُوْدِ اِتَّحَدَتْ مَعَهَا ثُمَّ تَوَحَّدَتْ الشُّرُوْرُ کُلُّهَا وَاحِدًا وَتَحَقَّقَتْ فِیْ نَشْاَةٍ اَتَمَّ وَعَالَمٍ اَکْمَلَ

اس سے پہلے عاد اور ثمود اور دیگر اقوام طاغیہ کے گناہ آسمان تک پہنچ کے تھے اور انکے آثار خصوصی نمایاں ہو چکے تھے اب یہود کی برائیاں ان کے ساتھ مل کر تمام شرور کی ایک وحدت ہو گئی اور ایک ایسے عالم میں ان کا تحقق ہوا جو اس عالم سے کامل تر ہے

Marfat.com

فَكَانَتْ رَجُلًا سَرِيًّا هُوَ
الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ مُنْسَلِخًا
فِي جَانِبِ الشُّرُورِ كُلِّ
مُنْسَلِخٍ لَهُ لِارْتِفَاعِ غَفْلَةٍ
مِنْهُ تَعَالَى فَلَمْ يَزَلِ الْحَوَادِثُ
الشَّرِّيَّةُ يَظْهَرُ وَكَمَالُهُ يَتَرَايَدُ
حِينًا فَحِينًا حَتَّى بَعِثَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَطَلَعَ الْاِسْمُ
الْمُطْلَقُ مِنْ فُؤَادِهِ فَاضْطَرَّ
الدَّجَّالُ وَاعْتَزَلَ جَانِبًا
فَلَمَّا بَعُدَ الْعَهْدُ عَنْهُ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَثُرَتِ
الشُّرُورُ وَكَوَّنَتِ الْوَقَائِعُ
صَارَ كَمَالُهُ يَتَرَايَدُ وَقْتًا
بَعْدَ وَقْتٍ وَكُلُّ شَرٍّ
يَلْحَقُ بِهِ لَحُوقَ الْجُزْئِيِّ
بِالْكُلِّ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتِ
الْأَرْضُ جَوْرًا

یہ برائیاں ایک نہ مجسمہ کی شکل میں
نمایاں ہوئیں جسکا نام اصطلاح شرع
میں مسیح دجال ہے دجال کو شرور کی
جانب سے انسلاخ حاصل ہے اور انسلاخ
خواہ کسی جانب ہو وہ ارتقاء کا موجب
ہوتا ہے چنانچہ برائیاں ظہور کرتی رہیں
اور دجال اپنی کاملیت اور تمام کو
پہنچ گیا یہاں تک کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اسم مطلق
آپکے قلب مبارک سے روشن ہوا، تو
دجال مجبوراً روپوش ہوگیا لیکن جب
عہد نبوت پر ایک زمانہ گزر گیا اور
شرور کی کثرت ہوئی اور برائی کے
واقعات بکثرت ظاہر ہونے لگے تو
دجال کی شرارتوں میں پھر ترقی شروع
ہوئی اور جو برائی دنیا میں ہوتی تھی وہ
اسکے ساتھ جا ملتی جسطرح کہ جزئی اپنی
کلی سے لاحق ہو جاتی ہے اور جب
اس طرح تمام زمین ظلم اور بداعتدالیوں

وَظُلْمًا وَضَلَّتْ اَكْثَرُ
الْاُمَمِ فَاَخَذَ بِحُقُوْقِهَا
الْاِسْمُ الْجَامِعُ الْمُحَمَّدِيُّ
فَتَجَلّٰى بِرَجُلٍ اِسْمُهٗ
كَاسْمِهٖ بِعَيْنِهٖ وَخُلُقُهٗ
كَخُلُقِهٖ وَهَدْيُهٗ كَهَدْيِهٖ
فَاَقَامَ بِهِ الْاُمَّةَ
الْعَوْجَاءَ وَمَلَاَ الْاَرْضَ
عَدْلًا فَالْقَبَضَ الدَّجَّالُ
حِيْنَئِذٍ وَلَمْ يَمْلِكْ
نَفْسَهٗ فَخَرَجَ يَدَّعِي
الْاُلُوْهِيَّةَ وَيُفْسِدُ فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَيُضِلُّ النَّاسَ حَتّٰى
يَبْلُغَ ذٰلِكَ عَنَانَ السَّمَاءِ
فَتُزَاحِمُهُ الْاِسْمُ الْعِيْسَوِيُّ
لِاَنَّهٗ مَعَاقٌ لِشُرُوْرِ
الْيَهُوْدِ الَّتِيْ مِنْهَا نَشَاَتْ
بِنْيَتُهٗ وَتَاْيِيْدُ ذٰلِكَ

سے بری نہ ہو جائے گی اور امت مرحومہ کے اکثر لوگ گمراہی میں مبتلا ہونگے تو اسم جامع محمدی اس حالت میں ان کی دستگیری فرمائیگا اور وہ اسم پاک ایک ایسے شخص پر تجلی فرمائیگا جن کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے موافق ہونیکے علاوہ ان کا حلیہ اور اخلاق بھی آپ کے موافق ہوں گے انکے ذریعہ اللہ تعالےٰ اس امت کو جو مبتلائے ضلالت ہوگی راہ راست پر لائیگا اور وہ زمین کو عدل و انصاف کے ساتھ بھر دیں گے اس وقت دجال سے نہیں رہا جائیگا اور وہ الوہیت کا دعوٰی شروع کر دیگا اور ہر طرف سے لوگوں کو گمراہ کرنے میں ہمہ تن مصروف ہوگا جب اسکی یہ کوشش انتہا تک پہنچ جائیگی تو اسم پاک عیسوی اس کے مٹانے پر متوجہ ہوگا اس تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام یہود کی شرارتوں

بِكَمَالِ الْاِسْمِ الْجَامِعِ الْمُحَمَّدِيِّ فَنَزَلَ وَقَتَلَ الدَّجَّالَ وَمَلَكَ الْاَرْضَ وَاَدّٰى حَقَّ الْاِسْمِ الْجَامِعِ ثُمَّ سَطَعَ رُوْحُ الدَّجَّالِ وَهِيَ شُرُوْرُ الْمُتَوَحِّدَةُ بِشَرًّا وَاحِدًا فَاَهْلَكَ النَّاسَ بِيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ ثُمَّ اِرْتَفَعَتْ بِهِمْ عِيْسٰى وَلَمَّا قُبِضَ عِيْسٰى وَاَهْلَكَ النَّاسُ بَقِيَ الشُّرُوْرُ وَصَارَ الدَّجَّالُ رُوْحًا شُرُوْرًا تَمَّ الْفَسَادُ عُمُوْمًا لَا يُسْتَطَاعُ تَحْرِيْرُهُ وَلَا تَقْرِيْرُهُ فَجَاءَتِ الْقِيَامَةُ مُحَاطَةً لِنِظَامِ الْعَالَمِ وَمُفْسِدَةً لِتَرْتِيْبِهَا فَمَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةٌ مِنَ الزَّمَانِ +

کیلئے بمنزلہ لحاق کے تھے اور اسم جامع محمدی سے اسے مزید تقویت حاصل ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر دجال کو قتل کر دینگے اور زمین پر حکومت کرکے اسم جامع کا حق ادا کر دینگے تھوڑے زمانہ کے بعد دجال کی روح جو مجموعہ شرور کی وحدت تھی یاجوج ماجوج کی شکل میں ظاہر ہوگی چنانچہ لوگوں کو یہ ہلاک کریں گے ان کے اثرات پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توجہ سے ختم ہو جائینگے جب عیسیٰ علیہ السلام رحلت فرمائیں گے لوگ پھر برائیوں میں مبتلا ہو جائیں گے دجال کی روح مطرح ان میں سرایت کرتی جائیگی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شر اتنا پھیلے گا جس کے بیان کی تقریر و تحریر قوت نہیں رکھتی اسی حالت میں قیامت کا ظہور ہوگا جس سے تمام نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا اور کوئی چیز بھی موجودہ نظم کے مطابق نہیں رہے گی۔

ثُمَّ اَنْشَاَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ نَشْاَةً اُخْرٰى تَتَعَلَّقُ النُّفُوْسُ بِهَا كَمَا تَتَعَلَّقُ

اسی طرح زمانہ گذر جائیگا اور پھر اللہ تعالیٰ ایک اور نشاۃ کا آغاز فرمائیگا اور پھر ارواح کو پیش آمدہ معدات کے

Marfat.com

الْمُعَدَّاتِ تَقَعُ وَبُعِثُوْا وَ
حِيْنَئِذٍ يَكُوْنُوْنَ دُنْيَاوِيِّيْنَ
كَمَا كَانُوْا ثُمَّ بَعْدَ بُرْهَةٍ
يُفَاضُ عَلَيْهِمُ السُّبُوْغُ
فَيُنْشَاؤُنَ نَشْأَةً اُخْرٰى
وَقَدْ وَرَدَ فِيْ بَعْضِ
الْاَحَادِيْثِ اَنَّهٗ يُمْطَرُ
هُنَاكَ مَطَرٌ فَيُنْبَتُوْنَ فَاِنْ
صَحَّ فَهُوَ بَيَانٌ لِلْمُعَدِّ وَوَرَدَ
فِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُمْ يَتَحَيَّرُوْنَ حَيْرَةً
شَدِيْدَةً ثُمَّ يُدْعَوْنَ اِلَى
الْمَوْقِفِ وَهٰذَا شَرْحٌ لِلنَّشْأَةِ
الْاُخْرٰى كَمَا ذَكَرْنَا ۔

مطابق اجسام کیساتھ تعلق حاصل ہوگا
اور سب کو مبعوث کیا جائیگا اور اس
وقت سب اسی حالت پر ہو جائینگے
جیسا کہ دنیا میں پھر کچھ زمانہ کے بعد ان
پر سبوغ کا افاضہ کیا جائیگا اور وہ ایک
اور نشأۃ اختیار کریں گے، اور بعض
احادیث میں آیا ہے کہ اسوقت ان پر
بارش برسائی جائے گی سو اگر یہ حدیث
صحیح ہے تو پھر یہ معد کا بیان ہے
اور بعض احادیث میں ہے کہ ان پر سخت
حیرت طاری ہوگی پھر ان کو موقف
کیجانب بلا جائیگا غرضکہ یہ نشأۃ اخری
کی تشریح ہے،

وَالنَّاسُ عِنْدَ قُرْبِ
الْقِيَامَةِ عَلٰى ضُرُوْبٍ شَتّٰى
مِنْهُمْ كَامِلٌ تَامُّ الْكَمَالِ وَ
مِنْهُمْ نَاقِصٌ تَامُّ النُّقْصَانِ
وَذٰلِكَ لِاَنَّ الشَّرَّ الْكَامِلَ
هُنَالِكَ لِلدَّجَّالِ وَالْخَيْرَ

قیامت کے قریب لوگوں کی
مختلف قسمیں ہونگی بعض ان میں سے
کامل ہونگے کہ جنکا کمال تام ہوگا اور
بعض ناقص کہ جنکا نقصان بھی کامل ہوگا
اور یہ اس وجہ سے کہ شر اس وقت دجال
کی وجہ سے کامل ہے اور امام مہدی

الْمَهْدِيِّ وَعِيسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
وَلِذٰلِكَ يُعَدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ
فِيمَا هُوَ بِلِقَاءِ وَجْهِهِ وَالتَّوْجِيدُ
حِينَئِذٍ مُنْكَشِفٌ عَلٰى طَوَائِفِ
النَّاسِ أَمَّا الْخِيَارُ فَلِانْسِلَاخِهِمْ
وَأَمَّا الشِّرَارُ فَلِانْقِيَادِهِمْ
لِلدَّجَّالِ بِحَسَبِ الْاِسْتِعْدَادِ ۔
وَالدَّوْلَةُ بِحَسَبِ الظَّاهِرِ
يَنْقَسِمُ عَلٰى شُعُوبِ النَّاسِ
لِكُلِّ فِي زَمَانٍ وَكَانَ لِلْحِجَازِ
ثُمَّ لِلْعِرَاقِ ثُمَّ لِأَهْلِ الْفَارِسِ
ثُمَّ لِأَهْلِ الْهِنْدِ وَرَجَعَ الْيَوْمَ
إِلَى الْأَفَاغِنَةِ وَلٰكِنْ لِكَ الدَّوْلَةُ
الْبَاطِنِيَّةُ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيبِ
وَلٰكِنِ الْأَفَاغِنَةُ وَأَهْلُ الْفَارِسِ
لَا يُوجَدُ فِيهِمُ الْاِنْسِلَاخُ
قَطُّ فَكَمَا لَا تُهُمْ مِزَاجِيَّةٌ ۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کی بنا پر غیر کامل ہے
اسلئے ہر ایک کو اسی کے مطابق پیرو
مل جائیں گے اور توحید تو اسوقت
تمام لوگوں پر منکشف ہو جائے گی،
نیکوں پر تو انسلاخ ہونیکی وجہ سے
اور بروں پر اسلئے کہ وہ حسب استعداد
دجال کے مطیع ہوں گے
اور دولت ظاہر کے لحاظ سے مختلف
اعصار میں مختلف لوگوں پر منقسم ہو
گی، اولاً حجاز پھر اعراق اور پھر فارس
اور اسکے بعد ہندوستان والے اور
آج کل افغان اس پر فائز ہیں اور
اسی طرح دولت باطنیہ اسی ترتیب کے
مطابق ہوگی لیکن افاغنہ (افغان)
اور اہل فارس میں قطعی طور پر انسلاخ
نہیں ہوگا، کیونکہ ان کے کمالات
مزاجی ہیں،

Marfat.com

المنزل الثالث منزل یوم الدین

تیسری منزل یوم جزا و سزا

وَفِيهِ مِنَ الْعَجَائِبِ مَا لَيْسَ فِي غَيْرِهِ وَتَحْقِيقُ الْقَوْلِ فِيهِ اَنَّهُ مَنْزِلٌ جِسْمَانِيٌّ يُفَارِقُ جِسْمَانِيَّتُهُ جِسْمَانِيَّةَ الدُّنْيَا مِنْ وَجْهَيْنِ قَدْ ذَكَرْنَاهُمَا مِنْ قَبْلُ لِمَا اَعْلَمْنَاكَ عِلْمَ الصُّحُفِ فَاعْلَمْ اِذَا اَتَاهَا تُسْتَحْضَرُ تِلْكَ الصُّحُفُ فِي الْعَرَصَاتِ ثُمَّ تُفَاضُ عَلَيْهَا التَّيْوُعُ الْجَلَالِيُّ وَالْجَمَالِيُّ فَيَتَمَثَّلُ تِلْكَ الصُّوَرُ اَجْسَادًا وَتَبْلُغُوا الْاَفْعَالَ الْمُبَاحَةَ الَّتِي لَا تُوَرِّثُ مَلَكَةً خَبِيثَةً وَلَا صَدَرَتْ مِنْ خُبْثِ قُوًى فِي الْبَاطِنِ لَا مَلَكَةً

اور اس میں وہ عجائبات ہیں جو اور مقامات میں نہیں، اور تحقیقی قول یہ ہے کہ یہ ایک منزل جسمانی ہے جس کی جسمانیت دنیا کی جسمانیت سے دو طریقوں سے جدا ہے اور ہم ان کا تذکرہ پہلے کر چکے، کیونکہ تمہیں علم صحف کا علم ہو گیا ہے تو اس وقت یہ سمجھو کہ میدان قیامت میں صحف کو حاضر کیا جائیگا اور جلالی وجمالی دونوں طریقوں سے اس پر افاضہ ہوگا، تو وہ صورتیں اجساد میں متمثل ہوں گی اور وہ افعال مباحہ کہ جن سے کوئی خبیث ملکہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی قوائے باطنی سے کوئی خبث صادر ہوتا ہے اور نہ ملکہ طیبہ ہوتا ہے

طَيِّبَةً وَلَا صَدَرَتْ مِنْ طَيِّبٍ قَوًى فِي الْبَاطِنِ وَإِنَّمَا تَضْمَحِلُّ لِعَدَمِ وُصُولِ السُّيُوغِ إِلَيْهَا۔

اور نہ قوائے باطن سے کوئی ملکہ طیبہ صدور کرتا ہے ان سب کو لغو کر دیا جائے گا اور یہ سب مضمحل ہوں گے کیونکہ سیوغ کی ان تک رسائی نہ ہوگی،

صفت علم تمیزی

ثُمَّ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى صِفَةً هِيَ الْعِلْمُ التَّمْيِيزِيُّ وَهِيَ صِفَةٌ هِيَ مَلَكَةُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَبِّسَيْنِ الْمُشْتَبِهَيْنِ وَالْآيَاتُ الَّتِي تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ وَاقِعَةَ الْأَحَدِ مَثَلًا كَانَتْ لِيَعْلَمَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلِيَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ إِنَّمَا الْمَرَامُ مِنْهَا فِي مَا نَرٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ هٰذِهِ الصِّفَةَ التَّمْيِيزِيَّةَ هُوَ سَبَبٌ وَمَبْدَأٌ لِظُهُورِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ كَمَا أَنَّهَا مِنْ خِلَالِ سَائِرِ الصِّفَاتِ

پھر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت علم تمیزی ہے جس کا مفہوم وہ ملکہ ہے جس کے ذریعہ دو مشتبہ اور ملتبس چیزوں میں فرق کیا جا سکے اور وہ آیات جو کہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ واقعہ احد مثلاً اس لئے ہوا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ صادقین اور کاذبین کو جان لے اسی صفت پر دال ہیں مقصود اس سے یہ ہے جیسا ہم سمجھتے ہیں واللہ اعلم کہ یہی صفت تمیزی اس واقعہ کے ظہور میں انکا مبدأ اور سبب تھی، جیسا کہ دیگر صفات کا بھی اسی واقعہ میں ظہور ہوا اس صفت کے

Marfat.com

اَيْضًا مِنَ الْعُلُوْمِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ جَوْهَرٌ عَلٰى شَاكِلَةِ الْمِيْزَانِ بِهَا يَتَمَيَّزُ بَيْنَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لِلْحِسَابِ اَيْضًا مِنْ مَظَاهِرِهَا فَيَفَاضُ حِيْنَ اِقَامَةِ الْمِيْزَانِ فَاخِتَّةٌ اِجْمَالِيَّةٌ كُلِّيَّةٌ عَلٰى هَيَاكِلِ الْمَوْجُوْدَاتِ فَيُعْرَفُ بِهَا اَعْمَالُهُمْ وَلِنَكَادِ بَعْضِهَا وَاِثَابَةِ بَعْضِهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فِيْ لَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ وَمِنَ الْعَجَائِبِ فِيْ تِلْكَ الدَّارِ الْجَلِيْلَةِ الشَّانِ اَنَّ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ اِذَا كَانَ ذَا مَظَالِمَ كَثِيْرَةٍ يَكُوْنُ بِعَدَدِ تِلْكَ الْمَظَالِمِ مُتَجَسِّدًا عِنْدَ هٰذَا وَعِنْدَ ذٰلِكَ وَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ مَالِكٌ لِجَمِيْعِ الْاَكَارِمِ وَ

عکوس اور مظاہر میں سے ایک جوہری چیز ہے جس کو میزان سے مشابہت ہے اور جو حسنات وسیئات میں فرق کرنیکا ذریعہ ہے حسنات بھی اسی صفت کا مظاہرہ ہے جسوقت میزان قائم ہوگی تو تمام موجودات پر اس صفت تمیزی کا اجمالی مظاہرہ ہوگا تو وہ اپنے اپنے اعمال کا اعتراف کرینگے اور بعض کو سزا اور بعض کو جزاء ایک ہی لمحہ میں دیدی جائیگی فی لمح البصر او ھو اقرب اور یہی اللہ تعالے کے اس فرمان واللہ سریع الحساب کا مطلب ہے، اور اس دار جلیلہ کے عجائبات میں سے یہ بھی ہے کہ جس شخص نے بہت لوگوں کے حقوق غصب کئے ہوں گے اور ان پر ظلم کیا ہوگا تو وہ بیک وقت ان سب کی جزا بدہی کیلئے متعدد مقامات پر مجرم کی حیثیت سے کھڑا ہوگا، اور اس کا نفس تمام ان مصائب سے متمزق ہوگا

عِنْدَ ذٰلِكَ يَتَبِعُ كُلُّ رَجُلٍ اِلٰهَهٗ وَهَوَاهُ ۔
اَمَّا الْفَسَقَةُ الْغَفَلَةُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهُمْ يَتَّبِعُوْنَ صُوْرَةً حِسِّيَّةً اَوْ وَهْمِيَّةً اَوْ عَقْلِيَّةً كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهَا وَيُدْخِلُوْنَ النَّارَ وَبَعْدَ ذٰلِكَ يَضْمَحِلُّ الصُّوْرَةُ اِلٰى مَا لَا صُوْرَةَ لَهٗ وَذٰلِكَ لِتَدَارُكِ الشَّهَادَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَتَلَفَّظُوْنَهَا وَاَمَّا الْعَاصُوْنَ مِنَ الْبَرَرَةِ الَّذِيْنَ اَدْرَاكُهُمُ الْحِسِّيُّ مَثَلٌ مَا لِلْمَوْتِ الْمُطْلَقِ وَنَحْنُ نُسَمِّيْ ذٰلِكَ نُوْرَ الْغَيْبِ فَاِنَّهُمْ يَصْعَدُوْنَ فِيْ مَعَارِجِ اِدْرَاكَاتِهِمْ بِمَعْنٰى اَنَّ اَدْرَاكَهُمُ الْغَيْرَ الْمُبِيْنَ

اور یہ وہ مقام ہے کہ جسوقت ہر ایک شخص اپنے معبود اور ہوائے نفس کے تابع ہوگا اور مسلمانوں میں جو فاسق اور غافل حضرات ہیں وہ اس صورت وہمیہ یا حسیہ یا عقلیہ کی پیروی کرینگے جسکا انہوں نے معبود ہونیکا تصور باندھ رکھا تھا اور یہ سب دوزخ میں داخل کئے جائیں گے یہانتک کہ یہ صورت اس چیز کی طرف منضمل ہو جائیگی جو کہ صورت سے منزہ ہے اور یہ اس کلمہ شہادت کا تدارک ہے کہ جسکو وہ اپنی زبان سے ادا کیا کرتے تھے لیکن عاصی لوگ کہ جن کے اعمال نیک ہیں اور جزا برا رکھلاتے ہیں ان کا ادراک حسی ہویت مطلقہ کو کسی نہ کسی طرح متمثل کر دیتا ہے جس کو ہم نور غیب کی ساتھ موسوم کرتے ہیں اس لئے کہ وہ اپنے ادراکات معارج میں صعود کرتے ہیں بایں طور کہ انکا وہ ادراک جو کہ غیر واضح تھا تو

Marfat.com

يَصِيْرُ لِاَجْلِ السُّبُوْغِ الْمُفَاضِ عَلَيْهِ بَيِّنًا فَيَعْرِفُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَقَّ الْمَعْرِفَةِ ۔

زان پر سبوغ کے فائض کی وجہ سے واضح اور روشن ہو جائیگا تو اسوقت وہ اللہ تعالیٰ کو کمال معرفت کیساتھ پہچان لیں گے،

وَكَذٰلِكَ الْعَابِدُوْنَ يَصْعَدُوْنَ فِيْ مَعَارِجِ الْعِبَادَاتِ اِلٰى حَقَائِقِهَا وَهٰذَا عِلْمٌ عَمِيْقٌ ۔

اور اسی طرح وہ عابد حضرات جو کہ معارج عبادات کی حقیقت معلوم کرنے کیلئے کوشاں رہے ہوں گے (وہ بھی شاہراہ توحید پہ گامزن ہوں گے) یہ ایک عمیق علم ہے،

مقامِ شفاعت

اَلشَّفَاعَةُ سُبُوْغٌ جَمَالِيٌّ يَسْتَنْزِلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَبْدَإِ تَعَيُّنِهِ الَّذِيْ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ شَاْنُهُ اِضْمِحْلَالُ السَّيِّئَاتِ الْمُسْتَقِرَّةِ فِي الصُّحُفِ ۔

شفاعت ایک سبوغ جمالی ہے جسکے نزول کا موجب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبدء تعین یعنی الحی القیوم ہے اس کی شان یہ ہے کہ جو برائیاں صحف اعمال میں ثبت ہو جاتی ہیں وہ محو ہو جاتی ہیں،

وَلِكُلِّ نَبِيٍّ شَفَاعَةٌ عَلٰى شَاكِلَةِ سُبُوْغِهٖ وَقُرْبِهٖ اِلَى الْخَيْرِ التَّامِّ وَالْحَقِّ وَاَنْيَلُ التَّابِعِيْنَ

اور ہر ایک نبی کے لئے اسکے سبوغ اور قرب الی اللہ کے مطابق شفاعت کا مقام ہے شفاعت سے وہی لوگ

Marfat.com

بِالشَّفَاعَةِ اَقْرَبُهُمْ اِلَى الْاَنْبِيَاءِ وَلِمِثْلِ ذٰلِكَ شُرِعَتِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ عَلَيْهِمْ وَشَفَاعَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الشَّفَاعَاتِ وَمِنَ الْمُتَحَقِّقِ لَدَيَّ وَاَنَّهُ وَاِنْ كَانَ هٰذَا الْعَالَمُ اَيْضًا مِنْ بَرَكَاتِ سُبُوْغِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ فِيْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ سَيَظْهَرُ رَهْنُ هٰذِهِ الْكَرَامَةِ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظُهُوْرًا لَيْسَ هٰذَا الظُّهُوْرُ عُشْرَ عُشَيْرِهٖ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِيْ وَلَا فَخْرَ۔

زیادہ بہرہ ور ہو سکتے ہیں کہ جن کو انبیاء کرام سے زیادہ قرب حاصل ہے اور درود وسلام کے مشروع ہونیکا یہی راز ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ام الشفاعات ہے، اور میرے نزدیک یہ بات متحقق ہے کہ اگرچہ اس عالم مادی میں بھی آپ کے سبوغ کی برکتیں کچھ کم ظہور میں نہیں آئیں لیکن عالم آخرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کرامت ایسی ظاہر ہوگئی کہ دنیاوی کرامتیں اسکا عشر عشیر بھی نہ ہوں گی اسی واسطے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام وغیرہ سب میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں،

حوض کوثر اور پل صراط

وَالْحَوْضُ هِدَايَتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَسَّدَتْ

حوض کوثر دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کا تمثل ہے، چونکہ

Marfat.com

هُنَالِكَ مَا بِمُشَابَهَةٍ قَوِيَّةٍ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْمَاءِ وَارَى اَنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا غَيْرَ اَنَّ حَوْضَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْحِيَاضِ ۔

بلحاظ افاضہ کے پانی اور علم میں بہت قوی مشابہت ہے اسلئے وہ اس شکل میں ممثل ہو گئی، میرے نزدیک ہر ایک نبی کے لئے حوض ہوگا مگر حوض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُم الحیاض ہوگا

وَالصِّرَاطُ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ تَجِدُ تُهُنَالِكَ اَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ وَاَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ اَلَيْسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَّرَ قَوْلَهُ تَعَالٰى اِنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ الْاٰيَةَ بِخَطٍّ مُسْتَقِيْمٍ حَوْلَهُ خُطُوْطٌ ۔

اور پلصراط وہی صراط مستقیم ہے جو کہ اس وقت تلوار سے تیز اور بال سے باریک شکل میں متمثل ہوگا، کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کی وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل کی تفسیر ایک سیدھا خط کھینچکر اور اسکے چاروں طرف چھوٹی لکیریں بنا کر نہیں بیان فرمائی (سو یہی خط مستقیم صراط مستقیم ہے)

Marfat.com

اَلْمَنْزِلُ الرَّابِعُ اِمَّا الْجَنَّةُ وَاِمَّا النَّارُ

چوتھی منزل جنت اور دوزخ

وَالْقَوْلُ الْفَصْلُ عِنْدِیْ اَنَّ الْعَیْنَ الثَّابِتَةَ جَامِعَةٌ لِجَمِیْعِ الْوُجُوْهِ الْمَنْطَوِیَةِ تَحْتَ الْاِجْمَالِ فَیُفَاضُ هُنَالِكَ عَلَیْهَا سُبُوْغٌ تَتَمَثَّلُ بِهٖ تِلْكَ الْوُجُوْهُ وَتَتَجَسَّمُ اِلَّا اَنَّ جِسْمَانِیَّةَ هٰذَا الْمَوْطِنِ یُفَارِقُ الْجِسْمَانِیَّةَ الدُّنْیَاوِیَّةَ بِالْوَجْهَیْنِ الْمَذْكُوْرَیْنِ مِنْ قَبْلُ۔

میرے نزدیک اصل بات یہ ہے کہ عین ثابتہ ان تمام وجوہ کی جامع ہے جو اجمال کے ضمن میں پائی جاتی ہیں تو اس وقت ان پر سبوغ کا افاضہ ہوگا تو یہ تمام وجوہ متمثل اور متجسم ہو جائینگی مگر یہ جسمانیت اس مقام پر ان دو مذکورہ طریقوں پر جسمانیت دنیاوی سے جدا ہوگی،

وَهٰذَا السُّبُوْغُ اِمَّا جَمَالِیٌّ وَهِیَ الْجَنَّةُ وَاِمَّا جَلَالِیٌّ وَهِیَ النَّارُ وَالْمُرَجَّحُ لِاَحَدِ السُّبُوْغَیْنِ عَلَی الْاٰخَرِ هُوَ الشَّهَادَتَانِ اَوِ الْاِنْكَارُ وَالْاِسْتِكْبَارُ عَنْهُمَا وَلِرَسُوْلِنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور یہ سبوغ یا تو جمالی ہوگا اور یہی جنت ہے اور یا جلالی اور اسی کا نام دوزخ ہے اور راجح ان دونوں سبوغوں میں سے دوسرے پر یا تو شہادتین کا اقرار یا انکار اور ان سے استکبار ہوگا اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

شَانٌ عَظِيمٌ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ تَمَثُّلُ الْجَمَالِيَّاتِ مِنَ الْمَنْكَحِ الشَّهِيِّ وَالْمَطْعَمِ الْهَنِيِّ وَالْمَلْبَسِ السَّنِيِّ وَالْمَسْكَنِ الْوَضِيِّ وَذٰلِكَ لِاَنَّ صُوَرَ الْاَعْمَالِ الْمُوْدَعَةَ فِي الصُّحُفِ تَلْغُوا الْاَعْمَالَ الْمُبَاحَةَ مِنْهَا فِي الْمَنْزِلِ الثَّالِثِ اِلَّا الرَّوَاسِخَ وَيَسُوْغُ بِالسُّبُوْغَيْنِ وَيَتَجَنَّبُ الْحَسَنَاتِ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا وَكَانُوْا مِنَ الْمُتَّقِيْنَ وَيَضْمَحِلُّ السَّيِّئَاتِ وَتَنْدَرِجُ تَحْتَ الْاِجْمَالِ هٰنَالِكَ فَتِلْكَ الْمُتَجَدِّدَاتُ مُرَجَّحَاتٌ لِلْخَارِجِ مِنْ عَيْنِ الثَّابِتَةِ لِوُجُوْهٍ وَمُنَاسِبَاتٍ دَقِيْقَةٍ ۔

کی اس مقام پر شان عظیم ہوگی پھر جنت میں جمالیات کا تمثل لذائذ اکل وشرب اور حور وقصور وغیرہ کی صورت میں ہوگا کیونکہ جو اعمال صحائف میں ثبت کئے گئے تھے تیسری منزل میں صحف مذکورہ سے مباح اعمال کو محو کر دیا جائیگا مگر انکو باقی رکھا جائیگا جو کہ راسخ ہونگے پھر انکو سبوغ حاصل ہوگا اور جو لوگ نیکوکار اور متقی ہونگے ان کی برائیاں اجمال کے ماتحت اگر ختم ہو جائیں گی برخلاف اسکے کہ ان کی نیکیاں متجسد ہوں گی یہ تجسد ان کے اعیان ثابتہ کی وجوہ مختلفہ اور دیگر دقیق مناسبات کے مطابق ہوگا،

شہادتین کا فائدہ

وَلْنُفَصِّلْ هٰذَا الْمَقُوْلَ بَعْضَ التَّفْصِيْلِ فَنَقُوْلُ كَلِمَةُ الشَّهَادَتَيْنِ اِفَادَتُهَا تَمَامَ

اس بحث کی ہم کسی قدر تفصیل کرنا چاہتے ہیں، سو ہم بیان کرتے ہیں، کہ کلمہ شہادتین اس مقام پر اتمام سبوغ

Marfat.com

السُّبُوعُ هُنَالِكَ وَلَا صُورَةَ لَهَا
عَلَى حِدَتِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّ صُورَتَهَا
الْمُسَبَّعَةَ تَظْهَرُ لَهَا شُعْبَتَانِ
الْأُولَى مِنْهُمَا تَنْتَهِي إِلَى التَّجَلِّي
الذَّاتِي وَالْعِرْفَانِ الْأَتَمِّ وَهُمَا
الْمُسْتَأْثَرَانِ لِلسُّبُوعِ الْكَامِلِ
فِي مَوْطِنِ الْمَعِيَّةِ حَيْثُ لَا
أَسْبَابَ وَلَا وَسَائِطَ وَالثَّانِيَةُ
مِنْهُمَا تَنْتَهِي إِلَى حَقِيقَةِ الرُّسُلِ
صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَبِهَا
يَصِيرُ مَفْهُومًا فِي هَذَا الْبَيْتِ
الَّتِي مَثَلُهَا كَمَثَلِ غَمَامَةٍ مُحِيطَةٍ
مَا إِنْ قَرُبَ مِنْهَا أَحَدٌ مِنْ نَفْسِهِ
إِلَّا إِذَا قَرُبَتْ إِلَيْهِ وَذَلِكَ
هُوَ الْمُسْتَنِدُ لِلسُّبُوعِ
فِي مَوْطِنِ الْأَسْبَابِ
وَالْوَسَائِطِ ،
وَإِنِّي حَدَّثْتُ فِي صُورَةِ الْكَلِمَةِ
الطَّيِّبَةِ أَعْنِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

کا فائدہ دیتا ہے اور اس کی کوئی علیحدہ
صورت نہیں ہوتی اور یہ اس وجہ سے
کہ اس کی وہ صورت کہ جس پر سبوغ
کیا گیا ہے اسکے دو شعبے ہیں، پہلا شعبہ
تو تجلی ذاتی اور عرفان اتم پر جا کر منتہی
ہوتا ہے اور یہ دونوں مؤخر الذکر چیزیں
موطن معیت میں جہاں اسباب و وسائط
کا کچھ بھی دخل نہیں سبوغ کامل کے
نزول کا باعث ہوتی ہیں اور دوسرا
شعبہ ان میں رسل صلوات اللہ وسلامہ علیہم
کی حقیقت تک پہنچا دیتا ہے اور اسکا
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ انکی ہدایت میں
پوشیدہ ہو جاتا ہے جیسا کہ بادل کھرا ہوا
ہو اور آدمی اسکے قریب جائے تو بادل
اس سے قریب نظر آتا ہے یہ شعبہ عالم
وسائط اور اسباب میں نزول سبوغ
کا باعث ہے،
میں نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی اس
صورت کو دیکھا جو نامۂ اعمال میں ثبت

فَحَسِبْتُ الْمُنْطَبِعَةَ فِي الصُّحُفِ
فَرَأَيْتُ لَهَا هَيْئَةً وُحْدَانِيَّةً
وَصَرَاحَةً أُخْرَى لَا تُشَابِهُ
الشُّعْبَةَ الْأُولَى مِنَ الثَّنَائِيْنِ ۔
وَصُوْرَةُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ
حَدَقْتُ فِيْهَا فَرَأَيْتُ أَنَّهَا
مِنْ مُتَمِّمَاتِ الشُّعْبَةِ الثَّانِيَةِ
لَيْسَ إِلَّا ذٰلِكَ وَهٰذَا الْفَرْقُ
لَا أَجِدُ عَلَيْهِ دَلِيْلًا إِلَّا
النَّقْلَ مِنْ تِلْكَ الصُّحُفِ
الْمُنْتَشِرَةِ عِنْدَنَا نَرَى فِيْهَا
مَا نَشَاءُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

ہوتی ہے تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس کی ایک ہیئت وحدانی ہے اور وہ اس مدّ خالص ہے کہ ان دونوں شعبوں میں سے کسی بھی شعبہ کے مشابہ نہیں، اور جس وقت میں نے صلوٰۃ و سلام کی صورت کو غور سے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس سے دوسرے شعبہ کی تکمیل ہوتی ہے اسکے علاوہ اور کچھ نہیں اور اس فرق کی میرے پاس کوئی دلیل موجود نہیں بجز اس کے کہ صحف اعمال کو ہمارے سامنے پھیلا دیا گیا ہے اور ان میں جو کچھ ہم چاہتے ہیں دیکھ لیتے ہیں والحمد للہ رب العالمین،

نماز بصورتِ حور و قصور

اَلصَّلٰوةُ تُفِيْدُ حُوْرًا جَمِيْلَةً وَقُصُوْرًا شَاهِقَةً وَ ذٰلِكَ كَانَ الصَّلٰوةُ لَمَّا حَدَقْتُ فِيْ صُوْرَتِهَا الْمُنْطَبِعَةِ فِي الصُّحُفِ

نماز آخرت میں حور و قصور کی صورت میں متمثل ہوتی ہے کیونکہ میں وقت میں نے اسکی اس صورت میں غور کیا جو کہ صحف میں منطبع ہے تو اس

Marfat.com

وَجَدْتُ لَهَا شُعْبَتَيْنِ الْأُولَى
هَيْئَةٌ إِنْسَانِيَّةٌ انْتَزَعَتْ مِنَ الْخُشُوعِ
الْمُنْبَعِثِ مِنْ شَرَائِرِ الْبَدَنِ وَ
مِنْهَا الْحُورُ وَالْغِلْمَانُ الثَّانِيَةُ مِنْهَا
هَيْئَةٌ جَمْعِيَّةٌ لِحَاظِيَّةٌ انْتَزَعَتْ
مِنَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ وَالرُّكُوعِ وَ
السُّجُودِ وَمِنْهَا الْقُصُورُ الشَّاهِقَةُ
وَالْجِنَانُ الرَّائِقَةُ وَأَيْضًا لِلصَّلٰوةِ
هَيْئَةٌ تَعْظِيمِيَّةٌ تَنْتَهِي إِلَى
التَّجَلِّي الذَّاتِيِّ وَهَيْئَةٌ أُعْرَاضِيَّةٌ
عَنِ الْأَغْيَارِ مِنْهَا التَّكْفِيرُ
لِلسَّيِّئَاتِ وَأَرَى أَنَّهُ إِنَّمَا
شُرِعَتِ الْأَذْكَارُ مِنَ التَّسْبِيحِ
وَالتَّهْلِيلِ وَغَيْرِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ
وَدُبُرِهَا لِإِتْمَامِ الْقُصُورِ الْحَدَائِقِ
بِالْأَشْجَارِ وَالثِّمَارِ وَمَا ضَاهَاهَا
وَإِنَّمَا شُرِعَ الْخُشُوعُ وَالسُّكُونُ
فِي الصَّلٰوةِ لِجَمَالِ الْحُورِ
وَالْغِلْمَانِ ۔

کے دو شعبہ پائے، ایک تو ہیئت انسانیہ جو کہ خشوع سے انتزاع کی ہوئی ہے جو کہ انسان کے رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہے اور حور و غلمان اسی سے ہیں اور دوسری وہ ہیئت جمعیہ احاطیہ ہے جو کہ قیام قعود رکوع اور سجود سے تیار ہوئی ہے اور اسی سے جنت کے عالیشان محلات اور دلکش باغات ہیں اور نماز کی ایک ہیئت تعظیمیہ بھی ہے جو تجلی ذاتی پر منتہی ہو جاتی ہے اور اسی طرح ایک وہ ہیئت بھی ہے جو اعراض عن الاغیار سے پیدا ہوتی ہے جس سے گناہوں کی تکفیر ہوتی ہے اور میری رائے میں اذکار یعنی تسبیح و تہلیل وغیرہ کی داخل نماز اور خارج نماز مشروعیت یہ اتمام قصور اور حدائق اشجار و اثمار وغیرہ کی تکمیل کیلئے ہے اور ایسے ہی نماز میں خشوع اور سکون حور و غلمان کے جمال کے لئے مشروع کیا گیا ہے۔

Marfat.com

وَمِنْ اَذْوَاقِیْ اَنَّ الصَّلٰوۃَ کُلَّھَا قَدْ لَا تَقْتَضِیْ اِلَّا حُوْرِیَّۃً وَاحِدَۃً لِاِنْخِدَاجِ السُّبُوْغِ وَ قَدْ تَقْتَضِیْ کُلُّ صَلٰوۃٍ حُوْرِیَّۃً بَلْ کُلُّ رَکْعَۃٍ حُوْرِیَّۃً تَحْتَھَا سَبْعُوْنَ حُوْرِیَّۃً اُخْرٰی لِاَتَمِّیَّۃِ السُّبُوْغِ وَذٰلِکَ لِاَنَّہٗ کَمَا اَنَّ الْعَیْنَ الثَّابِتَۃَ تَقْتَضِیْ لِاَجْلِ السُّبُوْغِ ظُھُوْرَ الْوُجُوْہِ الْمُنْطَوِیَۃِ فِیْھَا فَکَذٰلِکَ قَدْ تَقْتَضِیْ کُلُّ وَجْہٍ مِنْ تِلْکَ الْوُجُوْہِ ظُھُوْرَ وَجْہٍ مُنْطَوِیَۃٍ فِیْ ذٰلِکَ الْوَجْہِ وَھٰذِہِ الْقَاعِدَۃُ الْکُلِّیَّۃُ نَافِذَۃٌ فِی الْقُصُوْرِ وَ الْغِلْمَانِ وَکَذٰلِکَ فِیْ سَائِرِ الْاَعْمَالِ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ۔

اور میرا ذوق یہ کہتا ہے کہ بعض اوقات نماز میں سبوغ کامل نہیں ہوتا تو سب نمازیں ایک ہی حور کی صورت میں متمثل ہوتی ہے ورنہ تو ہر ایک نماز بلکہ ہر ایک رکعت کیلئے علیحدہ حور ہوتی ہے جسکی خدمت کیلئے اور ستر حورین کمربستہ رہتی ہیں بوجہ کمال سبوغیت کے کیونکہ جسطرح عین ثابتہ سبوغ کیوجہ سے ان وجوہ مختلفہ کے ظہور کی مقتضی ہے جو اس کے ضمن میں موجود ہیں اسی طرح بعض اوقات ایک ہی وجہ میں دوسری کئی وجوہ مستور ہوتی ہیں، جنکا ظہور سبوغ پر موقوف ہوتا ہے یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے جو کہ قصور و غلمان اور اسی طرح تمام اعمال حسنہ اور سیئہ میں نافذ ہے،

روزہ کے تمثلات

اَلصَّوْمُ لِصُوْرَتِہِ الْمُنْطَبِعَۃِ

روزہ اس کی وہ صورت جو صحف

Marfat.com

فِي الْمُصْحَفِ هَيْئَتَانِ الْأُولَى
هَيْئَةٌ مَسَاكِيَّةٌ عَدَمِيَّةٌ تَنْزِيهِيَّةٌ
تَنْتَهِي إِلَى التَّجَلِّي الذَّاتِيِّ وَمِنْهَا
قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ
عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الصَّوْمُ
لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَمِنْهَا قَوْلُهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمُ
جُنَّةٌ يَعْنِي تَسْتُرُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ
النَّارِ وَالثَّانِيَةُ هَيْئَةٌ طَلَبِيَّةٌ
طَبِيعِيَّةٌ لِلْمَحْفُوظِ وَاللَّذَّاتِ
وَمِنْهَا بَابُ الرَّيَّانِ وَقَوْلُهُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ وَهُوَ
صَائِمٌ يُوَكِّلُ عِنْدَهُ إِنَّ
أَعْظُمَهُ تُسَبِّحُ لِلّٰهِ تَعَالَى وَ
وَمِنْهَا الْأَكْلُ لِلَّذَّاتِ
اللَّذِينَ يَنَاهُ وَالشُّرْبُ لِلسُّكْرِ
وَغَيْرِهَا وَالتَّسَحُّرُ مِنَ السُّحُورِ
بِالْجِمَاعِ وَبِالسِّمَاعِ وَرَائِي
غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ اللَّذَّاتِ

اعمال میں منطبع ہے اسکی دو صورتیں ہیں
پہلی ہیئت امساکیہ عدمیہ تنزیہیہ ہے جو
کہ تجلی ذاتی پہ منتہی ہوتی ہے اور اسی لئے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے
کہ اللہ تبارک تعالےٰ فرماتا ہے، کہ
روزہ خالص میرے لئے ہے اور میں
ہی اس کی جزا دوں گا اور رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ روزہ
ڈھال ہے یعنی وہ انسان کو دوزخ کی
سختیوں سے محفوظ رکھتا ہے اور دوسری
محفوظات و لذات کیلئے ہیئت طلبیہ
طبعیہ ہے اور اسی سے باب الریان ہے
اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بلال رضؓ
سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہاری ہڈیاں
خدائے بزرگ کی تسبیح میں مشغول ہیں یہ
اسوقت فرمایا جبکہ بلال رضؓ روزہ دار تھے
اور انکے سامنے کھانا کھایا جا رہا تھا
اسی طرح آخرت میں طعام لذیذہ سے
چاشنی اندوز ہونا اور شراب وغیرہ کا

وَقَدْ اَشَارَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلٰى هَاتَيْنِ الشُّعْبَتَيْنِ فِيْ قَوْلِهٖ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ ۔

پینا اور حوروں کی مصاحبت اور راگ رنگ سے محظوظ ہونا وغیرہ اسی ہیئت سے متعلق ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں کہ روزہ دار کیلئے دو فرحت کے مقام ہیں ان ہی دو شعبوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

زکوٰۃ اور صدقات

اَلزَّكٰوةُ وَالصَّدَقَةُ لَهَا ثَلٰثُ شُعَبٍ اَلْاُوْلٰى هَيْئَةٌ وُحْدَانِيَّةٌ تَنْدَرِجُ فِيْهَا صُوْرَةُ الْمُتَصَدِّقِ بِهٖ اِنْدِرَاجًا مُقَدَّسًا وَمِنْهَا يَحْضُرُ الْمُتَصَدِّقُ بِهٖ بِعَيْنِهٖ فِي الْجَنَّةِ الثَّانِيَةُ هَيْئَةٌ وُحْدَانِيَّةٌ تَنْدَرِجُ فِيْهَا صُوْرَةُ سُبُوْغِ الْفَقِيْرِ الْمُحْتَاجِ الْمُتَصَدَّقِ عَلَيْهِ وَمِنْهَا يُسْتَفَادُ السُّبُوْغُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ هُنَالِكَ كَمَا مَرَّ فِي الشَّهَادَتَيْنِ وَمِنْهُ تَعْرِفُ كُنْهَ قَوْلِهٖ صَلَّى

زکوٰۃ اور صدقات کے تین شعبے ہیں پہلا ان میں سے ہیئت وحدانیہ ہے کہ جسمیں زکوٰۃ دہندہ اور صدقہ کنندہ کی صورت علی وجہ التقدس شامل ہوتی ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ جو چیز راہ خدا میں صرف کی گئی اسے بعینہٖ جنت میں حاضر کر دیا جائے گا دوسری وہ ہیئت وحدانیہ ہے کہ جسکے ضمن میں اس غریب محتاج کی صورت علی وجہ الکمال شامل ہوتی ہے کہ جس کو خیرات دی گئی ہے اور اسی مقام پر ہر ایک چیز میں سبوغ کا افادہ ہوتا ہے جیسا کہ شہادتین میں گزر چکا اور اسی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ الثَّالِثَۃُ ھَیْئَۃٌ قَھْرِیَّۃٌ عَلَی النَّفْسِ وَمِنْھَا یَسْتَفَادُ اِضْمِحْلَالُ الْخَبَائِثِ ھُنَالِکَ ۔

کے فرمان کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور تیسری ہیئت قہریہ علی النفس ہے کہ جس سے تمام خباثت کے مٹ جانیکا فائدہ حاصل ہوتا ہے،

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ لَھُمَا شُعْبَتَانِ ھَیْئَۃٌ طَلَبِیَّۃٌ شَوْقِیَّۃٌ خُدْسِیَّۃٌ وَمِنْھَا التَّجَلِّی الذَّاتِیُّ وَھَیْئَۃٌ عِنَایَتِیَّۃٌ تَعْبِیَّۃٌ وَکَفِیَّۃٌ وَمِنْھَا یَنْمَحِقُ مَا قَبْلَھُمَا ۔

حج اور عمرہ کے بھی دو شعبہ ہیں ایک ہیئت طلبیہ شوقیہ قدسیہ ہے اور اسی سے تجلی ذاتی ہے اور دوسری ہیئت عنائیہ تعبیہ اور کفیہ ہے کہ جن سے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں

اَلْجِھَادُ لَہٗ ھَیْئَاتٌ ثَلٰثٌ ھَیْئَۃٌ عِنَایَتِیَّۃٌ تَعْبِیَّۃٌ مِنْھَا یَضْمَحِلُّ الذُّنُوْبُ وَ ھَیْئَۃٌ اِعْلَائِیَّۃٌ لِکَلِمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمِنْھَا الْغُرَفُ الْعَالِیَۃُ جَزَاءً وِفَاقًا وَھَیْئَۃٌ ھِدَائِیَّۃٌ وَمِنْھَا الْاَنْھَارُ الْجَارِیَۃُ تَحْتَ الْغُرَفِ ۔

جہاد کی تین ہیئتیں ہیں، ایک ہیئت عنائیہ تعبیہ کہ جس سے گناہ زائل ہو جاتے ہیں اور دوسری کلمۃ اللہ کیلئے ہیئۃ اعلائیہ اور اسی سے عالیشان محلات ہیں باعتبار جزاء وفاق کے اور تیسری ہیئت ہدائیہ ہے کہ جس کے صلہ میں بالاخانوں کے نیچے نہریں جاری ہوں گے،

اَلْعِتْقُ لَہٗ ھَیْئَۃٌ وَاحِدَۃٌ

عتق کی صرف ایک ہیئت تنزیہی

Marfat.com

تَنْزِيهِيَّةٌ عَلَى مَشَاكِلَةِ الْإِنْسَانِ مِنْهَا يُعْتَقُ كُلُّ جُزْءٍ مِنَ الْمُعْتِقِ بِكُلِّ جُزْءٍ مِنَ الْمُعْتَقِ ۔

ہے جو انسان کے مشابہ ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آزاد کردہ کے ہر ایک عضو کے بدلے میں آزاد کنندہ کے اعضاء کو دوزخ سے نجات دیگا،

اذکار کے تمثلات

كَلَّا ذِكْرُ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالْحَوْقَلَةِ كُلُّهَا لَهَا هَيْئَةٌ وَحْدَانِيَّةٌ بَسِيطَةٌ شَعْبِيَّةٌ عُلْوِيَّةٌ مِنْهَا الْأَشْجَارُ الْحَسَنَةُ إِلَّا أَنَّ هُنَالِكَ تَفْصِيلًا وَهُوَ أَنَّ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالْحَوْقَلَةِ أَشْجَارٌ حَسَنَةُ الْقَامَةِ لَا ثَمَرَ لَهَا كَالْحَاتَمِ وَالصَّنَوْبَرِ وَمِنَ التَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ أَشْجَارٌ لَهَا ثِمَارٌ وَقَوْلُهُ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ جَامِعُ الْفَضِيلَتَيْنِ ۔

تسبیح وتکبیر اور تہلیل وحوقلہ ان تمام اذکار کی ہیئت وحدانیہ بسیطہ شعبیہ علویہ ہے اور انکا تمثل اشجار حسنہ کی شکل میں ہوتا ہے، مگر اس مقام پر کچھ تفصیل ہے وہ یہ کہ تسبیح وتکبیر اور تہلیل وحوقلہ کا تمثل غیر پھلدار مستقیم القامۃ درختوں کی شکل میں ہوتا ہے، جیسا کہ سرو اور صنوبر کے درخت اور تحمید وتکبیر کا پھل دار درختوں کی شکل میں ہونا۔ ہے اور سبحان اللہ وبحمدہ دونوں فضیلتوں کا جامع ہے۔

اَلتِّلَاوَةُ لَهَا هَيْئَتَانِ هَيْئَةٌ عُلْوِيَّةٌ مِنْهَا رَفْعُ الدَّرَجَاتِ بِإِزَاءِ أَصْلِهِ الَّذِي

تلاوت کی بھی دو شکلیں ہیں، ایک ہیئت علویہ ہے جو اپنے اصل کلام مقدس کی بنا پر رفع درجات کا

هُوَ الْكَلَامُ الْمُقَدَّسُ وَهَيْئَةٌ عِرْفَانِيَّةٌ لَطِيفَةٌ وَمِنْهَا الرِّيَاحِينُ وَالْأَدْرَاجُ إِزَاءَ الْآيَاتِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى لَطَائِفِ الْعُلُومِ وَبِالْجُمْلَةِ فَهَذَا مَا تَلَوْنَا مِنْ مَتْنِ الصُّحُفِ الْمُنْتَشِرَةِ لَكَ بَيْنَا فِي بَادِي النَّظَرِ ۔

باعث ہے اور دوسری ہیئت عرفانیہ لطیفہ ہے اور اسی سے ریاحین ہیں اور اوراد ان آیات کے مقابلہ میں ہیں جو کہ لطائف علم پر مشتمل ہیں الغرض جو صحف اعمال ہمارے سامنے پھیلائے گئے انہیں دیکھکر بادی النظر میں ہمیں جو کچھ معلوم ہوا ہم نے تمہارے

احوال جزا و سزا

وَلِلْعَادَاتِ الرَّوَاسِخِ الَّتِي لَا تَضْمَحِلُّ فِي الْحِسَابِ أَيْضًا تَأْثِيرٌ فِي تَرْجِيحِ بَعْضِ الْوُجُوهِ كَحَدِيثِ الزَّرْعِ وَالنَّخِيلِ وَالْإِبِلِ وَالْوَلَدِ وَلِإِرَادَةِ الرَّجُلِ أَيْضًا تَأْثِيرٌ فِي ذَلِكَ وَقَدْ أَسْمَعْنَاكَ سِرَّ كَوْنِ الْوَلَدِ مِنَ الْمَوَالِدِ فِي شَرْحِ إِخْرَاجِ الذُّرِّيَّةِ فِي بَعْضِ الْمَكَاتِيبِ

اور وہ عادات جو طبیعت میں راسخ ہو چکی ہیں اور جن کو حساب کے وقت نامۂ اعمال سے محو نہ کیا جائیگا تو یہ بعض اوقات بعض وجوہ کی بنا پر ترجیح کا باعث ہوگی، جیسا کہ کھیتی اور کھجور کے درخت والی حدیث اور گھوڑا اور اونٹنی اور لڑکے والی حدیث انسان کا اپنا ارادہ بھی اکثر موثر ہوتا ہے چنانچہ ہم نے تمہیں الولد سر لابیہ کا راز بتلا دیا ہے اور اپنے بعض مکاتیب کے ذریعہ انسان کے اخراج کی شرح

Marfat.com

مِنْ اِنَّ الْوَلَدَ اَیْضًا مِنْ
وُجُوْهِ هٰذَا الْعَیْنِ
الْمَنْطَوِیَةِ فِیْهَا۔
وَاِذَا قَرَعَ سَمْعَكَ مَا
تَلَوْنَا مِنْ مُقْتَضَیَاتِ الْجَنَّةِ
وَمُرَجِّحَاتِ الْخَارِجِ مِنَ الْعَیْنِ
الثَّابِتَةِ فَاجْعَلْهُ اُسْوَةً
لِلتَّحْقِیْقِ اَحْوَالَ النَّارِ وَمُرَجِّحَاتِ
الْخَارِجِ النَّارِیَّةِ كَالَّذِیْ
دَیَّنَهُ الْاَشْرَافُ عَلٰی اُمُوْرٍ
عِظَامٍ مَعْنَوِیَّةٍ عَظُمَتْ فِیْهَا
كَتَكْذِیْبِ الْقُرْاٰنِ وَاِیْذَاءِ
الرَّسُوْلِ وَاِغْوَاءِ النَّاسِ
یُعَذَّبُ بِصُعُوْدِ الصَّعُوْدِ
فَالَّذِیْ شَاْنُهُ الْبُخْلُ وَ
مَنْعُ الزَّكٰوةِ حَیْثُ صَدَرَتْ
مِنْهُ صُوْرَةٌ وُجْدَانِیَّةٌ
تَتَدَرَّجُ فِیْهَا صُوْرَةُ الْبُخْلِ
بِهٖ اِنْدِرَاجًا مُقَسَّمًا

بتلائی ہے کہ اولاد بھی ان ہی وجوہ میں سے
ہے جو اس کی عین ثابتہ کے ضمن میں
مندرج ہوتی ہیں،

اور جب ہم نے جنت کے مقتضیات
اور عین ثابتہ کی وہ وجوہ بتادیں، جو
ترجیح نوعیت جزاء کا موجب ہوتی ہیں
ثواب و دوزخ کی مقتضیات اور کسی عقوبت
خاص کی وجوہ ترجیح کو بھی اسی پر قیاس
کرو چنانچہ جسکے جمائم کا تعلق ان امور
سے ہے کہ جنہیں معنوی طور پر بڑی عظمت
حاصل ہے مثلاً تکذیب قرآن رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہچانا اور لوگوں
کو گمراہ کرنا ایسے شخص کو صعود کے پہاڑ پر
(دوزخ میں) چڑھنے اترنے میں مبتلا
کیا جائیگا اور جسکی عادت بخل اور زکوۃ
نہ دینے کی ہے کیونکہ اس کے عمل کی
صورت وجدانیہ میں اس چیز کی صورت
شامل ہے جس کے دینے میں اس نے
بخل کیا تھا اس لئے آخرت میں وہی

Marfat.com

يُعَذَّبُ بِاِعْيَانِ تِلْكَ الصُّوَرِ كَدَوَابِّ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالتَّطَوُّقِ بِالشُّجَاعِ الْاَقْرَعِ اِذْ صُوْرَةُ الْمَالِ فِيْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ مُشَابِهَةٌ بِصُوْرَةِ الْحَيَّةِ وَالْكَيُّ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَنَّ التَّطَوُّقَ لِمَنْ غَلَبَ عَلَيْهِ مَحَبَّةُ الْمَالِ الْكَسْبِيِّ الْمُجَرَّدُ وَالْكَيُّ لِمَنْ عَتَى وَتَعَبَ فِيْ حِفْظِ جُزْئِيَّاتِ الْمَالِ ۞

اشیاء متمثل ہو کر اسکے عذاب کا باعث ہونگی مثلاً اونٹ، بیل، گائے، بھیڑ اور بکری اسکو اپنے پیروں سے روندیں گی اور مال و دولت ایک گنجے اژدہے کی شکل میں متمثل ہو کر اسے بار بار کاٹے گا اور اسکے گلے کا طوق بنا رہے گا کیونکہ آخرت میں مال و دولت سانپ کی شکل میں متمثل ہوتے ہیں جن سے مالعین زکوۃ کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹ کو داغا جاتا ہے عذاب کی نوعیت کا اختلاف اسی پر مبنی ہے اگر کسی کو کلی طور پر مال سے محبت ہے تو اس کا مال اژدہے کی صورت اختیار کر کے گلے کا ہار بنتا ہے اور داغنے کا عذاب اس کیلئے ہے جو مال کی جزئیات کی حفاظت میں غلطاں پیچاں رہتا ہے،

كَالَّذِيْ اَهْلَكَ نَفْسَهٗ بِالْحَجَرِ مَثَلًا يُهْلِكُ نَفْسَهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا بِالْحَجَرِ وَالَّذِيْ كَانَ يَاْخُذُ الرِّبٰوا يُلْقٰى فِيْ نَهَرِ الدَّمِ اِذِ الْمَالُ الْمَغْصُوْبُ

اور جس شخص نے کسی پتھر وغیرہ سے خودکشی کر لی تو وہ دوزخ میں ہمیشہ یہی کرتا رہے گا اور جو شخص سود کھاتا تھا وہ خون کی نہر میں ڈالا جائے گا اس لئے کہ مال مغصوب اگر مالک کے

Marfat.com

هُنَالِكَ لَوْ كَانَ فِي يَدِ الْمَالِكِ لَكَانَ دَمُهُ وَغِذَائُهُ وَبِغَضَبِهِ غَشِيَهُ غَمٌّ كَغَمِّ الَّذِي يَسْلُبُ مِنْهُ دَمَهُ وَالَّذِي يَغْصِبُ الْأَرْضَ يُطَوَّقُ بِهَا لِانْحِفَاظِ صُورَةِ الْأَرْضِ مُنْدَرِجَةً تَحْتَ صُورَةِ الْغَصْبِ وَقِسْ عَلَيْهِ الصُّوَرَ الْأُخْرَى مِمَّا شَهِدَ بِهِ الْآيَاتُ الْبَيِّنَاتُ وَالْأَحَادِيثُ الشَّرِيفَةُ ۔

پاس ہو تو اس سے اسکی غذا اور خون تیار ہوتا ہے اور اسکے غصب کی وجہ سے اسکو ایسا غم لاحق ہوا کہ جس نے اس کا خون وغیرہ چوس لیا اور جو شخص کہ زمین کو غصب کریگا تو اسی زمین کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا کیونکہ اسکے غاصبانہ عمل میں زمین کی صورت محفوظ ہے اور اسی کے اوپر ان صورتوں کو بھی قیاس کر لو کہ جن پر آیات بینات اور احادیث شریفہ دال ہیں ،

وَالَّذِي يَقْتَضِيهِ ذَوْقُنَا أَنَّ الْمَعْرِفَةَ الَّتِي فِي تِلْكَ الدَّارِ أَتَمُّ وَأَكْمَلُ لَا يُتَصَوَّرُ لِأَحَدٍ نَبِيًّا كَانَ أَوْ وَلِيًّا فِي غَيْرِهَا وَأَنَّ الْعَارِفَ أَسْبَغُ مِنَ الْعَامِّي هُنَالِكَ حُورًا وَقُصُورًا وَأَنَّهُمْ جَمِيعًا مُتَنَعِّمُونَ بِالتَّجَلِّي الذَّاتِي إِلَّا أَنَّ الْعَامَّةَ تَوَجُّهُ

ہمارا ذوق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان کو آخرت میں جو معرفت حاصل ہوگی وہ کامل اور تام ہوگی کہ جس کا کوئی تصور نہیں کر سکتا خواہ نبی ہو یا ولی ۔ عارف کو وہاں بہ نسبت عامی کے زیادہ حور و قصور ملیں گے اور سب تجلی ذاتی سے بہرہ یاب ہونگے ، مگر عوام کو اس راز کی توجہ وقتاً فوقتاً

سِرِّهِمْ اِلَيْهِمْ حِيْنًا بَعْدَ حِيْنٍ وَالْخَاصَّةُ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَالْاَخَصُّوْنَ تَجَلِّيَتُهُمْ دَائِمِيٌّ لَا يَشْغَلُهُمْ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ وَاَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ الْمَهْدِيِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْجَنَّةِ وَالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ وَالْحُظُوْظِ ۔

حاصل ہوگی اور خواص کو اس سے بہت زائد اور اخص حضرات کیلئے تجلی دائمی ہو گی، کوئی دوسری حالت اس میں خلل انداز نہ ہوگی اور ہدایت یافتہ حضرات میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا کہ جو جنت میں حور و قصور اور دیگر نعمات سے محظوظ نہ ہو،

علمِ حضوری اور علمِ حصولی

وَتَحْقِيْقُ الْقَوْلِ فِيْهِ يَقْتَضِيْ تَمْهِيْدَ مُقَدَّمَتَيْنِ جَلِيْلَتَيْنِ الْاَوَّلُ اَنَّ الْعِلْمَ الْحُضُوْرِيَّ هُوَ الْمُوْصِلُ اِلَى الْوَاجِبِ جَلَّ مَجْدُهٗ وَصِفَاتِهٖ وَاَمَّا الْحُصُوْلِيُّ فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلٰى تِلْكَ الْبُقْعَةِ الْمَنِيْعَةِ اِلَّا بِالْاِسْتِدْلَالِ لِمَا اَنَّ الْحُصُوْلِيَّ ثَلْجٌ وَبَرْدٌ بِالصُّوْرَةِ الْمُغَايِرَةِ لِذِي الصُّوْرَةِ بِاِسْمِ عَيْنِهَا فَلَا جَرَمَ اَنَّهٗ جَهْلٌ مُزَخْرَفٌ بِصُوْرَةِ الْعِلْمِ

اس کے متعلق تحقیقی قول دو جلیل القدر مقدمات پر مبنی ہے ۱۔ ذات اقدس اور اس کی صفات تک پہنچانے کا ذریعہ علم حضوری ہے علم حصولی کو اس مقام شریف تک رسائی نہیں، علم حصولی میں استدلال استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے جو یقین دل میں پیدا ہوتا ہے اس کی صورت صاحب صورت سے مغائر ہوتی ہے اسکا عین نہیں ہوتی اس لئے علم حصولی ایک جہل ہے، کہ جس پر ملمع سازی کی گئی ہے اور اس

Marfat.com

وَلَيْسَ يَرِيبُ أَحَدٌ فِي أَنَّ الصُّورَةَ الْمُنْطَبِعَةَ مُحَاطَةٌ بِالذِّهْنِ مُتَلَوِّنَةٌ بِلَوْنِ الْمَكَانِ فَلَا جَرَمَ أَنَّهَا حِكَايَةٌ لِلْوَاقِعِ عَلَى مَا لَيْسَ هُوَ عَلَيْهِ كَسَبِيلِ الْمُتَلَوِّنَاتِ فِي الْحُضُورِيِّ فَطُّ لَا مَا يَكُونُ فِي قُرْبِ الْفَرَائِضِ وَذٰلِكَ أَيْضًا فِي الْمَعْنَى عِلْمٌ حُضُورِيٌّ مِنْ قِبَلِ الْعَيْنِ وَلٰكِنْ حُصُولٌ فِي ظَاهِرِ الْأَمْرِ وَوَجْهُ الْحُصُولِ إِلَيْهِ عَزَّ مَجْدُهُ إِنَّ الْعِلْمَ الْحُضُورِيَّ إِنَّمَا هُوَ طَفَاحَةٌ مِنْ عَيْنٍ تَقَرَّرَ الرَّجُلُ حِينَ امْتَلَأَ فَنَّ بِالزَّبِدِ وَهَلْ هٰذَا التَّقَرُّرُ لَهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كَلَّا بَلْ بَاطِنٌ فِي نَفْسِهِ سَتَحَقَّقَ مُتَقَرِّرَ الْوُجُودِ بِالْفَاتِحَةِ مِنَ الْوَاجِبِ أَنَّا فَأَنَّا بَلْ حَيْثُ

ہیں تو کوئی بھی شک نہیں کر سکتا کہ جو صورت ذہن میں جاگزین ہوتی ہے، اس پر امکان کا رنگ ہوتا ہے اگرچہ یہ صورت امر واقع کی محاکی ہوتی ہے، لیکن اس کی یہ حکایت ناقص ہوتی ہے مگر علم حضوری میں امکان تلوینات دخل انداز نہیں ہو سکتا البتہ قرب فرائض میں یہ نقص واقع نہیں ہوتا لیکن اگرچہ وہ بھی بظاہر علم حصولی ہوتا ہے تاہم عین ثابتہ کے لحاظ سے وہ علم حضوری ہوتا ہے ذات اقدس جل مجدہ تک وصول کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو جس وقت تحقق حاصل ہوتا ہے تو اسکی عین ثابتہ سے علم حضوری اسطرح جوش مارتا ہے جسطرح کوئی چشمہ پانی سے لبریز ہو جاتا ہے اور اس پر جھاگ آجاتے ہیں اس تقرر کا خود بخود ظہور میں آنا ناممکن ہے بلکہ وہ تو اسکے نفس کی باطنی کیفیت ہے سو کہ واجب

Marfat.com

لَا اٰنَ وَلَا حِیْنَ فَلَا مُحَالَۃَ اَنَّ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْفَیَّاضِ الْحَقِّ۔

تعالےٰ کے افاضہ جود کا نتیجہ ہے جسکا گھڑی گھڑی ظہور ہوتا ہے اور وہ تو زمان و مکان سے بالاتر ہے اسی راستہ کی بنا پر انسان کو فیاض مطلق برحق تک پہنچنے کا راستہ مل جاتا ہے

مِثْلُہٗ کَمِثْلِ جِسْمٍ مَخْرُوْطِیٍّ شَفَّافٍ طُبِعَ عَلٰی مَرْکَزِہٖ فَصٌّ اَحْمَرُ فِیْ غَایَۃِ الْحُمْرَۃِ فَلَیْسَ ھُنَا اللَّوْنُ الْقَاعِدَۃِ اِلَّا لَوْنُ الْمَرْکَزِ بِعَیْنِہٖ وَزَیْدِہٖ فَاِذَا لَوْ اَمْعَنْتَ فِی النُّوْرِ لَاَفْضٰی نَظَرُکَ اِلَی الْقَیُّوْمِ الْحَقِّ وَصِفَاتِہٖ الْمُقَدَّسَۃِ فَمَنْ عَلِمَ نَفْسَہٗ بِالْعِلْمِ الْحُضُوْرِیِّ فَقَدْ عَلِمَ رَبَّہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْعِلْمِ عَلٰی بَوْنٍ بَائِنٍ بَیْنَ الْمَعَارِفِ وَالْجَاھِلِ لَیْسَ مِنْ حِذْقٍ فِیْ ذٰلِکَ الْجِسْمِیِّ الْمَخْرُوْطِیِّ عَلٰی ضَرْبَیْنِ ضَرْبٌ اَھَمُّہُ الْجِسْمُ الْمَخْرُوْطِیُّ وَلَیْسَ اِبْصَارُہٗ لِلْمَرْکَزِ اِلَّا بِالْعَرْضِ وَالْاِیْصَالِ الْاِسْتِتْبَاعِیِّ

اس کی مثال ایک جسم مخروطی کی ہے جسکے مرکز پر گہرے سرخ رنگ کا نگینہ جڑ دیا گیا ہو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ قاعدہ مخروطہ کا بعینہ وہی رنگ ہوگا جو اسکے مرکز کا ہے اسلئے اگر تم نور مقدس کو غور کے ساتھ دیکھنے لگو، تو یقیناً تمہاری نظر قیوم برحق اور اسکی صفات عالیہ تک پہنچ جائیگی لہذا اب جس نے اپنے آپ کو علم حضوری سے جان لیا اسکو اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل ہوگئی مگر عارف اور جاہل میں بہت بڑا فرق ہے تمہیں معلوم ہوگا کہ جسم مخروطی کو دیکھنا دو طریقہ پر ہے ایک وہ شخص ہے کہ جس کا اصل مقصد جسم مخروطی کو دیکھنا ہے مرکز کا دیکھنا بالتبع اور بالعرض آ جاتا ہے اور برخلاف اسکے کہ ایک

Marfat.com

وَضَرْبٌ قَدْ اَهَمَّهُ الْمَرْكَزُ وَلَيْسَ اِبْصَارُهُ الْجِسْمَ اِلَّا بِالْعَرَضِ وَالْاٰلَةِ ۔

دوسرا شخص وہ ہے کہ جسکے نزدیک اہم چیز مرکز کو دیکھنا ہے اور جسم مخروطی کا دیکھنا اسکے لئے بالتبع ہے،

وَمِنْ هٰذَا التَّحْقِيْقِ الشَّرِيْفِ يَنْقَدِحُ كُنْهُ قَوْلِنَا فِيْ بَعْضِ الْمَكَاتِيْبِ التَّوْحِيْدِ الْاَفْعَالِيِّ وَغَيْرِهٖ فَالَّذِيْ رُمْتُ بِهٖ هُنَاكَ حُضُوْرُهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَحْدَةٍ مَا بِحَيْثُ يَعُوْدُ الْعِلْمُ الْحُضُوْرِيُّ اِلَيْهِ اَوْ اِلٰى صِفَةٍ مِنْ صِفَاتِهٖ وَمِنْهُ يَنْقَدِحُ مَعْنٰى قَوْلِ السَّلَفِ (خدارا بخدائی مے توانی شناخت) اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ مُسْتَعْجِبَاتِ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ الْعَلِيَّةِ ۔

اور اس قابل قدر تحقیق سے ہماری ان تحریرات کا مفہوم واضح ہوجاتا ہے جو توحید الٰہی وغیرہ کے موضوع پر لکھی ہیں، وہاں پر بھی ہمارا مقصود کسی وحدت کی بنا پر اللہ تعالےٰ کا علم حضوری حاصل ہونا ہے جو اس کی ذات اقدس یا کسی صفت عالیہ تک پہنچائے سلف کے اس قول کے معنی بھی اس تحقیق سے واضح ہوجاتے ہیں کہ خدارا بخدائی می توانی شناخت اس طائفہ علیہ کے بعض دیگر اقوال کا بھی حل اسی سے ہوسکتا ہے،

وَالْعِلْمُ الْحُضُوْرِيُّ بِالْمَعْنَى الثَّانِيْ هُوَ الَّذِيْ عَيَّنَتْ بِارْتِفَاعِ الْغَفْلَةِ ۔

اور علم حضوری دوسرے معنی کے لحاظ سے وہ ہے جو کہ غفلت کے مرتفع ہونے کیساتھ متعین ہو۔

اَلثَّانِيَةُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَالِمٌ

دوسرا حصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بذات

بِالْعِلْمِ الْحُضُوْرِيِّ بِنَفْسِهٖ يَنْدَرِجُ فِيْ ذٰلِكَ عِلْمُ الْعِلْمِ بِجَمِيْعِ صِفَاتِهٖ وَجَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِهٖ لَا مِنْ حَيْثُ الْاِتِّحَادِ فَقَطْ بَلْ مِنْ حَيْثُ الْغَيْرِيَّةِ اَيْضًا وَذٰلِكَ لِمَا سَلَفَ مِنَّا تَحْقِيْقُهٗ اَنَّ صِفَاتِ الْوَاجِبِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَنْزِلَةِ لَوَازِمِ الْمَاهِيَّةِ وَمَخْلُوْقَاتِهٖ بِمَنْزِلَةِ لَوَازِمِ الْوُجُوْدِ فَمَا تِلْكَ اِلَّا وَجْهٌ مِنْ وُجُوْهِ تَقَرُّرِهِ الْقُدُّسِ وَشَانٌ مِنْ شُئُوْنِ ذَاتِهِ الْاَعْلٰى اَمَّا شَهِدَ الْعِرْفَانُ عَلٰى مُحَاذَاةِ الْبُرْهَانِ اَنَّ الْعِلْمَ بِالصِّفَاتِ الْعَيْنِيَّةِ وَلَوَازِمِ الْمَاهِيَّةِ دَاخِلٌ فِيْ عِلْمِهِ الْحُضُوْرِيِّ بِنَفْسِهٖ وَمَنْ تَشَبَّهَ بِالْوَاجِبِ فِيْ هٰذَا الْعِلْمِ كَانَ عَلٰى ضَرْبٍ مَا مُقَدَّسٍ مِنَ الْاِبْتِهَاجِ التَّامِّ ۔

خود علم حضوری کا عالم ہے، اور اسمیں تمام صفات اور مخلوقات کا علم بھی داخل ہے نہ صرف اس حیثیت سے کہ اس میں اتحاد ہے بلکہ غیریت کے اعتبار سے بھی کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی صفات عالیہ بمنزلہ لوازم ماہیت کے ہیں اور اسکی مخلوق کی حیثیت لوازم وجود کی طرح ہے یہ اس کی مقدس وجوہ میں سے ایک وجہ اور اس کی ذات اقدس کی شئون میں ایک شان ہے کیا عرفان اور برہان دونوں اس بات کا اثبات نہیں کرتے کہ صفات عینیہ اور لوازم ماہیت کا علم نفس کے علم حضوری میں داخل ہے جس کسی نے اس علم حضوری میں واجب تعالیٰ کیساتھ مشابہت پائی اس کو کامل خوشی اور سرور حاصل ہوگا، جس کی نوعیت مقدس ہوگی،

Marfat.com

آخرت میں معرفت تفصیلی ہوگی

ثُمَّ بَعْدَ تَمْهِيدِ الْمُقَدِّمَتَيْنِ نَقُولُ صَاحِبُ الْجَنَّةِ يَعْلَمُ كُلَّ مَا هُوَ فِي جَنَّتِهِ مِنَ الْحُورِ وَالْقُصُورِ وَغَيْرِهِمَا بِعِلْمٍ تَفْصِيلِيٍّ دَاخِلٍ فِي عِلْمِهِ بِنَفْسِهِ وَكُلُّ شَيْءٍ يُوصِلُ إِلَى أَصْلِهِ الَّذِي هُوَ تِمْثَالٌ لَهُ مِنْ صِفَاتِ اللهِ الْمُقَدَّسَةِ فَلَا مُحَالَةَ أَنَّ لَهُ عِرْفَانًا بِاللهِ تَعَالَى فِي ضِمْنِ عِلْمِهِ بِنَفْسِهِ وَعِرْفَانًا بِكُلِّ صِفَةٍ مِنْ صِفَاتِهِ فِي ضِمْنِ الْأَشْيَاءِ الْمَوْجُودَةِ هُنَاكَ كُلُّ ذَلِكَ تَفْصِيلِيٌّ إِلَّا يَنْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ كَالْوَاجِبِ جَلَّ مَجْدُهُ وَهَلْ ذَلِكَ إِلَّا مِنْ بَرَكَاتِ النُّبُوَّةِ الْأَتَمِّ الْأَكْمَلِ

ان دونوں مقدمات کے تمہیدی طور پر بیان کرنیکے بعد اب ہم تمہیں اصل مقصد سے آگاہ کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص جو جنت میں داخل ہوگا تو اسے حور و غلمان اور قصور اشجار کا تفصیلی علم حاصل ہوگا جو اس کے نفس کے علم حضوری میں داخل ہے اسی طرح ہر ایک وہ چیز جو اپنی اس اصل تک آدمی کو پہنچا دے جو اللہ تعالےٰ کی صفات مقدسہ میں سے کسی صفت کا تمثل ہے تو علم بالنفس کے ضمن میں اسکو یقیناً اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل ہوگی یہ معرفت تفصیلی ہوگی کوئی حالت کسی دوسری کو مشغول نہ کریگی اور اسکی مثال واجب تعالےٰ جل مجدہ کے علم کے طریقہ پر ہوگی یہ سب کچھ سبوغ اکمل اور اتم کی برکات کا نتیجہ ہے،

Marfat.com

وَلَا مُحَالَةَ اَنَّ لَهٗ رُبُوْبِيَّةً بِاِزَاءِ كُلِّ مَوْجُوْدٍ فِيْ جَنَّتِهٖ اَلَيْسَ هُوَ اَصْلُ تَقْرِيْرِهٖ وَابْتِهَاجًا بِكُلِّ مَظْهَرٍ مِنْ مَظَاهِرِهٖ فَهٰذِهٖ نِعْمَةٌ لَا يَمْنَحُهَا نَبِيٌّ وَلَا وَلِيٌّ فِيْ غَيْرِ تِلْكَ الدَّارِ الْجَلِيْلَةِ وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّهُمْ فِي التَّخَلُّصِ اِلَى التَّجَلِّي الذَّاتِيِّ عَلٰى ثَلٰثِ طَبَقَاتٍ وَمِنَ التَّمَثُّلَاتِ عِنْدِيْ اَنَّ الْكُمَّلَ مِنَ الْفَانِيْنَ الْبَاقِيْنَ يَكُوْنُ اِلْتِذَاذُهُمْ بِالصِّفَاتِ عَلٰى ضَرْبٍ اٰخَرَ وَذٰلِكَ كَابْتِهَاجِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِصِفَاتِهٖ فَلَا يُشْغِلُهُمْ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ ۔

اور ہر ایک چیز جو جنت میں موجود ہوگی اسکے اعتبار سے اسے ربوبیت حاصل ہوگی کیونکہ ذات اقدس ہی اسکے تقرر اور تحقق کی اصل ہے اور اسکے مظاہر میں سے ہر ایک مظہر کو دیکھ کر اسے خوشی اور فرحت حاصل ہوتی ہے یہ وہ نعمت ہے جو کسی نبی اور ولی کو بھی اس جلیل القدر گھر کے علاوہ اور کہیں نہیں دیجاتی یہ تو تم کو معلوم ہو چکا ہے، کہ تجلی ذاتی تک پہنچنے کے لحاظ سے لوگوں کے تین طبقے ہیں اور میرے نزدیک جن کامل حضرات، کو فناء اور بقاء کا مقام حاصل ہے وہ صفات سے اس طریقہ پر لذت یاب ہونگے، جس طرح کہ اللہ تعالےٰ کو اپنی صفات مقدسہ سے ابتہاج حاصل ہوتا ہے سو ان لوگوں کیلئے کوئی شغل دوسرے شغل سے مانع نہیں ہوتا،

Marfat.com

حقیقت رویت

اَلرُّؤْيَةُ عِلْمٌ حُضُوْرِيٌّ وَانْكِشَافٌ تَامٌّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى تَارَةً وَبِصِفَاتِهِ الْعُلْيَا اُخْرٰى وَذٰلِكَ بِاَنْ يَضْمَحِلَّ تَقَرُّرُهُ وَلَا يَبْقٰى اِلَّا الْفَرْدُ الصَّمَدُ وَهٰذَا التَّوْحِيْدُ بِكُلِّ حَرْبٍ مَا مِنَ الْمَقَامِ لَا يُتَصَوَّرُ قَطُّ فِي الدَّارِ الدُّنْيَا الْمُخْتَبَرِ وَلِلّٰهِ دَرُّ اَهْلِ السُّنَّةِ حَيْثُ وَفَّقُوا لِمَا هُوَ الْحَقُّ الْمُطَابِقُ لِلْوَاقِعِ فِيْمَا حَكَمُوْا بِاَنَّ لِلْجَارِحَةِ الْعَيْنِ مَدْخَلًا هُنَالِكَ فِي الْاِنْكِشَافِ التَّامِّ وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا مِنْ بَرَكَاتِ جَزْمِ الْهِمَّةِ عَلٰى تَقْلِيْدِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَتَحْقِيْقُهُ عَلٰى مَا تَقَرَّرَتْ بِهِ ذَوْقِيْ اَنَّ فِيْ بَعْضِ اَوْقَاتٍ

رویت کی حقیقت علم حضوری اور انکشاف کامل ہے کبھی یہ انکشاف ذات اقدس کا اور کبھی صفات عالیہ کا ہوتا ہے اسکی اصلیت یہ ہے کہ آدمی کا اپنا تقرر اور تحقق محو ہو کر ایک ہی واحد صمد کی ذات اقدس باقی رہ جاتی ہے، اس ناقص عالم میں توحید کی کسی بھی قسم کا کمال کبھی نہیں ہو سکتا،

اہل سنت کی خوبی اور بھلائی ہے کہ انہوں نے وہی بات کہی جو حق اور مطابق واقعہ تھی کہ آنکھ کو اس انکشاف کامل میں کسی نہ کسی قسم کا دخل ہے، اور یہ برکات انکو انبیاء اکرام کی قوت کے ساتھ تقلید کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہیں،

اور میرے ذوق کے مطابق اس کی تحقیق یہ ہے کہ بعض اوقات تجلی

Marfat.com

التَّجَلِّي الذَّاتِيُّ يَكُونُ الْعِلْمُ
بِوَاسِطَةِ هٰذِهِ الْجَارِحَةِ لِمَا
أَنَّ مِنَ الْمُتَحَقِّقِ عِنْدَنَا أَنَّ
لَيْسَ لِلْجَوَارِحِ وَلَا لِلْأَعْرَاضِ
صُوَرٌ عِلْمِيَّةٌ الَّتِي نُسَمِّيهَا
بِالْأَعْيَانِ إِنَّمَا هِيَ وُجُوهُ
الْأَعْيَانِ وَاعْتِبَارَاتُهَا فَالْعَيْنُ
تِمْثَالٌ لِلِانْكِشَافِ التَّامِّ
الَّذِي هُوَ وَجْهٌ مُنْطَبِعٌ فِي
الْعَيْنِ الثَّابِتَةِ وَكَذٰلِكَ الْيَدُ
تِمْثَالٌ لِلْقُوَّةِ الْعَمَلِيَّةِ الَّتِي هِيَ
ظِلٌّ جُزْئِيٌّ مِنْ جُزْئِيَّاتِ الصُّنْعِ
وَالْخَلْقِ وَأَيْضًا مِنَ الْمُتَحَقِّقِ
عِنْدَنَا أَنَّ هُنَاكَ خَلْطًا وَ
اتِّحَادًا بَيْنَ الْحَقِيقَةِ وَالتِّمْثَالِ
لَيْسَ هٰهُنَا كَمَا ذَكَرْنَا فَلَسْنَا
نَنْكُصُ عَلٰى أَعْقَابِنَا أَنْ سَمِعْنَا
قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي أَشُمُّ رَائِحَةَ الْإِيمَانِ

ذاتی میں جو علم اور انکشاف ہوتا ہے اس
کا ذریعہ یہی ظاہری آنکھ ہوتی ہے کیونکہ
ہمارے نزدیک یہ بات پایۂ ثبوت
کو پہنچ چکی ہے کہ اعضاء وجوارح اور
اعراض کیلئے ایسی صور علمیہ نہیں ہوتیں کہ
جن کو ہم اعیان سے موسوم کرسکیں وہ
اعیان کی وجوہ اور حیثیات ہوتی ہیں
چنانچہ ظاہری آنکھ اس انکشاف کامل کا
تمثل ہے جسکی حیثیت عین ثابتہ میں مندرج
ہے جس طرح آدمی کا ہاتھ اس قوت
علمیہ کا تمثل ہے جو وضع اور خلق کی
جزئیات میں سے ہے یہ بات بھی ہمارے
نزدیک پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے
کہ وہاں حقیقت اور تمثل میں اتحاد پایا
جاتا ہے جو یہاں نہیں جیساکہ ہم پہلے
بیان کرچکے ہیں اسی واسطے ہم رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن
کر کہ میں یمن کی طرف سے ایمان کی
خوشبو محسوس کرتا ہوں، آپکے قول

Marfat.com

مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ وَمَا ذٰلِكَ
النُّكُوْصُ اِلَّا مِنْ شَاْنِ السُّفَهَاءِ
كَالْفَلَاسِفَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَ
اَشْبَاهِهِمْ فَاعْلَمْنَ بَعْدَ الَّتِيْ
وَاللُّتَيَّا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهٗ
بِعَيْنِهٖ فِي الْمِعْرَاجِ وَاَنَّ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعَ كَلَامَهُ الْمُقَدَّسَ
بِاُذُنَيْهِ وَلَا تَتَعَجَّبْ وَاٰمِنْ
وَاَسْلِمْ فَاِنَّ الْاِنْكَارَ فِيْ اَمْثَالِ
هٰذَا طَيْشٌ وَعَجْزٌ اَللّٰهُمَّ
لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِتْمَامَ النِّعْمَةِ
وَتَعْلِيْمَ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ
اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ اِلَيْكَ
مُسْلِمًا مُنْقَادًا بِالْفَنَاءِ
التَّامِّ وَاَلْحِقْنِيْ

کی حقانیت میں شک نہیں کرتے شک
کرنا تو بیوقوفوں کی خصوصیت ہے جیسا
کہ فلاسفہ اور معتزلہ وغیرہ بہت کچھ
ردوقدح کے بعد ہمیں یہ یقین حاصل ہوا
کہ شب معراج میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اللہ تعالےٰ کو اپنی آنکھوں سے
دیکھا اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے
کانوں سے اسکا کلام سنا ان باتوں پر
ذرا بھی تعجب نہ کرو بلکہ ان کو تسلیم
کرکے ان پر ایمان لاؤ، ان باتوں کا
انکار جہالت اور عاجزی پر دال ہے،
سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
انک انت العلیم الحکیم، خدایا میں
تجھ سے درخواست کرتا ہوں، کہ مجھ پر
اپنی نعمت کو کامل کر اور تاویل احادیث
سے مجھے بہرہ ور بنا اور دنیا و آخرت
میں تو ہی میرا ولی اور کارساز ہے مجھے
اس حالت میں موت دے کر میں
فنائے تام کی وجہ سے دل و جان

Marfat.com

بِفَضْلِ ذٰلِكَ بِالصَّالِحِيْنَ الْبَاقِيْنَ اِنَّكَ قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ ؛

سے تیرا مطیع اور فرمانبردار ہوں اور مجھ کو زمرہ صالحین میں شامل فرما، بیشک تو ہی قاضی الحاجات اور درجات کا بلند کرنیوالا ہے،

Marfat.com

اَلْخَزَانَۃُ الْعَاشِرَۃُ دسواں خزانہ

فِیْ فَوَائِدَ شَتّٰی فوائد متفرقہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَاحِدَۃٌ مِنْھَا فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَاقُوْنَ فِی النَّارِ وَعِنْدَنَا اَلسُّنِّیُّ مَنْ وَافَقَ السُّنَّۃَ عِلْمًا وَعَمَلًا وَلَہُ الْمُخْرَجُ الْاَوَّلِیُّ فِی الْجَنَّۃِ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اُمّت میں تہتر فرقے پیدا ہونگے اور ایک ان میں سے جنت میں جائیگا اور باقی دوزخ میں اور ہمارے نزدیک سُنّی کا یہ مطلب ہے کہ اسکا علم اور عمل سنت کے مطابق ہو یہی فرقہ سب سے پہلے جنت میں جائے گا،

ابوالحسن اشعری اور ان کا مسلک!

وَاَمَّا مَا اِبْتَدَعَہُ الْمُتَکَلِّمُوْنَ فَلَیْسَ بِشَیْءٍ وَّلَا یَجِبُ اِتِّبَاعُہٗ وَکُنْ لِّلّٰہِ الشَّرَائِعَ الْقِیَاسِیَّۃَ لَا شَلَّجَ لَھَا عِنْدَنَا وَلِمَنْ ھَبَ

اور جو باتیں متکلمین نے بدعت کے طور پر ایجاد کی ہیں وہ سراسر باطل ہیں اور اس قابل نہیں کہ ان کا اتباع کیا جائے اور اسی طرح جن احکام شرعیہ کی بناء قیاس پر ہے ان سے بھی ہم مطمئن

Marfat.com

لِشَيْخِ اَبِي الْحَسَنِ عِنْدَنَا
وَقَدَمٌ وَمَذْهَبُهُ مِنْ مَنَاهِلِ
مَذْهَبِ الصَّحَابَةِ وَهُوَ
مِنْ تَحْتِ الْاِرَادَةِ الْمُتَجَدِّدَةِ
وَهِيَ مِلَاكُ عِرْفَانِهِ وَلِهٰذَا
نَظَرُهُ اَنْ يَلْفِيَ كُلَّ
تَفْصِيلٍ فَاضِلٍ ۔

نہیں، امام ابوالحسن اشعری کے مذہب کو
ہم قدم و منزلت کیساتھ دیکھتے ہیں اور
ہمارے نزدیک انکا مذہب صحابہ کرام
کے مذہب کے مطابق ہے اور وہ ارادہ
متجددہ کے ماتحت ہے اور اسکے علم و
معرفت کا دارومدار اسی پر ہے یہ اصول
اس کے پیش نظر رہتا ہے کہ ہر ایک
غیر ضروری امر کو ضروری کر دیا جائے،

وَاِذَا دَخَلْتَ فِيْ
مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ تَعَيَّنَ هٰذَا
الْمَذْهَبُ بِالتَّحْقِيْقِ فَحَيْثُ
يَقُوْلُ الْوُجُوْدُ عَيْنُ الْمَاهِيَّةِ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنَّ مَنَاطَ الْفَرْقِ
بَيْنَ حَالَتِيِ الْعَدَمِ الْبَسِيْطِ
وَالْوُجُوْدِ اِنَّمَا هُوَ الشَّيْءُ
نَفْسُهُ ۔
وَحَيْثُ يَقُوْلُ الْاِسْمُ
عَيْنُ الْمُسَمّٰى اِنَّمَا يُرِيْدُ
اَنَّهُ صَادِقٌ عَلَيْهِ وَ

اور اگر تم کو صحابہ کرام کے مذہب پر
عبور حاصل ہو تو تم اس نظریہ پر پہنچو گے
کہ امام موصوف کا مسلک حقیقۃً اسی کے
مطابق ہے جیسا کہ ان کا قول کہ وجود
عین ماہیت ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ عدم
بسیط اور وجود کے درمیان جو فرق پیدا ہوتا
ہے اس کا دارومدار کسی چیز کی ذات
پر ہے،
اور جیسا کہ ان کا قول کہ اسم عین مسمّٰی ہے
اسکا مطلب یہ ہے کہ اسم اپنے مسمّٰی پر پورے
طور پر صادق آتا ہے اور اسکا عنوان

Marfat.com

عُنْوَانُ لَهُ ۔
وَحَيْثُ يَقُوْلُ اَلْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُبَّمَا يُرِيْدُ بِحَسَبِ هٰذَا الْاِسْمِ الْحَادِثِ وَالْحَكِيْمُ اَيْضًا يُفَضِّلُهُمْ فَضْلًا لِهٰذَا الْاِسْمِ كَمَا عَرَفْتَ لَاسِيَّمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ يَخْتَصُّ الْاَنْبِيَاءَ الَّذِيْنَ لِاسْمِهِمْ زِيَادَةُ سُبُوْغٍ وَظُهُوْرٍ ۔

وَحَيْثُ يَقُوْلُ الْحَسَنُ وَالْقُبْحُ شَرْعِيَّانِ يُرِيْدُ بِحَسَبِ هٰذَا التَّحَقُّقِ الْحَادِثِ وَالْقَوْلُ الْفَصْلُ عِنْدَنَا اَنَّ الشَّيْءَ حَسَنٌ اَوْ قَبِيْحٌ بِحَسَبِ الْاَزَلِ وَمِنَ الْعَقْلِ مَا يَبِيْنُ وَيُظْهِرُ هٰذَا الْحُكْمَ ثُمَّ لَمَّا

ہوتا ہے،

اور ان کا قول ہے کہ انبیاء کرام کو ملائکہ پر فضیلت حاصل ہے اس سے مراد وہ فضیلت ہے کہ جس کا تعلق اسم حادث سے ہو ایک حکم ربانی بھی اس اسم پاک کے لحاظ سے انبیاء کرام اور خصوصاً ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ملائکہ سے افضل سمجھتا ہے،

اور ابن ماجہ کی حدیث میں جن انبیاء کرام کا خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے ان کے اسم میں زائد سبوغ اور ظہور پایا جاتا ہے،

اور امام موصوف فرماتے ہیں کہ اعمال کا حسن اور قبح شرعی ہے مطلب یہ کہ باعتبار تحقق حادث کے اور قول فیصل ہمارے نزدیک یہ ہے کہ دراصل کسی فعل کا حسن اور قبح ازلی ہے اور عقل اس حکم کا بیان اور اظہار کرتی ہے پھر جب شریعت کا نزول ہوا تو ایک اور حسن

لَشَأْتِ الشَّرِيْعَةُ مُتَحَقِّقَ لَهُ
حُسْنُ اَوْ قُبْحٌ اَخَرَانِ فَالشَّيْخُ
اِنَّمَا يَبْصِرُ هٰذَيْنِ وَالْمُعْتَزِلَةُ
قَصَرُوْا اَنْفُسَهُمْ بِالْمَوْنِ تَقْلِيْدًا
الْاَصْحَابِ يَكْتَفُوْنَ عَلٰى حَسَبِ
وَحَيْثُ يَقُوْلُ بِعِصْمَةِ الْاَنْبِيَاءِ
فَاِنَّهُ مُوَافِقٌ لِمَذْهَبِ الْحَكِيْمِ
اِلَّا اَنَّ الْعِصْمَةَ عِنْدَهُمْ لَهَا
طَبَقَاتٌ كَمَا عَلِمْتَ وَلَا يَمْتَنِعُ
بِالْعِصْمَةِ اِلَّا الْكَبَائِرَ مِنَ
الذُّنُوْبِ عِنْدَنَا وَيَقْلَقُ
نَفْسُهُ عِنْدَ الصَّغَائِرِ +
وَحَيْثُ يَقُوْلُ بِخَلْقِ
الْاَفْعَالِ وَالْاِسْتِطَاعَةِ مَعَ
الْفِعْلِ فَهُوَ مُحِقٌّ فِيْهِ
اَلَيْسَ مِنَّا مَهَّدْنَا بَيَانَهُ
اَنَّ قَاطِبَةَ الْمُمْكِنَاتِ
مُسْتَنِدَةٌ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ
اِسْتِنَادَ الضَّوْءِ اِلَى الشَّمْسِ

اور قبح کی حالت پیدا ہو گئی تو شیخ ان
دونوں حالتوں کو دیکھتے ہیں، مگر معتزلہ
نے ان چیزوں کو عقل ہی پر ختم کر دیا
کیونکہ وہ صحابہ کرام کی تقلید نہیں کرتے
اور اپنی ہی عقل کو کافی سمجھتے ہیں،
اور عصمت انبیاء کا قول اختیار کرنا یہ
بھی حکیم کے مذہب کے مطابق ہے مگر عصمت
کے اسکے نزدیک جیسا کہ بیان کیا گیا،
مختلف طبقات ہیں اور ہماری رائے
میں عصمت فقط کبائر ذنوب سے مانع
ہے، ہاں صغائر کے وقت بھی طبیعت
کو قلق ہوتا ہے،
خلق افعال اور استطاعت مع
الفعل کے مسئلہ میں بھی امام موصوف
حق بجانب ہیں کیونکہ ہم اس بات کو
واضح طور پر بیان کر چکے ہیں، کہ تمام
ممکنات کا معرض ظہور میں آنا، اللہ
تعالےٰ کیساتھ وہی نسبت رکھتا ہے
جو کہ سورج کی روشنی کو عین آفتاب کی

Marfat.com

أَوْ أَتَمَّ وَأَسْبَغَ مِنْهُ فَاعْلَمْ أَنَّ الْأَفْعَالَ كَذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّ الشَّيْخَ لِأُمِّيَّتِهِ اِكْتَفٰى بِالْأَفْعَالِ۔

وَحَيْثُ يَقُوْلُ الْكَلَامُ النَّفْسِيُّ فَإِنَّمَا يُرِيْدُ بِهِ مَا أَسْلَفْنَاهُ فِيْ مَبْحَثِ الْكَلَامِ وَلَا عِبْرَةَ بِتَفَاسِيْرِ أَصْحَابِهِ كَلَامَهُ وَحَيْثُ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ أَسْمَائِهِ تَعَالٰى الْمُسْعِرُ وَمَا يُشَابِهُ فَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَسُبْحَانَهُ كَذٰلِكَ بِحَسَبِ اِنْتِهَاءِ الْوَسَائِطِ وَلٰكِنِ الشَّيْخُ لِسُبُوْغِ أُمِّيَّتِهِ يَقُوْلُ إِنَّهَا صِفَاتٌ وَأَسْمَاءٌ حَقِيْقَةً فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ۔

وَحَيْثُ يَقُوْلُ فِيْ

ساتھ نسبت ہے بلکہ اس سے بھی زائد اور کامل، سو افعال بھی اسی طرح ہیں، مگر شیخ موصوف نے اپنی امیت کی وجہ سے صرف افعال ہی پر اکتفا کیا ہے،

اور جس وقت شیخ موصوف کلام نفسی کے متعلق بیان کرتے ہیں تو اسکا مفہوم ہم کلام کی بحث میں بیان کر چکے ہیں اور ان کے کلام کی جو تفاصیل کی گئی ہیں وہ قابل اعتبار نہیں اور جس وقت امام کہتے ہیں کہ اللہ تعالے کے اسماء میں سے المستعر (نرخ متعین کرنیوالا) بھی ہے تو تم جان چکے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت متعین کرنا بھی صحیح ہے کیونکہ وسائط کو جب آخر تک پہنچایا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی پر منتہی ہوتے ہیں لیکن شیخ اپنی امیت کے کمال کی وجہ سے انہیں صفات اور اسماء حقیقیہ سمجھتے ہیں خیر اس میں کوئی مضائقہ نہیں،

اور شیخ موصوف آخرت میں عذاب

Marfat.com

الْمَعَادِ بَعْدَ الْقَبْرِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَالنَّشْرِ وَالشَّفَاعَةِ فَهُوَ مُحِقٌّ وَقَدْ عَلِمْتَ اَسْرَارَهَا فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ وَحَيْثُ يَقُوْلُ بِتَحَيُّزِ النَّفْسِ فَاِنَّمَا هُوَ حَقٌّ كَمَا مَرَّ ۔

قبر حساب میزان نشر اور شفاعت کے قائل ہیں تو یہ بھی حق ہے جیسا کہ گذر چکا اور وہ تحیز نفس کے بھی قائل ہیں تو وہ بھی درست ہے جیسا کہ بیان گزر چکا ہے،

وَحَيْثُ يَقُوْلُ بِحُدُوْثِ الْعَالَمِ زَمَانًا وَبِاشْتِرَاطِ الْحُدُوْثِ لِلْحَاجَاتِ فَكُلُّ ذٰلِكَ لِاُمِّيَّتِهٖ وَلَا عَجَبَ لِاُمِّيٍّ تَحَيَّرَ فِي الْاِرَادَةِ الْمُجَدَّدَةِ وَبِهٰذِهِ الْاِرَادَةِ يَقُوْلُ الْاِرَادَةُ قَدِيْمَةٌ وَتَعَلُّقَاتُهَا حَادِثَةٌ ۔

اور اسی طرح ان کا قول ہے کہ عالم حادث زمانی ہے اور حاجات کیلئے حدوث شرط ہے یہ سب باتیں انکی اُمیت کا نتیجہ ہیں اور کیونکہ وہ ارادہ متجددہ میں محو ہو چکے تھے اور اسی ارادہ کی بنا پر وہ کہتے ہیں کہ ارادہ قدیم ہے اور اسکے تعلقات حادث ہیں،

وَحَيْثُ يَقُوْلُ الْاَرْضُ وَالْيَمِيْنُ وَالْوَجْهُ صِفَاتٌ فَذٰلِكَ لِاُمِّيَّتِهٖ وَحَيْثُ يَقُوْلُ لَا يُشْتَرَطُ لِنَبِيٍّ كَسْبٌ وَلَا اِسْتِعْدَادٌ فَاِنَّمَا يُرِيْدُ اَنَّ لَيْسَ لَهٗ بِحَشْمِ كَسْبٍ وَاُمِّيَّتِهٖ يَقْتَضِيْ اَنْ لَا يَتَبَيَّنَ

اور ارض اور یمین اور وجہ کو صفات الٰہی تسلیم کرنا بھی انکی اُمیت کی دلیل ہے اور ان کا یہ بھی قول ہے، کہ نبی میں کسب اور استعداد شرط نہیں اس سے انکی مراد یہ ہے کہ یہ تکلف کوئی بھی نبوت کا اکتساب نہیں کر سکتا اور انکی اُمیت ہی کا تقاضا ہے کہ استعداد انکے سامنے

الاستعداد كما علمت ۔ نمایاں نہیں ہوئی

واختلافهم في الايمان و الاسلام والتصديق نزاع لفظي لا يرجع الى معنوي ومع هذا فالحق ما عليه الاشعرية لانه هو اصطلاح الصدر الاول ونحن نذكر لك ۔

اور ایمان و اسلام اور تصدیق کے مفہوم میں جو اختلاف ہے وہ اختلاف لفظی ہے اختلاف معنوی نہیں، بایں ہمہ اشعریہ کے طریق تعبیر کو ہم حق سمجھتے ہیں، کیونکہ صدر اول کی یہی اصطلاح ہے اور ہم تمہارے سامنے ان چیزوں کو بیان کر دیں گے،

والخلافة ثلثون سنة وافضل الامة ابو بكر ثم وثم على الترتيب ومرتكب الكبيرة ليس بخارج عن الايمان الاقراري فهذه قريب من اربع وعشرين مسئلة بينا حقيقة اهل السنة فيها وهي معظم ما انفردوا به عن غيرهم وبالجملة لو اعتبرت الحالة التي تحقق بالصحابة فلا

اور خلافت راشدہ تیس ۳۰ سال رہی ہے اور ابوبکر صدیق رض تمام امت میں افضل ہیں اسکے بعد علی حسب الترتیب ثابت ہے اور مرتکب کبیرہ ایمان اقراری سے خارج نہیں ہوتا یہ ان ہی چوبیس ۲۴ مسائل میں سے ہے کہ جن میں اہل سنت کی تحقیق ہم نے بیان کر دی ہے، اور یہ وہ معرکۃ الآرا مسائل ہیں کہ جنمیں یہ حضرات اپنے علاوہ اور جماعتوں سے علیحدہ رہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر تم اس طریقہ کا اعتبار کر لو جو کہ صحابہ کرام کا ہے، تو

Marfat.com

تَحْقِيقٌ اِلَّا فِي مَذْهَبِ الْاَشَاعِرَةِ وَهٰذِهِ الْحَالَةُ هِيَ الَّتِي تَجِبُ عَلَى الْمُقَلِّدِيْنَ فَكُلُّ فِرْقَةٍ مُقَلِّدَةٌ اَبَتْ ذٰلِكَ فَهِيَ خَاطِئَةٌ وَاَمَّا اَعْمَالُهُمْ فَاِنْ يَفْشُوا الْاَحَادِيْثَ وَيَعْمَلُوْا عَلٰى حَسَبِهَا مَعَ فِقْهٍ وَدِرَايَةٍ مَعَانٍ وَالْحَكِيْمُ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْاَقْيِسَةِ اِلَّا الْقِيَاسَ الْجَلِيَّ اَوِ الْخَفِيَّ الَّذِيْ مَصْلَحَتُهُ عَامَّةٌ وَاَمَّا الْمُتَعَمِّقُوْنَ فِي الرَّاْيِ فَلَيْسُوْا مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ فِيْ شَيْءٍ وَاَمَّا هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ الْاَرْبَعَةُ فَاَقْرَبُهَا اِلَى السُّنَّةِ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ الْمُنَقَّحُ الْمُصَفّٰى وَكَانَ نَظَرُهُ يَصِلُ اِلٰى حَقِيْقَةِ الْعِلَلِ وَالْاَسْبَابِ ۔

اشاعرہ ہی کا مسلک تحقیق پر نظر آئے گا، اسی حالت کی تقلید تمام مقلدین پر واجب ہے اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ خطا کار رہے اور اعمال کے متعلق ہمارا نظریہ یہ ہے کہ احادیث کی چھان بین کی جائے اور فقہ اور درایت کے مطابق ان پر عمل کیا جائے حکیم ربانی کے نزدیک قیاسات میں سے صرف وہی مقبول ہے جو قیاس جلی ہو، یا وہ قیاس خفی کہ جس کی مصلحت عامہ ہو، جو لوگ صرف اتباع رائے میں تعمق کرتے ہیں وہ اہل سنت نہیں، مذاہب اربعہ میں اقرب الی السنۃ امام شافعی کا مذہب ہے، بشرطیکہ اس کی تنقیح اور تمحیص کی جائے امام موصوف کی نظر علل اور اسباب کی جانب بہت جلد پہنچتی ہے،

روایتِ حدیث میں اختلافِ صحابہؓ

اِعْلَمْ اَنَّ اخْتِلَافَ صحابہ کرام سے جو اختلاف احادیث

Marfat.com

الصَّحَابَةِ فِي حِكَايَةِ صِفَةِ
لَهُ صُوَرٌ الْأَوَّلُ اخْتِلَافُ
الرِّوَايَةِ بِالْمَعْنَى وَهُوَ الْأَكْثَرُ
وَالثَّانِي اخْتِلَافُ اللَّفْظِ
وَهُوَ أَنْ يَحْذِفَ أَحَدُهُمْ
كَلَامًا وَيُورِدَهُ الْآخَرُ
الثَّالِثُ اخْتِلَافُ الْوَهْمِ
مِثْلُ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ
رَكِبَ وَأَهَلَّ حِينَ
اسْتَوَتْ عَلَى تَلِّ فَمِنْهُمْ
مَنْ وَهِمَ أَنَّهُ أَهَلَّ
حِينَ قَامَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ
وَمِنْهُمْ مَنْ وَهِمَ أَنَّهُ
أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ وَإِنَّمَا
كَانَ فَرَغَ الْحَجَّ حِينَ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ
الرَّابِعُ اخْتِلَافُ النِّسْيَانِ فَيَقُولُ

کی روایت میں واقع ہوا ہے اس کی
چند وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ وہ اکثر
روایت بالمعنیٰ کرتے تھے دوسرے یہ
کہ ایک راوی کسی روایت میں کسی فقرے کو
حذف کر دیتا اور دوسرا اسے بیان کر دیتا
تیسرے یہ کہ ایک راوی کو کچھ وہم سا ہو جاتا
کہ جسکی بنا پر اسکی تعبیر اور حضرات سے
مختلف ہو جاتی، مثلاً ابن عباس رض بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب اونٹنی پر سوار ہوئے تو آپ نے
لبیک کہکر اپنی آواز بلند کی اور جب
بلندی پر چڑھے تب بھی تلبیہ با آواز
بلند پڑھا چنانچہ اب بعض راویوں کو یہ
وہم ہوا کہ آپ نے اونٹنی پر سوار ہو کر
احرام باندھا اور بعض نے یہ خیال کیا
کہ ٹیلے پر چڑھ کر احرام باندھا اور تلبیہ
کہا درانحالیکہ آپ اس وقت احرام باندھ
چکے تھے کہ جب آپ نے مسجد ذوالحلیفہ میں
دو رکعت نفل پڑھی تھی اور بعض راویوں

Marfat.com

كَعُثْمَانَ حَرْفٍ حَرْفًا اٰخَرَ كَمَا قَالَ فِي قِصَّةِ الْكُسُوْفِ اَحَدُ هُمَا رَجُلٌ وَالْاٰخَرُ هُمَا امْرَاَةٌ ۔

نسیان کی وجہ سے اختلاف ہو جاتا ہے اور ایک لفظ دوسرے لفظ سے بدل جاتا ہے جیسا کہ کسوف کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا۔ اور دوسرے عورت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

وَاخْتِلَافُهُمْ فِي شَانِ النُّزُوْلِ اَكْثَرُ سَبَبِهٖ اَنَّهُمْ لَمَّا اَرَادُوْا اَنْ يُفَسِّرُوا الْاٰيَةَ فَرَضُوْا لَهَا قِصَّةً تَكُوْنُ مِصْدَاقًا لَهَا اَوْ قَضُّوْا قِصَّةً كَانَتْ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيْثِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَيَزْعَمُ الرَّاوِيْ اَنَّهَا نَزَلَتْ حِيْنَئِذٍ ۔

اور آیات کے شان نزول میں اکثر اختلاف اس وجہ سے پیدا ہوا کہ صحابۂ کرام جس وقت کسی آیت کی تفسیر کرنے لگے تو اس کا مصداق واضح کرنے کیلئے کوئی واقعہ بیان کرتے یا کوئی ایسا واقعہ سناتے جو عہد نبوت میں واقع ہوا ہوتا اور اس آیت کے جزئیات میں سے ہوتا یہ سن کر راوی گمان کرتا کہ یہ آیت اسی واقعہ کے ساتھ نازل ہوئی ہے

وَاخْتِلَافُهُمْ فِيْ وَقْتِ النُّزُوْلِ بِسَبَبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْاٰيَةَ عِنْدَ وَاقِعَةٍ لِاسْتِشْهَادٍ اَوْ لِاسْتِنْبَاطٍ فَيَظُنُّ الظَّانُّ اَنَّهَا نَزَلَتْ حِيْنَئِذٍ ۔

اور وقت نزول میں اختلاف پیدا ہونیکا یہ سبب ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کسی واقعہ کے پیش آنے پر کلام اللہ کی کسی آیت یا آیات سے استشہاد فرمائے یا اس واقعہ کا حکم اس آیت سے استنباط فرمائے تو راوی کو

Marfat.com

یہ غلط فہمی ہوتی کہ یہ آیت اسی وقت نازل ہوئی ہے،

وَاَمَّا اِخْتِلَافُهُمْ فِيْ مَنَاهِجِ فَسَبَبُهٗ اَنَّهُمْ مُخْتَلِفُوْنَ فِي السُّنَنِ فَيَاْخُذُ اَحَدُهُمْ سُنَّةً وَالْاٰخَرُ اُخْرٰى وَاَمَّا اَنَّ صَحَابِيًّا يَرٰى عَمَلًا اَوْ يَسْمَعُ قَوْلًا مِنْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحْمِلُهٗ عَلٰى عِلَّةٍ وَوَجْهٍ وَصَحَابِيًّا اٰخَرَ يَرٰى اَوْ يَسْمَعُ بِغَيْرِهَا وَيَحْمِلُهٗ عَلٰى عِلَّةٍ وَوَجْهٍ اُخْرٰى ۔

احکام شرعیہ کے متعلق جو اختلاف صحابہ کرام میں پیدا ہوا اسکا باعث یہ ہے کہ آپ کی سنتیں مختلف ہیں، کسی نے ایک پر عمل کیا اور کسی نے دوسری پر اور یہ کہ کسی صحابی نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا یا آپ کی کوئی حدیث سنی، تو اسے کسی علت اور جہت پر محمول کر لیا اور دوسرے صحابی نے بعینہ آپ کو وہی عمل کرتے ہوئے دیکھا اور وہی بات آپ سے سنی مگر اس کو اور جہت اور علت پر محمول کر لیا،

وَاَمَّا الْمَصَالِحُ فَيَخْتَلِفُ بِالْاَزْمِنَةِ وَالْاَمْكِنَةِ اَوِ الْاٰرَاءِ وَيَخْتَلِفُ بِحَسَبِهَا الْجَوَابُ وَيَطْمِسُ فِيْ نَظَرِ الرُّوَاةِ ۔

اور مصالح میں وقت زمانہ اور رائے کے اختلاف کی بنا پر اختلاف ہو جاتا ہے اور جواب بھی اس اعتبار سے بدلتا رہتا ہے اور راوی اس بات کو نظر انداز کر دیا کرتے ہیں (معلوم ہوا کہ ابتداء زمانہ میں مثلاً رفع یدین کا حکم تھا پھر بعد میں منسوخ ہو گیا، عابد الرحمن صدیقی)

Marfat.com

وَاَمَّا دَرَجَتُهُمْ فِیْ کَمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُتَوَحِّدُ الْمُعْتَدِلُ مِنْهُمُ الْخَلِیْفَةُ وَمِنْهُمُ الْفَقِیْهُ وَمِنْهُمُ الْاَفْقَهُ وَذَکَرْنَا بَعْضَ اَقْسَامِهِمْ وَاخْتِلَافُ الصَّحَابَةِ کَانَ سَبَبًا لِاخْتِلَافِ مَنْ بَعْدَهُمْ فَتَدَبَّرْ ۔

اور صحابہ کرام کا درجہ کمال بھی مختلف ہے کوئی متوحد معتدل ہے کوئی خلیفہ ہونیکی استعداد رکھتا ہے کوئی فقیہ اور کوئی اس سے بھی فقیہ تر ہے ہم نے پہلے بھی انکے بعض اقسام بیان کر دئے ہیں صحابہ کرام کا اختلاف بعد والوں کیلئے اختلاف کا باعث ہوا اچھی طرح سمجھ لو،

ایمان کی حقیقت

وَمِمَّا یَجِبُ التَّنْبِیْهُ عَلَیْهِ اَنَّ اَصْلَ الْاِیْمَانِ هُوَ الْاِنْقِیَادُ لِلّٰهِ تَعَالٰی قَلْبًا وَقَالِبًا وَلِهٰذَا یَقْتَضِیْ لِذَاتِهٖ نَوْعًا مِنَ الْحِکْمَةِ وَالْعِصْمَةِ وَالْوَجَاهَةِ وَاِنْ کَانَتْ فِیْ حَاجِزٍ مِنَ النَّشْاَةِ الدُّنْیَاوِیَّةِ وَاَصْلُ الْکُفْرِ عَدَمُ الْاِنْقِیَادِ لِلّٰهِ تَعَالٰی لَا قَلْبًا وَلَا قَالِبًا وَیَقْتَضِیْ لِذَاتِهٖ اَضْدَادًا

اس بات کو بخوبی سمجھ لو کہ ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار ہو جائے اسلئے کسی نہ کسی شکل میں حکمت عصمت اور وجاہت اسکا اقتضاء ذاتی ہے اگرچہ یہ عالم ماری ان صفات کے کما حقہٗ ظہور میں آنے سے مانع ہے اسی طرح کفر کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے روگردان ہو جائے اس لئے اس کا ذاتی اقتضاء یہ ہے کہ وہ ان

Marfat.com

أُولٰئِكَ الصِّفَاتِ

وَلَمَّا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الشَّرَائِعِ تَعَيَّنَ رُسِمَ الْإِيْمَانِ لِلشَّهَادَتَيْنِ وَاسْمُ الْكُفْرِ لِلنُّكُوْلِ عَنْهُمَا فَالْإِيْمَانُ بِحَسَبِ هٰذَا الْاِصْطِلَاحِ قَوْلٌ فَقَطْ وَالْكُفْرُ هُوَ النُّكُوْلُ عَنْهُ وَعَلَيْهِمَا يَتَفَرَّعُ حُكْمُ الشَّرْعِ مِنَ الْاَمْنِ وَالْجِهَادِ وَغَيْرِهِمَا ۔

وَلِلشَّرْعِ اِصْطِلَاحٌ اٰخَرُ وَهُوَ الْاِيْمَانُ بِحَسْبِ مَا يَخُصُّ بِالَّذِيْ تَحَقَّقَ فِيْهِ نَوْعٌ مِنْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ فَبَقِيَ قِسْمٌ اٰخَرُ يُسَمّٰى بِالْمُنَافِقِ وَمَرِيْضِ الْقَلْبِ ۔

اوصاف کے اضداد سے موصوف ہو،

جب شرائع نے احکام کی تعیین کر دی تو ایمان کا لفظ شہادتین کیلئے مخصوص ہو گیا اور کفر کا یہ مفہوم یہ ہوا کہ جو شہادتین کا منکر ہو اس اصطلاح کو پیش نظر رکھکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایمان فقط اقرار باللسان ہے اور کفر کے معنی یہ ہیں کہ زبان سے شہادتین کا انکار کرے اور اسی پر امن اور جہاد وغیرہ کے شرعی احکام متفرع ہوتے ہیں،

اور شریعت کی ایک اور اصطلاح بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مومن کا لفظ اسی لئے مخصوص ہے کہ جس میں یہ صفات مذکورہ کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوں، چنانچہ اسکے علاوہ دوسری قسم کو منافق اور مریض القلب کیساتھ موسوم کیا گیا ہے

منافق کی حقیقت!

فَتَعَرَّفْ مِنْ هٰذِهِ

اس سے تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا

Marfat.com

لسبیل ان المنافق فی
عرف الشرع یطلق علی معنیین
الاول هو المصدق بقلبه
ولسانه بالله ورسوله وقد
احاطت به خطیئاته من
قبل اللسان والفرج والقلب
وغیرها ومن امراض قلوبهم
الشرک بالله فی طلب الحوائج
والعبادات والذبح و
النذر والایمان ما لم
یکن شکا لا بخلق الله تعالی
والیوم الآخر ورسوله
والانقیاد له۔

وهذا الصنف اصعبها
وهم یخلون الجنة
بعد التعذیب ان شاء
الله تعالی ولا یخلدون
فی النار لانهم لا یذنبون
بالله ورسوله واذا استطاعوا

کہ شرع کی اصطلاح میں منافق کے دو معنی
ہیں ایک وہ جو دل اور زبان سے اللہ
تعالےٰ اور اسکے رسول کی تصدیق کرے
لیکن اس کی زبان شرمگاہ اور قلب
وغیرہ کے گناہوں نے اسے گھیر رکھا ہو
اور امراض قلوب میں سے شرک باللہ
ہے یعنی غیر اللہ سے مرادیں مانگی جائیں
انکی پرستش کیجائے ان کیلئے جانوروں
کو ذبح کیا جائے منتیں مانیں اور انکے
نام کی قسمیں کھائی جائیں مگر شرط یہ ہے
کہ انسان اللہ تعالےٰ کو خالق مانے اور
آخرت اور اسکے رسول پر ایمان رکھے
اور اسکی اطاعت پر آمادہ ہو،
مگر یہ سخت ترین نفاق ہے اس قسم
کے منافقین عذاب پالینے کے بعد
جنت میں داخل کئے جائیں گے۔
انشاء اللہ تعالےٰ۔ اور دوزخ میں ہمیشہ
نہیں رہیں گے اگرچہ وہ خطاکار ہیں مگر
پھر بھی اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کو

Marfat.com

مَالَكُمْ بُعِثَ إِلَيْهِ رَسُولٌ
آخَرُ فَإِذَا بُعِثَ وَانْكَشَفَ
الْغِطَاءُ وَتَحَقَّقَ التَّكْذِيبُ
وَقَامَتِ الْحُجَّةُ فَهُمْ
خَالِدُونَ فِي النَّارِ ۔
فَمِنْ هٰذَا الصِّنْفِ كَانَ
الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى قَبْلَ
رَسُولِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا بُعِثَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ
تَعَالٰى وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ
حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا وَمِنْ
أَمْرَاضِ الْقَلْبِ الْحَسَدُ وَ
الْحِقْدُ وَاتِّبَاعُ الشَّهَوَاتِ
وَأَمْثَالُهَا وَإِلَيْهَا أَشَارَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَحَادِيثِ عَلَامَاتِ
النِّفَاقِ ۔
وَأَمَّا أَمْرَاضُ الْجَوَارِحِ فَأَكْثَرُ

تاوقتیکہ اور کوئی دوسرا رسول نہ آجائے
پناہ سمجھتے ہیں مگر جسوقت آپ مبعوث ہوگئے
اور پردہ اٹھ گیا اور جھوٹ ثابت ہو
گیا اور حجت قائم ہوگئی تو پھر یہ لوگ
ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے،
چنانچہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی بعثت سے پہلے یہود اور نصاریٰ
اسی قسم میں داخل تھے چنانچہ جب آپ
مبعوث ہوئے اور ان پر حق ثابت ہو
گیا اور اسی چیز کی جانب اللہ تعالیٰ نے
اپنے اس فرمان میں اشارہ کیا ہے کہ ہم
کسی قوم کو اسوقت تک عذاب نہیں دیتے
کہ جسوقت تک انکے پاس کوئی رسول نہ
بھیجیں اور حسد و حقد اور اتباع شہوات
وغیرہ امراض قلب میں سے ہیں اور انہیں
کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان احادیث میں اشارہ فرمایا ہے کہ
جن میں علامات نفاق کا تذکرہ کیا ہے،
اور اعضاء کے امراض شمار سے باہر

مِنْ اَنْ یَّخُصَّ وَبِالْجُمْلَةِ
فَکُلُّ مَنْ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْئَتُهٗ
اَیْ فَنِیَ فِیْهَا اَیْ مَاتَ کَافِرًا وَهُوَ
الْمُنَافِقُ بِالْمَعْنَی الْاَوَّلِ وَاِیَّاهُ
کَانَتِ الصَّحَابَةُ یَخَافُوْنَ
وَالثَّانِیْ اَلْمُکَذِّبُ قَلْبًا وَ
الْمُصَدِّقُ لِسَانًا وَهُوَ فِی
الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ
وَفِیْهِمْ نَزَلَ اِسْتَغْفِرْتَ
لَهُمْ اَلْاٰیَةَ وَبِالْجُمْلَةِ
فَالْمُنَافِقُ لَفْظٌ مُشْتَرَکٌ
وَکِلَا هٰذَیْنِ الْمَعْنَیَیْنِ
وَقَعُوْا فِی الْخَبْطِ ۔
وَلَمَّا لَمْ یَکُنْ لِاَدِلَّةِ الْکُفْرِ
اَحْکَامٌ فِی الشَّرْعِ یَقَعُ اتِّفَاقًا
فِیْ اَنَّهَا کُلَّهَا فِی النَّارِ لَمْ یَخْتَصَّ
بِحَسَبِ هٰذَا الْاِصْطِلَاحِ لِمَعْنًی
وَفِی الْحَدِیْثِ اَنَّ بَعْضَ الْکُفَّارِ
یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ اَبَدًا

ہیں، خلاصہ یہ کہ جس کو گناہ نے گھیر لیا۔
یا کسی قسم کی اسکو اس میں فنا حاصل ہو گئی
وہ پہلے معنیٰ کے اعتبار سے منافق ہے
اور اسی چیز کا صحابۂ کرام اپنے اوپر
خوف کیا کرتے تھے،
اور دوسرے قسم کا منافق وہ ہے، کہ
قلب سے جھٹلائے، اور زبان سے
تصدیق کرے تو اسکا انجام درک اسفل
من النار ہے اور انہیں منافقین کے
بارے میں یہ آیت نازل ہوئی استغفرت
لھم الایۃ، الغرض منافق کا لفظ ان
دونوں معنیٰ میں مشترک ہے اسی تحقیق کے
نہ سمجھنے کی وجہ سے خبط میں پڑ جاتے ہیں
اور انواع کفر کے شرعیت میں کوئی
احکام نہیں کیونکہ اس چیز پر اتفاق
ہے کہ سب کے سب، دوزخی ہیں اس
اصطلاح کی بنا پر کسی معنیٰ کی کوئی خصوصیت
نہیں، اور حدیث شریف میں ہے کہ
بعض کافروں سے عذاب میں تخفیف

Marfat.com

عَنِ الْقِسْمِ الَّذِیْ هُوَ مِزَاءُ الْمُنَافِقِ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَدَبَّرْ وَتَرَشَّدْ

کی جائیگی تو وہ اسی قسم کے ہیں، جیسا کہ مسلمانوں میں منافق بخوبی سمجھ لو،

نسخ کی حقیقت!

وَاَیْضًا مِمَّا یَجِبُ التَّنْبِیْهُ عَلَیْهِ اَنَّ النَّسْخَ کَانَ فِیْ اِصْطِلَاحِ الصَّدْرِ الْاَوَّلِ یَاْتِیْ بِمَعْنَی الْاِزَالَةِ فَقَطْ اَعَمَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ زَوَالًا لِزَوَالِ الْعُلَمَاءِ کَنَسْخِ النُّجُوْمِ وَالْخُطُوْطِ اَوْ رَفْعًا لِلْقِیَاسِ بِالْبَاطِلِ کَنَسْخِ الْبَحَائِرِ وَالسَّوَائِبِ اَوْ بَیَانًا لِاِنْتِهَاءِ مُدَّةِ الْحُکْمِ وَقَدْ ذَکَرْنَا السِّرَّ فِیْهِ اَوْ بَیَانًا لِاَنَّ الْمَفْهُوْمَ الْمُوَافِقَ اَوِ الْمُخَالِفَ غَیْرُ مُرَادٍ وَغَیْرُ ذٰلِکَ وَلَمَّا لَمْ یُدْرِکْ هٰذَا التَّحْقِیْقَ جُلُّ الْمُفَسِّرِیْنَ اِخْتَبَطُوْا فَتَدَبَّرْ۔

یہ بات بھی خصوصیت کیساتھ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ صدر اول میں نسخ زائل کرنے کے معنی کیلئے استعمال کیا جاتا تھا عام ازیں زوال علماء کے زوال کیساتھ ہو جیسا کہ علم نجوم یا رمل یا کسی قیاس باطل کو رد کیا جائے جیسا کہ بحیرہ اور سائبہ کا نسخ عمل میں لایا گیا یا یہ کہ جو حکم شرعی نافذ تھا اس کی مدت نفاذ کے ختم ہونیکا اعلان کر دیا جائے اور اس کا راز ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یا یہ بتایا جائے کہ کسی چیز کا مفہوم موافق یا مخالف مراد نہیں وغیر ذلک اور جب اکثر مفسرین اس تحقیق کو نہ سمجھ سکے تو خبط میں گرفتار ہو گئے،

وَاَیْضًا مِمَّا یَجِبُ التَّنْبِیْهُ

اور ان امور سے کہ جن پر تنبیہ واجب ہے

Marfat.com

عَلَيْهِ اَنَّ الْاِرَادَةَ وَالْمَشِيْئَةَ فِي الْقُرْاٰنِ حَيْثُمَا ذُكِرَتْ فَالْمُرَادُ عَنْهُمَا الرِّضَاءُ وَكَذٰلِكَ الْاَمْرُ وَالْاِذْنُ فَتَدَبَّرْ ۔

وہ یہ کہ قرآن کریم میں جس مقام پر ارادہ اور مشیت کا ذکر کیا ہے تو اس سے مراد رضا ہے اور اسی معنی کیلئے اذن اور امر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے،

اِعْلَمْ اَنَّ الْكُفَّارَ الَّذِيْنَ خَاصَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ صِنْفَانِ اَلْاَوَّلُ الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانُوْا يُشْرِكُوْنَ الْاَصْنَامَ فِي الْعِبَادَةِ وَطَلَبِ الْحَوَائِجِ وَالنَّذْرِ وَالدُّعَاءِ اَيِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْقُرْاٰنِ وَالْاِيْمَانَ وَاَصْلُ ضَلَالِهِمْ هٰذَا اَنَّ اٰبَاءَهُمْ لَحِقُوْا بِبَعْضِ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنَ النَّاسِ وَالْمَلَائِكَةِ وَرَاَوْا مِنْهُمُ الْتَاثِيْرَ وَعَلِمُوْا اَنَّهُمْ اَحْبَابٌ وَاجِبٌ تَعْظِيْمُهُمْ

یاد رکھو کہ جن کافروں کیساتھ مجادلہ کہا گیا ہے وہ دو قسم کے لوگ ہیں ایک ان میں سے مشرکین ہیں یہ لوگ اپنے اصنام کو اللہ تعالےٰ کی عبادت میں شریک ٹھہراتے تھے ان سے مرادیں مانگتے اور انکے نام پہ ذبح کرتے تھے ان کی یاد میں مشغول رہتے اور استعانت اور استغاثہ کے طور پہ انکو پکارتے اور ان کیلئے منتیں مانتے تھے اور انکے نام کی قسمیں کھاتے تھے اور انکی گمراہی کی بنیاد یہ ہے کہ انکے باپ دادا کو بعض صالح لوگوں کی صحبت حاصل ہوئی اور بعض ملائکہ سے انہوں نے شرف عقیدت حاصل کیا اور انکی کرامات کا مشاہدہ کیا اور انکو واجب التعظیم سمجھا، ان کی اس تعظیم کا باعث

وَاَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لَا يُقْتَرَبُ
مِنْهُ اِلَّا بِوَاسِطَتِهِمْ فَلِهٰذَا
عَظَّمُوْهُمْ وَطَلَبُوْا مِنْهُمُ
الْحَوَائِجَ وَشَاعَ ذٰلِكَ
حَتّٰى نَشَأَ هٰؤُلَاءِ
الْمُشْرِكُوْنَ فَاَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ
مِنْ كُلِّ وَجْهٍ كَادَ قَلْبُهُمْ
اَنْ يَحْكُمَ لَهُمْ بِالْاُلُوْهِيَّةِ
وَالْخَالِقِيَّةِ وَاَزْعَجَهُمْ اَمْرٌ
مَا حِسِّيٌّ وَهُوَ اَنَّ الْمَلِكَ
الْعَظِيْمَ لَا يُسْتَطَاعُ
قُرْبُهٗ اِلَّا بِوَاسِطَةِ مُلُوْكِهِمْ
خُلَفَاءُهٗ فِيْ اَطْرَافِ
الْمَمَالِكِ فَهُمْ مُلُوْكٌ
وَهُوَ مَلِكُ الْمُلُوْكِ وَكَانُوْا
يُنْكِرُوْنَ بِعْثَةَ رَسُوْلِنَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقِرُّوْنَ
بِبِعْثَةِ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَيَدَّعُوْنَ
اِتِّبَاعَهُمْ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ

یہ تھا کہ انکے دلوں میں یہ عقیدہ جم گیا تھا
کہ انکو واسطہ قرار دیئے بغیر کسی کو اللہ
تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا اسلئے
وہ اسکے مستحق ہیں کہ انکی تعظیم کیجائے اور
اپنی مرادیں اور حاجتیں ان سے طلب
کی جائیں یہ باتیں ان میں شائع ہوگئیں
چنانچہ انکی نسلوں میں یہ عقیدہ اس قدر مستحکم
ہوگیا کہ وہ من کل الوجوہ پکے مشرک ہو
گئے اور اپنے دلوں میں ان مقربین کو
تقریباً معبود اور خالق سمجھنے لگے انہوں
نے عالم قدس کو اس عالم مادی محسوس پر قیاس کیا انہوں
نے دیکھا کہ عظیم الشان شہنشاہ کا قرب
حاصل کرنیکی سوائے اسکے اور کوئی صورت
نہیں کہ پہلے اسکے مصاحبین اور مقربین
خلفاء نواب کا قرب اور انکی خوشنودی
حاصل کی جائے، یہ لوگ ارسال رسل
اور بعثت انبیاء کو تسلیم کرتے تھے اور ملت
ابراہیمی کے اتباع کے مدعی تھے، لیکن
ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

Marfat.com

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ وَاَصْلُ
ذٰلِكَ اِسْتِبْعَادُهُمْ اَنْ يَّكَلِّمَ
اللّٰهُ رَجُلًا هُوَ مِثْلُنَا وَمِنْ
جِنْسِنَا يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ وَ
لَيْسَ لَهٗ مَزِيَّةٌ عَلَيْهِمْ بِزَعْمِهِمْ
وَمِنْ عَادَةِ الْجَهَلَةِ اَنَّهٗ اِذَا
لَمْ يَرَ وَا رَجُلًا زَخَمُوْهُ مُنَزَّهًا
ثُمَّ اِذَا اَدَّاهُ يَمَارِسُ الْعَادَاتِ
اَنْكَرُوْا عَلَيْهِ فَلِهٰذَا لَمْ تَرَ
كَانُوْا يُقِرُّوْنَ بِسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ
وَيُنْكِرُوْنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا انکار کرتے تھے اسلئے کہ انکی عقل سے
یہ چیز بالاتھی کہ اللہ تعالےٰ ایسے انسان
سے کلام فرمائے جو کہ ہمارے جیسا ہے اور
ہمارے طریقہ سے کھاتا پیتا ہے اسلئے کہ انکا
خیال تھا کہ انہیں ہم پر کسی قسم کی فوقیت
حاصل نہیں جاہلوں کی عادت ہے کہ جس
کسی کو انہوں نے دیکھا نہیں ہوتا تو وہ اس کو مقدس اور
فوق البشر ہستی خیال کرتے ہیں برخلاف اس کے اگر کوئی
صاحب کمال ان کے سامنے ہو اور وہ یہ دیکھ لیں کہ یہ بھی
ہماری طرح زندگی بسر کرتا ہے اور اس کی عادات ہمارے
مخالف نہیں تو اس وجہ سے اس کی فضیلت کا انکار کرتا
کرتے ہیں ان لوگوں نے دیگر انبیاء کرام کو تسلیم کرنے اور
ہمارے رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کرنے میں یہی راز تھا،

وَكَانُوْا يُنْكِرُوْنَ الْبَعْثَ
وَالْجَزَاءَ وَاَصْلُ ذٰلِكَ
اَلْفَتْهُمْ بِالزَّمَانِ اَنَّهُمْ
مَنْ رَاَوْا مُرُوْرَ هٰذَا الْاِنْتِظَامِ
بِهٰذَا التَّدْبِيْرِ الْخَفِيِّ عَلَيْهِ
الْبَرُّ الْخَفِيُّ فِي الْوُجُوْدِ

اور یہ لوگ بعث بعد الموت
اور جزا کا انکار کرتے تھے اور انکے دلوں
میں یہ عقیدہ پیدا ہونیکی وجہ یہ تھی کہ وہ
مدت ہائے دراز سے اس بات سے مانوس
تھے کہ عالم کا نظام جوں کا توں ہے
حقیقت تک رسائی سے انکی عقلیں قاصر

فَزَعَمُوا هٰذَا الْاِنْتِظَامَ دَائِمًا وَكَذٰلِكَ وَاسْتِبْعَادُهُمْ اَنْ يَجْمَعَ الْاَجْزَاءَ الْمُتَفَرِّقَةَ بَعْدَ صَيْرُورَتِهَا اَرْضًا ۔

تھیں انہوں نے اس پر نتیجہ اخذ کیا کہ نظام دائمی ہے اور وہ اس چیز کو بعید از صواب سمجھتے تھے کہ جسم انسان کے خاک ہو جانیکے بعد اجزاء تفرقہ کون جمع کر سکتا ہے

وَكَانُوا حَرَّمُوا اَشْيَاءَ لَمْ يَاْمُرِ اللّٰهُ بِهَا وَاَهَلَّ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ اللُّحَيِّ فَاِنَّهُ هُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَاَنَّ الْجَهَلَةَ يُوْجِبُوْنَ عَلَى الْغَيْرِ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَمْرًا وَيَتَّبِعُهُمْ رِجَالٌ اَخَرُوْنَ اِذَا رَاَوْا اَنَّهُمْ سُعَدَاءُ فِيْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا فَهٰذِهٖ خَمْسَةُ مَسَائِلَ خَاصَّةٍ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ فِيْهَا الْمُشْرِكِيْنَ ۔

اور ان چیزوں کو حرام اور حلال کر لیا تھا کہ جنکا اللہ تعالےٰ نے حکم نہیں دیا تھا، اور اس کی بنیاد عمرو بن لحی نے ڈالی کہ جس نے سب سے پہلے سوائب کو رواج دیا اور جاہلوں کا دستور ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی پروا نہ کرتے ہوئے بعض امور کو اپنے اوپر واجب کر لیتے ہیں اور دوسرے جب دیکھتے ہیں کہ ان کو عزت ہے تو وہ انکی اتباع شروع کر دیتے ہیں اور سعادت دنیا میں ملی ہے یہ وہ پانچ مسائل ہیں کہ جن کے بارے میں قرآن کریم نے مشرکین سے ردو قدح کی ہے،

وَالثَّانِيْ اَهْلُ الْكِتٰبِ وَكَانُوْا يُجَادِلُوْنَ لِلّٰهِ

اور دوسرا گروہ کہ جنکے ساتھ قرآن کریم نے مجادلہ فرمایا ہے وہ اہل کتاب

Marfat.com

سُبْحَانَهٗ وَلَدًا وَاَصَّلُوْا اَنَّ لِعِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خُصُوْصِيَّةً لَيْسَتْ لِغَيْرِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَهٗ بِلَا سَبَبٍ ظَاهِرٍ بِخِلَافِ اِيَّاهُ وَكَذٰلِكَ لِعُزَيْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُصُوْصِيَّةٌ فَسَمَّوْا هٰذِهِ الْخُصُوْصِيَّةَ نُبُوَّةً وَكَادَ اَخْلَافُهُمْ يَزْعُمُوْنَ الْبُنُوَّةَ الْحَقِيْقِيَّةَ وَالْاَوَّلُوْنَ زَوَّرُوْا لِاَنَّهٗ مَجَازٌ اَوْ نَقْلٌ بِلَا جَامِعٍ يَعْتَدُّ بِهٖ مَعَ مَا فِيْهِ مِنْ فَسَادِ الْمَصْلَحَةِ وَسُوْءِ الْاَدَبِ فَكَيْفَ الثَّانِيْ ۔

کا ہے یہ لوگ اللہ تعالےٰ کیلئے اثبات ولد کرتے تھے اور اس غلط عقیدہ کی بنیاد یہ تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک خاص منزلت حاصل ہے اور وہ اس خصوصیت سے ممتاز تھے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں بغیر باپ کے پیدا کیا جسکا کوئی ظاہری سبب نہیں تھا صرف اللہ تعالےٰ کے وہ محبوب بندے تھے اور عزیر علیہ السلام کو بھی اسی طرح بارگاہ الٰہی میں خصوصیت حاصل تھی ان خصوصیات کو اہل کتاب نے ابنیت سے تعبیر کیا ہے، جنکے خلاف اسکو حقیقی ابنیت سمجھنے لگے، مگر یہ تعبیر سراسر جھوٹ ہے کیونکہ خصوصیت کو ابنیت سے تعبیر کرنا مجاز ہے اور اس مقام پر کوئی مرجح نہیں کہ جس سے دونوں کے مفہوم میں اشتراک پایا جائے علاوہ ازیں ابنیت کو ان معنوں میں استعمال کرنا مصلحت کے خلاف اور اللہ تعالےٰ کی ذات کے ساتھ سراسر گستاخی ہے تو پھر یہ تعبیر ثانی کیسے درست ہو سکتی ہے۔

وَكَانُوْا يُنْكِرُوْنَ بِبِعْثَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور اہل کتاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بھی منکر تھے،

Marfat.com

وَسَلَّمَ وَكَانَ الْبَاعِثُ عَلَيْهِ
أَشْيَاءَ مِنْهَا أَنَّهُمْ كَانُوا يَزْعُمُونَ
أَنَّ النُّبُوَّةَ فِيهِمْ أَبَدًا وَمِنْهَا
الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ وَمِنْهَا أَنَّ
الْعَلَامَاتِ الْمَذْكُورَةَ فِي التَّوْرَاةِ
وَالْإِنْجِيلِ كَانَتْ كُلِّيَّةً لَا
يَسْهُلُ انْطِبَاقُهَا عَلَى الْجُزْئِيَّاتِ
لَا سِيَّمَا وَقَدْ أَوَّلَهَا قُدَمَاؤُهُمْ
لَا عَلَى مَعْنَى الْمُرَادِ فَكَانُوا
يُحَرِّفُونَ الْكِتَابَ وَذَلِكَ عَلَى
وَجْهَيْنِ إِمَّا كَانُوا يُأَوِّلُونَ
الْكِتَابَ عَلَى غَيْرِ مَا هُوَ عَلَيْهِ
ثُمَّ يَكْتُبُونَ التَّأْوِيلَ الْفَاسِدَ
وَيُسَمُّونَ التَّرْجَمَةَ تَوْرَاةً
وَإِنْجِيلًا وَإِمَّا كَانُوا يَقِيسُونَ
قِيَاسًا فَاسِدًا وَيَسْتَنْبِطُونَ
اسْتِنْبَاطًا فَاسِدًا فَيُسَمُّونَهَا
حُكْمَ اللهِ فِي التَّوْرَاةِ فَهٰذِهِ
ثَلٰثَةُ مَسَائِلَ خَاصَمَ اللهُ فِيهَا

جس کے وجوہ مختلف تھے، وہ اپنی
زعم باطل میں یہ سمجھتے تھے کہ نبوت پر
فائز ہونا صرف بنی اسرائیل کی
خصوصیت ہے اور پھر خود غرضی اور حسد
تھا، اور تورات و انجیل کی پیشین گوئیاں
اس طور پر تھیں کہ انہیں مختلف معانی
پر محمول کیا جا سکتا تھا، خصوصاً جبکہ ان
کے اسلاف اور قدماء نے انکو باطل معانی
پر محمول کیا، چنانچہ یہ اپنی کتابوں میں تحریف
کرتے تھے اور یہ دو طریقے سے تھا ایک یہ کہ
اسکی عبارتوں کی غلط توجیہات کرتے
تھے اور پھر ان ہی توجیہات کو اس مقام
پر لکھ دیتے اور اس ترجمہ کو اصل تورات
اور انجیل کے ساتھ موسوم کرتے یا قیاس
فاسد اور استنباط فاسد کرتے تھے، تو
اسے کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے تورات
میں حکم نازل کیا ہے چنانچہ یہ تین مسائل
ہیں کہ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے
اہل کتاب سے بحث کی ہے کہ جن

Marfat.com

اَهْلَ الْكِتَابِ هٰذَا اَصْلُ لِاَبْهَمْ وَمَحَلُّ النِّزَاعِ فِيْهِمْ ۔

کی اصلیت اور غلط فہمی ہم نے بیان کردی ہے،

تفسیر وحدیث کے اقسام!

وَاعْلَمْ اَنَّ التَّفْسِيْرَ تَفْسِيْرَانِ تَفْسِيْرٌ هُوَ حَظُّ اَهْلِ الظَّاهِرِ وَتَفْسِيْرٌ هُوَ حَظُّ الْحُكَمَاءِ الرَّبَّانِيِّيْنَ اَمَّا الْاَوَّلُ فَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ الرَّجُلُ قَدْ جَمَعَ الْعَرَبِيَّةَ وَسَمِعَ الْحَدِيْثَ فَتَمَثَّلَتْ لَهٗ مَلَكَةٌ اِسْتِنْبَاطِ الْمَرَامِ فَهُوَ بِذٰلِكَ يَتَصَرَّفُ فِيْ مَوَارِدِ الْكَلَامِ وَاَمَّا الثَّانِيْ فَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ لِلرَّجُلِ لِاِمْتِثَالِهٖ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصْمَةٌ وَحِكْمَةٌ وَجَاهَةٌ مُحِيْطًا بِحَقَائِقِ الْاِلٰهِيَّاتِ وَالْمَعَادِيَّاتِ وَغَيْرِهِمَا مُسْتَطْلِعًا اِلٰى مَقَاطِعِ الْاٰيَاتِ

یاد رکھو تفسیر کی دو قسمیں ہیں، ایک اہل ظاہر کی اور دوسری حکماء ربانیین کی تفسیر ہے تفسیر ظاہر کیلئے یہ ضروری ہے کہ آدمی کو عربیت میں کمال حاصل ہو اور اسی طرح حدیث میں کافی عبور حاصل ہو اس سے اس میں استنباط کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے، کہ وہ کلام کو سمجھ سکے اور قرآن کریم کی آیات سے صحیح طور پر استنباط کر سکے اور دوسری قسم کی تفسیر ان لوگوں کا کام ہے کہ جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے حکمت، عصمت اور وجاہت کے اقتضاءات کو پورا کیا ہے الٰہیات اور معادیات وغیرہ پر ان کا علم کامل ہے، آیات کریمہ کے مناط پر انکی نظر

Marfat.com

الْكَرِيمَاتِ فَيُدْرِكُ بِحِدَّةِ
بَصَرِهِ اَنْ اَيَّ اٰيَةٍ تَصُلُّ عَنْ
اَيِّ حَضْرَةٍ مِنْ هٰذَا هُوَ الْاِيْمَانُ
الْكَامِلُ بِالْقُرْاٰنِ وَاِلَيْهِ
يَنْتَهِي التَّصْدِيْقُ ۞
وَكَذٰلِكَ مَعْرِفَةُ الْحَدِيْثِ
مَعْرِفَتَانِ اَمَّا مَعْرِفَةُ اَهْلِ
الظَّاهِرِ فَبِالرُّوَاةِ وَغَرِيْبِ الْحَدِيْثِ
وَاَمَّا مَعْرِفَةُ الْحُكَمَاءِ فَبِالتَّطَلُّعِ
اِلٰى حَقِيْقَةِ التَّشْرِيْعِ وَ
الْعِلْمِ وَلَيْسَ الْعِلْمُ اَمْرًا
يَمْضِيْ وَيَنْقَضِيْ وَلٰكِنَّهٗ عِنْدَ
اللّٰهِ اَزَلِيٌّ اَبَدِيٌّ مَنْ فَازَ
بِهٖ فَهُوَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۞
كَذٰلِكَ الْقِيَاسُ قِيَاسَانِ
اَمَّا قِيَاسُ اَهْلِ الظَّاهِرِ
فَعِرْفَانُ الْعِلَلِ وَتَطْبِيْقُ
الْمَقِيْسِ بِالْمَقِيْسِ
عَلَيْهِ وَاَمَّا قِيَاسُ

رہتی ہے اور وہ اپنی تیز فہمی سے ہر ایک
ایت کے متعلق یہ کہہ سکے کہ اسکا صدور
کون سی بارگاہ سے ہوا قرآن مجید پر
کامل ایمان رکھنے کی حقیقت یہی ہے
اور یہی تصدیق کا منتہائے کمال ہے،
علی ہذا حدیث کا جاننا بھی دو طرح
پر ہے ایک طریقہ اہل ظاہر کا جسکا
مدار راویوں کے ثقہ اور غیر ثقہ اور
غریب الحدیث وغیرہ جاننے پر ہے
اور حکماء ربانیین کا نظریہ تشریع اور
علم کی حقیقت جاننا ہوتا ہے اور
علم آنے جانے والی شے نہیں بلکہ وہ
اللہ تعالےٰ کے ہاں ایک ازلی اور
ابدی چیز ہے جس نے اس کو پا لیا
اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی
اسی طرح قیاس کی بھی دو قسمیں ہیں
ایک قیاس اہل ظاہر کا ہے وہ تو
علتوں کا جاننا اور مقیس کو مقیس علیہ
کے مطابق کرنا ہے اور ایک قیاس

Marfat.com

اَهْلِ الْحِكْمَةِ فَاَجَلُّ مِنْ اَنْ يَتَصَوَّرَهُ اَكْثَرُ الْاَذْهَانِ الْمَشْهُوْرَةُ وَعَسٰى اَنْ نَذْكُرَ هٰذِهِ الْعُلُوْمَ فِيْ رِسَالَةٍ مُنْفَرِدَةٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِيَدِهِ الْخَيْرُ +

اہل حکمت کا ہے اور انکے افکار عالیہ کی حقیقت اس سے بالاتر ہے کہ معمولی اذہان اسکا ادراک کر سکیں اور ممکن ہے کہ ہم ان علوم کو ایک مستقل تصنیف کی صورت میں شائع کریں، ان شاء اللہ تعالے بیدہ الخیر،

حقائق حروف

وَمِنْ فُنُوْنِ الْحِكْمَةِ فَنُّ الْحُرُوْفِ ا۔ غَيْبٌ مَحْضٌ لَا بِشَرْطِ شَيْءٍ ب لُزُوْمٌ تَنَسِّيٌ ت تَتْمِيْمٌ غَالِبًا وَمَعْنَاهَا مِثْلُ مُتَنَسِّنٍ غَيْرِ مُتَعَيِّنٍ الْحَقِيْقَةِ ث بَدَلٌ عَنِ التَّاءِ غَالِبًا وَمَعْنَاهُ مِثْلُ التَّاءِ اِلَّا اَنَّهُ اَلْطَفُ مِنْهُ ج مَعْنَاهُ تَخْلِيْطٌ غَيْرُ مُتَشَعْشَعٍ الْمَاهِيَّةِ ح غَيْبٌ بِشَرْطِ

اور انواع حکمت میں سے حقائق حروف کا جاننا بھی ضروری ہے چنانچہ الف کا مفہوم غیب محض ہے بشرط لا شیئ ب کے معنیٰ لزوم تنسی کے ہیں، ت میں غالباً اس کی تکمیل ہے یعنی وہ متنسن کہ جسکی حقیقت متعین نہیں ث غالباً تا کا بدل ہے اور اسکے بعینہٖ وہی معنیٰ ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ اس کا مفہوم لطیف تر ہے، ج کا مفہوم وہ تخلیط ہے کہ جسکے مفہوم میں نورانیت نہیں، ح کے معنیٰ غیب بشرط

Marfat.com

شَيْءٍ خ هُوَ كَالْحَاءِ وَزِيْدَ
فِيْهِ مَعْنَى اللُّزُوْمِ وَالتَّخْلِيْطِ
د لُزُوْمٌ لَا انْفِكَاكَ لَهُ ذ مِثْلُهُ
اَلَّا اَنَّ فِيْهِ لُطْفًا مَوْهُوْمًا ر
ظُهُوْرٌ مُتَرَدِّدٌ اَعْنِيْ يَظْهَرُ
مَرَّةً وَيَبْطُنُ اُخْرٰى اَوْ
يَصْدُرُ عَنْهُ اَثَرَانِ ظَاهِرٌ
وَبَاطِنٌ ز هُوَ الْجِيْمُ اِلَّا
اَنَّ فِيْهِ لُطْفًا وَاِشْعَارًا
بِمَعْنَى اللُّزُوْمِ س
سَرَيَانٌ مَوْهُوْمٌ اَوْ
مَوْجُوْدٌ ش هُوَ الْاِنْطِبَاقُ
وَالشُّمُوْلُ ص رَفْعَةٌ
عَوْدِيَّةٌ ض فَسَادٌ
صُوْرَةٍ اِلٰى اَوْكَسَ
مِنْهُ ط غَيْبٌ بِشَرْطِ
لَا ظ هُوَ الظُّهُوْرُ غَيْرُ
الْمُتَشَعْشَعِ وَفِيْهِ
لُطْفٌ ع هُوَ

شے کے ہیں، خ اس کے ایک معنی ہیں مگر اس میں لزوم
زیادہ ہے، د کا مفہوم وہ لزوم ہے کہ جس میں انفکاک نہیں ہوتا
ذ بھی اسی معنی میں مستعمل لیکن اس میں ایک موہوم جیسی لطافت
ہے، ر کے معنی اس ظہور کے ہیں، کہ جس
میں تکرار اور تردد کا مفہوم شامل ہے
اس سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ کبھی اس
سے اسکا ظہور اور کبھی اخفا ہوتا
ہے یا اس سے دو طرح کے اثرات
ظہور میں آتے ہیں، ظاہر اور باطن،
ز کے معنی جیم کی طرح ہیں مگر اس میں
لطافت اور کسی قسم کا لزوم پایا جاتا ہے
س کا مفہوم سریان ہے خواہ موجود
ہو یا موہوم ش کے معنی انطباق
اور شمول کے ہیں، ص کا مفہوم رفعت
عودیہ ہے، ض کا مفہوم کسی صورت
کا ناقص سے ناقص ہونا، ط کے
معنی غیب بشرط لا شئے، ظ اس
ظہور کا نام ہے کہ جس میں لطافت
تو ہو مگر نورانیت نہ ہو، ع کا مفہوم

Marfat.com

الحاءِ اِلَّا اَنَّ فِیْہِ شُرُوْقًا	ح کے طریقہ پر ہے مگر اس میں چمک
وَتَشَعْشُعًا غ ھُوَ الْمُنْکَدِرُ	اور نورانیت ہے غ بمعنی انکدار
ف لَفَافًا بِھَا وَمَعْنَاہُ	ف کے معنی ت کے طریقہ پر ہیں مگر
کَالتَّاءِ ق تَحَجُّرٌ	اس میں لکنت ہے ق کے معنی سخت
غَایَۃَ التَّحَجُّرِ وَیُسْتَعَارُ	تحجر کے ہیں کہ جسکے معنی باعتبار کنایۃ
لِلْقُوَّۃِ ک اَضْعَفُ	کے قوت کیلئے مستعمل ہوتے ہیں، ک
مِنْ ذٰلِکَ وَاَخَفُّ	کا مفہوم اس سے ضعیف اور کمزور ہے
ل ھُوَ التَّعَیُّنُ بَعْدَ	ل ابہام کے بعد تعیین کرنا، م بمعنی
الْاِبْھَامِ م ھُوَ التَّدَنُّسُ	تدنس تام، ن بمعنی نور اور روشنی
التَّامُّ ن ھُوَ النُّوْرُ	و کا استعمال کبھی میم کے طریقہ پر اور
وَالضَّوْءُ وَقَدْ یَکُوْنُ	کبھی باء کے طریقہ پر ہوتا ہے ہ کے
کَالْمِیْمِ وَقَدْ یَکُوْنُ کَالْبَاءِ	معنی وہ غیب کہ جس کا وجود عالم
ہ غَیْبُ عَالِمِ التَّخْلِیْطِ ی ھُوَ	تخلیط میں، ی کے معنی ظہور اور خفاء
التَّرَدُّدُ بَیْنَ الظُّھُوْرِ وَالْخَفَاءِ	میں تردد کے ہیں
وَاعْلَمْ اَنَّ الْھَمْزَۃَ وَ	یاد رکھو کہ ہمزہ اور ھ کے ایک
الْھَاءَ وَاحِدَۃٌ اِلَّا اَنَّ الْھَاءَ	معنی ہیں، لیکن ھ کے مفہوم میں تخلیط
اَخْلَطُ وَالْحَاءُ وَالْغَیْنُ وَاحِدٌ	زائد ہے اور ح و ع کے ایک معنی ہیں
اِلَّا اَنَّ الْعَیْنَ اَشْرَقُ وَالْخَاءُ	لیکن ع میں اشراق اور نور زائد ہے
وَالْغَیْنُ وَاحِدٌ اِلَّا اَنَّ الْخَاءَ	خ اور ع کے ایک معنی ہیں لیکن خ کے

Marfat.com

اَلزَّمُ وَالْغَيْنُ اَغْلَظُ وَالْقَافُ وَالْكَافُ وَاحِدٌ اِلَّا اَنَّ الْكَافَ اَخْفَتُ وَاللَّامُ وَالرَّاءُ وَاحِدٌ اِلَّا اَنَّ اللَّامَ اَنْزَلُ فَتْعَةً وَالرَّاءُ اَرْفَعُ مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَدَّدَ وَالدَّالُ وَالتَّاءُ وَاحِدٌ اِلَّا اَنَّ الدَّالَ اَنْزَمُ وَاَفْصَحُ وَالتَّاءُ اَبْهَمُ وَالْجِيْمُ وَالزَّاءُ وَاحِدٌ اِلَّا اَنَّ الزَّاءَ اَلْطَفُ ۔

مفہوم میں لزوم اور غ کے مفہوم میں غلظت زائد ہے ق اور ک کے ایک ہی معنیٰ ہیں مگر موخر الذکر خفیف تر ہے ل اور ر کے مفہوم میں تردد ہے د اور ت کے ایک معنیٰ پائے جاتے ہیں مگر د میں لزوم اور فصاحت ہے اور ت میں ابہام کی زیادتی ہے ج اور ز کے بھی ایک ہی معنیٰ ہیں، مگر ز میں زائد لطافت پائی جاتی ہے،

وَلْنُمَهِّدْ لِمَنْ لِكَ اَلْفَاظًا عَلٰى هٰذَا الْمُذَاقِ اَلْ غَيْبٌ تُعَيَّنَ وَمِنْهُ قَالَ بَعْضُ الصُّوْفِيَّةِ اِنَّ الْاِسْمَ الْاَعْظَمَ اَلْ بَلْ اِتَّصَلَ بِمَا قَبْلَ هٰذَا الْمُتَعَيَّنِ هَلْ مُنْكَرٌ يُطْلَبُ تَعْيِيْنُهٗ اَیْ غَيْبٌ مُتَرَدِّدٌ

اور اب اسی معنیٰ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض الفاظ مرکب کے ہم تم کو معانی بتلاتے ہیں، ال کے معنی میں وہ غیب ہے جو متعین ہوگیا اسی بنا پر بعض صوفیہ ال کو اسم اعظم کہتے ہیں، بل کے یہ معنیٰ ہیں کہ اسی تعین کو اپنے ماقبل سے اتصال حاصل ہوگیا، ھل وہ مجہول چیز ہے کہ جس کا تعین مطلوب ہے، اَیْ کے معنیٰ وہ غیب متردد کہ

Marfat.com

يُعْلَمُ جِنْسُهُ وَيُجْهَلُ عَيْنُهُ
ذَا مُبْهَمُ الذَّاتِ الَّذِي غُيِّبَ
مُتَعَيِّنٌ بِأَمْرٍ مُتَنَكِّرٍ سَاعَتَئِذٍ
يُفْصَحُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ
سَرَى وَسَارَ وَسَرَ وَسَيَّحَ
وَسَاحَ كُلُّهَا تُنْبِئُ عَنْ مَعْنَى
السَّرَيَانِ وَحَلَّ وَحَنَّ وَ
خَرَّ وَحَنَّ كُلُّهَا يُشْعِرُ بِالْفَسَادِ
وَقَدْ يُسْتَعَارُ الضِّدُّ لِمُجَرَّدِ
الْكَيْفِيَّةِ الصُّورِيَّةِ فَيُقَالُ
أَبْيَضُ لِلَّازِمِ تَرَدَّدَ مُنْفَكًّا وَ
هُوَ مِنْ كَيْفِيَّاتِ الصُّوَرَةِ وَ
أَخْضَرُ لِتَخْلِيطٍ هُوَ مِنْ كَيْفِيَّاتِ
الصُّوَرَةِ وَطَوْدٌ وَطَوْرٌ وَطَفَى
وَطَافَ وَطَارَ كُلُّهَا تُبْعِدُ أَوْ
تُقَدِّسُ وَحَسَّ غَيْبَ سَرَى
بِالتَّعَمُّقِ وَالْإِدْرَاكِ وَحَيَ غَيْبَ سَرَى
ظَهَرَ أَثَرُهُ مِنْهُ وَبَطَنَ أَثَرُهُ
الْمَجَدَ وَالْوُدَّ وَالرَّدَّ وَالْمَدَّ

جس کی جنس معلوم اور عین مجہول ہے
ذا کا مفہوم وہ مبہم ذات ہے کہ جس میں
غیب متعین ہوا جسکی صورت بظاہر منکرہ
کی ہے مگر یہ ابہام زائل ہو جائے گا
سرے، سارا، سیر، سبح اور
ساح، ان سب میں سریان کے معنیٰ
پائے جاتے ہیں، ضل، ضار، ضل
ان الفاظ میں جو ضل پر مشتمل ہیں، فساد
کے معنیٰ پائے جاتے ہیں بعض اوقات
کیفیت صوریہ کے اظہار کیلئے ضد کا
لفظ لایا جاتا ہے مثلاً ابیض کا مفہوم
وہ لازم کہ جسکے انفکاک میں تردد ہو
اور کیفیات صوریہ میں سے ہے اور
اخضر اس تخلیط کیلئے ہے جو کیفیات صوریہ
میں سے ہے، طور، طود، طفی
طاف، طار، سب میں بعد اور تقدس
کا مفہوم ہے نیز وہ غیبی احساس جس
کے سریان میں تعمق ہے، ادراک
کے معنیٰ وحی غیبی کہ جسکے سریان کے

Marfat.com

كُلُّهَا لِلُّزُومِ وَصَدَفَ وَصَلَحَ
وَصَارَ وَصَبَرَ كُلُّهَا لِلْعُبُورِ مَا
فَقَطْ اَوْ مَعَ رِفْقَةٍ وَعِلْمٍ شُرُوْقٍ
تَعَيَّنَ بِاللُّزُومِ مُتَّنَ نِسْ وَمَحْضٍ
وَمَحْضٍ كُلُّهَا لِمُتَّنَ نِسْ اِنْتَقَلَ
اِلَى الْغَيْبِ وَنُوْرٌ وَنَارٌ وَنَهَارٌ
نُهْرٌ كُلُّهَا لِضَوْءٍ اَوْ لِاَيِّ ضَوْءٍ
وَلَمْعٌ وَعَيْنٌ وَعَنًا كُلُّهَا لِلشُّرُوْقِ
وَقُرْ وَحَقٌّ لِلثُّبُوْتِ ۞

بعض اثرات ظاہر ہوئے اور بعض پوشیدہ رہے جدّ وَدّ مدّ رد سب میں لزوم کے معنی پائے جاتے ہیں صدف صلح، صار، صبر سب میں عبور کا مفہوم ہے۔ یا بعض اور مفہومات بھی اس کے ساتھ شامل ہیں نیز وہ اشراقی علم جس میں اس لئے تعین پیدا ہوا ہو کہ اس میں اور متدنس میں لزوم ہے محی۔ اور محض میں متدنس کا مفہوم ہے جو غیب کی طرف منتقل ہوا۔ نور۔ نار۔ نہر نہار روشنی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ لمع۔ عین۔ عنا بمعنی چمک اور نورانیت قر اور حق ثبوت کیلئے ہیں،

وَبِالْجُمْلَةِ فَعِلْمُ الْحُرُوْفِ
لَيْسَ مِمَّا يُحَاطُ بِهٖ فِي الْكَلَامِ
الْاِسْتِطْرَادِيِّ وَاللّٰهُ تَعَالٰى
هُوَ الْمُوَفِّقُ وَاَنَا اَبُوْحُ وَ
لَا اَكْذِبُ ؏

خلاصہ یہ کہ حقائق حروف کا علم اس قدر مختصر نہیں کہ اس کو کلام استطرادی میں بیان کیا جا سکے واللہ الموفق میں تم سے سچ کہتا ہوں کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں، شعر)

وَمِنْ اِحْسَانِ رَبِّيْ صِرْتُ
بَحْرًا ۞ وَكَانَ الْحَقُّ
وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ ۞
لِسَانِيْ صَارِمٌ لَا عَيْبَ

اور میں اپنے پروردگار کے احسانات سے بحر پور دریا ہو گیا، اور حق کے جلوہ گر ہونے سے حائل اور پردہ ختم ہو گیا اور میری زبان سیف رواں ہے کہ جسمیں کوئی

Marfat.com

فِيْهِ ۔ وَيَجْرِيْ لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ ۔	نقص نہیں اور میرے علم کا دریا صاف ہے، کہ ڈول ڈالنے سے کچھ کدورت نہیں ہوتی،
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الَّذِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ بِلَا اسْتِحْقَاقٍ مِنِّيْ فَلَكَ الْحَمْدُ ۔	اے الٰہ العالمین مجھ پر یہ تو نے تمام انعامات بغیر استحقاق کے کئے ہیں فلک الحمد،

وَصِيَّةٌ

اُوْصِيْكَ بِالْاِهْتِمَامِ فِي الْاِقْتِرَابِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاِجْتِهَادِ فِيْ طَاعَتِهٖ فَاِنَّهَا جُمَاعُ الْخَيْرِ وَمِلَاكُ الْاَمْرِ وَكُنْ حَنِيْفًا لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا لَا جَلِيًّا وَلَا خَفِيًّا وَاِيَّاكَ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ وَاِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ اِلٰى اَقْوَامٍ يُسَمُّوْنَ بِالْمُتَفَلْسِفَةِ وَاُولٰئِكَ قَدْ اَضَلَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَحَبَسَهُمْ	میری وصیت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں پوری کوشش کیجائے اسلئے کہ یہی چیز تمام خیر کو جامع اور ملاک امر ہے اور حنیف بننے کی کوشش کرو اللہ تعالےٰ کیساتھ ہر قسم کے شرک جلی اور خفی اور بدعات سے بھی اپنے کو محفوظ رکھو کیونکہ یہ سراسر گمراہی ہے اور جو لوگ اپنے کو فلاسفہ کہتے ہیں ان سے احتیاط کرو، اللہ تعالےٰ نے جان بوجھ کر انہیں گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور انکے ادراکات

Marfat.com

فِيْ مُدَّةٍ كَتَبْتُهُمْ فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا
فَاِنْ شِئْتَ تَحْقِيْقَ الْاَمْرِ
وَتَدْقِيْقَ السِّرِّ فَلَيْسَ
عِلْمُهُ عَرَبِيًّا لَكَ وَلٰكِنْ عِلْمٌ
يُؤْخَذُ مِنْ مَنْبَعِ الشَّرْعِ بَعْدَ
بَعْدَ الطَّاعَاتِ وَالْاِقْتِرَابَاتِ
فَاتَّبِعُوْنِيْ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ
الرَّشَادِ وَاِيَّاكَ تُنْكِرُ عَلٰى
هٰذَا الَّذِيْ حَوَاهُ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ
فَتَخْسَرَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ خَانَهُ
عِلْمٌ حَقٌّ رَبَّانِيٌّ لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ وَ
لِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ بِالْفَارِسِيَّةِ
چوں بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا ایں جا است
وَلَوْلَا مُبَالَغَةُ بَعْضِ اَجِلَّةِ
الْخُلَّانِ وَاَعِزَّةِ الْاِخْوَانِ
لَقَدْ كِدْنَا اَنْ نَضُنَّ بِهٖ عَلٰى

ہیں انکو قید کر رکھا ہے جس سے نکلنے
کا انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا اگر تمہیں
تحقیق حق مطلوب ہے تو انکی لفاظیاں
کوئی مفید نہیں حقیقی وہ علم ہے کہ جسکا
ماخذ اور منبع وحی ہو اور طاعات بجا
لانے اور باری تعالے کا قرب حاصل
کرنے کے بعد اسکا ظہور ہو، فاتبعونی
اھدکم سبیل الرشاد اور جو کچھ
ہم نے اپنی تالیف خیر کثیر میں لکھا ہے
اسکو پڑھ انکار والا معاملہ نہ کرنا ورنہ
تو دنیا و آخرت میں ذلیل ہو گا، اسکا
مضمون علم حق ربانی ہے کہ جسکے آگے اور
پیچھے سے باطل اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا
کسی نے فارسی میں خوب کہا ہے۔
جب تو اہل دل کی بات سنے تو اسکو غلط نہ کہہ
اے دلبر تو بات کا پہچاننے والا نہیں غلطی اسی جگہ ہے
اگر میرے بعض بزرگ دوست اور عزیز
بھائی اصرار نہ کرتے تو بہت ممکن تھا
کہ ہم ان دقیق عسیر الفہم مضامین کے

Marfat.com

مَشْهُوْرَةِ الْاَذْهَانِ وَلٰكِنِ
الْخَيْرُ فِيْمَا صَنَعَ اللّٰهُ الْمَنَّانُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا
ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا خَلْبًا وَّقَالِبًا
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ؕ
اِلَيْكَ يَدِيْ عَنْكَ
لِاَيَادِيْ ثُمَّتَهَا ؕ
اَجِرْنِيْ فَلَا اَجِيْرَ
يَجُوْرُ فَاخْطَلَا ؕ

معرض تحریر لانے میں گریز کرتے لیکن جو کہ
کچھ حسنات ومنات کو منظور تھا وہی ہوا اور
اسی میں خیر وبھلائی ہے، والحمد للہ
اولاً واٰخراً وظاہراً وباطناً وقلباً
وقالباً وسراً وعلانیۃً
آخر میں الٰہ العالمین سے ہاتھ اٹھا کر دعا
مانگتا ہوں کہ حق پر قائم رکھے اور اپنے
عذاب اور ظلم وجود اور ضلالت سے
محفوظ رکھ، آمین!

برحمتك يا ارحم الراحمين، سبحان ربك رب العزة عما يصفون
وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

Marfat.com

علمی، مذہبی، اخلاقی اور طبی معلومات کا قابل مطالعہ ذخیرہ

سعیدی بہشتی زیور مکمل و مدلل

طول ۱۰ انچ عرض ۸ انچ صفحات ایک ہزار سے زائد

قیمت مجلد قسم اول ۱۴/- قیمت مجلد قسم دوم ۱۲/-

حکیم الامت علامہ اشرف علی تھانوی رح نے اس کتاب میں مسلمانوں کی پیدائش سے لے کر وفات کی گھڑی تک کے تمام حالات و مسائل مکمل طور پر درج فرمائے ہیں۔ اور ہم نے زر کثیر صرف کر کے مستند و معتبر علماء کی جماعت سے عربی اردو حواشی کا اضافہ کیا ہے۔ نیز کتاب کے شروع میں مکمل اشاریہ السوانح شامل ہے۔

سعیدی بہشتی زیور مکمل و مدلل!

کا نام ہی کتابت صحت اور طباعت کی عمدگی کا ضامن ہے اس بے نظیر کتاب گھر کے ہر فرد کے لئے انتہائی ضروری اور مفید ہے۔

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب **قرآن محل** مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

فتاویٰ رشیدیہ کامل مدلل

قیمت مجلد ۸/۰

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی شخصیت علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج
ہیں اور آپ کے فتاوی رشیدیہ کو دیگر کتب فتاوی پر فوقیت کا علم بھی اہل علم
کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اگرچہ فتاویٰ رشیدیہ عرصہ ہوا طبع ہو کر شائع
ہو چکا تھا۔ مگر اس کی تبویب برائے نام تھی مزید یہ کہ اسے تین حصوں میں تقسیم
کر دیا گیا تھا۔ اور ہر حصے میں وہی ابواب قائم کئے گئے تھے، جو دوسرے حصوں
میں بھی تھے، اس طرح ایک باب کے مسائل تین حصوں میں منتشر ہو گئے
تھے، جس کی وجہ سے کسی مسئلہ کو بآسانی معلوم کرنا آسان نہ تھا۔ مگر اس
بے نظیر فتاوی کو ایک نئی شان و شوکت اور گوناگوں خصوصیات کے ساتھ از سر نو
ترتیب و تبویب دے کر شائع کیا گیا ہے

تبویب و ترتیب کیونکہ فقہ کی کتب متداولہ میں عقائد وغیرہ سے بحث
نہیں ہوتی اور فتاوی رشیدیہ میں عقائد کا ایک معتدبہ حصہ موجود ہے نیز
عقلی لحاظ سے عقائد کو اعمال پر تقدم حاصل ہے اس لئے عقائد کو اس کے
متعلقہ ابواب کو مقدم اور بقیہ ابواب کو حضرات فقہاء کی ترتیب کے مدنظر رکھا ہے
اس طرح ایک باب کے تمام مسائل یکجا جمع ہو گئے ہیں۔ اور ہر مسئلہ کا عنوان قائم کیا گیا ہے

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

مفتاح اللغات

عربی اردو ڈکشنری قیمت -/۱۰ طول ۱۷½ انچ عرض ۵ انچ صفحات ۹۵۲

تیس ہزار سے زائد قدیم وجدید لغات کا مستند ذخیرہ مع عربی
اردو ضرب الامثال ورہم اشیاء کی عکسی تصاویر

ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آج تک اس طرز پر اس درجہ کی کوئی اردو عربی ڈکشنری شائع نہیں ہوئی ہے جس میں عربی الفاظ کے اتنے بڑے ذخیرے کو سلیس اردو ترجمہ کے شائع کیا گیا ہو اور ترتیب انگریزی ڈکشنری کی طرح ہو تاکہ جس لفظ کے معنی معلوم کرنے ہوں تو بغیر کسی دشواری اور تکلیف کے بے حد آسانی سے نکالے جا سکتے ہوں۔ مفتاح اللغات اپنی ان پانچ خصوصیات کی وجہ سے بے مثل ہے۔

(۱) ترتیب بطرز انگریزی ڈکشنری رکھی گئی ہے

(۲) ابتدا میں عربی کے ضروری قواعد اور اصطلاحات کی تشریح نیز لغات عربی کی تاریخ درج ہے (۳) لغات کے بعد چار سو سے زائد عربی اردو ضرب الامثال و محاورات کا بے نظیر ذخیرہ ہے۔ کتابت وطباعت دیدہ زیب۔

(۵) کاغذ اعلیٰ گلیز۔ جلد پائیدار۔ مفتاح اللغات کی یہ پانچ بے نظیر خصوصیات ہیں جو یک جا کسی دوسری لغت میں نہیں مل سکتیں

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب **قرآن محل** مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

التفسیر الکبیر

مترجم اردو

مُصنّف

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ

مترجم

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

ناشر

مرآن منزل، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com